المجلد الثالث

فہرست کتب عربیّہ

حصّہ اوّل

رام پور رضا لائبریری

وزارت ثقافت، حکومت ہند

حامد منزل، رام پور۔ 244901، یوپی، انڈیا

المجلد الثالث

فہرست کتب عربیّہ

حصّہ اوّل

Al-Mujallad Al-Salis

Fehrist Kutub-i-Arabia

(Part-I)



RAMPUR RAZA LIBRARY

Government of India, Ministry of Culture

Hamid Manzil, Rampur-244 901 U.P.

ISBN: 978-93-82949-51-0

المجلد الثالث

فہرست کتب عربیہ

حصّہ اوّل

رام پور رضا لائبریری
رام پور، ۲۴۴۹۰۱ (یوپی)

سلسلۂ مطبوعات رام پور رضا لائبریری

Name of the Book	:	**AL-MUJALLAD-ALSALIS** **FAHRIST KUTUB-I-ARABIA** (HISSA AWWAL)
Edition	:	1439AH / 2017AD
Published By	:	**Prof. Syed Hasan Abbas** Director, Rampur Raza Library, Rampur

نام کتاب	:	المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ (حصۂ اوّل)
سن اشاعت	:	۱۴۳۹ھ/۲۰۱۷ء
صفحات	:	۸+۳۵۲
قیمت	:	500 ....روپے
مطبع	:	آئی بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی
ناشر	:	پروفیسر سید حسن عباس ڈائریکٹر رام پور رضا لائبریری، رام پور

ISBN 978-93-82949-51-0

Rampur Raza Library, Rampur

Phone Library : 0595-2325045, 2327244
Fax : 0595 - 2340548
Website : www.razalibrary.gov.in
E-mail : director razalibrary@gmail.com

رام پور رضا لائبریری
حامد منزل، رام پور-۲۴۴۹۰۱ (یو.پی.)

پیش نامہ

رام پور رضا لائبریری اپنے نادر بیش قیمت مخطوطات اور قدیم مطبوعات نیز مصوری اور خطاطی کے نادر روزگار نمونوں کے سبب علمی دنیا میں بخوبی جانی پہچانی جاتی ہے اور ملک بلکہ دنیا کے گوشہ وکنار سے مشرقی اور اسلامی علوم وفنون کے شائق نیز ریسرچ اسکالرز یہاں آتے ہیں اور اپنی علمی اور تحقیقی ضروریات کے تحت یہاں محفوظ علمی نوادر اور ذخائر مخطوطات ومطبوعات سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ یہ عالمی سطح پر شناختہ شدہ ایک ایسا علمی مرکز ہے جہاں اردو، فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت، پشتو وغیرہ کے مخطوطات کے عمدہ اور بیش بہا سرمائے کی موجودگی نے اس کی اہمیت اور قدرومنزلت میں روز افزوں اضافہ کیا ہے۔

ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ دنیاے عرب وعجم کے کتب خانوں کے نوادر یہاں پائے جاتے ہیں خاص کر ہندوستان میں دہلی اور اودھ کے کتب خانوں کے بیش قیمت مخطوطات ومطبوعات ان مقامات کے اوضاع کی دگرگونی کے شکار ہونے کے بعد ریاست رامپور کی طرف سرازیر ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ریاست کا کتب خانہ علم وادب کے لعل وجواہر سے بھرنے لگا۔ مغلیہ سلاطین سے لے کر امرا و نوابین کے کتب خانوں کی بھی کتابیں اور مخطوطات اس لائبریری کی زینت بنے۔ نوابین ریاست کی علم نوازی اور ادب پروری نے اس کی ترقی میں جو اہم کردار ادا کیا ہے اس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے لیکن اتنا کہے بغیر رہا نہیں جاسکتا کہ نوابین رامپور نے جس فراخ دلی سے عوام الناس کے لیے یہ عظیم تحفہ تیار کرایا اس کی داد نہ دینا انصاف کے منافی ہے۔

ابتداے ایام سے ہی رام پور رضا لائبریری میں جملہ علوم وفنون کے در شاہوار اتنی بڑی تعداد میں جمع کرنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ آگے بڑھتا رہا اور بیشتر مخطوطات آج بھی اپنی منفرد حیثیت کے باعث اہل علم کی خاطر خواہ توجہ کے متقاضی اور منتظر ہیں۔

سترہ ہزار سے اوپر مخطوطات اور اسّی ہزار سے زیادہ مطبوعات کی جمع آوری کوئی کھیل نہیں۔ پھر انھیں مناسب طریقے سے محفوظ رکھنے اور اہل علم کی خدمت میں پیش کر کے علم وادب کی توسیع کی راہ میں یہ خزانۂ علم وحکمت جو گرانقدر خدمات انجام دے رہا ہے وہ نا قابل بیان ہے۔

جیسا کہ کتب تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ اگرچہ کتب خانے کی بنیاد نواب فیض اللہ خاں کے زمانے میں رکھی گئی جنھیں ان کے والد نواب علی محمد خاں (ف: شوال ۱۱۶۲ھ رستمبر ۱۷۴۹ء) کی باقیات میں سے دو اہم مخطوطات 'جواہر التفسیر' اور 'صحیح بخاری' وراثتاً دستیاب ہوے تھے، نواب کلب علی خاں (ف: ۱۸۸۷ء) کے عہد سے فہرست نویسی کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت کی فہرست تین حصوں پر مشتمل تھی۔ ایک میں وہ کتابیں تھیں جن کا ایک ہی نسخہ ایک جلد

میں ہوتا۔ دوسرا، ایک جلد میں کئی کتابیں یا رسالے مجلد ہوتے اور تیسرا، خوشخط اور مطلا و مذہّب کتب کے لیے۔ اس کے اندراج کے لیے رجسٹر میں نمبر شمار، نام کتاب، نام فن اور نام مصنف کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کتاب جس ذریعے یا مقام سے دستیاب ہوتی کبھی اس کا بھی ذکر کردیا جاتا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ باضابطہ فہرست نویسی کا کوئی انتظام نہ ہونے کے باوجود شائقین کو ان کے مطلب کے نسخے دکھائے جاتے۔ بعد میں فہرست نویسی کے کام کے لیے مولوی حفیظ اللہ صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ، مولوی محمد طیب صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ، مولانا فضل حق رامپوری، مولوی ظہور حسن صاحب، مولوی مجاہد الدین صاحب اور مولوی فصیح الزماں خاں صاحب نے مطبوعہ فارم کی بنیاد پر جس میں سات کالم تھے، اس کام کو آگے بڑھایا۔

۸؍جون ۱۸۹۶ء کو حکیم اجمل خاں (۱۸۶۸۔۱۹۲۷ء) کی کتب خانے کے نگراں کی حیثیت سے تقرری کے بعد کتب خانے میں باضابطہ فہرست نویسی کے کام کا آغاز ہوا۔ حکیم صاحب گونا گوں صفات کے حامل ہونے کے باوجود اپنی علمی اور سماجی حیثیت کے سبب اہل علم اور اہل سیاست کے نزدیک بڑے محترم تھے۔ حکیم حاذق تو تھے ہی جس کے باعث ان کی شہرت دور دور تک تھی۔ انھوں نے طب یونانی کو جس طرح فروغ دیا اس کی مثال کم ہی ملے گی۔ علاوہ ازیں فن طب میں ان کی تالیفات وتصنیفات آج بھی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ رامپور رضا لائبریری سے وابستگی کے بعد یہاں موجود فن طب کی نادر ونایاب اور اہم کتب سے خوب خوب استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ حکیم صاحب کی کتب خانۂ ریاست رامپور کے لئے انجام دی گئی خدمات کا ذکر حافظ احمد علی شوق رامپوری نے یوں کیا ہے:

> جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب دہلوی نے اس کتاب خانہ میں بہت سی اصلاحیں کیں اور بہت سی کتابیں نایاب جمع کیں۔ جلد اول فہرست کتب عربی تیار کرائی اور ۱۹۰۲ء میں اس کو شائع کیا۔

مذکورہ موضوعی فہرست میں فہرست نویس کا نام تو نہیں ہے لیکن یہ کتب خانے میں موجود عربی کی قلمی اور مطبوعہ کتب کی وضاحتی فہرست ہے۔ مقدمہ حکیم صاحب کے قلم سے ہے۔

مجلد ثانی میں نمبر ۲۲۶ فن تفسیر کے بعد نمبر ۲۲۷ سے نمبر ۸۷۷ مطبوعہ اور ۴۲۲ قلمی کتابوں اور رسالوں کا مفصل اندراج ہوا ہے۔ فہرست کے آغاز میں کتابوں کی موضوعی فہرست بھی دی گئی ہے۔ اس فہرست میں اصطلاحات کتابت واشارات کتابت بھی دیے گئے ہیں۔ یہ کل ۴+۳۴+۴۴۵+۸ صفحات میں ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔

مجلد ثالث ۳۵۲ صفحات میں فن وار شائع کی گئی تھی۔ اس میں ریاضی کی ۲۷، موسیقی کی ۵، ہیئت کی ۱۳، منطق کی ۵۹، طب کی ۱۰۱، تشریح کی ۵، بیطرہ کی ۴، لغت کی ۶۲، صرف کی ۱۱۹، نحو کی ۶۲ قلمی اور مطبوعہ کتب و رسائل کا اندراج ملتا ہے۔

۱۸۹۷ء میں حافظ احمد علی خاں شوق رام پوری نے مذکورہ عربی مخطوطات ومطبوعات کی فن وار فہرست اردو میں مولوی محمد نبی صاحب سے تیار کرائی۔ یہ فہرست، برٹش میوزیم کی فہرست کے طرز پر بنائی گئی۔ بقول حافظ صاحب:

اس فہرست میں یہ انتظام کیا ہے کہ ہر ایک مجلد کتاب کی علیحدہ علیحدہ حالت دکھائی ہے اور خانۂ کیفیت میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس جلد میں کہاں سے کہاں تک کے حالات ہیں اور اگر قلمی ہے تو کس شخص کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ جن جلدوں میں چند کتابیں مجلد تھیں ان کو حتی الامکان علیحدہ کر دیا ہے۔ یہ فہرست ۱۹۰۲ء میں تیار ہو کر ۱۶×۱۲ انچ کی تقطیع پر ۷۳۲ صفحوں پر چھپ گئی ہے۔

صفحات کی تعداد ۷۳۲ لکھی ہے درحالیکہ یہ ۷۲۰ صفحات میں ہے۔

جیسا کہ عرض کیا گیا حکیم اجمل خاں کی کتب خانے سے وابستگی کے بعد انکی کوششوں سے طب کی کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع ہوا۔ اگرچہ لائبریری نے اردو کی طبی کتب کی فہرست علاحدہ شائع کر دی ہے، لیکن اس کی حیثیت ہینڈ لسٹ سے زیادہ نہیں ہے اور اگر موقع ملا تو لائبریری کی طبی کتب (مطبوعہ ومخطوطہ) کی ایک جامع توضیحی فہرست تیار کرائی جائے گی جس سے اس فن کی کتابوں کی پوری کیفیت اہل علم کے سامنے آسکے۔

'فہرست کتب عربیہ' اپنی تفصیلات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا یہ برٹش میوزیم کی فہرست کے طرز پر تیار کی گئی ہے اور کسی قلمی یا مطبوعہ کتاب کی ہر ممکن تفصیلات پیش کر کے اس کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس جیسی کوئی اور تفصیلی فہرست اردو زبان میں ہندوستان کے کسی اور کتب خانے کی طرف سے شائع نہیں ہوئی ہے اور یہ امتیاز رامپور رضا لائبریری کو حاصل ہے کہ اس کے لائق وفائق ناظموں نے جس جانفشانی کے ساتھ یہ علمی فریضہ انجام دیا ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے، کم ہے۔

علمائے ادب اور اہل دانش وبینش نے حکیم اجمل خاں کی انتظامی صلاحیتوں، علم دوستی اور کتاب دوستی کو سراہا ہے اور حافظ احمد علی شوق نے جس محنت، لگن اور علمی انداز سے یہاں کی فہرستیں مرتب کی تھیں، ان کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ نواب عماد الملک بلگرامی نے ۲/جنوری ۱۹۰۱ء کو کتب خانے کو دیکھنے کے بعد اپنے تاثرات کچھ اس طرح بیان کیے۔

> آج مجھ کو اس کتب خانے کے معاینہ کا شرف حاصل ہوا۔ فی الواقع اس وقت ایسا مجموعہ ہماری قومی دولت علمی کا کہیں کم ہے۔ بعض نوادر تو بے نظیر ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں اور ان پر صاحب بصیرت کی نظر لگتی ہے۔ مہتمم صاحب کتاب خانہ مولوی احمد علی خاں صاحب شوق نے فہرست نہایت ہی عمدہ اسلوب پر مرتب کی ہے جس سے بہت آسانی سے کل کتابوں کا پتہ نہایت سرعت کے ساتھ مل جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف خود صاحب ذوق سلیم اور شایق مطالعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب خانہ ایسی عمدہ حالت میں ہے۔ خداوند عالم اس کتب خانہ کو آفات زمانہ سے محفوظ رکھے۔

فہرستوں کی تیاری اور طباعت کا سلسلہ بڑھتا رہا۔ حکیم اجمل خاں کی وفات (۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء) اور حافظ احمد علی خاں

شوق کی سبکدوشی (اکتوبر ۱۹۳۱ء) کے بعد معروف محقق مولانا امتیاز علی خاں عرشی (۸؍دسمبر ۱۹۰۴ء - ۲۵؍فروری ۱۹۹۱ء) نے بھی اسی محنت و دیانت داری کے ساتھ یہ کام انجام دیا اور عربی مخطوطات کی چھ جلدیں مرتب کیں۔ یہ سلسلہ مزید آگے بڑھ رہا ہے اور فہرستوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ عرشی صاحب اور ان کے بعد عربی مخطوطات کی جو فہرستیں لائبریری کی جانب سے شائع ہوئی ہیں، ان کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے عربی مخطوطات کی ۶ جلدیں انگریزی میں تیار کر کے شایع کی تھیں جن میں عربی کے ۶۲۲۲ مخطوطات کا ذکر موضوع کے لحاظ سے آیا ہے۔ ان ۶ جلدوں کا انڈکس، ایک جلد میں عربی میں ڈاکٹر ابوسعد اصلاحی نے جلد وار الفبائی ترتیب سے تیار کیا جسے ۲۳۴ صفحات میں ۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ میں لائبریری نے شایع کیا۔

واضح رہے کہ مولانا عرشی نے لائبریری کے ۲۱۰ اردو مخطوطات کی وضاحتی موضوعی فہرست کی ایک جلد ۱۹۶۷ء میں شایع کی تھی جس کی دوبار عکسی اشاعت ۲۰۱۳ء میں عمل میں آئی۔

عربی مخطوطات کی ساتویں جلد (علم البلاغت)، آٹھویں (متفرقات)، نویں (علم الاملا، لغت، امثال و حکم، علم الصرف، نحو) دسویں (محاضرات) اور گیارہویں جلد (انشا) ۲۰۱۵ء میں لائبریری نے شائع کی ہیں۔

جلد اول ۱۹۰۲ء اور دوم ۱۹۲۸ء اور سوم ۱۹۲۹ء میں شائع ہوئی تھی جو ایک مدت سے نایاب تھی۔ اہل علم و ذوق کی طلب کے مدنظر ان کی عکسی اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ سردست جلد دوم و سوم زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہی ہیں جبکہ جلد اول ان شاء اللہ ۲۰۱۸ء میں منظر عام پر آئے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کی اشاعت سے اہل علم کی علمی ضرورتیں پوری ہوں گی۔

یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ رام پور رضا لائبریری کی جتنی علمی ادبی سرگرمیاں ہیں وہ ساری کی ساری وزارت ثقافت حکومت ہند اور لائبریری بورڈ کے چیرمین جناب رام نائک گورنر اتر پردیش، ان کی پرنسپل سکریٹری اور بورڈ کے لائق و فائق ممبران کی دلچسپیوں کی رہین منت ہیں۔ لائبریری کے اراکین، ذمہ داروں اور ہمکاروں کی کوششوں کا میں از حد شکرگزار ہوں جو ہمہ وقت لائبریری کی ترقی کی راہ میں سرگرم عمل ہیں۔ ہمیں اس کی شان و شوکت اور شاندار علمی وراثت کے تحفظ کے ساتھ اس کے علمی ذخائر سے زیادہ سے زیادہ استفادے کو آسان اور سہل بنانے کے لیے مزید فہرستوں اور اشاریوں کی ترتیب و تدوین کے کام کو آگے بڑھانے کی فکر کرنی چاہیے اور انشاء اللہ مستقبل قریب میں ہماری یہ کوشش عملی صورت ضرور اختیار کرے گی۔

پروفیسر سید حسن عباس

ڈائرکٹر

رام پور رضا لائبریری، رام پور

المجلد الثالث

فہرست کتب عربیّہ

حصّۂ اوّل

موجودۂ

کتب خانۂ ریاست رامپور

حسب الحکم

حافظ احمد علی خان صاحب ناظم کتاب خانہ ریاست رامپور ادام اللہ افضالہم واجلالہم

در مطبع سرکارے رامپور طبع گردید

۱۹۲۸ء

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۷) فہرست اوّل فن ریاضی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۰۵	۱۰۳	۱	البسط الوافی فی حساب التاجر	السید عبد الباسط بن سید شیخ حسن افندی الانسی	سنہ ۱۳۰۵ھ عہد سلطان عبد الحمید خان	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۰ھ بیروت	۱۵۰	

اس کتاب میں علاوہ قواعد حسابیہ کے تجارتی معاملات کے داد وستد کے متعلق اصول حسابیہ بتائے گئے ہیں۔ معاملات تجاریہ کے واسطے مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الموضح سبل الرشد والصواب۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۵۔ انہ اکرم الاکرمین۔ آخر میں چند تقاریظ بھی مع فہرست مضامین منضم ہیں۔

(مولف کتاب اسی صدی کے مولفین میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۵۶۳	۸۶	۲	تحریر اقلیدس کامل مع شرح رسائل اخر محشی بحواشی کثیرہ	العلامہ محقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ		مطبوع سنہ ۱۲۷۱ھ وقلمی سنہ ۱۲۷۰ھ	صفحات مطبوعہ وقلمیہ ۱۴۷	

تقطیع کتابت ۱/۲ ۷ × ۱/۲ ۳۔ انچہ سطور ۱۳ فی صفحہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب مولوی حکیم عماد الدین خان ولد ملا نظام الدین خاں ساکن محلہ مدرسہ رامپور۔ اثر کرم وپیوند کاری قلیل ۔ اصول ہندسیہ میں مشہور ومتداول کتاب ہے۔ پوری کتاب پندرہ مقالوں پر منقسم ہے۔ یہ پندرہ مقالے چار سو اٹھتر اشکال پر مشتمل ہیں۔ اس کتاب کا اکثر جگہ درس میں صرف پہلا ہی مقالہ رکھا گیا ہے۔ بیشتر مطابع میں یہی پہلا مقالہ طبع بھی ہوا ہے۔ مجلد ہذا میں پورے پندرہ مقالے ہیں۔ پہلا مقالہ مطبوعہ علی بخش خاں۔ باقی چودہ مقالے قلمی۔ مقالہ مطبوعہ پر مولوی برکت الہ آبادی کے حواشی ہیں۔ قلمی مقالات پر مختلف اور کثیر محشیوں کے حواشی تحریر ہیں۔ عبارت آغاز مقالہ مطبوعہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی منہ الابتداء والیہ الانتہاء الخ عبارت آغاز مقالات قلمیہ صفحہ ۱۱۷۔ المقالۃ الثانیۃ اربعۃ عشر شکلا الخ۔ خاتمہ مقالہ مطبوعہ صفحہ ۱۱۶ قائمۃ لقیام ا ن مع الثانیۃ قائمۃ لانہا۔ خاتمہ مقالات قلمیہ صفحہ ۴۳۵۔ واذ وفقنی اللہ تحریر ہذا الکتاب ....

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بطلاب الہندسۃ والحساب لیلے یو ما الحساب۔ اس مجلد میں تحریر اقلیدس ختم ہونے کے بعد تین رسالے مفصلۂ ذیل اور بھی ہیں۔
(محقق طوسی کا ترجمہ فن اوراد عربی نمبر ۱۶۳ مجلد ۲ پر تحریر ہے)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ نامعلوم الاسم</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۰۸ھ</td><td>قلمی سنہ ۱۲۹۱ھ</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ مختصر رسالہ ہے۔ سات صفحات کا۔ ابن ہیثم کی کتاب سے کچھ عبارت قوانین ہندسیہ وغیرہ کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۳۶۔ ان اجل الجبل الہندسیۃ التی لو خاتمہ صفحہ ۴۴۲ وھذا مصور الالتہ ۱۲ من کلام ابن ہیثم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ نامعلوم الاسم</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ مختصر تحریر ہے صرف اڑہائی صفحات پر بعنوان فصل اس کو لکھا ہے۔ ظاہرا کسی دوسری کتاب کی عبارت ہے۔ اس میں بھی مسائل ہندسیہ کے متعلق تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۴۴۴ فصل فی ذکر المسائل التی لا یمکن ان تونی بجواب واحد تتمنها۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۶۔ ثم یؤخذ عشرۃ اجذار۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>تحریر کتاب المناظر لاقلیدس</td><td>العلامۃ المحقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب علم مناظر میں ہے۔ پوری کتاب چونسٹھ اشکال پر مشتمل ہے۔ نسخہ ہذا آخر سے ناتمام ہے۔ آغاز صفحہ ۴۵۱ تحریر کتاب المناظر لاقلیدس صوبہای وھی اربعۃ وستون شکلا۔ عبارت ختم صفحہ ۷۰۴ و ذلک ما اردناہ۔
(محقق طوسی کا ترجمہ فن اوراد نمبر ۱۶۳۱ مجلد ۲ پر ہے۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۵۴	۸۷	۳	الحساب العقلی	لم یصرح المولف باسمہ		مطبوعہ ۱۹۰۲ء بیروت	۷۲	
			مختصر کتاب ہے۔ قواعد ابتدائیہ حسابیہ ہیں۔ مبتدی طلباء کے واسطے سوال وجواب کے طرز پر تالیف ہوئی ہے حساب کے متعلق ضوابط قدیمہ وجدیدہ دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ لما کانت غایۃ الدروس توسیع العقل وتمرین القوے الخ خاتمہ صفحہ ۷۲۔ فکم کانت اجرۃ کل منہم۔ (مؤلف نے اپنا نام نہیں لکھا۔)					
۵۴۴۳	۱۰۷	۴	حساب نظری وعملی	مترجم محمد حامد المہندس		مطبوعہ مصر	۲۵۲	
			اس کتاب کا اصل مولف (ایکالوریا) ہے۔ کتاب کے جامع قواعد حسابیہ ہونے کی وجہ سے حامد مہندس نے اس کو معرب کیا اور آخر میں بطور تکملہ کچھ فوائد جدیدہ کا بھی اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مسائل حساب وغیرہ کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی آلائہ والصلوۃ والسلام علی جمیع انبیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۲۔ وما مقدار ذلک بالتقریب۔ (جواب ۳۴۲ و ۲) (مؤلف ومترجم اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں۔)					
۱۵۶۵	۶۱	۵	حساب الیسیرا	مولانا سید احمد بن مسعود الحسینی الہرکامی المشہور بالشیخ الہدیہ	سنہ ۱۱۴۳ھ	قلمی	۲۳۸	
			تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً آٹھ انچ کے درمیان عرضاً تین چار انچ کے مابین۔ سطور اکثر صفحات میں ہیں۔ بعض صفحہ میں سترہ سطریں بھی لکھی ہیں خط نستعلیق پختہ اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کرم خوردہ پیوندکاری کثیر۔ علم حساب میں یہ کتاب مفید اور سہل ہے مصنف نے پہلے صرف متن بطور رسالہ کے لکھا پھر خود ہی					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اُس کی شرح کی۔ اب یہ کتاب شرح کے ساتھ ہی لکھی جاتی ہے متن علیحدہ دیکھا نہیں گیا۔ اس قلمی کتاب میں جو آخری عبارت سال تصنیف کے متعلق لکھی ہے۔ وہ گیارہ سو پچاس ہجری ہیں۔ مطبوعہ کتاب میں گیارہ سو اڑتالیس ہجری سال تالیف تحریر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ احمد لمن حمد افھو حامد۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۸۔ برحمتك یا ارحم الراحمین۔</td></tr>
<tr><td>۲۰۳۰</td><td>۶۲</td><td>۶</td><td>حساب کسیرا</td><td>مولٰنا سید احمد بن مسعود الحسینی المرکامی المشہور الشیخ المدبہ</td><td>سنہ ۱۱۴۰ھ</td><td>مطبوعہ ۱۳۲۴ھ لکھنؤ</td><td>۱۵۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مطبوعہ کتاب ہے باقی الشرح سابق۔
حضرت مولف بارھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ کتاب باہر البرہان شرح نادر البیان بھی انہیں کے مولفات میں ہے۔ اور اصل متن نادر البیان بھی انہیں کا ہے۔ باہر البرہان کو غلام احمد خاں بن عز الدولہ خاں عالم بہادر بن عمدۃ الملک خان جہان عالمگیری کے لیے تالیف کیا ہے۔ اس سے زیادہ حضرت مولف کے تفصیلی حالات پر اطلاع نہیں ہوئی۔</td></tr>
<tr><td>۴۵۳۹</td><td>۸۳</td><td>۷</td><td>حلیۃ الطلاب فی علم الحساب</td><td>استینوس تروی الیسوعی</td><td>سنہ ۱۸۹۶ء</td><td>مطبوعہ بیروت</td><td>۲۸۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ تمام مسائل حسابیہ کو تفصیل سے منضبط کیا ہے۔ پوری کتاب چھ ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی الاعداد الصحیحۃ البسیطۃ۔ الباب الثانی فی الاعداد المرکبۃ۔ الباب الثالث فی الکسور العشریۃ۔ الباب الرابع فی الکسور الدارجۃ۔ الباب الخامس فی النسبۃ وما یتعلق بہا۔ الباب السادس فی الجذور وفی بعض قواعد المساحۃ۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی یعجز الحساب عد الائہ خاتمہ صفحہ ۲۸۰ نہ نقل ۲۰۷۰.۹ و ترشاد ۳۵ بارہ (مصنف کتاب اسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۶۸	۸۸	۸	الدرر البہیۃ فی الاصول الحسابیۃ (الجزء الاول)	محمد افندی ادریس رس الریاضیہ بمدرستہ الناصرۃ الجامع الازہریۃ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۶ھ مصر	۱۱۶	
			قواعد حسابیہ کی جامع کتاب ہے۔ مولف نے بسط وشرح کے ساتھ تمام مسائل حسابیہ کا استیعاب کیا ہے۔ جدید قواعد جو اس فن میں ایجاد ہوئے ہیں اُن کو بھی داخل کر دیا ہے۔ پوری کتاب کے تین حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ آغاز حصہ اوّل صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی احصٰہ کل شئ عددا۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۱۱۴۔ واولہ الکسور الاعتباریہ۔ فہرست مضامین بھی آخر میں منضم ہے۔					
۵۷۱۸	۸۹	۹	الدرر البہیۃ فی اصول الحسابیۃ الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۶ھ	۱۶۰	
			دوسرا حصہ ہے۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ۲۔ فی الکسور الاعتباریۃ (۱۳۱) تعریف الکسر الاعتباری الخ خاتمہ صفحہ ۱۵۸۔ واولہ النسبۃ۔ باقی بشرح سابق۔					
۵۷۳۵	۹۰	۱۰	الدرر البہیۃ فی اصول الحسابیۃ الجزء الثالث	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۶ھ	صفحہ ۱۸۲ صفحہ ۳۴	
			تیسرا حصہ ہے۔ آغاز حصہ سوم صفحہ ۲۔ النسبۃ ھی العدد الناتج من مقارنۃ الخ خاتمہ صفحہ ۱۸۲۔ وفاح مسکھا۔ آخر میں جدول اعداد ایک سے دس ہزار تک لکھی گئی ہے۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔)					
۵۸۰۱	۱۰۴	۱۱	دروس الہندسہ۔ الجزء الثالث	الفاضل حسن صدیق	سنہ ۱۹۰۹ء	مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۹ء	۸۷	
			یہ کتاب قواعد ہندسیہ میں ہے۔ نسخہ ہذا پوری کتاب کا تیسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں نسبت۔ تناسب خطوط متناسبہ۔ مثلثات۔ مضلعات۔ مساحت۔ اشکال وغیرہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ مقدمہ بعد حمد اللہ الخ خاتمہ صفحہ ۸۷۔ فی عدد الاضلاع ھو المضلع المنتظم۔ (مولف کتاب اسی زمانہ کے ماہرین میں ہیں۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۸۵	۱۰۹	۱۲	الدروس الهندسية المقررة للسنة الثالثة والرابعة الابتدائية.	الفاضل محمد افندی ادریس مدرس الریاضی بمدرسۃ الناصریۃ فی مصر		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر ۱۹۰۷ء	۷۷	

یہ کتاب بھی مسائل ہندسیہ ہیں۔ تلامذہ مدارس ابتدائیہ کے واسطے لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ حمداً لک اللّٰھم جلت الائک عن العد والقیاس۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۔ ثم نتمم الاعمال السابقۃ ۱۔ ک
(مؤلف کے متعلق مجلد جوا ہیں اس سے قبل اسی فن کے نمبر ۱۰ پر تحریر ہوچکا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۲۳	۷۶	۱۳	رسالۃ فی البراہین علی مسائل الجبر والمقابلہ	الحکیم غیاث الدین ابی الفتح عمر بن ابراہیم الخیامی النیشاپوری۔ المتوفی ۵۱۷ھ وقیل ۵۱۵ھ		قلمی ۱۳۲۷ھ	۶۹	

تقطیع کتابت ½۱۰ × ۵-انچ سطور ۱۷-کاغذ گندہ انگریزی خط بطریق عرب۔ کاتب مولوی محمد طیب عربکی۔ حسب موقع ومحل صورتکال بھی کھنچی ہوئی ہیں۔ کمیاب ونادر رسالہ ہے۔ مسائل جبر ومقابلہ میں ہر ایک مسئلہ کی دلائل وبراہین کے ساتھ تصویر کھینچی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ بمنہ وکرمہ۔ اسلے قول۔ واللہ الہادی۔ تمام شد۔
عمر خیام کا مولد ومنشا نیشاپور ہے۔ علوم عقلیہ ونقلیہ اور معارف وحقائق ظاہریہ وباطنیہ سے کامل طور پر واقف تھے جنکا حکمائے اسلام اور کبرا صوفیہ کرام میں ان کا شمار ہے۔ خواجہ ابو علی اسحاق - جو (نظام الملک) کے ساتھ مشہور ہیں اور حسن صباح ان کے ہمدرس تھے۔ ابو الحسن عشری کا بھی انکو شاگرد بتایا گیا ہے۔ قوت حافظہ کا یہ حال تھا کہ کتاب مجسطی کو صرف دو ایک بار دیکھا تھا۔ پوری کتاب کو

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فقط حافظہ کی معاونت سے کتابت میں لے آئے سلطان سنجر غایت قدر افزائی سے اپنے ساتھ تخت شاہی پر ان کو بٹھاتا تھا۔ نظام الملک وزیر ارسلان نے چند دیہات معافی کے عطا کر رکھے تھے جس سے قوت بسری بخوبی ہوتی۔ اوائل عمر میں زیادہ زہد و عبادت کے سبب بڑی رفعت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آخر میں ان کی حالت کے متغیر ہو جانے سے عام و خاص کے خیالات ان کی طرف سے مبدل ہو گئے نظم کلام پر بھی بڑی قدرت تھی۔ بالخصوص فارسی رباعیات ان کی زیادہ مشہور ہیں۔ وفات سنہ ۵۱۵ھ یا سنہ ۵۱۷ھ میں ہوئی۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء۔ آتشکدۂ آذر وغیرہما)					
۲۷۶۰	۸۵	۱۴	رسالہ فی البراہین علی مسائل الجبر والمقابلۃ	الحکیم غیاث الدین ابی الفتح عمر بن ابراہیم الخیامی النیشاپوری المتوفی سنہ ۵۱۷ھ وقیل سنہ ۵۱۵ھ		قلمی سنہ ۱۲۲۹ھ	۸۴	
			تقطیع کتاب ½۹ × ½۵ انچ۔ سطور پندرہ۔ کاغذ کشمیری خط نسخ خوشخط۔ پہلے صفحہ پر لوح اور پوری کتاب پر جدول بیل۔ دندان موش۔ باریک طلائی۔ لاجوردی شنجرفی۔ کاتب آغا محمد علی صاحب کشمیری۔ ملازم کتب خانہ۔ (یہ نسخہ کتاب نمبر ۶۷ سے نقل کیا گیا ہے۔ کتاب کی کیفیت اور مصنف کی حالت نمبر مذکور پر تحریر ہو چکی)					
۳۱۸۳	۶۹	۱۵	الروضۃ الزہریۃ فی الاصول الجبریۃ	کرنیلیوس فان ڈیک	سنہ ۱۸۵۳ع	مطبوعہ بیروت سنہ ۱۸۹۱ع	۲۶۴	
			یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں سے ہے مسائل و اصول جبریہ کو بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الملک الوہاب الذی بیدہ الجبر والکسر ۔۔۔۔ اما بعد فیقول العبد الفقیر خاتمہ صفحہ ۲۶۴۔ والحمد للہ الذی لا یحاط بہ علما انتہیٰ اسے قول سنہ ۱۸۵۲ مسیحیہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(مؤلف کتاب اسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں۔)					
۲۵۱۲	۷۴	۱۶	صناعۃ الحساب مع القصیدہ للشیخ الرئیس	ملا عبد الرحیم گورکھپوری الدہری المذہب المعروف بالعبد	۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۳ء	قلمی ۱۲۵۱ھ مطابق ۱۸۳۵ء	صفحہ ۱۸۳ مسطر ۱۷	

تقطیع کتابت ۶×۳ ۱/۲ انچہ، سطور ۱۷، خط نستعلیق پختہ، کاغذ دہلی، کاتب محی الدین رامپوری۔ اثر کرم وپیوندکاری خفیف۔ اول کتاب میں فہرست ابواب بھی لکھی ہے۔ آخر کتاب میں مصنف نے لکھا ہے۔ کہ اوائل ستمبر ۱۸۲۳ء میں حسب فرمایش مسٹر لسڈن یہ کتاب تصنیف کی گئی۔

اس کتاب میں حساب کے جمیع اقسام مذکور ہیں۔ کتاب کے نام کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی آخر میں مؤلف اس قدر لکھتے ہیں۔ ولیکن هذا اخر الکلام فی الجزء العمل من صناعۃ الحساب۔ اس عبارت سے اس امر کا جزم نہیں ہوتا کہ کتاب کا نام بھی صناعۃ الحساب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا الخ خاتمہ صفحہ ۱۰۳۔ بین افاضل الحواطنۃ والکتاب۔ مجلد ہذا کے آخر میں قصیدہ ۲ ورقی منضم ہے جس کی نسبت کاتب کی یہ عبارت تحریر ہے۔ هذہ قصیدۃ للشیخ ابن سینا فی احوال الروح۔ اس نسخہ کے کاتب نے آخر میں یہ عبارت لکھی ہے۔ قد نقل من نسخۃ المسودۃ بید المصنف المسمی بعبد الرحیم المعروف بعبد والدہری علیہ اللعنۃ

ملا عبد الرحیم گورکھپوری کی نسبت فہرست کتب خانہ پٹنہ (محبوب الالباب فی تعریف الکتب الکتاب) مرتبہ خدا بخش خاں میں لکھا ہے۔ کہ شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کا شاگرد۔ اور بڑا ادیب ومتبحر شخص تھا۔ ملحدانہ خیالات رکھتا تھا تیس سال کے قریب ہوئے کہ کلکتہ میں فوت ہو گیا۔ فہرست مذکور ۱۳۱۴ ہجری میں طبع ہوئی ہے۔ اس حساب سے تقریباً سال وفات ۱۲۸۴ھ معلوم ہوتا ہے۔ بہت سی انگریزی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔ ایک تاریخی کتاب فارسی میں لکھی ہے جس کا نام "کارنامہ حیدری" ہے نہایت قابلیت سے لکھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فہرست کتب قلمیہ عربی و فارسی موجودہ کتاب خانہ کلکتہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ عبد الرحیم گورکھپوری نے خود کو عبدہ کے ساتھ مشتہر کیا تھا۔					
۳۱۹۶	۸۱	۱۷	قاموس المسائل الحسابیۃ ثلثۃ اجزاء من عشرۃ اجزاء	مولنا حسین حمدی		مطبوعہ مصر	صفحہ ۹۶ صفحہ ۹۶ صفحہ ۹۳	
			اس کتاب میں تمام مسائل حسابیہ کا حل کیا گیا ہے پہلے مسائل کے متعلق سوالات کی صورت قائم کی گئی ہے۔ پھر ہر ہر مسئلہ کے تحت میں اس کا حل بڑی توضیح کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ پوری کتاب دس اجزاء پر منقسم ہے۔ مجلد ہذا میں منجملہ دس اجزا کے صرف تین جزء ہیں۔ ہر جزء کو علحدہ عنوان سے لکھا ہے۔ پہلے جزء میں وہ مسائل لکھے ہیں جو مخصوص قطارات سے ہیں۔ دوسرے جزء میں سوالات مع حل متعلق اعمار تحریر ہیں۔ تیسرے جزء میں اشکال مع اجوبہ متعلق ساعات و تقاویم لکھے گئے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بیحد نافع ہے۔ ابتدا میں تمام اجزاء کی فہرست بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز جزء اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین سیدنا محمد۔۔۔ اما بعد فہو جد لکل لغۃ۔ خاتمہ جزء سوم صفحہ ۹۳۔ واختلاف القوی۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں)					
۵۷۰۶	۹۲	۱۸	کتاب الحساب (الجزء الاول)	مولنا عوض خلیل ناظر مدرسۃ الاجتہادیۃ الوطنیۃ دالاتحاد الاسلامیۃ بیولاق مصر		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۲ھ مصر سنہ ۱۹۱۴ء	۹۷	
			یہ کتاب طلباء سال اول مدرسہ اجتہادیہ مصریہ کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ حساب کے متعلق قدیمی ضوابط					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے ساتھ قواعد جدیدہ کو بھی ملایا ہے طلبا کی تمرین و امتحان کے واسطے تصویر مسائل کے ساتھ سوالات بھی لکھے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ ابتدا کتاب سے ضرب کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ علی مزید نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علی جمیع انبیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ وما یاخذ کل منہما۔					
۵۶۷۷	۹۳	۱۹	کتاب الحساب (الجزء الثانی)۔	مولانا عوض خلیل ناظر مدرسۃ الاجتہادیۃ الوطنیہ دار الاتحاد الاسلامیہ ببولاق مصر		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۰ھ مصر سنہ ۱۹۱۱ء	۱۲۸	
			دوسرا حصہ ہے۔ تعریف قسمت سے کسور مرکبہ کے بیان تک۔ اس کتاب کے متعدد حصص رکھے گئے ہیں۔ اس وقت تک صرف پہلا اور دوسرا حصہ دیکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ القسمۃ عملیۃ الغرض منہا معرفۃ عدد مرات۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۸۔ تم الجزء الثانی ویلیہ الجزء الثالث۔ (مؤلف زمانہ حال کے محاسبین میں ہیں)					
۵۶۴۳	۹۶	۲۰	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الاول)	مترجم محمد افندی خالد امین مدرس ریاضی مدرسہ مصریہ		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۹ء مصر	۹۳	
			اس کتاب کا اصل مصنف مسٹر تویدی مدرس مدرسۂ خدیویہ مصریہ ہے۔ افندی خالد نے اصل کتاب کی تعریب کی ہے۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے جملہ مسائل حسابیہ کو ان حصص میں اصول قدیمہ و جدیدہ کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع سے اصول ضربیہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین..... وبعد فان العلوم الریاضیۃ الخ۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ تم الجزء الاول ویلیہ الجزء الثانی اولہ القسمۃ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۲۸	۹۷	۲۱	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الثانی)	مترجمہ محمد المہدی خالد حسنین مدرس ریاضی مدرسۂ مصریہ		مطبوعہ سنہ ۱۹۱۲ء مصر سنہ ۱۳۳۴ھ	۱۰۹	
			دوسرا حصہ ہے۔ قواعد سے اصول کسوریہ تک۔ آغاز صفحہ ۳۔ القسمۃ قسمۃ ۱۵ علی ۳ عبارۃ عن ایجاد العدد الذی ۔ اذا ضرب فی ۳۔ انتج ۔ ۵۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۹ تم الجزء الثانی ویلیہ الجزء الثالث واولہ الکسور المرکبۃ					
۵۸۱۹	۹۸	۲۲	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الثالث)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۹۱۵ء سنہ ۱۳۳۳ھ	۱۴۲	
			تیسرا حصہ ہے۔ کسور مرکبہ کے بیان سے شروع ہو کر جدول مقاییس پر ختم ہوا ہے۔ ابتدا صفحہ ۳۔ تنبیہ یجب بالمعلم ان یعید مع تلامیذہ ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۲۔ اذا کانت السنۃ کبیسۃ۔					
۵۶۶۸	۹۹	۲۳	کتاب الحساب للمدارس الابتدائیۃ المصریہ (الجزء الرابع)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۹۱۳ء	۱۴۰	
			چوتھا حصہ ہے۔ طریقۃ الوحدۃ سے ختم کتاب تک۔ آغاز صفحہ ۳۔ طریقۃ الوحدۃ ھی طریقۃ خصوصیۃ تستعمل فی حل المسائل۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۰۔ ۳۶۵ یوما اذا کانت السنۃ بسیطۃ و ۳۶۶ یوما اذا کانت السنۃ کبیسۃ (مؤلف و مترجم اسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں)					
۲۵۱۴	۷۵	۲۴	کتاب فی الجبر والمقابلہ ناقص الطرفین	لم اقف		مطبوعہ کلکتہ	از صفحہ ۵ تا صفحہ ۱۶۰	
			یہ کتاب اول و آخر سے ناقص ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کا نام اور مصنف کا حال محقق نہیں ہوا۔ کوئی دوسرا					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			نسخہ بھی کتب خانہ ہذا میں نہیں ہے جس سے تحقیق کی جاتی۔ اس کتاب میں مسائل جبر و مقابلہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں عبارت ابتدائی صفحہ ۵۔ الاحد اد الموضوعة علی یمین الخ عبارت آخر صفحہ ۱۶۰۔ ومضروب تعادتها فی الاعظم					
۱۸۸۶	۷۳	۲۵	کتاب فی علم الریاضی	علامہ تفضل حسین خان کشمیری ثم الکھنوی مشہور بخان علامہ المتوفی ۱۲۱۵ھ		قلمی	۷۰	
			تقطیع کتابت ۶×۳۔ انچ سطور مختلف کہیں بارہ کہیں چودہ کہیں اس سے کم و بیش خط نستعلیق پختہ کاغذ دیسی کاتب کا نام تحریر نہیں تمام کتاب پر کرم خوردگی کا اثر ہے۔ مختصر کتاب ہے جر ثقیل کے قواعد تفصیلی بیان میں عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المحمود بعظمتہ۔ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ قوی النقل علی المکانی۔ خان علامہ مؤلف کتاب مذہبا اثنا عشری تھے تاریخ شاہیہ مؤلفہ قاسم علی ہمدانی الاصل سے پتہ چلتا ہو کہ ان کے آبا و اجداد سنی المذہب حنفی المشرب تھے۔ خان علامہ منفرداً مذہب اثنا عشری کے پابند ہوئے۔ بنشار و مولد ان کا کشمیر یا لاہور ہے۔ شاہ جہاں آباد میں نشو و نما پایا۔ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے۔ بالخصوص فنون ریاضی و حکمت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ شاہ جہاں آباد میں کملا عصر سے اور بنارس میں شیخ علی حزین سے علمی کمالات کا استفادہ کیا۔ طباع۔ ذہین خلیق متواضع شخص تھے مشاغل علمیہ سے خاص دلچسپی تھی۔ رات دن تعلیم و تالیف میں مستغرق رہتے عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ لاطینی۔ زبانوں سے پورے باخبر تھے۔ کتب فرنگ کی بہت سی کتابوں کے ترجمے بھی کئے ہیں۔ اہل فرنگ کی نظروں میں ان کی قدر و قیمت بہت زیادہ تھی۔ نواب آصف الدولہ کے عہد میں منصب نیابت پر بھی ممتاز رہے۔ آصف الدولہ کی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفات کے بعد باوجود ان کے بھائی کے اصرار کے نیابت کو ترک کرکے کلکتہ چلے گئے۔ وہاں آزادانہ شب و روز علمی مشاغل میں منہمک رہتے۔ بہت سی کتابیں ریاضی و دیگر فنون میں ان کی مولفہ ہیں۔ کتاب مخروطات ابلونیوس کی بھی شرح لکھی ہے۔ کثرت مطالعہ اور کتب بینی سے عمر کے آخری حصہ میں مالیخولیا و فالج میں مبتلا ہو گئے۔ تبدیل آب و ہوا کی غرض سے لکھنؤ آنے کے ارادہ سے کلکتہ سے روانہ ہوئے۔ اثنا راہ میں۔ ماہ شوال بارہ سو پندرہ ۱۲۱۵ھ ہجری میں انتقال ہو گیا۔ (نجوم السما فی تراجم العلما رفارسی۔ مؤلفہ غلام محمد بن صادہ لکھنوی)					
۴۴۹۸	۸۴	۲۶	کتاب الہندسۃ العلیہ	محمد ادریس بک مدرس ریاضی بمدرسۃ المعلمین الناصریہ	۱۳۳۰ھ ۱۹۱۲ء	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء	۱۳۲	
			یہ کتاب بھی مصنفات جدیدہ میں ہے۔ اعمال ہندسیہ کو بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔۔۔ وبعد فلما رایت۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۔ وفرغت من تحریرہ فی ۲۰ شوال المکرم سنۃ ۱۳۳۰ھ ہجریۃ۔ اول اکتوبر سنۃ ۱۹۱۲ء اسے قول محمد ادریس۔ (مؤلف کتاب مدرسۃ قاہرہ میں علم ریاضی کے معلم ہیں۔ اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔)					
۵۴۸۲	۱۰۵	۲۷	کتاب الہندسہ للمدارس الابتدائیہ	الفاضل حسن فہمی امین		مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء	۱۲۲	
			یہ کتاب بھی مسائل ہندسیہ میں ابتدائی جماعت کے طلبا کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ قواعد ہندسیہ کو مختصر عبارت میں جامعیت کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم۔۔۔۔ اما بعد فہذا سفر فی علم الہندسۃ خاتمہ صفحہ ۱۱۸۔ شکل (۱۰۴) (یہ مؤلف بھی نئے لوگوں میں ہیں)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۱۲	۱۰۰	۲۸	اللآلی السنیۃ فی الاصول الحسابیہ (الجزء الاول)	العالم الفاضل محمد افندی شکری مدرس الریاضیہ بمدرسہ عابدین الامیریہ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۹ھ سنہ ۱۹۰۱ء	۴۱۱	

یہ کتاب قواعد و مسائل حسابیہ و تمرینات و امثلہ کی جامع ہے بشرح و بسط کے ساتھ اس علم کے ضوابط کو بیان کیا ہے۔ یہ پہلا جزء ہے۔ اور اس وقت تک اسی قدر دیکھا گیا ہے۔ گر مصنف نے اس جزء کے ختم پر یہ عبارت لکھی ہے۔ وھذا اٰخر ما قصدنا ایرادہ فی الجزء الاول ویلیہ ان شاء اللہ الجزء الثانی۔ یہ جزء تعریف اولیہ سے شروع ہوا ہے۔ اور مسئلہ سنہ ۱۹۰۱ء کے بیان پر ختم ہوگیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدلک اللھم یامن جمعت الملایین من الناس علی توحیدک۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۰ والسلام علی من ھو للانبیاء ختام۔ (مؤلف علام اسی صدی کے فضلاء میں ہیں)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۶۲۰	۱۰۱	۲۹	مختصر ترویض الالباب فی علم الحساب	الفاضل سلیم بن ابراہیم صادر		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء بیروت	۵۱	

مؤلف نے فن حساب میں ترویض الالباب طویل کتاب تالیف کی۔ اس کا یہ اختصار ہے۔ علم حساب کے ابتدائی مسائل مبتدیین کے واسطے سوال و جواب کے طریق پر لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواحد الاحد۔ خاتمہ صفحہ ۵۱۔ و بعلی اللہ الا کمال فی سائر الاحوال۔

(اس کتاب کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے محاسبین میں ہیں)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۹۳	۸۰	۳۰	مدالراحۃ لاخذ المساحۃ	علامہ طاہر بن صالح بن احمد الجزائری الدمشقی		مطبوعہ سنہ ۱۳۰۱ھ مجلس معارف ولایۃ سوریہ	۲۰۸	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مساحت کے بیان کو بڑی توضیح کے ساتھ سوال وجواب کے عنوان سے لکھا ہے۔ ایک مقدمہ اور پانچ ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ اول۔ الحمد لله الکبیر المتعال المنزہ عن الانظار ... وبعد فهذه رسالة۔ خاتمہ صفحہ ٢٠٨۔ وعلی نبیہ الصلوۃ والسلام۔
(فاضل مؤلف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)</td></tr>
<tr><td>٥٠٠٦</td><td>٩٤</td><td>٣١</td><td>مرشد الطلاب۔ الجزء الاول</td><td>مولنا رشدی کمال</td><td></td><td>مطبوعہ مصر</td><td>٣٢</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی اول کتاب کے ہمرنگ ہے۔ ابتدائی جماعت کے طلباء کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے قواعد ضرب کے ختم تک۔ اس کتاب کا سال طبع نہیں لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ٢۔ اشار علی کثیرون بان اضع کتابا۔ خاتمہ صفحہ ٣٢۔ تم الجزء الاول بعون تعالی۔</td></tr>
<tr><td>٥٠٤٤</td><td>٩٥</td><td>٣٢</td><td>مرشد الطلاب (الجزء الثانی)</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>٨٤</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا حصہ ہے۔ قسمت کے بیان سے مسائل کسور تک۔ آغاز صفحہ ٢۔ القسمة۔ تعریف۔ القسمة هي عملية حسابية۔ ختم صفحہ ٨٤۔ تم بعونه تعالی الجزء الثانی ویلیه الثالث۔ حصہ دوم کے ختم کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اور بھی حصص اس کے ہیں۔ مگر دیکھنے میں اس وقت تک صرف دو ہی حصے آئے ہیں۔ (مؤلف کتاب کے اہتمام سے یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔)</td></tr>
<tr><td>٣١٨٦</td><td>٧٧</td><td>٣٣</td><td>مطول فی الحساب</td><td>یانث لبنشرانی</td><td>سنہ ١٨٦٦ء</td><td>مطبوعہ بیروت سنہ ١٨٦٦ء</td><td>٤٠٠</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مسائل حسابیہ کو بڑے شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔ بڑی خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ روش بیان نہایت آسان ہے۔ ابتدا صفحہ ٢۔ اما بعد فانی لما رایت کثیرا من الشبان یمیلون ... والمسائل الحسابية۔ خاتمہ صفحہ ٤٠٠۔ لکل واحد منها۔ الی قول۔ فی مدینة بیروت۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(مولف کتاب موجودہ زمانہ کے محاسبین میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کے زمانہ تک بقید حیات تھے)					
۵۰۱۳	۹۱	۳۴	مفتاح الحساب الذیل	غیاث الدین جمشید بن مسعود بن محمود الطبیب الکاشی من فضلاء القرن التاسع	۸۱۸ھ	مطبوعہ ۱۳۰۶ھ ایران	۳۱۳	
			قواعد حسابیہ اور ضوابط ہندسیہ میں یہ کتاب بڑے پلے کی ہے۔ مؤلف نے قوانین حسابیہ میں اکثر جگہ استنباط کیا ہے۔ اور حقائق اعمال ہندسیہ میں بڑی وضاحت سے کام لیا ہے۔ کتاب ایک مقدمہ اور پانچ مقالات پر منقسم ہے۔ مقدمہ تعریف حساب اور تحدید و تقسیم عدد میں۔ مقالہ پہلا حساب صحیح کے بیان میں۔ دوسرا مقالہ حساب کسور میں۔ تیسرا مقالہ حساب منجمین میں۔ چوتھا مقالہ مساحۃ کے بیان میں۔ پانچواں مقالہ استخراج مجہولات میں۔ مؤلف نے کتاب ختم کرنے کے تقریباً گیارہ سال بعد ۸۲۹ھ میں اس فن کے دیگر فوائد کتاب کے آخر میں بطریق ذیل ملحق کیے ہیں۔ یہ الحاق صفحہ ۲۰۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۱۳ پر ختم ہوا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی توحد بابداع الاحاد و تفرد بتالیف صنوف الاعداد۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۰۸۔ و فرغت من تالیفہا یوم الجمعۃ ثمان وعشر ثمانمائۃ ہجریۃ۔ ابتداء عبارت ذیل صفحہ ۲۰۹ وبہ نستعین...... اما بعد فان احوج خلق اللہ تعالیٰ الی غفرانہ۔ خاتمہ ذیل صفحہ ۳۱۳۔ فی منتصف شعبان المعظم سنۃ تسع وعشرین وثمان مائۃ ہجریہ نبویہ۔ مؤلف علام سلطان مرزا الغ بیگ کے زمانہ کے ممتاز فضلاء میں ہیں۔ علم ہیئت و ریاضی و نجوم دانی میں اپنے وقت کے بے عدیل شخص تھے۔ جس وقت الغ بیگ نے رصد کی تیاری کا کام شروع کیا تھا تو صاحب ترجمہ بھی مولانا معین الدین اور مولانا صلاح الدین موسیٰ مشہور بقاضی زادہ رومی کی معیت میں اس کام کی انجام دہی میں شریک تھے۔ حاجی خلیفہ اور دیگر مؤلفین کو مؤلف کی وفات کی تاریخ کا پتہ نہیں چلا۔ بہرکیف نویں صدی کے نامور فضلاء میں ہیں۔ (فہرست پٹنہ وغیرہ۔)					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳۱۹۰</td><td>۷۸</td><td>۳۵</td><td>منتخب التحریر</td><td>مولانا حسن علی الماہلی من ابناء قرن الثالث عشر</td><td>سنہ ۱۲۳۰ھ</td><td>قلمی سنہ ۱۲۴۶ھ</td><td>۳۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½×۳ انچ۔ سطور تیرہ۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ آسمانی و بادامی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرم خوردگی کا اثر کم۔ اوراق پر آب ریزی کے دھبے پائے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں مسائل ہندسیہ کو مع ضروری اشکال کے لکھا ہے۔ نافع اور مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی سمک السماء دائرۃ حول مرکز الجزاء..... وبعد فیقول العبد الضعیف۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۰۔ وتم الفراغ من تالیف ہذہ الرسالۃ الی قول۔ الصلوۃ والتحیۃ۔ (مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۴۲۶۳</td><td>۸۲</td><td>۳۶</td><td>منتخب التحریر</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>قلمی سنہ ۱۲۴۲ھ</td><td>۱۴۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت۔ ۸½×۴½ انچ۔ سطور انیس ۱۹۔ خط نسخ پختہ۔ کاغذ انگریزی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اثر کرم خفیف۔ اس نسخہ کو خود مصنف نے تصحیح کیا ہے۔ دوائر وغیرہ بھی اپنے ہاتھ سے بنائے ہیں۔
.... کتابت کے اعتبار سے یہ نسخہ
پہلے نسخہ سے بہتر ہے۔</td></tr>
<tr><td>۵۰۰۱</td><td>۱۰۳</td><td>۳۷</td><td>ہدایۃ الطلاب الی حل مسائل الحساب</td><td>الفاضل عبد العزیز فہمی</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۵ء</td><td>۵۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر کتاب ہے ابتدائی جماعت سال اوّل و دوم مدرسہ مصریہ کے واسطے تالیف کی گئی ہے۔ اس مختصر میں ۱۴۰ ایسے مسائل ریاضیہ اور بارہ ۱۲ قوانین حسابیہ رکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ اول۔ نحمدک اللّٰہم علی نعمک التی لا تعد۔ خاتمہ صفحہ ۵۵۔ والثالث ۱۵ ایام۔ (اس کتاب کے مولف بھی زمانہ حال کے لوگوں میں ہیں۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ فن موسیقی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۱۳	۲	۱	الرسالۃ الشہابیۃ فی الصناعۃ الموسیقیۃ	الدکتور میخائیل بن جرجس مشاقہ اللبنانی		مطبوع بیروت سنہ ۱۸۹۹ء	۷۹	

اس کتاب میں علم موسیقی کی حقیقت۔ انغام والحان کی کیفیت۔ واضح طور پر لکھی ہے۔ ایک مقدمہ دو باب۔ خاتمہ پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل قانون الطرب ضمنا من دائرۃ العلوم الادبیۃ۔۔۔۔ اما بعد فان فن الطرب۔ خاتمہ صفحہ ۷۶۔ من لا عیب فیہ وعلا۔

(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رسالہ فی الموسیقی	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ		قلمی		

یہ رسالہ ایک جزو سے کچھ زیادہ ہے۔ بسلسلہ فن حکمت کے مجموعہ نمبری ۱۷۴ میں مجلد ہے۔ اس رسالہ میں تالیف۔ نغمہ۔ ازمنۃ متخللۃ بین النغم والنقرات۔ کو ذکر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ دوم ورق ۵۰۔ قال ان صناعۃ الموسیقی تشتمل علی جزئین عبارت خاتمہ صفحہ اول ورق ۶۷۔ وباللہ التوفیق املی فی ل۔ من املاء الشیخ الرئیس علی سبیل المد خل۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۸ پر لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۶۲	۴	۲	المغنی المصری	محمود حمدی البولاقی		مطبوع مصر ۱۳۲۲ھ سنہ ۱۹۰۴ء	۱۶۰	

اس کتاب میں مغانی جدیدہ وقدیمہ کو منضبط کیا ہے چار ابواب پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمدا لمن علینا بنور الایمان تفضل وباسمہ مبتدء۔۔۔ وبعد لما اطلعنا۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰۔ فی ھناء وسلام۔ (مؤلف اسی زمانہ کے لوگوں میں معلوم ہوتے ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۴۷	۵	۲	مفرح النفس اللطیف وصور مشاہیر الراقصین	محمود حمدی البولاقی		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مصر سنہ ۱۹۰۴ء	۱۰۴	

اس کتاب میں مغانی وسرود جدیدہ وقدیمہ کے اقسام وانداز بتائے گئے ہیں۔ اور مشاہیر رقاصات مصریہ وغیرہ کے عکسی فوٹو بھی دکھائے گئے ہیں۔ تین فصول پر پوری کتاب منقسم ہے۔ الفصل الاولی فی مغانی الرقص۔ الفصل الثانی فی مغانی عوالم المصریہ۔ الفصل الثالث فی مغانی عوالم الشام۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الکریم العلیم غافر الزلات الرؤف الرحیم۔ خاتمہ صفحہ ۹۹ بیوی الفین مجیدی۔

(مؤلف کتاب دور موجود کے مؤلفین میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۷۴	۱	۳	الموسیقی الشرقی	الموسیقار محمد کامل الخلعی بن سلیمان افندی المولود ۱۲۹۶ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۲۰۰	

یہ کتاب اس فن میں مصنفات جدیدہ میں ہے۔ اس فن کے مصطلحات (جو موسیقی مشرقی سے تعلق رکھتے ہیں) کیفیت اصوات والحان وغیرہ کو مفصل اور مشرح طور پر لکھا ہے بعض مسائل میں اساتذۂ فن کا طریقہ مع ان کی تصاویر اور تراجم کے کتاب میں درج کیا ہے۔ لہٰذا کتاب بے حد مفید اور نافع معلوم ہوتی ہے۔ آخر کتاب میں چند تقاریظ بھی لکھی ہوئی ہیں۔ جو مؤلف کے کمال کی پوری شہادت ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ حمداً لمن جعل سلطان المحبۃ مستولیا علی قلوب العشاق ..... اما بعد فلما کان الفن الموسیقی۔

مؤلف کتاب کا تولد اسکندریہ میں بیس رجب بارہ سو چھیانوے (۱۲۹۶) ہجری میں ہوا۔ ان کی صغر سنی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ہیں ان کے والد مصر میں لے آئے اور وہیں ان کی تعلیم و تربیت ہوئی۔علاوہ تکمیل فنون ادبیہ کے فن موسیقی میں پوری پوری مہارت پیدا کی۔ اور اس فن میں بڑے بڑے ماہرین سے سبقت لے گئے۔ اس کتاب کے طبع کے وقت تک مسند آرائے حیات مستعار تھے۔ نسخہ ہذا کے صفحہ ۱۰۲ پر ان کا مفصل ترجمہ مرقوم ہے۔ یہ مختصر حال وہیں سے اخذ کیا گیا۔					
۴۳۲۲	۳	د	نشر الخزام فی ضبط الانغام	لم یصرح المولف باسمہ		مطبوعہ	۳۴	

اس کتاب میں کیفیت انغام کو ضبط کیا ہے۔ یہ کتاب آخر سے ناتمام معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مطبع اور مولف کتاب کا نام تحریر نہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ اوّل مقدمہ فی طبیعۃ الموسیقی و تاثیرھا
عبارت ختم صفحہ ۳۴ فکوی من بعید۔

فہرست کتب عربیہ جلد اول مطبوعہ میں قدیم رسائل و کتب موسیقیہ کو فن ریاضی میں شامل کر دیا ہے۔ جو چنداں بے موقع نہیں ہے۔ اس تیسری جلد میں مناسب معلوم ہوا کہ گو موسیقی علم ریاضی کی فرع ہے تاہم اس کا علحدہ ہونا مناسب ہے۔ اسی وجہ سے دیگر فنون کی طرح اس فن کی بھی جدید کتب علحدہ عنوان سے قائم کی گئیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۷ فہرست اول فن ہیئت

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>٥١٥٨</td><td>۹۱</td><td>۱</td><td>اصول علم الہیئۃ</td><td>کرنیلیوس فندیک متوفی سنہ ۱۸۹۵ء</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۸۷۱ء بیروت</td><td>۲۸۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں تحقیق قدیم وجدید دونوں کے لحاظ سے اصول علم ہیئت کو تفصیل کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ اول مقدمہ (۱) الاسترنومیہ لفظۃ یونانیۃ معناھا قوانین النجوم۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۸۔ تنبیہ اذا کانت السنۃ کبیسۃ یزاد یوم من اول اذار فیصاعدا والحمد للہ دائماً۔
مؤلف کتاب مولدا امریکانی مسکنا بیروتی ہیں ۱۸۱۸ء میں بلدۂ کدہوزمیں آپ کا تولد ہوا تعلیم کا سلسلہ بطرس بستانی۔ ناصیف یازجی شیخ یوسف الاسیر کی خدمت میں ختم ہوا علم ریاضی لغت عربی وسریانی وعبرانی۔ علم طب علم صرف ونحو۔ وغیرہ سے پورے باخبر تھے۔ ان سب فنون میں آپ کے مولفات بطریق متون وشروح وحواشی موجود ہیں۔ اور اکثر مطبوع بھی ہو چکے ہیں۔ علاوہ مادری وجدی زباندانی کے لاتینی۔ یونانی۔ سریانی۔ عبرانی۔ عربی وغیرہ زبانوں سے بھی پوری واقفیت رکھتے تھے۔ آپکے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ (۱) محیط الدائرہ فی علمی العروض والقوافی۔ (۲) الاصول الہندسیہ (۳) الروضۃ الزہریہ فی الاصول الجبریہ (۴) المرآۃ الوضیۃ فی الکرۃ الارضیہ (۵) اصول الکیمیا۔ (۶) اصول الباثولوجیا (۷) التشخیص الطبیعی۔ (۸) اصول علم ہیئۃ۔ (۹) النقش علی الحجر چند رسائل صغیرہ کا مجموعہ ہے۔ (۱۰) الانساب ای اللوغارثمات ومساحۃ المثلثات۔ یہ سب کتابیں بیروت میں طبع ہو چکی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ توریت وانجیل کا ترجمہ عبرانی ویونانی سے عربی میں کیا ہے۔ ۱۳۔ نومبر اٹھارہ سو پچانوے (۱۸۹۵) عیسوی کو ستتر برس کی عمر میں بیروت میں وفات پائی۔ (اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع)</td></tr>
<tr><td>٥١٣٤</td><td>۸۸</td><td>۲</td><td>تحریر المجسطی</td><td>الحکیم المحقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفے سنہ ۶۷۲ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۴۱۸</td><td></td></tr>
</table>

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات
تقطیع کتابت۔ ۶×۴½-۲ انچہ سطور تینیس ۲۳ خوشخط نسخ۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کتاب کا اکثر حصہ پیوندکار اور کرم خوردہ ہے۔ اس فن میں یہ مشہور کتاب ہے۔ اصل کتاب کا مولف بطلیموس القلوذی ہے۔ جو علم ریاضی میں کامل اور علماء یونان میں بہت بڑا افاضل ہے۔ یہ کتاب تیرہ ۱۳ مقالوں پر منقسم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ مبدء کل مبدء و غایۃ کل غایۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۱م۔ خصوصا علی خاتم انبیائہ والبرئۃ من الہ واحبائہ۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی نمبر ۹-۱ اور نمبر ۲-۔ پر بھی درج ہیں۔ (مجلد اول) (محقق طوسی کا خاکہ فن اور ادعربی نمبر ۱۶۳ پر ہے۔) (مجلد ۲)								
	۱۰۶	قلمی		علامہ شمس الدین علی بن محمد بن علی الحسنی الخلخالی	توضیح الافلاک فی شرح تشریح الافلاک	۳	۹۰	۵۵۲۶
تقطیع کتابت ½۶×½-۳ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوندکاری قلیل ہے خطبہ کے اوراق میں سرخی کی جگہ بیاض چھوڑی گئی ہے۔ تشریح الافلاک مصنفہ بہاؤ الدین عاملی متوفی ۱۰۳۱ھ کی موجز و مختصر شرح ہے۔ شارح نے تفصیل و تشریح عبارت متن میں قدر ضروری پر اکتفا کیا ہے۔ جو مسائل اصل متن میں متروک تھے انکا اضافہ بھی کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق السموات خباء ایغیرو تدول فیح سمکہ فی تعلم الکون بغیر عد۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ آمین یارب العالمین۔ (شارح کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا)								
	۲۱۴	قلمی سنہ ۹۷۵ھ		مولانا عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی۔ المتوفی بعد قرن تسع مائۃ و ثلثین سنہ ۹۳۰ھ	حاشیہ شرح چغمینی المعروف بحاشیہ شرح الملخص	۴	۸۳	۳۰۲۸

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تقطیع کتابت مع جدول ۷×۳½ انچہ سطور ۲۱ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دیسی۔ جدول سرخ و سبز۔ کاتب ابراہیم بن یحییٰ بن محمود۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی اور پیوندکاری کثیر ہے۔ اول صفحہ پر ایک مہر ثبت ہوئی ہے۔ شرح ملخص معروف بشرح چغمینی مولفہ قاضی زادہ رومی کا نفیس حاشیہ ہے محشی محترم نے اجمالی مقامات کی بڑی خوبی سے تفصیل کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب المشارق والمغارب مزین السماء الدنیا... وبعد فہذہ تعلیقات۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۳۔ والیہ المرجع والمآب۔ الی قول خمس وسبعین وتسعمائۃ۔ (علامہ برجندی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۱۵۱ جلد ۱ کے تحت میں لکھا گیا)					
۱۱۶۸	۶۹	۵	رقائق الحقائق فی حساب الدرج والدقائق	الشیخ محمد بن محمد المعروف بسبط المارینی الشافعی		قلمی ۱۱۴۹ھ	۴۰	
			تقطیع کتابت ۵×۳½ انچہ سطور اکیس خط بطرز عرب۔ کاغذ ولایتی۔ کاتب محمد بن احمد بن عبد العزیز قنوجی حنبلی۔ پیوندکاری قلیل۔ ابتدائی صفحہ پر مہر سجع (بندہ اولاد محمد احمد) کی چسپاں ہے۔ یہ رسالہ (کشف الحقائق فی حساب الدرج والدقائق) کا اختصار ہے۔ جو شیخ شہاب الدین احمد بن المجدی المتوفی ۸۵۰ھ نے بطریق مقدمہ تالیف کیا ہے۔ مولف رسالہ ہذا نے مقدمہ مذکور میں بعض مقام پر ایضاح بعض موقع پر حذف کرکے اس رسالہ کو اخذ کیا ہے۔ جو ایک مقدمہ۔ دس ابواب۔ خاتمہ پر مرتب ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول۔ الحمد للہ حمد الشاکرین واشہد ان لا الٰہ الا اللہ ..... وبعد فیقول فقیر رحمۃ ربہ۔ خاتمہ ورق ۲۰ صفحہ اول۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فہرست خدیویہ مصریہ وغیرہ میں اس کتاب کا نام دقائق الحقائق دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ (فہرست عربی برٹش موزیم)۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">رسالہ ہذا کے مولف کی حالت دریافت نہیں ہوئی۔ اسی رسالہ کی عبارت سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ مولف نے صاحب کشف الحقائق کو شیخنا سے تعبیر کیا ہے جس سے ظاہر اصاحب کشف الحقائق کا استاد ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ اس عبارت سے مولف رسالہ نویں صدی کے فضلا میں معدود ہو سکتے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۳۰۱</td><td>۸۱</td><td>۶</td><td>زیج الغ بیگ</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۷۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ½۷×۵۔ انچہ خط و کاغذ عرب۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ اس کتاب میں ابتدائی خطبہ وغیرہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کی پوری تحقیق نہ ہو سکی کتاب کے ابتدائی ورق پر تحریر ہے۔ (زیج الغ بیگ) مولف نے کتاب میں ان جداول کا ذکر کیا ہے۔ تعدیل زحل اول تعدیل زحل ثانی۔ اختلاف زحل۔ تعدیل مشتری اول تعدیل مشتری ثانی۔ دقائق الحصص للمشتری۔ اختلاف المشتری تعدیل مریخ الاول والمریخ الثانی۔ دقائق الحصص للمریخ۔ تعدیل الزہراء الاول تعدیل الزہراء الثانی۔ اختلاف الزہراء۔ تعدیل العطارد الاول تعدیل العطارد الثانی۔ دقائق الحصص العطارد اختلاف العطارد یوخذ بالخاصۃ المعدلۃ بالرصد السلطان الشہید الغ بیگ۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ تعدیل زحل اول یوخذ بالمرکز المطلق۔ (مولف کتاب کا پتہ نہیں چلا)</td></tr>
<tr><td>۵۱۳۵</td><td>۸۹</td><td>۷</td><td>شرح التذکرۃ النصیریہ</td><td>مولوی عبدالعلی بن محمد بن حسین البرجندی المتوفی بعد سنہ ۹۳۰ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۶۹ھ</td><td>۶۰۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ½۸×½۴۔ انچہ بسطور تیئیس ۲۳۔ لوح طلائی۔ جدول و باریکا شنجرفی وحنائی وسیاہ۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاتب کا نام نہیں ہے۔ کرم خوردگی کا اثر اور پیوندکاری قلیل ہے۔ تذکرہ نصیریہ جو علم ہیئت میں مختصر و مشہور کتاب ہے اسکی شرح ہے۔ فاضل شارح نے بڑی توضیح و تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ اصل کتاب چار ابواب پر منقسم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ..... وبعد فیقول المفتقر الی رب المشرقین والمغربین۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۲۔ وعلی آلہ واصحابہ الی یوم التناد۔ اسے قول۔ وعن المسلمین الی یوم الدین۔ (فاضل برجندی کا ترجمہ فن ہیئت عربی نمبر ۱۵ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td>۲۳۲۲</td><td>۸۰</td><td>۸</td><td>شرح چغمینی</td><td>المحقق موسیٰ بن محمد محمود المعروف بقاضی زادہ من اعیان القرن التاسع</td><td>سنہ ۸۱۵ھ</td><td>قلمی</td><td>۱۴۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۹×۴½ انچہ۔ سطور ۱۳۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کرم خوردگی اور پیوندکاری کثیر کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ ہر موقع پر دوائر مناسب مقام بنے ہوئے ہیں ملخص فی الہیئۃ البسیطۃ کی مشہور و متداول شرح ہے۔ علم ہیئت میں بیشتر اسی کتاب کا درس رکھا گیا ہے۔ کتاب ملخص علامہ محمود بن محمد چغمینی خوارزمی کی موسوفہ ہے۔ جو ایک مقدمہ اور دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً ..... وبعد فلا اقسم بمواقع النجوم۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۴ الی من لہ دربۃ فی الحساب وهو ابرع الحاسبین۔ قد تم بعون اللہ۔ کشف الظنون اور بعض دیگر کتب میں بجائے چغمینی کے جغمینی بھی لکھا ہے چغمین ایک قریہ ملحقات بخارا میں۔ (قاموس الاعلام ترکی۔)
فاضل شارح رومی الاصل ہیں میرزا الغ بیگ متوفی ۸۵۳ھ بن شاہرخ بن تیمور گورگان کی استدعا پر ملک عجم میں مقیم ہوئے علوم ریاضیہ وغیرہ میں میرزا موصوف نے انسے بہت کچھ استفادہ کیا۔ اس شرح کو بھی میرزا سلطان الغ بیگ کے نام گرامی پر معنون کیا ہے اس شرح کا سال تالیف صاحب کشف الظنون نے ۸۱۵ھ لکھا ہے صاحب کشف الظنون کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ۸۱۵ھ کو سال تالیف اعتبار کیا ہے انکا سال وفات محقق نہیں ہوا اور نہ انکی تفصیلی ترجمہ احوال دیکھا گیا متفرق طور پر جستہ جستہ لوگوں نے انکے متعلق کچھ لکھدیا ہے اسمیں شبہ نہیں کہ ریاضیات میں اپنے ہمعصروں سے بہت آگے ہیں تیاری زیچ کی ۸۲۳ھ سے شروع ہوئی اور ۸۴۱ھ تک ختم ہوئی ۸۳۰ھ اور ۸۴۱ھ کے درمیان مؤلف کا انتقال ہوا (فہرست کتب قلمیہ برٹش میوزیم جلد دوم صفحہ ۴۵۵)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۲۵	۸۵	۹	کتاب علم المیقات	الشیخ احمد موسی الزرقاوی الفلکی من اعیان القرن الرابع عشر		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۱۲ء	۴۸	

یہ کتاب موقتات جدیدہ یعنی علم میقات میں لکھی گئی ہے۔ یہ علم بھی ہیئت ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ علم میقات کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ هو العلم الذی یعرف به ازمنة الایام واللیالی واحوالها۔ اس علم کا موضوع الکواکب والبروج من حیث سیرها۔ غایة اس علم کی معرفة اوقات العبادات والادلة الموصلة لمعرفة القبلة۔ اس موضوع میں یہ چھوٹی سی کتاب نہایت مفید تالیف ہوئی ہے۔
عبارت آغاز صفحہ ۳۔ الحمد لله الذی سیر الکواکب وجعل لها سیرها... وبعد امتثالاً لامر الملیك المعظم۔ خاتمہ صفحہ ۴۸۔ والحمد لله اولاً و آخراً۔
مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فضلا او جامع ازہر مصر کے مدرس ہیں۔ یہ کتاب انہی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ کتاب کے اول میں آپ کے نام کی مہر بھی چسپاں ہے جس میں یہ عبارت کندہ ہے۔ (مؤلفات الزرقاوی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۶	۸۲	۱۰	کتاب المخروطات	الحکیم ابلونیوس النجار		قلمی	۲۶۶	

تقطیع کتابت ½۶ × ½۲-۲ انچ۔ سطور ۲۰ بیس۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب جا بجا سے کرم خوردہ و پیوند کار ہے۔ ابتدائی ورق پر مہر (ظفر مہدی) نام کی چسپاں ہے۔
یہ نہایت نادر و کمیاب کتاب ہے۔ تاریخ الحکماء میں لکھتے ہیں۔ کہ مامون رشید کے وقت میں حکماء یونان کی کتابیں جب بلاد روم سے نکالی گئیں تو اس کتاب کا صرف جزء اول جو سات مقالات پر مشتمل تھا دستیاب ہوا۔ یونانی زبان سے ترجمہ کرتے وقت مقدمہ کتاب سے اس بات کا پتہ چلا کہ جزء اول میں آٹھ مقالے ہیں۔ آٹھواں مقالہ مقالات سبعہ کے تمام معانی پر مشتمل ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی مفید باتیں اس میں لکھی ہیں۔ مگر یہ مقالہ تمام و کمال کسی جگہ پایا نہیں جاتا۔ البتہ اس مقالہ کا کچھ حصہ بعض کتب خانوں میں موجود ہے۔ نسخہ ہذا میں بھی سات ہی مقالے ہیں جو صفحۂ ابتدائی سے شروع ہو کر ورق ۱۲۷ کے دوسرے صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ ورق ۱۲۸ کے دوسرے صفحہ سے عنوان جدید سے عبارت

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شروع کی گئی ہے جو ورق ۱۳۳ کے صفحہ اول کے اول حصہ میں ختم ہو گئی ہے۔ ظاہرا اس عبارت کا تعلق بھی مضامین ماسبق سے مفہوم ہوتا ہے عجب نہیں کہ یہ مقالہ ثامن کا کچھ حصہ ہو۔ اس کتاب میں خطوط منحنیہ کے احوال بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ اول۔ المقالۃ الاولے من کتاب ابلونیوس الجار فی المخروطات۔ آخر الکتاب ورق ۱۳۳ صفحہ اول۔ من ثامن ثانیۃ الاصول۔ ابلونیوس اسکندریہ کا رہنے والا فلاسفہ ریاضیین میں بہت بڑا شخص ہے۔ اس کا زمانہ اقلیدس سے بہت پہلے ہے۔ علاوہ اس کتاب کے اس کے مصنفات میں یہ کتابیں بھی معدود ہیں۔ کتاب قطع الخطوط علی نسبۃ مقالتان۔ کتاب فی النسبۃ المحدود۔ مقالتان کتاب قطع السطوح علے نسبۃ مقالہ۔ کتاب الدوائر المماسۃ۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء) مطبوعہ مصر صفحہ ۴۲</td></tr>
<tr><td>۳۲۴۸</td><td>۸۴</td><td>۱۱</td><td>مبادی علم الہیئت</td><td>الیزا افسرت رئیس المدرسۃ السوریۃ الانجیلیۃ للبنات فی بیروت</td><td></td><td>مطبوعہ بیروت سنہ ۱۸۷۵ء</td><td>۱۸۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر کتاب ہے۔ مبادی و مسائل علم ہیئت جدیدہ کو ضروری قدر لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ اول۔ مختصر تاریخ علم الہیئۃ اعلم ان علم الہیئۃ علم مدارہ الخ خاتمہ صفحہ ۱۷۹ فی اسعار لوازم الحیاۃ۔ (فاضل مصنف اسی دور کے فضلاء میں ہیں)</td></tr>
<tr><td>۳۴۸۰</td><td>۸۵</td><td>۱۲</td><td>المتوسطات</td><td>علامہ نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفے سنہ ۶۷۲ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۲۳ھ</td><td>۱۹۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۸×۵ ۱/۲ انچ۔ سطور ۲۵ بیشتر۔ خط و کاغذ عرب باستثنا صفحہ اول۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بہت پرانی لکھی ہوئی کتاب ہے بسنہ ۲۳۳ ہجری میں اس کی کتابت ہوئی ہے پوری کتاب پر پیوندکاری و کرم خوردگی موجود ہے کہیں زیادہ کہیں کم۔
آٹھ رسائل مفصلۂ ذیل کا مجموعہ ہے۔ المتوسطات کے نام سے یہ مجموعہ موسوم کیا جاتا ہے۔ المتوسطات کے نسخے مختلف دیکھے گئے کسی میں آٹھ یا سات رسائل کسی میں اس سے زیادہ پائے گئے متوسطات کی تفصیل میں خود علامہ طوسی (تحریر کتاب الاکر لما نالاوس) میں۔ اس طرح تحریر کرتے ہیں۔ انی کنت اریدان احرر الکتب الموسومة بالمتوسطات اعنی الکتب التی من شانها ان یتوسط فی الترتیب التعلیمی بین کتاب الاصول لاقلیدس وبین کتاب المجسطی لبطلیموس ۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس مجموعہ کے رسائل کو مع دیگر رسائل کے (کتاب تحریر ہندسیات) کی تفصیل میں داخل کیا ہے۔ حیث قال (تحریر ہندسیات) للعلامة المحقق نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی المتوفی سنة ۶۷۲ منها تحریر اقلیدس۔ وتحریر المجسطی۔ وتحریر کتاب المغطیات۔ وتحریر اکرتاوذ وسیوس۔ الی قول۔ تحریر کتاب المساکن لتاوذ وسیوس۔ ان تمام رسائل کا تعلق علم ہندسہ سے زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے۔ اس نام کا ایک دوسرا نسخہ جس میں تقریباً سترہ رسائل ہیں۔ مجلد اول نمبر ۳ ۶۔ فن ریاضی عربی پر بھی درج ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td></td><td>تحریر کتاب المغطیات لاقلیدس</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ پہلا نمبر ہے۔ جو صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے نصف حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس کی اصل اقلیدس کی مولفہ ہے۔ (جو فلاسفۂ ریاضیین میں مشہور و معروف شخص ہے۔) اسحٰق بن حنین طبیب متوفی سنہ ۲۹۸ھ نے اس کا ترجمہ۔ ثابت بن قرۃ متوفی سنہ [illegible]ھ نے اس کی درستی۔ علامہ طوسی نے اس کو مرتب و مہذب کیا۔ اس رسالہ میں پچانوے شکلیں مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ تحریر کتاب المغطیات لاقلیدس۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ترجمہ اسحٰق واصلحہ ثابت۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۔ وذلک ما اردنا ہٗ تم الکتاب المعطیات وللہ الحمد والمنۃ۔					
			کتاب الاکر ثاذوسیوس					
			دوسرا نمبر ہے صفحہ ۳۲ سے شروع ہوا ہے اور صفحہ ۷۱ کے ختم پر ختم۔ اصل کتاب (ثاذویسس) کی مولفہ ہے۔ جو حکمار ریاضیین یونانیین میں مشہور حکیم ہے۔ اس کتاب میں تین مقالے ہیں جن میں انسٹھ اشکال مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۲۔ کتاب الاکر لثاذوسیوس وھی ثلث مقلات ولتسعۃ وخمسون شکلا۔ خاتمہ صفحہ ۷۱۔ وذلک ما اردناہ اے قول۔ والحمد للہ وحدہٗ۔					
			تحریر کتاب الکرۃ المتحرکہ لاوطولوقس					
			تیسرا نمبر ہے صفحہ ۷۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۷۹ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ اصل کتاب (اوطولوقس) مہندس یونانی کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں صرف ایک مقالہ ہے۔ جو بارہ اشکال پر مشتمل ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۷۲۔ وللہ الحمد دائما لتحریر کتاب الکرۃ المتحرکہ خاتمہ صفحہ ۷۹۔ وذلک ما اردناہ اے قول والہ وسلّم۔					
			تحریر کتاب المساکن لثاذوسیوس					
			چوتھا نمبر ہے صفحہ ۸۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۰۵ پر ختم ہوا ہے۔ یہ کتاب بھی اصلاً ثاذوسیوس کی مولفہ ہے جس کو قسطا بن لوقا البعلبکی نے نقل کیا ہے۔ جو بنی عباسیہ کے زمانہ میں بڑا فیلسوف مشہور تھا۔ اس کتاب میں بارہ اشکال مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۸۰۔ وبہ نستعین قال ضاعف اللہ جلالہ الحمد لتحریر کتاب المساکن۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ وذلک ما اردناہ۔ اے قول۔ والہ وصحبہ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب الطلوع والغروب لاوطولوقس					

پانچواں نمبر ہے صفحہ ۱۰۶ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ یہ کتاب بھی اصلا اوطولوقس مہندس یونانی کی ہے۔ اس میں دو مقالے ہیں جس میں چھتیس اشکال مذکور ہیں آغاز صفحہ ۱۰۶ کتاب اوطولوقس فی الطلوع والغروب من اصلاح ثابت وهی مقالتان۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۰۔ وبهاتم الکتاب والحمد لله حق حمده لہ قول۔ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب ظاہرات الفلک لاقلیدس					

چھٹا نمبر ہے صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۵۶ پر ختم ہوا ہے۔ اصل مصنف کتاب کا اقلیدس ہے تیئیس شکلیں اس کتاب میں ذکر کی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۳۰ کتاب ظاهرات الفلک لاقلیدس وهی ثلثة وعشرون شکلا۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۶ والبرهان والشکل کما مرالی قول ونعم الوکیل۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب فی الایام واللیالی لثاذوسیوس					

ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۵۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۷۹ پر ختم ہوا ہے۔ یہ کتاب بھی اصلا ثاذوسیوس حکیم کی مولفہ ہے۔ اس میں دو مقالے ہیں جن میں ۳۳ شکلیں مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۵۰ کتاب ثاذوسیوس فی الایام واللیالی وفی بعض النسخ فی اللیل والنهار۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۹۔ فاذن الحکم الثابت وذلک ما اردناه الی قول۔ مبارکا فیه

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب فی جرمی النیرین لارسطرخس					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۱۸۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۵ پر ختم ہوا ہے۔ اصل کتاب کا مصنف (ارسطرخس) حکیم یونانی اسکندرانی ہے۔ یہ کتاب شمس وقمر کے حالات میں ہے۔ سترہ شکلیں اس میں لکھی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۸۱ کتاب ارسطرخس فی جرمی النیرین وبعدیہما۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۵ وذلک ما اردناہ تم کتاب ارسطرخس الی قول۔ وصحبہ الاکرمین۔ (محقق طوسی کا ترجمہ فن اورا دعربی نمبر ۱۴۳ مجلد ۲ پر لکھا گیا)					
۴۶۴۱	۸۶	۱۳	نہایت الادراک فی درایۃ الافلاک	العلامہ قطب الدین محمود بن مسعود الشیرازی المتوفی سنہ ۷۱۰ ہجری		قلمی	۳۸۲	
			تقطیع کتابت ۵ × ۸ ۳ انچ۔ سطور تیئیس۔ اول وآخر میں کچھ اوراق نستعلیق ہندوستانی خط میں لکھے ہوئے ہیں۔ باقی پوری کتاب کا خط دکا غذ عرب کا ہے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر پیوند کاری قلیل ہے۔ کرم خوردگی کا اثر بھی بہت کمی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یہ کتاب اس فن میں نہایت نادر ومفید ہے۔ پوری کتاب میں چار مقالے رکھے گئے ہیں۔ پہلا مقالہ بطریق مقدمہ دوسرے مقالے میں ہیئۃ اجرام علویہ کا ذکر تیسرے مقالے میں ہیئۃ ارض اور اس کی تقسیم۔ چوتھے مقالے میں مقادیر اجرام وابعاد کو بتایا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یقول احوج خلق اللہ الیہ محمود الی قول۔ امابعد حمد اللہ فاطر السموات فوق الارضین عبرۃ للناظرین..... امابعد فانی قد کنت۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۲۔ ومفاتیح الکلام الی قول۔ زانکہ من بندۂ گنہگارم۔ مؤلف رحمہ اللہ کا تولد چھ سو چونتیس (۶۳۴) ہجری میں شیراز میں ہوا۔ پہلے اکتساب علوم اپنے والد سے جو بہت بڑے طبیب تھے۔ اور چچا بزرگوار سے کیا۔ پھر نصیر الدین طوسی کی خدمت میں پہنچکر علوم عقلیہ کی تکمیل کی۔ دمشق میں بھی کچھ زمانہ علوم کی خدمت میں صرف کیا۔ تمام علوم میں عموماً تبحر اور ریاضیات میں خصوصاً کامل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								دستگاہ رکھتے تھے۔ بغداد و مصر۔ شام۔ روم۔ وغیرہ میں بھی قیام کا اتفاق رہا جس وقت روم میں پہنچے وہاں کا والی و حاکم بڑی تعظیم و توقیر سے پیش آیا۔ سیواس۔ ملطیہ کی قضا بھی آپ کے سپرد کی ظریفانہ مزاج رکھتے تھے۔ ہمیشہ نماز کو جماعت سے ادا کرتے۔ مذہباً شافعی تھے۔ شطرنج کھیلنے کا بھی شوق تھا۔ تلامذہ کے ساتھ شفقت سے پیش آتے اپنے مال سے اُن کی ہر طرح کی آسایش و خبر گیری کرتے۔ مال کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے۔ کتاب کی تصنیف کے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے۔ بہت سی درسی و علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ شرح المختصر لابن الحاجب۔ شرح المفتاح للسکاکی۔ شرح الکلیات للشیخ الرئیس۔ غرۃ التاج۔ شرح کتاب الاسرار للسہروردی۔ وغیر ذلک۔ آخر عمر میں امراء و ملوک سے انقطاع کر کے تبریز میں متوطن ہوئے۔ چودہ رمضان المبارک سات سو دس (۷۱۰) ہجری میں رحلت فرمائی۔ علامہ قطب الدین محمود بن محمد الرازی مصنف شرح شمسیہ وغیرہ ان سے متاخر ہیں۔ اُن کی وفات ۷۶۶ھ میں ہے۔ اسی وجہ سے قطب تحتانی کہے جاتے ہیں۔ اسکا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں بھی ہے۔ (الطبقات للسبکی بغیۃ الوعاۃ۔ وغیرہا۔)

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۲۶۹) فہرست اول فن منطق

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳۶۶۸</td><td>۳۰۶</td><td>۱</td><td>اقامۃ المحرفات</td><td>مولوی محمد طیب عرب مکی ثم الرامفوری المتوفی ۱۳۳۴ھ</td><td></td><td>مطبوعہ افتخار عالم رامپور</td><td>۱۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شرح سلم مولوی حمداللہ میں جو وجود رابطی مشکل مقام مشہور ہے اس کی شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ کما ینبغی بجلالہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۔ وذقلب فی الحدالوت الاحداق۔ (فاضل شارح کا ترجمہ جلد ۲ فن کلام عربی نمبر (۳۲۹) پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td>۲۹۶۰</td><td>۲۹۹</td><td>۲</td><td>البصائر النصیریہ</td><td>الامام القاضی الزاہد زین الدین عمر بن سہلان الساوی</td><td></td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ</td><td>۱۹۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں تمام مسائل تصوریہ وتصدیقیہ ضبط کئے گئے ہیں۔ تمام کتاب پر صفحات کے ذیل میں مفتی دیار مصریہ شیخ محمد عبدہ متوفی ۱۳۲۳ھ کا تحشیہ بھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اما بعد حمد اللہ المنعم بهدایته والصلوٰۃ علی محمد خیر خلقه ..... فقد کانت دواعی الهمة۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ بجمیع ماانقدم من القواعد۔ (حضرت مولف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۵۰۷۴</td><td>۳۱۷</td><td>۳</td><td>التحقیقات المرضیہ لحل حاشیۃ الزاہد علی الرسالۃ القطبیہ</td><td>مولوی عبدالحلیم بن مولوی امین اللہ لکھنوی الفرنگی محلی المتوفی ۱۲۸۵ ہجری</td><td>۱۲۶۳ھ</td><td>مطبوعہ ۱۳۱۳ھ لکھنؤ مطبع یوسفی</td><td>۱۷۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">میر زاہد رسالہ کا مبسوط حاشیہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن بیده افاضة للموجودات وفی قدرته اعادة للمعدومات ..... اما بعد فیقول العبد المفتاق۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰۔ مادام</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			القمران۔ (محشی علام کا ترجمہ مجلد ۲ فن فقہ عربی نمبر ۲۳ پر تحریر ہوچکا۔)					
۲۹۱۳	۲۹۷	۴	تحقیق جواب الاشکال المسمی بجذر الاصم	مولوی خلیل الرحمن بن مولوی محمد عرفان المصطفیٰ آبادی وطناً وگلشن آبادی مسکناً من علماء القرن الثالث		مطبوعہ ۱۲۶۸ھ المطبع الحنفی	۲۶	

کتب منطقیہ میں ایک مغالطہ (کلامی ھذا کاذب) مشہور ہے۔ جس کی بہت سے فضلا نے تقریریں لکھی ہیں۔ اس رسالہ میں بھی اسی مغالطہ کی تقریر اور حل لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد ..... وبعد فھذہ عدۃ سطور خاتمہ صفحہ ۲۶۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

مولوی خلیل الرحمن۔ اصلاً سواتی مولداً رامپوری ہیں۔ ان کا مکان رامپور میں محلہ گوئیا تالاب میں تھا۔ وہاں اب بھی ملا عرفان کی مسجد مشہور ہے۔ کتب متداولہ مولوی غلام جیلانی رفعت سے پڑھیں مولوی عبدالقادر خاں اپنے روزنامچہ میں آپ کی نسبت لکھتے ہیں کہ باپ کے نعم البدل ہیں۔ علاوہ فضائل موروثی کے فن ریاضی۔ تاریخ۔ علوم ادبیہ۔ علم طب۔ تحریر عبارت فارسی۔ وغیرہ میں پوری مناسبت رکھتے تھے۔ نواب امیرالدولہ بہادر کے آخر عہد میں ٹونک گئے۔ وہاں ملازم ہوگئے ٹونک میں مولوی حیدر علی صاحب اور صاحب ترجمہ کے مابین کسیقدر رنجش پیدا ہوگئی تھی جس کا سبب غالباً مولوی صاحب موصوف کا عامل بالحدیث ہونا اور صاحب ترجمہ کا سخت مقلد ہونا ہوا ہو۔ اسیوجہ سے ان دونوں صاحبوں کے مابین اکثر مباحثہ بھی رہتا تھا۔ آپ کے چار فرزند تھے۔ سب سے بڑے بیٹے مولوی حکیم عبدالرب جاورہ میں انکا انتقال ہوا۔ ان سے چھوٹے بیٹے مولوی عبدالحق جو پورے عالم تھے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ان کی آمد و رفت کا سلسلہ جاورہ میں رہا۔ انہوں نے بھی جاورہ ہی میں وفات پائی تیسرے بیٹے حکیم مولوی عبد العلی جو دوسرے سے چھوٹے تھے۔ ان کا انتقال بھی جاورہ میں ہوا۔ سب سے چھوٹے فرزند مولوی عبد العزیز تھے۔ ان کی رحلت بھی جاورہ ہی میں ہوئی۔ صاحب ترجمہ جس زمانہ میں ٹونک سے رامپور آئے وہ جناب نواب سید یوسف علی خاں صاحب بہادر کا عہد تھا۔ نواب صاحب بہادر اہل علم کے قدردان تھے بہنگام ملاقات صاحب ترجمہ نے نواب صاحب سے اس امر کا دعوے کیا کہ میں ہر چیز کو قرآن شریف سے نکالتا ہوں۔ یہ ذکر نواب صاحب نے افضل الفضلا جناب مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی سے فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ اُن سے کہا جاوے کہ معجون فلاسفہ کے اجزا تو قرآن سے نکال دیجئے چنانچہ دوسری ملاقات میں یہی سوال اُن سے کیا گیا۔ جس کو سُن کر صاحب ترجمہ سخت پریشان ہوئے اور اپنے اظہار علمی کے واسطے موقع کے منتظر رہے۔ آخر ایک روز نواب صاحب کے حضور میں حضرت مولنا صاحب مرقوم الصدر سے مسائل علم اصول میں گفتگو کر بیٹھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر بند ہوگئے۔ علاوہ اس کتاب کے "حاشیۃ الدوار علی الدائر" بھی آپ کے مولفات سے سنا گیا ہے۔ مولوی رضا علی خاں ولد کاظم علی خاں بریلوی نے کتب درسیہ ٹونک میں آپ سے پڑھی ہیں۔ (تذکرہ کاملان رام پور۔)					
۴۴۳۴	۳۰۵	۵	التدریب لمانی التہذیب	مولنا محمد شفیق بن عبد القادر الملک الطرابلسی الحنفی		مطبوعہ مصر	۹۶	
			تہذیب المنطق کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے ضروری مطالب پر نظر رکھی ہے حشو وزوائد کی طرف توجہ نہیں کی۔ آغاز صفحہ ۲۔ تہذیب کل کلام وتذھیب کل منطق فصیح البیان۔ خاتمہ صفحہ ۹۶۔ وسلم تسلیما۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(شارح علام اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ نسخہ ہذا آپ ہی کے اہتمام سے طبع ہوا ہے۔ کتاب کے اول و آخر کہیں طبع کتاب کا سال نہیں لکھا۔)					
۵۶۵۵	۳۲۸	۶	الجوابات المولویہ فی التحقیقات المعقولیہ	مولنا المحتشم الشہیر بمولوی ابن الحاج عبد الرحمن العوضی	سنہ ۱۳۱۱ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ بمبئی	۴۴	
			نفیس رسالہ ہے۔ چند سوالات عقلیہ کے جوابات میں تالیف ہوا ہے۔ مولوی داؤد ابغدادی نے مولف رسالہ سے جبکہ وہ بصرہ میں مقیم تھے۔ بعض اہم مسائل عقلیہ کا بطریق امتحان تحریراً استفسار کیا تھا۔ جن کے شافی جوابات دیے گئے اور اس کے ساتھ ہی حضرت مجیب نے کچھ مسائل صعبہ لکھ کر بغرض جواب مستفسر کے پاس بھیجے تھے۔ اس رسالہ میں سوالات مستفسر مع اجوبہ اور سوالات مجیب جمع کئے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ نمبر ۱ نحمدک یا من لا یسئل فی فعلہ عما یفعل الخ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ ارسلوا جوابنا کما ارسلنا جوابکم۔ (مولف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۱۴۴۳	۲۷۴	۷	جوہر النضید فی شرح منطق التجرید	جمال الدین ابی المنصور الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی سنہ ۷۲۶ ہجری		قلمی	۵۲۲	
			تقطیع کتابت ۵½×۲½ انچ۔ سطور چودہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوندکاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کتاب التجرید فی المنطق۔ مولفہ محقق طوسی کی شرح ہے۔ شارح علام نے بڑی خوبی کے ساتھ فاضلانہ شرح لکھی ہے۔ اصل کتاب میں نو فصول رکھی گئی ہیں۔ جن میں مباحث تصورات و تصدیقات کو نہایت تحقیق					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ یہ شرح طہران میں طبع بھی ہو گئی ہے۔ مطبوعہ نسخہ اس کا نمبر ٢٩٥ پر موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ المتفرد بوجوب الوجود المتوحد بالکرم والجود ..... وبعد یقول الحسن بن یوسف۔ خاتمہ صفحہ ٢١٥۔ ولیکن ھذا اخرما اوردناہ فی شرح ھذا الکتاب واللہ اعلم بالصواب۔					
٢٨٩٤	٢٩٥	٨	جوہر النضید فی شرح منطق التجرید مع الرسالہ فی التصور والتصدیق	علامہ جمال الدین ابی المنصور حسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی ٧٢٦ھ		مطبوعہ طہران سنہ ١٣٢٥ھ	٢٦٧	
			تجرید فی المنطق مولفہ محقق طوسی کی شرح ہے۔ مسائل تصوریہ وتصدیقیہ کی نہایت مناسب انداز پر شرح لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ المتفرد بوجوب الوجود۔ خاتمہ صفحہ ٢٠٧۔ فی شرح ھذا الکتاب۔ (علامہ حلی کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ٢٠٦ جلد ٢ پر لکھ گیا۔					
٢٤٧١	٢٨٧	٩	حاشیۃ الحاشیہ علی شرح المطالع	ملا احمد جند وغیرہ		قلمی	١٠٦	
			تقطیع کتابت ٥ × ٢ ١/٢-٢ انچ۔ سطور ١٩۔ خط نسخ بہ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ پیوندکاری وکرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے۔ اس مجلد میں دو حاشیے ہیں۔ پہلا حاشیہ سید شریف کے حاشیہ پر ہے جو شرح مطالع پر لکھا گیا ہے۔ یہ حاشیۃ الحاشیہ صرف تصورات کا ہے۔ محشی علام نے بڑی تحقیق وتدقیق سے تحشیہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ قولہ الفیاض الوھاب اعلم ان الفیاض ھٰھنا۔ خاتمہ صفحہ ٧٩۔ کل واحد منہا علیہ فتامل (ملا جند کے ترجمہ کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حاشیہ شرح الشمسیہ	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی ۹۰۸ھ				

مجلد مسطورۂ بالا کا دوسرا حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ قطبی شرح شمسیہ کے اول کے چند اوراق پر لکھا گیا ہے جس قدر بھی لکھا گیا ہے بیحد مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۷۰۔ جل من ظہرت علے حواشی لا لاکی ان اس ارقد رقة۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۶۔ الصادر عن الفاعل المختار۔

(محقق دوانی کا ترجمہ فن سلوک عربی نمبر ۳۷۰ جلد ۲ پر لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۸۶	۲۷۹	۱۰	حاشیۃ الحواشی الزاہدیۃ المتعلقۃ بحواشی التہذیب الجلالیہ	مولنا المفتی محمد ظہور اللہ بن مولنا محمد ولی الکھنوی الفرنگی محلی المتوفی ۱۲۵۶ھ		مطبوعہ ۱۲۹۴ھ لکھنؤ مطبع مجمع العام	۳۷۲	

میرزاہد ملا جلال کا مبسوط حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ بہت سے دقائق و لطائف پر مشتمل ہے۔ علما و طلبہ دونوں کے واسطے نافع اور مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قولہ المراد بالعہد المعنی المصدری فی الحاشیۃ المنہیۃ المعنی المصدری۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۱۔ لعدم التکلف فیہ۔

محشی علام کی ولادت گیارہ سو چوہتر (۱۱۷۴) ہجری میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد اور عم بزرگوار مولنا محمد حسن سے اکتساب علوم کیا۔ علوم عقلی و نقلی و فروعی و اصولی میں تبحر تام رکھتے تھے۔ یمین الملک سعادت علیخاں نواب لکھنؤ کے زمانہ میں عہدۂ قضا و افتاء آپ کے متعلق کیا گیا۔ ایک زمانہ تک نہایت سنجیدگی و خوبی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا۔ مگر بعض خاص وجوہ سے نواب سعادت علی خاں کے عہد میں اس کام سے معزول ہوگئے۔ نواب موصوف کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے غازی الدین حیدر نے پھر اُسی عہدہ پر مامور کر دیا۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس حاشیہ کے علاوہ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں بھی ہیں۔ الحاشیہ علی الحاشیۃ الزاہدیہ المتعلقہ بالرسالۃ القطبیہ۔ الحاشیہ علی الحاشیۃ الزاہدیہ المتعلقہ بشرح المواقف۔ شرح الدوحۃ المیادہ لصاحب الشمس البازغہ۔ ہمیشہ تدریس وتصنیف میں مشغول رہتے بہت سے لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا ہے۔ اپنے زمانہ میں بڑی شہرت واعتبار پیدا کیا تھا۔ اسی کتاب کے آخر میں مولوی عین القضاۃ صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۷۔ ربیع الاول سال بارہ سو چھپن (۱۲۵۶) ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ (تذکرہ علماء الہند۔) مولوی عبدالباری صاحب لکھنوی نے "آثارالاول من علماء فرنگی محل" میں بھی صاحب ترجمہ کی تاریخ وفات یہی لکھی ہے۔</td></tr>
<tr><td>۴۳۸۱</td><td>۳۰۸</td><td>۱۱</td><td>حاشیہ شرح التہذیب لعبداللہ یزدی</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۲۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷×۴ انچہ۔ سطور ۱۹۔ کاغذ دیسی خط نستعلیق معمولی۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ جابجا کرم خوردگی اور پیوندکاری موجود ہے۔ بعض بعض جگہ حواشی بھی تحریر ہیں۔ شرح تہذیب ملا یزدی کا مختصر حاشیہ ہے محشی نے ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحانک لاعلم لنا۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۹۔ ای العلم والعمل آمین رب العالمین۔
(محشی نے اس کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ دوسرے کسی طریق سے بھی محشی کی تحقیق نہیں ہوئی۔)</td></tr>
<tr><td>۵۴۱۰</td><td>۳۲۶</td><td>۱۲</td><td>حاشیہ شرح تہذیب لملا جلال</td><td>میر ابوالفتح سعیدی المتوفی فی سنہ ۹۵۵ ہجری تقریباً</td><td></td><td>قلمی ۱۰۹۷ھ</td><td>۲۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۷×۳ انچہ۔ سطور اکیس ۲۱ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دیسی۔ جدول سرخ۔ کاتب میر لطف اللہ بن میر عبداللہ بن میر خورد بخاری پیوندکاری وکرم خوردگی خفیف ہے۔ اول ورق پر</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دو چھوٹی مہریں چسپاں ہیں جو صاف پڑھی نہیں گئیں۔ شرح تہذیب ملا جلال کا حاشیہ ہے۔ ملا جلال نے تہذیب المنطق کی شرح صرف تفضلا یا موجہات بسائط تک لکھی ہے۔ محشی علام نے اسی بحث تک حاشیہ تمام کرنے کے بعد بطریق تکملہ بقیہ شرح کو بھی ملا جلال ہی کے طرز پر پورا کر دیا ہے یہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶ پر ختم ہوگیا ہے۔ صفحہ ۱۴۷ کے تقریباً نصف حصہ کی تکملہ شرح شروع ہوا ہے۔ جو صفحہ ۱۹۹ پر تمام ہوا ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی تہذیب للمنطق والکلام من غیابٔب الشکوك والاوهام.... فهذہ تعلیقات بل تحقیقات۔ ختم حاشیہ صفحہ ۱۴۶۔ وهذہ صورة الجدول۔ ابتدا شرح تہذیب المنطق صفحہ ۱۴۷۔ واذ قد تمت الحواشی الجلیلة الجلالیة هنالك۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۹۔ والیه المرجع وحسن ماب۔ اسلے قول۔ این نحیف نوشتہ است۔ میر ابو الفتح کی نسبت (تہذیب المنطق والکلام) کے تحت میں حاجی خلیفہ کشف الظنون میں اس طرح لکھتے ہیں۔ وعلیه حواشی منها حاشیة الفاضل الشهیر بمیر ابی الفتح السعیدی المتوفی خمسین وتسعمائة (۹۵۰) تقریباً کتبها مع تکملة شرح الجلال ووعد فی اخرہ لشرح کلامیه واعتذر بعدم وصوله الیه۔ باقی تفصیلی ترجمہ میر ابو الفتح کا کہیں دیکھا نہیں گیا۔					
۳۶۲۲	۳۰۳	۱۳	حاشیہ صریح علی شرح السلم لقاضی مبارک	مولانا مزمل بن فدا محمد الیوسفزوی جدا والمیرزوی مولدا۔ والصرنجوی مسکنا۔	معنون باسم امیر دوست محمد خان متوفی ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۳ء	مطبوعہ ۱۲۹۴ھ دھلی	۳۱۲	
			شرح سلم قاضی مبارک کا مشہور حاشیہ ہے۔ محشی علام نے اس حاشیہ میں بڑی جانکاہی کی ہے۔ کابل وغیرہ کے اطراف میں یہ حاشیہ بڑی وقعت سے دیکھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فضلاء کا مطرح انظار رہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ یا اسفے علی منام القلوب وقیام الالسنۃ..... فاقول مبسملا خاتمہ صفحہ ۳۰۷۔ ناقص فی ذاتہ۔ اس کتاب کے حواشی پر اکثر جگہ مولوی حبیب اللہ ابن محشی کا تحشیہ ہے۔ یہ حاشیہ عام طور پر بین العلماء والطلباء (حاشیہ صریح بخاریحیہ) مشہور رہے۔ اور فہرست کتب مطبوعہ عربیہ برٹش موزیم کی جلد دوم صفحہ ۴۰۷ پر صریح حاجلی کے ساتھ لکھا ہے۔ فاضل محشی افغانستان کے علماء میں مشہور شخص ہیں۔ علوم عقلیہ میں ان کا پایہ بہت بڑا ہوا ہے۔ اس حاشیہ کو امیر دوست محمد خاں متوفی سنہ ۱۲۷۹ھ کے نام پر معنون کیا ہے۔ محشی علام کا سال وفات محقق نہیں ہوا۔					
۲۶۰۷	۲۹۱	۱۴	حاشیہ علی الحاشیۃ الزاہدیۃ علی شرح التہذیب المعروف بہ ملا جلال	مولوی محمد حسین الحنفی پشاوری معروف بہ خان ملا۔ المتوفی سنہ بضع عشرۃ ومائتین والف		مطبوعہ قزان ۱۳۰۱ھ سلطنت روس	۴۱۹	
			میر زاہد ملا جلال کا مفصل حاشیہ ہے۔ فاضل محشی نے اپنی لیاقت علمی کے موافق اس حاشیہ میں بہت زور دیا ہے۔ مدرسین وطالبین کی نظر میں اس حاشیہ کی بڑی وقعت ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین..... وبعد فان للتعلقات لا ینفقۃ الرافعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۹۔ فقد طلع الصباح۔ (فاضل محشی اسی دور کے فضلاء میں ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا)					
۵۴۰۱	۳۲۴	۱۵	الحاشیہ علی حاشیہ عبد الحکیم المعروف بہ قل احمد علی القطبی (الجزء الاول)	الفاضل الاوحد ملا قل احمد بن ابی الحسن الشہید		مطبوعہ ۱۲۹۴ھ دہلی مطبع محمدی	۵۲۰	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">فاضل لاہوری نے جو قطبی و میر قطبی پر تحشیہ کیا ہے نسخہ ہذا اس حاشیہ کا حاشیہ ہے۔ اس حاشیۃ الحاشیہ میں محشی نے اصل حاشیہ کے مشکلات کو حل کیا ہے۔ یہ جلد اول ہے صرف تصورات کے متعلق تحشیہ لکھا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ از ین حلی تناط بنیاط اللسان و اجمل لی لؤلؤ لم فی آذان الاذہان۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۰۔ من اجزاء متمائز الوجود لیحصل یا ارحم الراحمین۔
(محشی علام کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۱۲۱۰</td><td>۲۷۰</td><td>۱۶</td><td>حاشیہ علی میر زاہد علی الرسالۃ القطبیۃ</td><td>مولوی فضل امام بن محمد ارشد الفاروقی الخیرآبادی المتوفی ۱۲۴۳ھ ہجری</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۶۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۶½×۳½ انچ۔ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ جدول باریک سرخ و آسمانی۔ کتابت سیاہی سے۔ متن پر خطوط شنجرفی کشیدہ ہیں۔ کاتب مولوی ظہیر الدین۔ اثر کرم و پیوند کاری قلیل۔ ابتدائی صفحہ پر دو مہریں مولوی سلطان حسن صاحب بریلوی اور ایک مہر ظہیر الدین نام کی چسپاں ہیں۔
میر زاہد رسالہ کا حاشیہ ہے۔ جو میر محمد زاہد ہروی متوفی ۱۱۰۱ھ ہجری نے بطریق شرح قطبیہ مصنفہ علامہ قطب الدین رازی متوفی ۷۶۶ھ تالیف کیا ہے۔ فاضل محشی نے اس تحشیہ میں تفصیل و تسہیل کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہ حاشیہ مبتدی و منتہی دونوں کے واسطے مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ یا من لا یحد عظمتہ قیاس ارباب الالباب الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۵۔ وجعل آخرتی خیرا من الاولی الی قول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس جلد کے اول و آخر کے دو تین اوراق میں بعض مقام پر رسالہ میر زاہد کے متعلق حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی کی تقریر بطریق فوائد لکھی ہوئی ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فاضل محشی نسباً فاروقی بمولنا خیرآبادی۔ ارشد تلامذہ مولوی سید عبدالواجد صاحب خیرآبادی کے ہیں۔ شاہجہاں آباد میں ایک مدت تک منصب صدر الصدوری پر سرکار انگریزی کی طرف سے مامور رہے۔ علوم عقلیہ میں آپ کو ید طولے حاصل تھا۔ آپ کے مولفات میں علاوہ اس حاشیہ کے۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال۔ آمد نامہ متضمن قواعد فارسی۔ مرقات وغیرہ بھی ہیں۔ پانچویں ذیقعدہ بارہ سو تینتالیس (۱۲۴۳) ہجری میں اس جہان سے رحلت فرمائی۔ (تذکرۂ علمائے ہند)					
۱۲۰۱	۲۷۱	۱۷	حاشیہ علے میرزاہد علے الرسالۃ القطبیۃ	مولنا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفے لکھنوی ثم الرامپوری المتوفے سنہ ۱۱۹۵ ہجری		قلمی	۵۶	
			تقطیع کتابت مع جدول ۲/۱ ۷ × ۲/۱ ۴۔ انچہ۔ سطور ستر ہ۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ جدول وباریکا سرخ و آسمانی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ اثر کرم وپیوندکاری قلیل۔ حواشی اوراق پر روغن ریزی کے کسی قدر دھبے ہیں۔ یہ حاشیہ بھی میرزاہد رسالہ پر لکھا گیا ہے۔ آخر سے تقریباً ایک ورق کے قدر کم ہے۔ ایک نسخہ مطبوعہ کامل اس حاشیہ کا اسی فن کو نمبر ۷۰ پر بھی موجود ہے۔ یہ حاشیہ بڑے ربط وضبط تحقیق وتنقیح کے ساتھ تالیف ہوا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قولہ کان المراد بالعلم المتجدد الخ الظاہر من کلام المحشی من الحاشیۃ وحاشیۃ الحاشیۃ ..... فان صفتہ التی۔ عبارت آخر صفحہ ۷۴۔ قولہ خال عن التحصیل الخ۔ اس مجلد کے آخر میں بھی بعض تقاریر متعلق عبارات سلم وغیرہ مصنفہ حضرت مولنا فضل حق خیرآبادی۔ مولوی ظہیر الدین کے قلم کی لکھی ہوئی منضم ہیں۔					

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								محشی علام اکابر علماء اور سرآمد فضلاء فرنگی محلی ہیں ذکاوت و ذہانت میں بے مثل اور معقولات ومنقولات میں یگانۂ عصر تھے لکھنؤ میں آپ کا تولد ہوا عنوان شباب میں کتب درسیہ سے فراغت حاصل کی آپ کے اساتذہ میں استاذ العلماء قدوۃ المدققین ملا نظام الدین و زبدۃ المحققین ملا کمال الدین وغیرہما ہیں۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں شرح سلم فی المنطق، شرح مسلم الثبوت فی اصول الفقہ، معارج العلوم، حواشی علی الحواشی الثلثۃ الزاہدیہ، غایۃ العلوم، الحاشیۃ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ للصدر الشیرازی، الحاشیۃ علی الشمس البازغۃ للمحمود الجونپوری۔ اوقات شریف کو تعلیم طلبہ میں صرف فرماتے بعض وجوہ سے لکھنؤ کا قیام ترک کرکے ریاست رامپور میں اقامت اختیار فرمائی تھی۔ رامپور ہی میں سال گیارہ سو اٹھانوے (۱۱۹۸) ہجری میں انتقال فرمایا۔ محلہ مدرسہ قدیم مقبرہ نواب سید محمد علیخان صاحب بہادر میں مدفون ہوئے۔ (فہرست محبوب الالباب وغیرہ۔)
۲۶۰۸	۲۸۸	۱۸	حاشیہ علی میر زاہد علی الرسالۃ القطبیۃ	مولوی فضل امام بن محمد ارشد الفاروقی الخیرآبادی المتوفی سنہ ۱۲۴۳ ہجری		مطبوعہ گورکھپور سنہ ۱۳۲۵ھ	۱۱۴	
								ایک نسخہ قلمی اس حاشیہ کا مع ترجمہ محشی مرحوم نمبر (۲۷۰) [مجلد ہذا ۱۲] فن منطق عربی پر تحریر ہوچکا۔ اس حاشیہ کی ابتداء میں دو ورق کا رسالہ مسمے ارشاد الحکیم مؤلفہ مولوی عطاء اللہ الکروہی النہولی منضم ہے جسمیں شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی کی عبارت متعلق وجود رابطی کی تحقیق لکھی ہے۔
۱۱۸۴	۲۷۲	۱۹	حاشیۃ القطبی علی الشمسیۃ الجزء الاول والثانی	ملا عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ الاسفرائنی المتوفی سنہ ۹۵۱ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳[illegible]ھ استانبول	صفحہ ۳۰۶ صفحہ ۱۹۲	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

قلمی شرح الشمسیہ۔ مولفہ قطب الدین الرازی متوفی ۷۶۶ھ کا حاشیہ ہے۔ جو پوری کتاب (تصورات وتصدیقات) دونوں حصّوں پر لکھا گیا ہے۔ مفید اور کار آمد حاشیہ ہے۔ دونو حصے علحدہ علحدہ طبع ہوے ہیں۔ اس جلد میں دونوں حصے مجلد ہیں۔ حصہ دوم کا ایک نسخہ مطبوعہ مطبعہ مکتب الحربیۃ جو ۱۲۷۹ھ میں سلطان عبد العزیز خاں کے عہد میں طبع ہوا ہے۔ اس بن کو نمبر (۰، ۷) پر بھی درج ہے۔ عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲۔ خیر منطق یعصم عن الخطاء مہام الدقائق عاء۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۰۷۔ بناء علے کون النار نظریہ۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲۔ قولہ المقالۃ الثانیۃ فی القضایا واحکامہا۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۱۹۲۔ فی الانظار والافاق۔

ملا عصام بڑے پایہ کے شخص تھے۔ صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ لطف طبع اور حدت ذہن تکمیل علوم محسوس ومعقول اور مہارت فنون مفہوم ومنقول کی بنا پر سر آمد علما، عالی شان تھے۔ نبیرۂ دختر ملا عصام الدین داودخانی کہے جاتے ہیں۔ شذرات الذہب میں ابی اسحٰق اسفرائنی کی اولاد میں ان کو بتایا گیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ باپ انکے قاضی تھے۔ علم وفضل انکا خاندانی حصہ ہے۔ تمام علوم میں پوری دستگاہ حاصل تھی۔ ایک مدت تک مدرسۂ شاہ رخ میرزا میں مدرس رہے۔ بعض حوادث کی وجہ سے سنہ ۹۲۶ ہجری میں دار السلطنت ہرات سے بخارا چلے گئے۔ تصنیف وتالیف میں ید طولی رکھتے تھے۔ ان کے مصنفات بیحد نافع اور مفید ہیں۔ شذرات الذہب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آخر عمر میں حضرت شیخ عارف باللہ خواجہ عبید اللہ نقشبندی کی زیارت کے قصد سے بخارا سے سمرقند پہونچے۔ وہاں پہونچکر بیمار ہوگئے۔ بائیس روز بیمار رہ کر بہتر سال کی عمر میں۔ نوسو اکیاون (۹۵۱) ہجری میں رحلت فرمائی۔ آخری کلام ان کا لفظ اللہ تھا۔ سمرقند ہی میں حضرت شیخ ممدوح کے قرب میں مدفون ہوے۔ اس حاشیہ کے سوا حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ شرح ملا جامی وغیرہ بھی ان کے مؤلفات مشہورہ میں ہیں۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۲۸ میں کافیہ ابن حاجب کے تحت میں ملا عصام الدین کا سال

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفات ۱۳۴۳ھ ہجری تحریر ہے جو تعجب خیز ہے۔					
۲۶۱۲	۲۹۰	۲۰	حاشیہ مولوی عبدالحق علے حمد اللہ	الامام المحقق شمس العلماء مولوی عبدالحق بن مولوی فضل حق خیرآبادی۔ المتوفے ۱۳۱۶ھ	۱۳۱۳ھ	مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۱۴ھ	۴۴۰	
			شرح سلم مولوی حمد اللہ کا مبسوط و مفصل حاشیہ ہے۔اس حاشیہ میں مقاصد و مطالب شرح کو بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ حل کیا ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعطے کل شیٔ خلقہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۰۔ وھو من المبادی التصوریۃ الے قو ل۔ واصحابہ اجمعین۔ (محشی محقق کا ترجمہ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲۶ جلد ۲ پر لکھا گیا۔)					
۲۶۸۹	۲۹۲	۲۱	حاشیۃ المیر علے شرح المطالع	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفے ۸۱۶ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ	۲۰۴	
			شرح المطالع مولفہ علامہ قطب الدین رازی متوفے ۷۶۶ھ کا مشہور حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ صرف مباحث تصوریہ کا ہے۔ دو نسخے قلمی اس حاشیہ کے نمبر ۲، و نمبر ۳، فن منطق عربی جلد اول پر بھی درج ہیں۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال وجد زمانہ تغمدہ اللہ بغفرانہ الحمد للہ فیاض ذوارف العوارف الفیاض الوھاب من فاض الماء فیضا۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ والعرضی اذا کان افرادہ محسوسۃ۔ (سید شریف کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۲۳ جلد ۲ پر لکھا گیا۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۳۹	۳۱۰	۲۲	حاشیۃ المیر علے شرح مطالع الانوار	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی ۸۱۶ ہجری		قلمی	۳۴۲	

تقطیع کتابت ۸½ × ۴ انچہ۔ سطور اکیس ۲۱۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوندکاری موجود ہے۔

یہ کتاب ابتدا سے کسی قدر ناقص ہے۔ ابتدائی صفحہ جس میں خطبہ کتاب تھا موجود نہیں ہے۔ ایک مطبوعہ نسخہ اس کتاب کا نمبر ۱۴ منطق عربی پر مع کیفیت کتاب و ترجمہ محشی تحریر ہو چکا ہے (مجلد اول)۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول عرفاً وجعل التقیید شاملاً۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۲۔ اذا کان افراده محسوسة الى قول محمد شفاعت ہونہ بیرلو ا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۰۰۸	۳۰۹	۲۳	حل عقد مطالع الانوار ناتمام	مولنا بدر الدین محمد بن اسعد الیمنی المشہور ببدر الدین التستری		قلمی	۱۴	

تقطیع کتابت ۸ × ۴½ انچہ۔ سطور ۲۳۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کتاب آخر سے ناتمام ہے۔ کاتب کی عدم اہلیت سے کتابت میں زیادہ غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

شرح مطالع الانوار کا تقریباً ایک جزو ہے۔ ان چند اوراق میں تخمیناً اصل متن کے دو ورق کی شرح ہوگی۔ اس متن کی یہ شرح غیر مشہور اور کمیاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی تم جوده وقدم وجوده الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۔ لا یوجب استغناء الاول۔ (شارح علام کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۵۰	۳۲۳	۲۴	خاتم الحواشی المعلقہ علے شرح السلم للقاضی	الامام المحقق شمس العلماء مولنا عبد الحق بن مولوی فضل حق خیرآبادی المتوفے سنہ ۱۳۱۶ ہجری		مطبوعہ دہلی سنہ ۱۳۲۴ھ	۵۰۸	
			شرح سلم قاضی مبارک کا بیش بہا حاشیہ ہے۔ محشی علام نے قولہ اذ لا یتصور لہ تعلق لجز احدیۃ سے اس حاشیہ کی ابتدا کی ہے۔ اس وجہ سے صفحہ ۲ سے صفحہ ۶ تک لفظ سبحان کی تحقیق میں تحشیہ کی عبارت الحاقی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۔ قولہ اذ لا یتصور لہ تعلق۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۲۔ فیلزم کون مجازًا فیہما او فی احدہما۔ (حضرت محشی علیہ الرحمہ کا ترجمہ بجلد ۲ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲۶ پر تحریر ہے۔)					
۴۹۰۱	۳۱۲	۲۵	الدر المنتظم فی حل الجذر الاصم	مجتہد العصر والزمان حضرت مولنا مولوی ظہور الحسین صاحب بارہوی ثم اللکنوی		مطبع لکھنؤ	۳۶	
			اس رسالہ میں مشہور شبہہ (کلامی ہذا کاذب) کا حل بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ کفاء افضالہ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد و آلہ وبعد فلما کانت الشبہۃ المسماۃ بالجذر الاصم۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۔ وحقرتہ الغر المیامین۔					
۴۹۰۱	۳۱۳	۲۶	الدر المنتظم فی حل الجذر الاصم	ایضا		ایضا	۳۶	
			یہ دوسرا نسخہ ہے۔ نسخہ سابق کے موافق۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حضرت مولف اصلاً بارہوی بسکنا لکھنوی ہیں۔ ایک مدت تک مدرسۂ عالیہ ریاست ہذا کے ڈائرکٹر رہے اب کچھ زمانہ سے لکھنؤ میں مدرسہ متعلق شیعہ کانفرنس میں مدرس اعلےٰ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالےٰ۔					
۵۱۳۳	۳۲۰	۲۷	رسالہ تشکیک موسوم بالتنبیہات	مولوی ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ اللکنوی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ		مطبوعہ محمدی سنہ ۱۲۵۱ھ	۲۸	
			یہ رسالہ تحقیق تشکیک میں لکھا ہے۔ مشائین واشراقین کے اختلاف کو تفصیل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وہب النفوس العالیۃ للاذکیاء......و بعد فیقول العبد الرا خاتمہ صفحہ ۲۸۔ واصحابہ العظام والےفی ل۔ بالتنبیہات۔					
			رسالہ تشکیک موسوم بالتنبیہات	ایضاً		قلمی		
			یہ قلمی رسالہ ہے۔ جو مجموعہ نمبر ۴۲ منطق عربی میں مجلد ہے۔ (حضرت مؤلف کا ترجمہ فن حکمت عربی نمبر ۲۰۲ پر تحریر ہوچکا)					
۱۸۲۹	۲۷۶	۲۸	رسالہ فی تحقیق التصور والتصدیق مع الرسالۃ الدوانی	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرائے شیرازی المتوفی سنہ ۹۰۳ھ علی الخلاف		قلمی	۳۲	
			تقطیع کتابت ۷½ × ۳½ انچہ۔ سطور اکیس ۲۱۔ خط نستعلیق اور کسی قدر نسخ معمولی۔ کاغذ دیلی۔ کاتب محمد عبد القادر۔ اوراق کے حواشی پر بادامی نیا کاغذ ڈالا گیا ہے۔ درمیان اوراق کی بھی پیوندکاری					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔ ابتدائی صفحہ پر کاتب کے نام کی چھوٹی سی مُہر بھی چسپاں ہے۔ اس مجلد میں دو رسالے ہیں پہلا رسالہ صدر شیرازی کا۔ اس رسالہ میں تصور و تصدیق کے متعلق ضروری مباحث لکھے گئے ہیں۔ رسالہ باوجود مختصر ہونے کے بہت سی مفید باتوں پر مشتمل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ تصور مبنا ایاتک وصدقنا بر سلاتک۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۔ واللہ ولی الهداية والتوفيق۔ اس رسالہ کا ایک قلمی نسخہ فہرست ملحق مجلد اسی فن کے نمبر ۱۲۵ پر درج ہے۔ (صدرا شیرازی کا ترجمہ مجلد ۲ فن کلام عربی نمبر ۳۷۰ پر تحریر ہو چکا۔)
			رسالہ فی تحقیق کلمۃ التوحید	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی ۹۰۸ھ ہجری				
								مجلد مسطور الصدر کا دوسرا رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں کلمہ توحید (لا الٰہ الا اللہ) میں جو حرف لا ہے۔ اس کی خبر کے متعلق تحقیق کی گئی ہے۔ مفید اور نافع رسالہ ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۸۔ الحمد لمن تفرد وتعالی ان توحد۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۔ و لا تجعلنا فی سلک الغاوین۔ (محقق دوانی کا حال مجلد ۲ فن سلوک تحت عربی نمبر ۳۷۰ پر تحریر ہے۔)
			رسالہ فی التصور والتصدیق	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرائے شیرازی المتوفی ۱۰۵۰ھ علی الخلاف			۳۰	
								یہ مختصر رسالہ کتاب نمبر ۲۹۵ مجلد اول کے آخر میں منضم ہے۔ جس کی حالت نمبر ۲۸ پر تحریر ہو چکی .... آغاز صفحہ ۲۔ تصور نا ایاتک وصدقنا برسلاتک

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			خاتمہ صفحہ ۳۰۔ واللہ ولی الہدایۃ والتوفیق۔ (علامہ صدر الدین شیرازی کا ترجمہ قبل ازیں فن کلام عربی نمبر ۳۰ پر لکھا گیا)					
۲۳۰۴	۳۰۱	۲۹	رسالہ متعلق کلامی ہذا کاذب	ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفی ۱۱۷۵ھ		قلمی	۲۲	
			تقطیع کتابت ۴ × ۶½ انچہ۔ سطور ۱۳۔ کاغذ سفید انگریزی۔ کتابت سیاہی و قدرے سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں مختصر رسالہ ہے۔ سلم العلوم میں جو عبارت کلامی ھذا کاذب بطریق مغالطہ مذکور ہے۔ اس رسالہ میں اس کی تشریح اور حل عمدہ بیان سے کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قولہ فقول القائل کلامی ھذا کاذب الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۔ فیسمی جنسا۔ (ملا کمال الدین کا ترجمہ اس سے قبل مجلد ھذا کے نمبر ۵ فن منطق عربی پر لکھا ہے)					
۲۳۵۰	۲۸۴	۳۰	سعدیہ شرح الشمسیۃ	العلامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی المتوفی ۷۹۱ھ ہجری وقیل ۷۹۲ھ ہجری وقیل ۷۹۳ھ ہجری		مطبوعہ المطبعۃ الفاخرہ رامپور	۱۴۸	
			کتاب شمسیہ جو فن منطق میں مشہور متن۔ اور نجم الدین کاتبی کا مولفہ ہے اس کی نایاب شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بصرنا بنوالہ الہدایۃ والتوفیق۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۷۔ وآلہ اجمعین۔ (علامہ تفتازانی کا ترجمہ فن اصول فقہ عربی مجلد دوم نمبر ۱۳ پر لکھا گیا۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۱۵	۲۰۳	۳۱	شرح ایساغوجی المعروف بہ بکر وزی و بالفوائد الفناریہ	العلامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد بن محمد الرومی الفنری المتوفی سنہ ۸۳۴ ہجری		قلمی سنہ ۱۰۳۱	۵۰	

تقطیع کتابت ۵½ × ۳½ انچہ سطور ۱۵ مسطرہ۔ خط نسخ۔ کاغذ دیلی۔ کاتب علاء الدین محمد بن شیخ بدر اسحق بن حضرت شیخ بہاء الدین۔ اوراق پر کرم خوردگی کا زیادہ اثر ہے۔ ابتدا میں علم مناظرہ کے کسی فارسی رسالہ کے تقریبا تین ورق منضم ہیں۔

کتاب ایساغوجی مولفہ اثیر الدین الابہری کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے صرف ایک روز میں اس شرح کو قلمبند کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ شرح بکروزی کے نام سے مشہور ہے۔ الفوائد الفناریہ بھی اس کا نام ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمداً لک اللّٰھم علی ما لقنتنی۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۔ وعلی آلہ اجمعین۔ الی قول۔ تمم بالخیر۔ (قاموس الاعلام ترکی میں لفظ فنری کو فناری لکھا ہے۔)

(شارح کا ترجمہ فن تعلیم عربی جلد دوم نمبر ۲ ملک کے تحت میں تحریر ہو چکا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۲۸	۲۷۷	۳۲	شرح تہذیب المنطق	الفاضل الکامل القاضی نور اللہ بن شریف شستری المتوفی سنہ ۱۰۱۹ ہجری		قلمی	۵۸	

تقطیع کتابت ۸½ × ۴ انچہ سطور مختلف اکیس ۲۱ سے پچیس ۲۵ تک خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ اوراق کے حواشی بادامی کاغذ سے جوڑے گئے ہیں۔ کتاب کے درمیان میں بھی پیوندکاری اور کرم خوردگی موجود ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تہذیب المنطق مولفہ علامہ تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ کی شرح ہے۔ شارح علام کے مولفات میں یہ کتاب زیادہ مشہور نہیں ہے۔ کمیاب اور مفید شرح ہے۔ یہ شرح بڑی خوبی کے ساتھ لکھی گئی ہے تفسیر مطالب میں نہایت آسانی رکھی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ تہذیب للمنطق والکلام تذھیبہ بحمد الملک العلام..... اما بعد فیقول العبد المعیوب۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۔ لاطائل تحتہ الی فی ل بفضلہ وتوفیقہ۔ (فاضل شارح کا ترجمہ بمجلد ۲ فن کلام عربی نمبر ۳۳۳ پر لکھا گیا۔)					
۲۰۶۰	۲۸۰	۳۳	شرح الحواشی الزاہدیہ علے ملا جلال	الامام المحقق شمس العلماء جناب مولنا مولوی عبد الحق بن مولوی فضل حق خیرآبادی المتوفے ۱۳۱۶ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۲ھ مطبع مجتبائی	۱۹۶	
			یہ حاشیہ (میرزاہد ملا جلال) پر بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قولہ الحمد المراد بالحمد المعنی المصدری الذی یعتبر فیہ الاضافۃ الی الفاعل بالنسبۃ بمعنے لحاظ العقل۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۴۔ و الیہ المرجع والمآب۔ (مولف علام کا ترجمہ مجلد ۲ فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۲۶ کے تحت میں تحریر ہے۔)					
۵۰۹۲	۳۱۵	۳۴	شرح سلم بحر العلوم مع منہیات	مولنا بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی اللکنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفے سنہ ۱۲۳۵ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۲۵۵ھ مجتبائی دہلی	۲۷۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست ملحقہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			سلم العلوم کی مشہور ومتداول شرح ہے شارح علام نے پورے متن کی بالاستیعاب تحقیق وتدقیق کیسا تھ شرح لکھی ہے۔ پوری کتاب پر منہیات لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بعث نبیبنا براھین قاطعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۵۔ واسألہ اللہ (بحر العلوم کا ترجمہ بذیل فن فقہ عربی نمبر ۳۲۲ پر لکھا گیا۔)					
۵۱۴۰	۳۱۹	۳۵	شرح سلم بحر العلوم مع منہیات	مولنا بحر العلوم ابوالعیاش عبد العلی اللکنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۲۳۵ ہجری		قلمی	۴۰۶	
			تقطیع کتابت ۶/۱ ۷ × ۴۔ انچہ۔ سطور انیس (۱۹) خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ جابجا اوراق پر پیوند کاری اور آب رسیدگی کا اثر ہے۔ نسخہ ہذا میں منہیات کو مستقل طور پر کتاب کی صورت میں لکھا ہے۔ آغاز شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بعث نبیینا ببراھین قاطعۃ۔ خاتمہ شرح صفحہ ۳۱۵۔ ان لا ینسانی من الدعوات۔ آغاز منہیات صفحہ ۳۱۸۔ سبحان الذی توحد فی وجوبہ۔ خاتمہ منہیات صفحہ ۴۰۶۔ تمت بفضل سبحانہ تعالیٰ الیٰ قول منہیہ شرح حامی اسلام					
۱۸۱۵	۲۷۵	۳۶	شرح سلم العلوم	الفاضل احمد عبد الحق بن ملا سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۲۳۶ھ	قلمی سنہ ۱۲۴۲ھ	۵۳۲	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۵×۳ انچہ۔ سطور اٹھارہ۔ خط نستعلیق، وسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب امیر اللہ بن شیخ محمد قائم گورکھپوری۔ کتاب پیوندکاری سے سالم۔ کسی قدر کرم خوردہ ہے۔

سلم العلوم مولفہ محب اللہ بہاری متوفے ۱۱۱۹ ہجری کی بہت قدیمی اور غیر معروف شرح ہے۔ شارح علام نے اصل متن کے دونوں حصے تصورات۔ تصدیقات کی بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ مبتدی اور منتہی دونوں کے واسطے نہایت مفید کتاب ہے۔ غالبا یہ شرح طبع نہیں ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی یعود الیہ جمیع المصنوعات ونال عنہ البدایات والنہایات..... اما بعد فیقول العبد الضعیف الراجی الی الحق احمد عبد الحق خاتمہ صفحہ ۵۳۲۔ بحسب استعداد ہ لے قول گوئے کہپولی۔

فاضل شارح ملا قطب الدین شہید سہالوی کے پوتے۔ ملا نظام الدین کے بھتیجے۔ بحر العلوم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ۱۹ یا ۲۰ رجب ۱۱۰۳ ہجری میں جس روز ان کے دادا ملا قطب الدین کی شہادت ہوئی۔ سہالی میں پیدا ہوئے۔ عم بزرگوار ملا نظام الدین سے علوم متداولہ کو حاصل کیا۔ اور انہیں کی موجودگی میں کار تدریس میں مشغول ہوئے۔ ارباب علوم و اراکین لکھنؤ میں بڑا اعتبار و شہرت پیدا کی۔ علاوہ اس شرح کے حواشی زواہد ثلثہ بھی آپ سے یادگار ہیں۔

علم ظاہری کے توغل کے علاوہ علم باطنی سے بھی باخبر تھے۔ حضرت سید شاہ عبد الرزاق صاحب بانسویؒ متوفے ۱۱۳۶ ہجری کے خلیفہ تھے۔ آپکے ریاضات۔ عبادات۔ چلہ کشی۔ خرق عادات۔ وغیرہ کا مفصل حال کتاب عمدۃ الوسائل مصنفہ مولوی ولی اللہ لکھنوی میں لکھا ہے۔ ۹۔ ذی الحجہ جمعہ کے روز گیارہ سو سڑسٹھ (۱۱۶۷) ہجری میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ اور ملا انوار الحق قدس سرہ کے باغ میں مقبرہ کے اندر مدفون ہوئے۔ (تذکرۃ العلماء۔ آثار الاول من علماء فرنگی محل۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۲۳	۳۲۱	۳۷	شرح سلم ملا حسن مع شرح سلم مولوی حمد اللہ	رئیس اذکیا زمن مولوی محمد حسن بن قاضی غلام مصطفیٰ اللکنوی ثم الرامفوری المتوفی سنہ ۱۱۹۰ ہجری		قلمی سنہ ۱۲۵۳ھ	۳۰۸	

تقطیع کتابت ۷ × ۳½ انچ۔ سطور اٹھارہ۔ کاغذ دہلی۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاتب ملا احمد مشہور بہ شیخ الاسلام دہلوی۔ تقریباً تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری موجود ہے۔

اس مجلد میں سلم العلوم کی دو شرحیں ہیں۔ پہلی شرح ملا حسن کی جو ابتدا سے تصورات کی بحث تک ہے۔ دوسری شرح صرف تصدیقات کی۔ مولفہ مولوی حمد اللہ سندیلی متوفی سنہ ۱۱۶۰ھ یہ دونوں شرحیں مشہور و متداول ہیں۔ متعدد مطابع میں طبع بھی ہو چکی ہیں۔ ان دونوں شرحوں کے چند نسخے قلمی و مطبوع فہرست عربی جلد اول میں نمبر ۵۲ فن منطق عربی سے نمبر ۷۰ تک مندرج ہیں۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۳۰۲۔ بفضلک یا ارحم الراحمین۔ الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین..... سبحانہ الظاہر الی قول و شفاعۃ النبی المختار۔

(دونوں مولفین کا حال نمبر ۱۷ و نمبر ۴۹ منطق عربی مجلد ہذا پر تحریر ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳۰۴	۳۸	شرح ضابطۃ التہذیب	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۲۶	

تقطیع کتابت مختلف طولاً کہیں ۶ انچ کہیں اس سے کسیقدر زیادہ۔ عرضاً دو تین انچ کے درمیان۔ سطور تیرہ سے چودہ تک۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوندکاری و کرم خوردگی کا اثر ہے۔

ضابطۂ تہذیب المنطق کی مختصر شرح ہے۔ آغاز صفحہ اول قال العلامۃ التفتازانی روح اللہ روحہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفقہ مفتوحہ وضابطۃ شرائط الاربعۃ انہ لابد خاتمہ صفحہ ۲۳۔ المسمے بشرح الضابطۃ فی المنطق۔ (شارح نے کتاب میں کہیں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔)					
۲۸۹۲	۲۹۶	۳۹	شرح لآلی منتظمہ مع شرح منظومہ غرر الفرائد	الحاج ملا ہادی بن الحاج ملا مہدی سبزواری من فضلاء القرن الثالث عشر		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ طہران	۳۵۷	

اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی کتاب منطق میں۔ دوسری حکمت میں حضرت مولف نے ان دونوں کتابوں میں دو اُرجوزون کی جن کو خود منظوم کیا ہے شرح لکھی ہے۔ صفحات کے ابتدائی حصوں میں دونوں منظوم کلام بھی درج ہیں پہلی نظم کا نام لآلی منتظمہ ہے۔ دوسرے کلام منظومہ کو غرر الفرائد سے مسمے کیا ہے۔ آغاز کتاب اول صفحہ اول نحمد من علمنا البیانا اقتباساً من القرآن عظیم الشان خلق الانسان علمہ البیان۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۱۲۲۔ والحمد للہ علی الاتمام ابتدا رکتاب دوم صفحہ ۱۲۳۔ الحمد للہ المتجلی بنور جمالہ۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۲۵۶۔ صدق رسول اللہ۔ دونوں کتابیں محشی ہیں۔

حضرت مولٰنا متاخرین علماء شیعی میں مستند فاضل ہیں۔ آپ نے فلسفہ اصفہان میں مولٰنا اسمٰعیل اصفہانی اور ملا علی سوری سے حاصل کیا۔ فراغت علمی کے بعد اصفہان سے واپس آکر اپنے وطن میں سکونت پذیر ہوے۔ آپ نے اس کتاب کے علاوہ صدر الدین شیرازی کی کتابوں کی بھی شروح لکھی ہیں۔ شرح نبراس الہدے بھی آپ کے مولفات میں ہے۔ کلام منظوم پر بھی پوری قدرت حاصل تھی۔ آپ کا تخلص اسرار ہے۔ گوبی نیو ۱۸۶۵ء میں بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت مولف ۱۲۷۵ھ میں جبکہ شرح نبراس لکھی ہے اس وقت تک زندہ تھے۔ گوبی نیو نے ایک کتاب وسط ایشیا کے علماء

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کے حال میں لکھی ہے۔اس کتاب میں حضرت مولف کا بھی حال تحریر ہے۔ (ضمیمہ فہرست کتب عربیہ قلمیہ برٹش میوزیم مرتبہ ریو صفحہ ۲۱۴)					
۲۶۸۹	۲۹۳	۴۰	شرح مطالع الانوار المسمی بلوامع الانوار	المحقق الکامل قطب الدین محمود بن محمد الرازی المتوفی ۷۶۶ھ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۳ھ	۳۵۲	
			مطالع الانوار مولفہ قاضی سراج الدین الارموی متوفی ۶۸۹ھ ہجری کی شرح ہے۔بڑی مستند ومقبول کتاب ہے۔شارح محقق نے نہایت تحقیق وتنقیح کے ساتھ مطالب متن کی تشریح وتفصیل کی ہے۔ایک نسخہ قلمی خوشخط اس شرح کا نمبر ۹۰ جلد اول فن منطق عربی پر بھی درج ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ فیاض ذوارف العوارف وملھم حقائق المعارف واھب حیاۃ العالمین..... وبعد فان العلوم علی تشعب فنونہا۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۲۔ والحمد للہ رب العالمین۔ (علامہ قطب الدین رازی کا ترجمہ بطلیق نور حسن اسی فن کے نمبر ۹۴ پر تحریر ہو چکا ہے۔)					
۵۰۶۲	۲۱۶	۴۱	شمس الضحٰی لازالۃ الدجٰی	رکن الدین ابو البرکات مولوی تراب علی اللکنوی بن شیخ شجاعت علی بن محمد فقیہ الدین بن محمد دولت المفتی الدہلوی المتوفی ۱۲۸۰ھ ہجری وقیل ۱۲۸۱ھ ہجری	سنہ ۱۲۴۶ھ	مطبوعہ ۱۲۵۸ھ مصطفائی	۱۰۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			میرزاہد رسالہ کے مشہور حاشیہ غلام یحیٰی پر تحشیہ کیا گیا ہے حضرت محشی نے اس حاشیہ میں ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدک یا من اعطانا من حقائق العلوم الحکمیۃ ..... اما بعد فان العبد المفتاق۔ خاتمہ صفحہ ۹۹۔ بعد د الشہور والاعوام۔ محشی علام کا سال ولادت بارہ سو تیرہ (۱۲۱۳) ہجری اور مادۂ تاریخ ولادت لفظ (برخوردار) ہے۔ آپ کے بزرگ اور اجداد دہلی کے رہنے والے تھے سلسلۂ نسب آپکا حضرت مصعب بن زبیر پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ نے علوم رسمیہ اور فنون درسیہ کا اکتساب ان فضلاء سے کیا۔ مولوی سید مخدوم لکھنوی۔ مولوی اسمٰعیل لندنی۔ مولوی مظہر علی لکھنوی۔ مولوی ظہور اللہ لکھنوی۔ جملہ علوم میں اقران و امثال سے فائق سمجھے جاتے تھے عمر کا پورا حصہ درس علوم و افادۂ طلبہ میں صرف کیا۔ تالیف و تصنیف کا بھی کامل ذوق رکھتے تھے۔ سلسلۂ تالیف آپ کا زیادہ ہے۔ چند مولفات کے اسما یہ ہیں۔ التکملۃ العلی للوارد آئے القراضۃ الغالبہ۔ مصفاۃ الاذہان فی تحقیق السبحان۔ شمس الضحٰے لازالۃ الدجٰے۔ العشرۃ الکاملہ۔ منبہ مصفاۃ الاذہان۔ التحقیقات البدیعۃ الشوکیۃ فی توہین الهفوات السعدیہ۔ التحقیقات الزکیہ فی توہمات السعدیہ۔ حاشیہ شرح ملا جامی ناتمام۔ ازالۃ الخلل عن اشعار المطول۔ الترشیح الجلی فی مسائل المرور امام المصلی القول الصواب فی مسائل الخضاب۔ العجالۃ الدقیقہ فی مسائل الحقیقہ۔ سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح التحقیق المرضی علی شرح القاضی۔ التعلیق الاحسن علی شرح ملاحسن۔ حاشیہ شرح سلم مولوی حمد اللہ سندیلی۔ ہدایۃ الانام فی آداب الاحرام۔ فوائد القرب فی آداب الاکل والشرب۔ درک المآرب فی آداب اللحی والشوارب۔ شرح شمس بازغہ ناتمام۔ ہدایۃ النجدین الی مسائل العیدین۔ حاشیہ جلالین۔ فی شرح تفسیر جلالین وغیرہ۔ حضرت محشی رحمہ اللہ کی وفات کی نسبت حدائق الحنفیہ میں مولوی فقیر محمد جہلمی نے بارہ سو اسی (۱۲۸۰) قرار دیے ہیں۔ اور تذکرۂ علماء ہند میں مولوی رحمان علی بارہ سو اکیاسی (۱۲۸۱) ہجری لکھتے ہیں۔ والعلم الحقیقی عند اللہ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳۲۵	۴۲	الصحیفۃ الملکوتیۃ الملقب بالتحفۃ الحامدیہ	مولوی ابو الخیر عبد الوہاب بن شیخ احسان علی بہاری المتوفی ۱۳۳۵ہجری تقریبا	۱۳۱۰ھ	قلمی	از صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۱۳۶	

تقطیع کتابت ۹½ × ۵½ انچ۔ سطور پندرہ۔ خط نسخ معمولی کاغذ انگریزی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں میرزاہد رسالہ کا حاشیہ ہے۔ اول سے دو جزء کم ہیں۔ محشی علام نے رامپور آکر بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم کے حضور اقدس میں اس حاشیہ کو نذر گذران کر طبع ہوجانے کی درخواست کی تھی پیش گاہ اقدس میں یہ استدعا منظور فرمائی گئی۔ اور بارہ سو نسخے طبع ہوجانے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ حضرت محشی بوقت رخصت رامپور دو جزء اپنے ہمراہ بغرض تصحیح ونظرثانی لیتے گئے۔ اور وطن میں پہونچ کر تھوڑے عرصے کے بعد راہی ملک بقا ہوئے۔ دو جزء رہ گئے ہوئے واپس نہیں آئے۔ اسوجہ سے کتاب ابتدا سے ناقص رہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۳۔ قولہ لا یقال التصدیق ادراک وقوع النسبۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۶۔ وایدی جلالدی الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت محشی موضع سرمہدی علاقہ بہار ضلع عظیم آباد پٹنہ کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی کتابیں اپنے ہی قرب جوار میں مولوی عبداللہ بایزید پوری وغیرہ سے پڑھیں۔ پھر لکھنؤ آکر متوسط وانتہائی جملہ درسی کتابیں مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی متوفی ۱۳۰۴ ہجری کی خدمت میں پوری کیں۔ آپ حضرت مولانا مرحوم کے ممتاز و نامور تلامذہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ علم حدیث کی سند دہلی میں مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متوفی ۱۳۲۰ھ اور بھوپال میں شیخ حسین عرب یمنی متوفی ۱۳۲۷ھ سے حاصل کی۔ بعد تکمیل جملہ فنون اولاً قصبہ سندیلہ میں کار تدریس پر مامور رہے۔ اس کے بعد مدرسہ کانپور گوپالگنج

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">حیدرآباد کے مدارس میں مدرس اعلےٰ رہے۔ سنہ ۱۳۰۹ھ میں مدرسہ عالیہ کلکتہ میں مقرر ہوئے۔ ذکاوت طبع کے ساتھ مقرر اور بڑے لسان تھے۔ مثنوی مولوی روم کا وعظ بڑی خوبی سے فرماتے۔ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے شمس العلماء کے خطاب کے ساتھ بھی ممتاز تھے۔ اکثر اہل علم ان کی جامعیت کے مقر ہیں۔ ان کے مصنفات میں اس کتاب کے علاوہ۔ رسالہ تعلیق محمودیہ۔ رسالہ سماع موتے۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ وغیرہ بھی مسموع ہوئے ہیں۔ ریاست رامپور میں بھی کچھ روز وں سرکاری مہمان رہے۔
ماہ رمضان المبارک تقریبا تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) ہجری میں رامپور سے بقصد وطن روانہ ہو کر مقام (گیا) میں مقیم ہوئے۔ وہاں دفعۃً دردگردہ کے عارض ہونے سے انتقال فرمایا۔ یہ ترجمہ کچھ تو شمس العلماء مولوی محمد یحییٰ صاحب نائب صدر مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ تلمیذ حضرت محشی مرحوم اور کسی قدر اپنے مشاہدہ وسماعت سے لکھا گیا ہے۔ (جامع الاوراق)</td></tr>
<tr><td>۲۵۱۱</td><td>۲۸۶</td><td>۴۳</td><td>القول المسلم علی شرح السلم</td><td>المفتی والمولوی محمد عبدالحق الکابلی ثم البھوپالی.</td><td>۱۳۰۶ھ</td><td>مطبوعہ فی المطبع الشاہجہانی بھوپال</td><td>۲۹۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شرح سلم قاضی مبارک کا حاشیہ ہے محشی علام نے نہایت عرق ریزی سے شرح سلم کے مباحثہ درسیہ کا (جس قدر درس میں ہیں) تحشیہ کیا ہے۔ اپنی استعداد علمی کے موافق بہت خوب کام کیا ہے۔ شاہجہاں بیگم رئیسۂ بھوپال کے نام پر اس حاشیہ کو معنون کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ سبحان من تقدست سبحات جالہ عن سمۃ الحدوث والزوال۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۲۔ وسلم تسلیما کثیرا۔
محشی علام کی نسبت مولوی محمد ادریس نگرامی تذکرۂ علماء حال مولفہ ۱۳۱۳ھ ہجری میں یہ عبارت لکھتے ہیں: مولوی مفتی عبدالحق صاحب کابلی۔ فی الحال آپ کا قیام بھوپال میں ہے۔ اور آپ رئیسہ کی طرف سے وہاں کے مفتی ہیں۔ جزئیات فقہ اور معقولات میں آپ کو تبحر ہے صاحب تصانیف ہیں۔ آجکل</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			توضیح تلویح کا تحشیہ فرما رہے ہیں۔ نہایت متواضع اور منکسر المزاج ہیں" سلمہ اللہ تعالیٰ۔					
۳۰۰۰	۲۹۸	۴۴	المبادی المنطقیہ	العلامۃ الشیخ عبداللہ وافی الفیومی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۰ھ	۴۵	
			مختصر کتاب ہے مسائل منطقیہ ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ حمد الواجب تصوّر النعم والصلوٰۃ علی حجۃ الامم..... ھذا اوان الشروع فی العلوم۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۔ بہدیہ وعصمتہ۔ (مؤلف علام اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ انکا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا۔)					
۳۴۰۸	۳۰۲	۴۵	متن متین	نواب علی قاسم خان بن نواب محمد علیخان متخلص بہ نجم	سنہ ۱۲۹۹ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۲ھ لکھنؤ	۶۸	
			مختصر و مجمل کتاب ہے۔ مسائل منطقیہ کو اجمال و اختصار کے ساتھ بطریق متن بیان کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں چند تقاریظیں بھی لکھی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھو احد لم یلد ولم یولد ..... اما بعد فیقول العبد الآثم المفتاق۔ خاتمہ صفحہ ۶۵۔ و آلہ الکرام واصحابہ العظام۔ حضرت مؤلف اسی دور کے فضلاء میں ہیں۔ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کے بھی شاگرد ہیں۔ کتاب کے آخر میں حضرت موصوف نے ایک تقریظ بھی عربی عبارت کی چند سطروں میں لکھی ہے۔ (ان کا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا۔)					
۱۲۰۹	۲۷۳	۴۶	مجموعۃ الرسائل ذخیرہ	مصنفین مختلفین		قلمی سنہ ۱۱ھ	۹۶	
			تقطیع کتابت ۵½×۲¼-۲-۱ انچ۔ سطور کہیں انیس کہیں بیس۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ مراد آبادی۔ کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ اوراق پر پیوندکاری زیادہ کرم خوردگی قلیل ہے۔ اس مجموعہ میں					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تین کتابیں مفصلہ تحت ہیں۔ اور سب کا تعلق علم منطق سے ہے۔					
			رسالہ فی الموجہات	ولی بن جیحلی بن محمد سلیم بن امیر عبد العلی السفی				
			یہ پہلا رسالہ ہے۔ مباحث قضایا موجہہ میں تحقیق موجہات میں بڑی تنقیح و توضیح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن علم بیان منطق الحکمۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۔ قد وقع الفراغ من تسوید ھذہ البیاض فی یوم الثلثا فی شہر رجب المرجب سنہ ۱۱۰۰ھ۔ (مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا۔)					
			رسالہ المغالطات	مولنا محمود بن نعمۃ اللہ البخاری				
			دوسرا رسالہ ہے۔ پہلے مغالطہ کی تعریف لکھ کر چند مغالطات مع اُن کے حل کے تحریر کئے ہیں۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ دو مقصدوں پر مرتب کیا گیا ہے۔ آخر سے ناتمام ہے۔ آغاز صفحہ ۵۲۔ حمداً للحکیم الکاشف لاسرار الحقائق۔ خاتمہ صفحہ ۶۳۔ فی حاشیتہ علی شرح الرسالۃ یذ انہ تلک۔ (مؤلف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			مطالع الانوار۔ ناتمام	الشیخ سراج الدین ابو الثنا محمود بن ابی بکر بن احمد الارموی المتوفی سنہ ۶۸۲ ہجری				
			تیسری کتاب ہے۔ جو علم حکمۃ و منطق میں مشہور متن ہے۔ بڑے بڑے فضلاء و کملاء نے اس متن کے شروح لکھے ہیں۔ یہ کتاب مہتم بالشان ہونے کی وجہ سے درس میں رکھی گئی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے علحدہ علحدہ کئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ منطق میں۔ دوسرا حصہ حکمۃ میں زیادہ تر مشہور و متداول پہلا ہی حصہ ہے۔ اور یہی درس					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="9">میں بھی رکھا گیا ہے۔ نسخہ ہذا بھی پہلا ہی حصہ ناتمام ہے صرف ابتدا بحث عکس مستوی تک ہے۔ پہلا حصہ پورا اس کتبخانہ کی جلد اول نمبر ۲۳۷ پر درج ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ اللھم انا نحمدك والحمد من آلائك۔ عبارت آخری صفحہ ۹۷۔ والدائمة تنعكس كنفسها بالوجوه المتقدمة۔
علامہ ارموی مولفہ کتاب ہذا پانسو چورانوے (۵۹۴) ہجری میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ درجہ کے فاضل ہیں۔ موصل میں علامہ کمال الدین بن یونس سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ اس کتاب کے علاوہ ان کے مصنفات میں اور کتب بھی ہیں تحصیل مختصر المحصل فی اصول الفقہ۔ اللباب مختصر الاربعین فی اصول الدین۔ شرح الوجیز فی الفقہ وغیر ذلک۔ شہر قونیہ میں چھ سو بیاسی (۶۸۲) ہجری میں انتقال فرمایا۔ (طبقات السبکی) الارموی بضم الالف وسکون الراء وفتح المیم فی آخرها الواو۔ وهذه النسبة الی ارمية وهي من بلاد اذربیجان (انساب السمعانی) کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۰۲ میں مطالع الانوار کے تحت میں مصنف کی وفات ۶۸۹ھ میں لکھی ہے۔ جو ناسخین کی غلطی ہے اسلئے کہ دوسرے مقامات پر اسی کشف الظنون میں کتاب التحصیل وغیرہ کے تحت میں علامہ ارموی کی وفات ۶۸۲ھ میں تحریر ہوا اور یہی صحیح بھی ہے۔ اس کتبخانہ کی جلد اول مطبوعہ میں بھی مطالع الانوار کے تحت میں باتباع کشف الظنون علامہ مصنف کی وفات کے متعلق ۶۸۹ھ طبع ہو گئی ہے جو غلط ہے۔</td></tr>
<tr><td>۵۵۱۵</td><td>۳۲۷</td><td>۴۷</td><td>مجموعہ شرح تہذیب المنطق لملا جلال وعلیہ میر زاہد ملا جلال وغیرہ</td><td>ملا جلال الدین محمد بن اسعد الدوانی الصدیقی المتوفے ۹۰۸ھ</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۱۱ھ یوسفی لکھنؤ</td><td>صفحہ ۱۳۴
صفحہ ۵۶</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="9">اس مجموعہ میں چار کتابیں ہیں۔ شرح تہذیب لملا جلال۔ حاشیہ ملا جلال لمیر زاہد ہروی۔ التعلیق العجیب حاشیۃ الجلال المنطق التہذیب۔ القول المحیط فیما یتعلق بالجعل المولف والبسیط۔ ملا جلال اور اس کا حاشیہ دونوں مشہور و معروف کتابیں ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی تفصیل حال مطبوعہ جلد اول نمبر ۴۹ منطق عربی کے تحت میں تحریر ہو چکی۔ التعلیق العجیب یہی شرح ملا جلال کا حاشیہ ہے جسکو مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی متوفے ۱۳۰۴ھ نے بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ القول المحیط۔ یہ مختصر رسالہ مولوی عبد الحلیم فرنگی محلی متوفے ۱۲۸۵ھ کا مولفہ ہے۔ اس رسالہ میں جعل کے معنی اور اس کے اقسام کی تحقیق کیگئی ہے۔ (چاروں مولفین کے حالات اس سے قبل فنون سابقہ میں لکھے گئے۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۳۸	۳۲۲	۴۰	مجموعہ شرح سلم العلوم مع عدۃ رسائل حسنہ	قاضی احمد علی بن سید فتح محمد سندیلی المتوفی فی اواخر سنہ ۱۲۰۰ھ		قلمی سنہ ۱۲۵۰ھ	۴۹۶	

تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً کہیں آٹھ نو کہیں نو دس انچ کے درمیاں۔ عرضاً بھی کسی جگہ پانچ چھ اور بعض مقام پر چھ سات انچ کے مابین۔ سطور صفحات میں ۱۹ سے پچیس ۲۵ تک۔ سطریں کہیں سیدھی کہیں آڑی۔ متعدد کاتبوں کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہیں۔ کاغذ دیلی۔ کاتب عبد الرحیم وغیرہ۔ اوراق پر رقعہ دوزی کیگئی ہے۔ اس مجموعہ میں چھوٹے بڑے تیئیس ۲۳ رسائل وغیرہ ہیں پہلا نمبر شرح سلم العلوم ہے۔ یہ شرح صرف تصورات کی ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے صرف متن کی پیچیدگیوں کو مع بعض فوائد کے واضح کیا ہے۔ یہ پہلا نمبر صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۷ کے تقریباً ثلث حصہ پر ختم ہو گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ ان اولی حدیث یتحلی اللسان خاتمہ صفحہ ۱۰۷۔ والیہ المنتہی تمت بید العاصی عبد الرحیم سنہ ۱۲۵۰ھ ہجری مقدسہ۔

فاضل شارح قصبۂ سندیلہ کے رہنے والے ہیں۔ مولوی حمد اللہ سندیلی کے داماد اور شاگرد خاص عالم متبحر اور کثیر الدرس اور تصانیف ہیں۔ ذکاوت اور ذہانت میں یگانۂ زمانہ تھے۔ سلاطین دہلی کی طرف سے قصبۂ سندیلہ کے عہدۂ قضا پر مامور رہے۔ مولوی حیدر علی بن مولوی حمد اللہ بھی آپ کے ہی فیض علمی سے مستفیض ہوئے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ حاشیہ میرزاہد رسالہ۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال۔ حاشیہ میرزاہد شرح مواقف۔ شرح سلم العلوم۔ منہیات شرح سلم العلوم۔ رسالہ فرائض حنفی۔ بارہویں صدی کے آخر میں آپ کی رحلت ہوئی قصبۂ سندیلہ میں سید غلام حسین کے امام باڑہ کی صحن میں مدفون ہوئے۔ (تذکرۂ علمائے ہند۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			۲ رسالہ فی الفرق بین الغایۃ والعنایۃ	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی سنہ ۸۱۶ھ				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کتابت و یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دوسرا نمبر ہے۔ تقریباً ایک صفحہ کا صفحہ ۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ کے ثلث حصہ پر ختم ہو گیا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں غایۃ و فائدہ میں فرق بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ افعال واجب معلل باغراض نہیں ہیں ابتدا صفحہ ۱۰۔ اذا ترتب علی فعل اثر۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۔ علی قدر عقولہم الی قولی قدس سرہ۔ (سید شریف کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۲۳ مجلد اول پر لکھا گیا۔)					
			درۃ التاج فارسی ناقص	العلامہ قطب الدین محمود بن مسعود الشیرازی المتوفی سنہ ۷۱۰ ہجری				
			تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۹ پر ختم ہوا ہے۔ کتاب درۃ التاج کے فن منطقیات کے آخری کچھ اوراق ہیں توابع اقیسہ کے بیان میں۔ اس کتاب کا ایک کامل نسخہ فن حکمت فارسی میں موجود ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۰۔ مقالہ ششم از فن اول در منطق در توابع اقیسہ۔ خاتمہ صفحہ ۸۹۔ آخر فن منطق۔ (قطب الدین شیرازی کا ترجمہ فن ہیئت عربی نمبر ۱۳ مجلد اول پر لکھا گیا۔)					
			العقود الاربعہ مع حل العقود	مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی المتوفی سنہ ۱۲۷۲ ہجری				
			چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۹۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کا تعلق علم کلام سے ہے۔ ایک نسخہ اس کا فن کلام عربی میں مع ترجمہ مولف نمبر ۴۰ مجلد ۲ پر لکھا گیا ہے۔					
			المرشاد	مولانا محمد بن لاد				
			پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۹۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۶ پر ختم ہوا ہے۔ یہ مختصر رسالہ فن صرف عربی میں					

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			لکھا گیا۔					
			رسالہ عدم انتاج اللزومیتین	میرزا معز موسوی خاں تخلص فطرت بن میرزا فخرا خاں المتوفی سنہ ۱۱۰۱ ہجری				

چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۹۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۰ پر ختم ہوا ہے۔ ایک ورقی رسالہ ہے۔ اس مختصر رسالہ میں اسکی تحقیق ہے کہ لزومیتین شکل اول میں منتج نہیں ہوتے ہیں شروع صفحہ ۹۹۔ قد استدل شارح المطالع۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ انکا لایخفیٰ الی قول۔ موسوی خاں۔

میرمعز۔ مولف کتاب سادات موسوی قسم سے تھے۔ میر محمد زماں مشہدی کے نواسے ہیں سال الکہ(؟) سنہ ۱۰۴۹ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ (افضل اولاد زمانہ) تاریخ ولادت ہے۔ شروع جوانی میں والد کی شکر رنجی کے سبب اصفہان چلے آئے۔ یہاں علامہ آقا حسین خوانساری کی خدمت میں تحصیل علوم میں مشغول ہوئے۔ اِدھر علامہ موصوف کی حسن تعلیم اُدھر ان کی جدت طبع و ذہن رسا کی قوت و معاونت۔ بہت جلد جملہ علوم میں یگانۂ زماں ہوگئے۔ خوشخیالی و دقت آفرینی۔ انشا پردازی کے ساتھ شعر گوئی میں بھی شعرائے زمانہ ممتاز تھے۔ ابتدا و مشق شعر میں فطرت تخلص کیا تھا۔ مگر آخر میں موسوی خاں تخلص دلنشین و دلپسند ہوا۔ سنہ ۱۰۸۰ ہجری میں اصفہان سے ہندوستان کا رخ کیا۔ استعداد ذاتی و بلندی طبع کیا تھی ستارۂ بخت بھی ترقی پر تھا۔ عالمگیر بادشاہ کی قدردانی سے مناصب جلیلہ اور مراتب عالیہ پر معزز و ممتاز فرمائے گئے۔ صوبۂ بہار۔ پٹنہ۔ دکن کی خدمت دیوانی پر مامور ہوئے! اور کار مفوضہ کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔ شاہ نواز خاں صفوی کی دختر کے ساتھ آپ کا ازدواج ہوا۔ ایک مرتبہ شیخ عبد العزیز سے علمی مباحثہ اور حکمی مناظرہ کا اتفاق ہوا اور اس مناظرہ نے بہت طول کھینچا۔ بالآخر صاحب ترجمہ کو

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			غلبہ رہا۔ آپ کے نظم کلام کا نمونہ یہ ہے ؎ نقاب از چہرہ بردار و زحیرت ساز خاموشم — چراغ خلوت آئینہ کن منقار طوطی را نگاہ حسرت امشب بمژگاں آشنا کردم — برنگ خامہ نقاش رنگیں گریہ ہا کردم سال ایک ہزار گیارہ (۱۰۱۱) ہجری میں آپ کی رحلت ہوئی۔ (کجا شد موسوی خاں) تاریخ وفات ہے۔ (آثر الامرا جلد سوم صفحہ ۳۲۳، شمع انجمن صفحہ ۳۶۷۔)					
			رسالہ فی المغالطات	ملا محمود بخاری				
			ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۰۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۰۴ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ فارسی زبان کا ہے۔ چند مغالطات لکھے گئے ہیں۔ حاشیہ پر ایک مغالطہ کا جواب بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۱ مغالطہ بدانکہ واجب الوجود عین زید می باید کہ باشد۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۴۔ وحال اینکہ باطل است۔ اے قول محمود بخاری					
			رسالہ شبہہ استلزام	مولانا سید جار اللہ				
			آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۱۰۴ کے نصف سے شروع ہوکر صفحہ ۱۰۹ کے ثلث پر تمام ہوا ہے۔ شبہہ استلزام مشہور مغالطہ ہے۔ اس رسالہ میں اس شبہہ کی تقریرات اور اجوبہ بیان کی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۰۴۔ سبحان من حکمت الالسن فی تقریر کنہ ذاتہ۔ خاتمہ ۱۰۹۔ وبین ما لزم من نقیض الصغریٰ حضرت مؤلف غالباً بنارس کے رہنے والے ہیں مفتی کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔ فاضل محب اللہ بہاری صاحب سلم العلوم کے ہمعصر یا اُن سے کسیقدر متاخر ہیں۔ تذکرۃ المیزان فن منطق کی ایک کتاب سلم العلوم کے ہمرنگ ان کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں محصورات کی بحث میں ایک منہیہ میں لکھتے ہیں۔ والذات الموجبۃ التی لم تتصف بالعنوان دائماً ففی دخولها اختلاف قال شارح المطالع بالدخول وصاحب السلم بعدمہ والظاهر هو الاول۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(ان کا اور تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا۔)					
			[٩] رسالہ مغالطہ عامۃ الورود	مولنا سید جار اللہ				
			نواں نمبر ہے صفحہ ١١١ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ١١٣ کے النصف پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے مغالطہ عامۃ الورود کو بیان اور اس کا حل مختلف تقریروں سے کیا ہے۔ آغاز صفحہ ١١١۔ المغالطۃ العامّۃ الورود تقریرہا۔ خاتمہ صفحہ ١١٣۔ فی ضمن النقیض وغیرہ۔					
			[١٠] حل المغالطۃ العامۃ الورود	مولنا محمد فیاض				
			دسواں رسالہ ہے صفحہ ١١٣ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ١١٤ کے ثلث حصہ پر ختم ہوا ہے۔ نہایت مختصر رسالہ ہے ایک صفحہ سے کم کا۔ اس رسالہ میں بھی مغالطہ عامۃ الورود کا حل ذکر کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ١١٣ رب لا احصی ثناءً علیک۔ خاتمہ صفحہ ١١٤۔ الی شرطیۃ المغالطۃ۔ (اس رسالہ کے مؤلف کی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			[١١] رسالہ علی شبہۃ نقیض الاعم اخص	مولنا سید جار اللہ				
			گیارھواں نمبر ہے صفحہ ١١٤ سے شروع ہو کر صفحہ ١١٥ پر ختم ہوا ہے۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً ایک ورق کا ہے۔ اس مسئلہ مشہور پر کہ نقیض عام کی خاص اور نقیض خاص کی عام ہوتی ہے یہ شبہ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ١١٤ حتی علا علی الحق المبین۔ خاتمہ صفحہ ١١٥۔ والحمد للہ رب العالمین الی قولہ قدس سرہ۔					
			[١٢] رسالہ جذر اصم	لم یصرح المؤلف باسمہ				
			بارھواں نمبر ہے صفحہ ١١٦ سے شروع ہو کر صفحہ ١٢٠ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ایک مشکل اور مشہور مغالطہ کی تقریر ذکر کر جوابات دیے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ١١٦۔ یا من لا شارح للعہد و د					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الاهي۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۰۔ ففیہ حمیۃ موجبۃ اسے نول۔ ذی الفضل العظیم۔					
			رسالہ فی اثبات وجود کلی طبعی	حافظ امان اللہ بن نور اللہ بن حسین بنارسی۔ المتوفی ۱۱۳۳ھ ہجری				
			تیرھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۳ کے تقریبا دو ثلث پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں کلی طبعی کا وجود خارج میں ثابت کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۲۱۔ محمدؐ لک یا من وفقنا لتحقیق المسائل الحقۃ بالبراهین۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۳۔ فی الوجود الواحد۔ مولف علام منقول و معقول میں ماہر خصوصا فن اصول فقہ میں متبحر۔ قرآن شریف کے حافظ تھے۔ کچھ زمانہ عالمگیر بادشاہ کی طرف سے صدارت لکھنؤ پر مامور فرمائے گئے۔ اس زمانہ میں قاضی محب اللہ بہاری بھی وہاں کے قاضی تھے۔ اسی یکجائی کی وجہ سے آپ کے اور قاضی صاحب کے مابین مذاکرہ علمی بڑی شد و مد کے ساتھ رہتا۔ آپ نے اصول فقہ میں مختصر نام ایک کتاب تصنیف کی اور خود ہی اس کی شرح بھی لکھی جس کا نام محکم الاصول ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی آپ کے مصنفات ہیں۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ عضدی۔ حاشیہ تلویح۔ حاشیہ قدیمہ۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح عقائد دوانی۔ حاشیہ رشیدیہ مناظرہ۔ محاکمہ مابین امیر باقر استرآبادی و ملا محمود جونپوری فی حدوث الدهری۔ رسالہ وجود کلی طبعی۔ آخر ایام حیات میں الہ آباد تشریف لے گئے اور شاہ خوب اللہ صاحب سے طریقہ نقشبندیہ کا استفادہ فرمایا۔ سال گیارہ سو تینتیس (۱۱۳۳) ہجری بنارس اپنے وطن میں رحلت فرمائی۔ (آرایش کارخ) تاریخ وفات ہے۔ (مآثر الکرام)					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td rowspan="2"></td><td>[١٤] رسالہ فی بحث الہیولٰے والصورۃ</td><td>قاضی محمد پناہ المعروف بہ مستعد خاں جونپوری من اعیان القرن الثانی عشر</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چودھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۵ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں مع ترجمہ مصنف بعد نمبر ۲۲ م لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td rowspan="2"></td><td>[١٥] رسالہ فی حل شبہہ ابن کمونہ</td><td>علامہ محمد شریف کشمیری من تلامذہ میر باقر داماد</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پندرھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۳۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۲ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ ایک مشہور اشکال جو ابن کمونہ سے منقول ہے۔ اس رسالہ میں تقریر اشکال مع حل لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۳۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلَیْكَ الاعتماد۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۲۔ والتحیات الوافیات مفصلا الی تولی۔ کتبہ عبد الرحیم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td rowspan="2"></td><td>[١٦] شرح خطبہ شمسیہ</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">سولھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴۴ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ شمسیہ جو فن منطق میں مشہور متن ہے۔ صرف اُس کے خطبہ کی شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۱۔ الحمد للہ الذی ابدع نظام الوجود بدء بالثناء خاتمہ صفحہ ۱۴۴۔ انہ خیر موفق ومعین اسے قول۔ بست ونہم ربیع الثانی۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>[١٧] شرح ضابطۃ التہذیب</td><td>المحقق الصمدانی مولٰنا عبد الرحمٰن بن احمد الجامی المتوفے ۸۹۸ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">سترھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۴ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴۶ کے ثلث تک ختم ہوا ہے۔ ضابطہ التہذیب کی مختصر شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۴۔ وضابطۃ ہذا انما یتفرد بہ المصنف۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۶۔ العلماء الراسخین الی قول عبد الرحیم عفی عنہ۔
(مولوی جامی کا ترجمہ مجلد دوم مجلس فن سلوک عربی تحت نمبر ۱۴۵ لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی تحقیق علم الباری تعالیٰ [۱۸]</td><td>ملا کمال الدین محمد السہالوی المتوفی ۱۱۷۵ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اٹھارہواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۲ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں علم باری تعالیٰ بنفسہ اور بالممکنات کی تحقیق اور مخالفین کے مظنونات واہیہ کی تردید کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۹۔ اتفق الملل والنحل علی انہ تعالیٰ عالم بنفسہ ولسائر الممکنات۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲۔ ہو مسلک العرفاء الکرام الی قول مولوی غلام یحییٰ صاحب۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی تحقیق العلم والمعلوم [۱۹]</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">انیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۶ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں علم و معلوم کی تحقیق کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۵۳۔ المعلوم اذا نسب وجودہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۶۔ نفس الممکنۃ والنسبۃ
(ملا کمال الدین کا ترجمہ مجلد دوم اسی فن کے نمبر ۵ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ جذر اصم [۲۰]</td><td>علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرا شیرازی المتوفی ۱۰۵۰ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								بیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۶۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۷ کے ثلث حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالے میں اعتراض مشہور (کلامی ھذا کاذب) کی تقریر اور حل عمدہ طریقہ سے بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۴ - قیل لو قال قائل - خاتمہ ۱۶۷ - غیر لازم لان - آخر سے ناتمام۔ (صدرائے شیرازی کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی ۷۳ پر لکھا گیا۔)
			۲۱ رسالہ شبہ الاستلزام	مولوی نجم الدین				
								اکیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہو کر اسی صفحہ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے۔ بہت مختصر رسالہ ہے صرف ایک صفحہ کا۔ شبہ استلزام کی تقریر اور اس کا حل لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۸ - لہ الحمد والتحیۃ خاتمہ صفحہ ۱۶۸ - والکتبہ بماء الذہب للذاب۔ (مؤلف رسالہ کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا)۔
			۲۲ حواشی سلم العلوم	مصنفین مختلفین				
								بائیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۷۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۶ پر تمام ہوا ہے۔ سلم العلوم کے مختلف حواشی کا مجموعہ ہے۔ بعض جگہ حاشیہ کے ختم ہونے پر محشی کا نام بھی تحریر ہے بعض مقام حاشیہ کے ختم پر کچھ نہیں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۷ - الحمد للہ رب العالمین۔ الی قول - قولہ سبحانہ ای تنزیہہ خاتمہ صفحہ ۲۳۶ - موقوفۃ علیہا ھو الحق۔
			۲۳ رسالہ فی التعریفات المنقولۃ فی ماہیۃ العلم	مولوی برکت اللہ				
								تیئیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۳ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ مطلق علم کے معنے اور اس کے اقسام وغیرہ کی تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۹ - اعلم ان لفظ العلم یطلق۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۳ - وکن من الشاکرین الی قول - مدظلہ العالی۔
			۲۴ رسالہ فی حل المغالطہ	ایضاً				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			چوبیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۶۳ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۸ پر تمام ہوا ہے۔ اِس رسالہ میں مشہور مغالطہ لو قال قائل کل کلامی فی ھذہ الساعۃ کاذب کی تقریر و دفع کسیقدر تفصیل سے لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۶۳۔ امابعد حمد اللہ مفتاح ومفاتیح المعضلات۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۸ باختلاف الحیثیات والاعتبارات۔ (مؤلف رسالتین کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
			۲۵ العروۃ الوثقیٰ	ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفیٰ ۱۱۷۵ھ الہجری				
			پچیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۷۸ پر ختم ہوا ہے۔ نادر اور بے مثیل کتاب ہے۔ بہت سے مسائل مہمہ کا بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۹۔ الحمد للہ الذی اعطی کل شی خلقہ ثم ھدی۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۸۔ والنفوس المجردۃ کما مرّ۔ (ملا کمال الدین کا ترجمہ مجلد ہذا میں اِسی فن کے نمبر ۵۰ کے تحت میں تحریر ہے۔)					
			۲۶ رسالہ فی الفصوص	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفیٰ ۳۳۹ھ				
			چھبیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۸۷ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں تحت نمبر ۲۲۰ لکھا گیا۔					
			۲۷ رسالہ تحقیق ایمان فرعون	لم یصرح المؤلف باسمہ				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">ستائیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۱۰ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔ اس رسالہ میں فرعون کا ایمان لانا ثابت کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۸۹۔ الحمد للہ الذی وسع رحمتہ ملن بتر وفجا۔ ختم صفحہ آخر موعدی۔ (اس رسالہ میں مؤلف نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۲۸ حاشیہ دائرالوصول الی علم الاصول</td><td>مولوی غلام نبی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اٹھائیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۴۹ پر ختم ہوا ہے۔ دائرالوصول جو اصول فقہ کی مشہور کتاب ہے۔ اُس کا نہایت مختصر حاشیہ ہے۔ آغاز صفحہ ۴۳۹۔ قولہ ای ذات الشارع۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۹۔ لا قبلہ فافهم تصنیف مولوی غلام نبی صاحب عفی عنہ یہ حاشیہ مجلد دوم فن اصول فقہ عربی بعد نمبر ۱۴۵ لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۲۹ رسالہ فی تحقیقات الکلیات</td><td>المحقق الکامل قطب الدین بن محمود بن محمد الرازی المتوفی سنہ ۷۶۶ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اُنتیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۴۹ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۵۷ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ یہ نایاب رسالہ ہے۔ مفہوم کلی کو جزئیات میں مشترک کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل اور تحقیق نہایت خوبی کے ساتھ کی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۴۹۔ الحمد للہ مخترع ماہیات الاشیاء خاتمہ صفحہ ۴۵۷۔ وبالاجابۃ جدیر۔ (علامہ رازی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اِسی فن کے نمبر ۹۴ کے تحت میں لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>۳۰ الرسالۃ الوجودیہ</td><td colspan="2">لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۵۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۵۰ پر ختم ہوا ہے۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ایک ورق کا ہے۔ وجود کے متعلق اس میں بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۵۰۔ الوجود ای ما بانضمام الی الماہیات۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۰۔ ولا یجدی نفعاً تحت الرسالۃ الوجودیۃ۔					
			حواشی متفرقہ شرح ہدایۃ الحکمۃ للمیبذی	محشیین مختلفین				
			اکتیسواں نمبر ہے صفحہ ۴۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۷۰ پر ختم ہوا ہے۔ چند اوراق پر علامہ میبذی کی شرح ہدایۃ الحکمۃ کے مختلف حواشی لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۴۵۹۔ قولہ الحمد ابتدا امر من لدیہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۷۰۔ لارتفاع الانعکاس۔					
			رسالۃ التشکیک موسوم بالتنبیہات	مولانا ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ لکھنوی فرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ				
			بتیسواں نمبر ہے صفحہ ۴۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۸۰ کی ختم پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ اسی مجلد میں اس فن کے نمبر ۲۷ پر تحریر ہو چکا۔ (حضرت مؤلف کا ترجمہ مجلد دوم فن حکمت عربی نمبر ۲۰۳ کے تحت میں لکھا گیا)					
			الارجوزہ	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری				
			یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی مجموعہ نمبری ۱۷۳ میں مجلد ہے۔ مشہور رسالہ ہے۔ مسائل منطقیہ کو نظم میں بیان کیا ہے۔ (شیخ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۸ پر تحریر ہے۔)					
۲۴۶۲	۲۸۵	۴۹	مجموعہ شرح سلم و حواشی میرزاہد رسالہ وغیرہ	مؤلفین مختلفین		قلمی کا سنہ ۱۲۳۳ و ۱۲۳۲	۶۸۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تقطیع کتابت باستثنار رسالہ اول ۱/۲، ۶ × ۴ انچ بسطور پچیس (۲۵)۔ علاوہ رسالہ اول کے خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوند کاری و کرم خوردگی قلیل ہے۔ اوراق پر سیاہی و روغن ریزی کے کہیں کہیں دھبے ہیں۔ رسالہ اول معمولی نستعلیق خط میں بادامی کاغذ پر تحریر ہے۔ پندرہ کتب مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔					
			تقریر متعلق سبحانہٗ	مولوی محمد امام شاہ اعظم				
			پہلا نمبر ہے سلم العلوم کی ابتدائی عبارت کے متعلق تحقیق و تقریر لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ سُبحانہٗ السبحان اما مصدل۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۔ بعد ذلک امرا۔ (اس رسالہ کے مولف کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔)					
			شرح تصورات سلم العلوم (ناتمام)	الفاضل مولوی حمد اللہ بن فضل اللہ بن شکر اللہ السندیلوی المتوفی سنہ ۱۱ھ				
			دوسرا نمبر ہے سلم العلوم کے تصورات کی ناتمام شرح ہے صرف متن وھھنا شك مشھور کے حل کی تقریر پر ختم ہے۔ یہ شرح اس وقت تک طبع نہیں ہوئی ہے۔ اس وجہ سے زیادہ وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ سبحانہ الظاھر ان سبحان مصدل۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۔ یستدعی مقاما اوسع من ذلك۔ فاضل شارح ہندوستان کے زبردست فضلا اور ملا نظام الدین سہالوی کے ارشد تلامذہ میں ہیں۔ علوم عقلی و نقلی و شعر و عروض اصولی میں پوری پوری دستگاہ رکھتے تھے۔ تمام عمر درس و افادۂ طلبہ میں مصروف رہے۔ خاص سندیلہ میں ایک بڑا مدرسہ بنا گیا تھا جس کے پورے مصارف بادشاہ وقت و					

نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کیطرف سے متقرر تھے۔ نواب ابو المنصور خاں صوبہ دار اودھ سے بڑا ربط واتحاد تھا۔ آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامدار فضلا رہوے ہیں۔ جیسے قاضی احمد علی سندیلی۔ مولوی احمد حسین لکھنوی۔ ملا آب اللہ جونپوری۔ مولوی محمد اعظم قاضی زادہ سندیلہ۔ مولوی عبد اللہ بن مولوی زین العابدین مخدوم زادہ سندیلہ۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ شرح سلم العلوم۔ حاشیہ شمس بازغہ۔ حاشیہ صدرا۔ شرح زبدۃ الاصول عاملی وغیرہ۔ آپ کی وفات بقول مولوی رحمان علی مولف کتاب تذکرہ علماء ہند گیارہ سو ساٹھ ہجری (۱۱۶۰) دہلی میں ہوئی صاحب کشف الحجب آپ کی نسبت لکھتے ہیں۔ الظاہر انہ کان شیعیا وان کان بعض کلماتہ فی مصنفاتہ الاخر لا یخلو عن جنوح ظاہر الی المتصوفۃ۔ خدا بخش خاں اپنی فہرست میں شرح زبدۃ الاصول کی تحت میں لکھتے ہیں "تحقیق فقیر اینست کہ صاحب ترجمہ مذہب اثنا عشری داشت۔ در زمان ابی المنصور بود۔ وے از علماء قرن ثانی عشر بودہ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
حاشیہ علے میرزاہد علے الرسالۃ القطبیۃ	رئیس اذکیاء الزمن مولنا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفےٰ لکھنوی ورامپوری المتوفے ۱۱۹۸ ہجری				

تیسرا نمبر ہے۔ میرزاہد رسالہ پر یہ حاشیہ لکھا گیا ہے جو طبع بھی ہوچکا ہے۔ ایک نسخہ قلمی اس حاشیہ کا جلد کے نمبر ا کے نمبر ۲ اپر مع ترجمہ محشی تحریر ہوچکا عبارت آغاز صفحہ ۴۳ قولہ کان المراد بالعلم المتجدد الظاہر من کلام المحشی الخ خاتمہ صفحہ ۵۰۔ و ھو الموفق فی کل حال۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات فہرست</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>حاشیہ میرزاہد ملا جلال</td><td>بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنؤ الانصاری ابن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی ۱۲۳۵ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا نمبر ہے۔ میرزاہد ملا جلال کا مشہور حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ درس میں بھی رکھا گیا ہے مختلف مطابع میں متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔ نسخہ خطبہ سے معرا ہے۔ صفحہ ۵۰ پر اس عبارت سے شروع کیا ہے۔ قولہ المراد بالحمد۔ تفصیلہ انا اذا قام۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۳۔ و علی من تبعہم باحسان۔
(مولانا بحر العلوم کا حاشیہ جلد دوم فن فقہ عربی نمبر ۲۳۲ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>حاشیہ میرزاہد ملا جلال (ناتمام)</td><td>رئیس اذکیاء الزمن مولانا محمد حسن بن قاضی غلام مصطفےٰ لکھنوی ورامپوری المتوفی ۱۱۹۸ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پانچواں نمبر ہے۔ یہ حاشیہ بھی میرزاہد ملا جلال کے متعلق ہے۔ آخر سے تقریباً بقدر ڈیڑھ ورق کے کم ہے۔ عبارت شروع صفحہ ۱۶۵۔ لہ الحمد والمنۃ۔ الی قولہ۔ قولہ المعنی المصدری۔ الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۲۔ یطلق عندہم الی قول۔ ۱۲۳۳ھ۔
(اس حاشیہ کا ایک کامل قلمی نسخہ مجلد اول فن منطق عربی نمبر ۹۰ الہ میں درج ہے۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حاشیہ میرزاہد ملا جلال	ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفی سنہ ۱۱۷۵ ہجری				
		چھٹا نمبر ہے۔ یہ حاشیہ بھی۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال پر لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۳۔ اعلم ان القول قد یطلق الخ۔ خاتمہ ۲۵۳۔ ومعبر فقد برد۔ ایک قلمی نسخہ اس حاشیہ کا مجلد اول فن منطق عربی نمبر ۱ پر بھی موجود ہے (حضرت محشی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۵ کے تحت میں لکھا گیا)						
			حاشیہ علی میرزاہد علی الرسالۃ القطبیۃ	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی الانصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی سنہ ۱۲۲۵ ہجری				
		ساتواں نمبر ہے۔ میرزاہد کا مشہور حاشیہ ہے۔ آخر سے ناتمام۔ ایک مطبوعہ نسخہ کامل اس حاشیہ کا مجلد اول نمبر ۵ منطق عربی پر بھی تحریر ہے۔ اس قلمی نسخہ میں خطبہ نہیں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۴۔ قولہ کان المراد بالعلم المتحد انہ یحتمل وجہین۔ عبارت ختم صفحہ ۲۹۰۔ وسلب سلبہا۔						
			شرح تہذیب المنطق	الفاضل الکامل القاضی نور اللہ بن شریف ششتری المتوفی سنہ ۱۰۱۹ ہجری				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھواں نمبر ہے۔ ایک نسخہ اس کتاب کا مع کیفیت مجلد ہذا کے اسی فن کے نمبر ۲۳ پر تحریر ہو چکا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۵۔ تہذیب المنطق والکلام۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۸۔ ۱۲۹ طائل تمتہ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>شرح ضابطۃ التہذیب</td><td>المولے المحقق میرزا جان حبیب اللہ الشیرازی المتوفی سنہ ۹۹۴ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">نواں نمبر ہے۔ ضابطۃ التہذیب کے متعلق مختصر سی شرح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳۷۹۔ وضابطۃ ھذا امما تقرابہ للمصنف۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۲۔ ومکارم الوفا۔
فاضل مرزا جان شیرازی الاصل ہیں۔ سلسلۂ تلمذ ان کا ایک واسطہ سے محقق دوانی پر منتہی ہوتا ہے۔ علمائے فحول اور کملائے معقول و منقول میں ان کا شمار ہے۔ اکثر کتب پر ان کے حواشی و شروح موجود ہیں۔ شاہ اسماعیل ثانی صفوی کے عہد میں تھے۔ اپنے اکثر مصنفات کو انہیں کے نام پر معنون کیا ہے۔ (ضمیمہ فہرست عربی برٹش میوزیم صفحہ ۴۹) شیراز سے جب بخارا پہونچے ہیں تو عبداللہ خاں اوزبک نے ان کی بیحد توقیر و تعظیم کی۔ مولانا یوسف کوسج انہیں کے شاگرد ہیں۔ سال نو سو چورانوے (۹۹۴) ہجری بخارا میں فوت ہوئے۔
صبح گلشن۔ فہرست پٹنہ</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>الرسالۃ القطبیۃ</td><td>المحقق الکامل قطب الدین محمود بن محمد الرازی المتوفی سنہ ۷۶۶ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دسواں نمبر ہے۔ علم منطق میں مشہور رسالہ ہے۔ درس و تدریس میں رکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۸۵۔ ھذہ رسالۃ مشتملۃ علی تحقیق۔ خاتمہ صفحہ ۳۹۴۔ او مطابقۃ لما فی نفس الامر۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ قلمی مجلد اول نمبر ۱۲۷ فن منطق عربی پر بھی درج ہے۔</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">علامہ قطب الدین رازی علم منطق وحکمت میں امام تفسیر ومعانی وبیان کے بڑے عارف اور اکابر علماء اسلام میں سے تھے۔ ان کا زمانہ قطب الدین شیرازی کے کچھ بعد ہے۔ اسی وجہ سے یہ قطب تحتانی کہے جاتے ہیں۔ شیخ تقی الدین سبکی شافعی سے اس حدیث کے متعلق بڑا مباحثہ رہا کُلُّ مَوْلُودٍ یولد علی فطرۃ الخ شیخ موصوف ان کی ذکاوت اور جلالت شان کے بیحد معترف ہیں۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں یادہ مشہور ہیں۔ محاکمات۔ رسالۃ القطبیۃ۔ شرح الحاوی۔ شرح المطالع۔ شرح الشمسیۃ حاشیۃ الکشاف وغیرہ علامہ سبکی نے ان کو امام شافعیؒ کے متبعین میں معدود کیا ہے۔ سبکی نے ان کا نام (محمد) اور سیوطی وحاجی خلیفہ نے (محمود) لکھا ہے۔ سولہ ذی القعدہ سات سو چھیاسٹھ ہجری۔ چوہتر سال کی عمر میں دمشق میں انتقال فرمایا۔ (طبقات الشافعیۃ الکبرے۔ بغیۃ الوعاہ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>میر زاہد رسالہ</td><td>میر محمد زاہد بن قاضی محمد اسلم الہروی الکابلی المتوفیٰ سنہ ۱۱۰۱ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">گیارھواں نمبر ہے۔ پورے رسالہ قطبیۃ کا حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ اسقدر طبع نہیں ہوا ہے۔ صرف قطبیۃ کے اس قول لان الانتساب فعل والعلم انفعال تک مطبوع دیکھا گیا ہے۔ اور جس قدر مطبوع ہے۔ درسا بھی اسی قدر تک مروج ہے۔ آغاز صفحہ ۴۹ ۳۔ الحمد للہ ذی الحکمۃ البالغۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۲۰۔ مطابقۃ للواقع الی قول من شہر صیام سنہ ۱۲۳۳ھ۔
میر زاہد اصلاً ہروی کابلی ہیں۔ ان کے والد قاضی محمد اسلم ہراۃ میں متولد اور کابل میں متوطن تھے۔ جہانگیر بادشاہ کی طلب پر ہندوستان آئے قضائے عسکر پر ممتاز فرمائے گئے۔ میر زاہد ہندوستان ہی میں پیدا ہوئے علم کو اپنے والد اور دوسرے علماء زمانہ سے اخذ کیا۔ ذہن ثاقب اور فکر صائب کی وجہ سے میدان</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تحقیق وتدقیق میں اپنے اساتذہ سے بہت آگے بڑھے رہے۔ سابقین ولاحقین میں متفرد مانے گئے ۱۰۶۰ھ میں صاحب قران ثانی شاہ جہاں بادشاہ نے واقعہ نویسی کابل کی خدمت آپ کے سپرد کی۔ جب عالمگیر تخت نشین ہوئے تو ۱۰۶۹ھ میں آپکو عسکر کا محاسب مقرر کیا چند مدت بعد کابل کی صدارت آپ کو تفویض ہوئی۔ اس تقریب کی وجہ سے وطن مالوف میں گوشۂ جمعیت کو غنیمت سمجھکر ہنگامۂ افادہ کو گرم کیا۔ اور متاع گرانمایہ علم کو اطراف عالم میں رواج دیا۔ بہت سے طلبہ نے آپ سے فیض علمی حاصل کیا۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں یادگار ہیں۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ شرح تہذیب علامہ دوانی۔ حاشیہ قطبیہ۔ حاشیہ شرح الہیاکل۔ سال گیارہ سو ایک (۱۱۰۱) ہجری کابل میں وفات پائی اور وہیں آپ کا مرقد ہے۔
(مآثر الکرام۔ حدائق الحنفیہ ۱۷۲۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>۱۲</td><td>تحقیقات الحسن والقبح (ناتمام)</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بارہواں نمبر ہے۔ افعال کے حسن وقبح کے متعلق مفصل تقریر لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۰، حصل الاختلاف فی حسن الافعال وقبحہا۔ عبارت ختم صفحہ ۲۳۴۔ لقضاء الضرا ورۃ۔ آخر سے ناتمام ہے۔
(مولف کا حال دریافت نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>۱۳</td><td>شرح تہذیب المنطق</td><td>المحقق جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی۔ المتوفی ۹۰۸ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیرہواں نمبر ہے۔ تہذیب المنطق کی پوری شرح ہے۔ ملا جلال نے تو صرف قضایا موجہات بسائط</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تک شرح لکھی تھی۔ میر ابو الفتح نے قضایا موجہات مرکبہ سے آخر قسم اول تک بطریق تکملہ شرح کو پورا کر دیا ہے۔ اس قلمی نسخہ میں اصل شرح اور تکملہ کو ایسا مخلوط کیا ہے کہ ما بہ الامتیاز نہیں رہا۔ بلکہ خاتمہ میں تو اور بھی خبط کیا ہے۔ کہ میر ابو الفتح نے جو شرح ملا جلال پر تحشیہ کیا ہے۔ اُس حاشیہ کی آخری عبارت بڑی بے ربطی کے ساتھ شرح کی عبارت میں لکھ دی ہے۔ یہ پوری شرح کیا ہے بحث موضوع تک درس میں رکھی گئی ہے۔ اور اسی قدر طبع بھی ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۳۳ تہذیب المنطق والکلام توشیحہ بذکر المفضل المنعام۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۴۔ وحسن ماب الحوقل من شہر رمضان سنہ ۱۲۳۳ھ قدسی۔
(محقق دوانی کا ترجمہ مجلد دوم فن سلوک عربی تحت نمبر ۳۰ تحریر ہوچکا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>حاشیہ[۱۴] میر زاہد علے شرح التہذیب لملا جلال</td><td>میر محمد زاہد بن قاضی محمد اسلم الہروی الکابلی۔ المتوفے سنہ ۱۱۰۱ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چودھواں نمبر ہے۔ یہ حاشیہ شرح تہذیب المنطق ملا جلال کا بحث محصورات تک ہے۔ طبع صرف بحث موضوع تک ہوا ہے۔ اور درس میں بھی موضوع ہی تک رکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۴۹۷۔ قولہ الحمد ھو الثنا المراد بالجمل۔ ختم صفحہ ۵۵۷۔ لاعتبار الفرض فیہ۔
(میر زاہد کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۹۴) پر درج ہے۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>شرح[۱۵] سلم العلوم المعروف بقاضی مبارک</td><td>قاضی محمد مبارک بن شیخ محمد دائم الفاروقی الکوفاموی المتوفے سنہ ۱۱۶۲ الہجری</td><td>سنہ ۱۱۴۳ھ</td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابقہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			پندرھواں نمبر ہے جو اس مجموعہ کا آخری ہے۔ سلم العلوم کی پوری شرح تصورات و تصدیقات کی ہے اس شرح کے صرف تصورات طبع ہوئے ہیں۔ شرح تصدیقات مطبوعہ دیکھی نہیں گئی۔ درس میں بھی اس شرح کے تصورات ہی مروج ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۷۵۔ سبحانک اللھم انا نحمدک بلا آلک خاتمہ صفحہ ۲۰۸۔ من المقدمات کما عرفت۔ الے قی ل۔ صلے اللہ علیہ وسلم فاضل شارح ماہر علوم عقلیہ ہیں سعد و داور مولوی حمداللہ و قاضی احمد علی سندیلوی کے ہمعصر ہیں۔ ان حضرات سے اکثر مناظرہ و مذاکرہ علمی رہا کرتا تھا۔ گیارہ سو تینتالیس (۱۱۴۳) ہجری میں اس شرح کو تالیف کیا۔ اس شرح کے علاوہ اور بھی ان کے مولفات ہیں گیارہ سو باسٹھ (۱۱۶۲) ہجری میں اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔ (تذکرۂ علماء فارسی۔)					
۲۱۱۳	۲۸۲	۵۰	مجموعۂ منطق	مصنفین مختلفین		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۸ء قیومی کانپوری	۱۴۰	
			یہ مجموعہ اسی نام سے مشہور ہے۔ اس مجموعہ میں علم منطق کی ابتدائی کتابیں ہیں جن کو شروع درس منطق میں طلباء پڑھتے ہیں۔ نسخہ ہذا میں چھوٹے بڑے رسائل سترہ مفصلہ تحت ہیں بعض دیگر نسخوں میں رسائل میں کم و بیشی بھی رکھی گئی ہے۔					
			(۱) ضروب اشکال اربعہ	مولنا مولوی قدرت احمد				
			یہ پہلا رسالہ ہے۔ جدول کے طور پر صرف ایک صفحہ لکھا ہے۔ اس میں اشکال اربعہ کو مع ضروب و شروط و امثلہ کے منضبط کیا ہے۔ (اس جدول کے مولف کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			(۲) شرح الضابطہ	مولنا ابو الفتح				
			یہ دوسرا رسالہ تقریباً اڑھائی صفحہ کا ہے۔ ضابطۃ التہذیب جو کتاب تہذیب المنطق مولفہ علامہ سعدالدین تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ ہجری میں مقام مغلق و مشکل مشہور ہے اس کی شرح ہے۔ شارح نے مقام کا حل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عمدہ عنوان سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ قولہ وضابطۃ شرائط الاربعۃ الخ نحریرھان ضابطۃ۔ خاتمہ صفحہ ۵۔ مطرداً ومنعکساً۔ (اس کتاب میں شارح کا نام صرف "ابوالفتح" لکھا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوا کونسے ابوالفتح ہیں)					
			شرح الضابطہ	مولنا شیخ الاسلام				
			یہ تیسرا رسالہ بھی ضابطۃ التہذیب کی شرح ہے جو گاوشرخا دوسرے رسالہ کے مثل ہے۔ آغاز صفحہ ۵۔ وضابطۃ شرائط الاشکال الاربعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۷۔ علی ماسبق تامل۔ (مولنا شیخ الاسلام کی تحقیق نہیں ہوئی۔)					
			حاشیۃ الضابطہ	مولنا ابی الخیر				
			یہ چوتھا رسالہ تقریباً ڈیڑھ صفحہ کا ہے۔ شرح تہذیب المنطق میں جو ملا یزدی نے ضابطۃ التہذیب کی شرح کی ہے اس پر تحشیہ کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۷۔ قولہ الی وصف الاکبر۔ خاتمہ صفحہ ۸۔ عویصۃ لا یرجی دفعہا۔ (مولنا ابی الخیر کا مفصل حال دریافت نہیں ہوا۔)					
			صغریٰ	علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی سنہ ۸۱۶ ہجری				
			پانچواں نمبر ہے۔ یہ رسالہ فارسی عبارت میں سید شریف کے مصنفات میں معدود ہے۔ علم منطق کی ابتدائی تعلیم میں مشہور کتاب ہے۔ مسائل منطقیہ کو اختصار و اجمال کے ساتھ بطریق متن ضبط کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۹۔ بدانکہ ہرچہ در ذہن درآید۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۔ فہو نا و ج۔ (سید شریف کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی نمبر ۲۲۳ پر لکھا گیا ہے۔)					
			اوسط	لم یصرح المولف باسمہ				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹا نمبر ہے۔ یہ رسالہ بھی فارسی زبان کا ہے۔ اس میں بھی مسائل منطقیہ کا بیان رسالۂ ماسبق کے طرز پر ہے۔
ابتدا صفحہ ۱۴۔ بدانکہ علم بر دو نوع است۔ خاتمہ صفحہ ۱۹ فیض الجیب ان ناطق۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>کبریٰ</td><td>علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی سنہ ۸۱۶ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">ساتواں نمبر ہے۔ یہ رسالہ بھی فارسی زبان کا رسالہ صغریٰ کے انداز پر ہے۔ مگر صغریٰ سے اس میں مسائل کی تفصیل و تحقیق زیادہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۔ بدانکہ آدمی را قوتیست دراکہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۷ پس لاجرم باشد
(اس رسالہ کو بھی سید شریف کی تصنیف کہا گیا ہے۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>ایساغوجی</td><td>الشیخ اثیر الدین مفضل بن عمر الابہری المتوفی۔ فی حدود سنہ ۷۰۰ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھواں نمبر ہے۔ ابتدا تعلیم منطق کی مشہور و قدیمی کتاب ہے۔ مسائل تصوریہ و تصدیقیہ کو اختصار و اجمال کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۴۷۔ قال الشیخ الامام العلامہ۔ الی قول نحمد اللہ علیٰ توفیقہ۔ خاتمہ صفحہ ۷۵۔ والیہ النہایہ
شیخ اثیر الدین ساتویں صدی کے اکابر علماء میں معدود ہیں علوم عقلیہ میں کامل مہارت، اور علم ادب میں ید طولیٰ حاصل تھا سلیمان شاہ رکن دولت خلیفہ معتصم باللہ کے مصاحب خاص تھے۔ ہدایۃ الحکمۃ جو فلسفہ میں مشہور و مقبول متن ہے انہیں کی تصنیف ہے۔ ان کی تاریخ وفات صحیح طور پر محقق نہیں ہوئی۔ اسقدر متفق علیہ ہے کہ حدود سات سو ہجری میں آپ کی وفات ہے۔ (اکتفاء القنوع)۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			میزان المنطق [٩]	لم یصرح المولف باسمہ				

نواں نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی قدیمی ہے۔ شروع درس منطق میں پڑھائی جاتی ہے منطق کی دونوں بحثیں تصورات وتصدیقات اسمیں مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۵۔ ھذہ رسالۃ مترجمۃ بمیزان المنطق۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۔ فھذا امتعفن الاخلاط۔

اس کتاب کے مصنف کا پتہ نہیں چلا۔ نہ تو اس کتاب کے کسی شارح نے لکھا اور نہ کسی فہرست میں دیکھا گیا۔ بعض قدیمی مصنفین کی یہ عادت بھی دیکھی گئی ہے کہ اپنے نام کو مخفی رکھتے ہیں عجب نہیں کہ اس کتاب کے مصنف نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہو۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تہذیب المنطق [١٠]	العلامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی المتوفی بسنہ ۷۹۱ھ وقیل سنہ ۷۹۲ھ وقیل سنہ ۷۹۳ ہجری				

دسواں نمبر ہے۔ یہ متن فن منطق میں مشہور ومقبول ہے۔ بڑے معرکہ کی کتاب ہے۔ اس متن کے بہت سے شروح اور حواشی مشہور ہیں۔ ابتدا صفحہ ۸۱۔ الحمد للہ الذی ھدانا سواء الطریق خاتمہ صفحہ ۹۷۔ وھو بالمقاصد اشبہ۔

(اس کتاب کے مولف کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۳۴ پر تحریر ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			منطق منظوم [١١]	مولانا محمد				

گیارہواں نمبر ہے۔ اس کتاب میں مسائل منطقیہ کو فارسی میں نظم کیا ہے آغاز صفحہ ۹۰۔ سرایم زمزمہ در حمد باری چوں بآغازم۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۳۔ کہ از فضل تمنا یا آمدہ حضرالشل پیدا کتاب کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			آخر میں ناظم نے اپنا نام اس طرح لکھا ہے۔ محمد ناظم ایں چند اشعار آمدہ داعی۔ (مفصل ترجمہ ناظم کتاب کا دریافت نہیں ہوا۔)					
			مختصر المیزان [۱۲]	لم یصرح المولف باسمہ				
			بارہواں نمبر ہے۔ چھوٹا سا رسالہ ہے۔ مسائل منطقیہ کو نہایت اجمال واختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۴۔ حامداً اللہ تعالیٰ و مصلیاً و مسلماً خاتمہ صفحہ ۱۰۹۔ فی ذلک العلم					
			رسالہ تعریف الاشیاء [۱۳]	لم یصرح المولف باسمہ				
			تیرہواں نمبر ہے۔ اس رسالہ میں مصطلحات منطق وغیرہ کی تشریح وتعریف بیان کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۱۰۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۸۔ فی ذلک العلم۔					
			صغریٰ [۱۴]	مولوی ابوالکرم محمد اکرم بن مولوی محمد نعیم لکھنوی فرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۳۱۱ ہجری				
			چودھواں نمبر ہے۔ رسالہ صغریٰ فارسی جو پہلے تحریر ہوچکا ہے اس کو معرب کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۱۹ اعلم ان کل ما یحصل۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۲۔ فهو نوع۔ مؤلف رسالہ مولوی محمد نعیم صاحب فرنگی محلی متوفی سنہ ۱۳۱۸ھ کے خلف اکبر او رابو البقاء مولانا محمد عبد الحکیم صاحب کے پوتے حضرت مولنا قطب الدین شہید سہالوی کے اولاد میں ہیں۔ آپ کا تولد ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۹ ہجری میں لکھنؤ میں ہوا۔ حفظ کلام مجید سے فارغ ہو کر کتب صرفیہ ونحویہ جد امجد سے پڑھیں۔ باقی تمام علوم وفنون کی تکمیل اپنے والد صاحب کی خدمت میں کی۔ جد امجد کے دست حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کی۔ زمانہ طالب علمی میں والد ماجد کی ہمرکابی میں حج					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کا بھی شرف پایا۔ مکہ مکرمہ میں حضرت مولنا سید احمد دحلان مکی اور حضرت مولنا حسین ازہری مکی سے حدیث شریف کے اسناد حاصل کئے مدینہ طیبہ میں مولنا سید محمد رضوان مدنی نے دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو عطا کی۔ نواب خلد آشیاں نور اللہ مرقدہ کے عہد میں چند سال تک مدرسۂ عالیہ ریاست ٹونک میں مدرس بھی رہے۔ ریاست سے تعلق جاتے رہنے کے بعد اپنے وطن میں گوشہ گیری فرمائی اور اپنے بزرگوں کے آستانہ پر حضرت والد ماجد صاحب کے ظل عاطفت میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس کتاب اصغر کے علاوہ طہر متخلل شرح وقایہ کی شرح بھی آپ نے تالیف کی ہے۔ چالیس سال کی عمر میں ۲ شعبان تیرہ سو گیارہ (۱۳۱۱) ہجری میں اپنے والد کی حیات میں مرض فالج سے لکھنؤ میں وفات پائی اور اپنے جد اعلے ملا نظام الدین کی درگاہ میں مدفون ہوے۔ آپ کی اولاد ذکور میں صرف مولوی محمد اسلم صاحب موجود ہیں۔ یہ ترجمہ بھی انہیں سے معلوم ہوا ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>15 الجواہر المضیئہ فی شرح الدرۃ البہیہ</td><td>مولوی مقبول احمد</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پندرھواں نمبر ہے۔ الدرۃ البہیہ رسالہ مختصر مولفہ شیخ عبد الحق دہلوی متوفے ۱۰۵۲ھ ہجری کی شرح ہے۔ تمام مسائل منطقیہ کو اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ شارح نے بھی ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۲۲۔ الحمد للہ عز وجل۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۱ من الیقینیات (شارح کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>16 رسالہ مقولات عشر</td><td>ملا کمال الدین محمد سہالوی المتوفی ۱۱۷۵ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">سولہواں نمبر ہے۔ مقولات عشر کی نہایت اختصار کے ساتھ تعریف لکھی ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۳۴۔ المعلوم اذا نسب وجود الیہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۷۔ او کیفیۃ النسبۃ۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ملا کمال الدین (موضع فتحپور میں) سہالی سے تین کوس پرے پیدا ہوئے۔ ان کے والد وہاں کے قاضی تھے۔ اور شادی بھی وہیں کی تھی۔ ملا نظام الدین و ملا قطب الدین شہید سہالوی کے ممتاز شاگرد تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ استاد کے زمانہ حیات اور انتقال کے بعد برابر تدریس وتالیف میں مستغرق رہے۔ ان کے سلسلۂ تدریس وتعلیم نے ایسی ترقی پکڑی کہ بہت سے لوگ مرتبۂ فضیلت کو پہونچے۔ ان کے مولفات میں یہ مصنفات مشہور رہیں۔ العروۃ الوثقیٰ۔ حاشیہ شرح عقائد جلالیہ۔ شرح کبریت احمر۔ رسالہ مقولات عشر۔ تعلیقات حاشیہ زاہدیہ علی شرح تہذیب الجلالی۔ تیرہ محرم الحرام گیارہ سو پچھتر (۱۱۷۵) ہجری کو رحلت فرمائی۔ "برد الله مضجعہٗ" مادۂ تاریخ ہے۔

(مآثر الکرام وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الرسالہ فی انتاج الشکل الرابع	مولوی محمد علی بن مفتی یار محمد الدکنی اللیاپادی				

سترہواں نمبر ہے۔ یہ مختصر رسالہ چوتھی شکل کے منتج ہونے کے شرائط اور ضروب میں لکھا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۳۹ اعلمو ایہا الاحلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۰۔ الذی نطق الفصیح۔

(مؤلف رسالہ کی تفصیلی حالت نہیں معلوم ہوئی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۸۶۸	۳۱۰	۵۱	مجموعہ منطق	مصنفین مختلفین		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مطبع رزاقی کانپور	۱۴۰	

ایک نسخہ اس مجموعہ کا اس سے قبل نمبر ۵۰ پر تفصیل وشرح کے ساتھ درج ہو چکا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۸۵۱	۳۱۱	۵۲	مجموعہ منطق	ایضاً		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطبع فخر المطابع لکھنؤ	۱۴۰	بشرح صدر

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۹۰	۳۱۴	۵۳	حاشیہ المحقق الدوانی علی الشریف الجرجانی	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الدوانی الصدیقی المتوفے ۹۰۸ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مجتبائی دہلی	۴۰	
			میر قطبی کا نفیس حاشیہ ہے۔ ابتدا صفحہ اول۔ جل من ظہر علیٰ حواشی الاکوان اسرار قدرتہ ..... وبعد فیقول الفقیر الی عفو ربہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ الی یوم الدین آمین۔ (محقق دوانی کا ترجمہ مجلد دوم فن سلوک عربی نمبر ۳۷۰ پر لکھا گیا)					
۲۱۷۶	۲۸۱	۵۴	مرآۃ الشروح معروف بشرح سلم العلوم	مولنا محمد مبین لکھنوی بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی اللکھنوی المتوفی ۱۲۲۵ھ		مطبوعہ ۱۳۰۰ھ کانپور	۳۶۸	
			سلم العلوم کی دونوں قسموں تصورات۔ تصدیقات کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شارح نے ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع درجات الاذکیاء فجعل منہم انبیاء اصفیاء ..... اما بعد فیقول العبد الضعیف۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۸۔ مد العطاء والنوال۔ شارح فاضل لکھنؤ کے مشاہیر فضلا اور ملا قطب الدین شہید سہالوی کی اولاد میں ہیں۔ ملا حسن کے خاص تلامذہ میں تھے علوم عقلی و نقلی کے بڑے ماہر و عالم تھے جودت طبع اور طاقت ذہن میں معروف اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں منجملہ تصنیفات کے یہ مصنفات زیادہ مشہور ہیں۔ شرح سلم۔ شرح مسلم الثبوت۔ حاشیہ میرزاہد رسالہ۔ حاشیہ میرزاہد ملا جلال۔ حاشیہ میرزاہد شرح مواقف۔ وسیلۃ النجاۃ۔ ترجمہ حکایات الصالحین۔ شرح اسماء حسنے۔ شرح تبصرہ۔ زبدۃ الفوائد۔ کنز الحسنات فی ایتاء الزکوٰۃ۔ بائیس ۲۲ ربیع الثانی بارہ سو پچیس ۲۵ (۱۲۲۵) ہجری میں رحلت فرمائی۔ (تذکرۂ علماء ہند)					
۲۸۰۵	۲۹۴	۵۵	معیار العلم	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفے ۵۰۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۲۰۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اس کتاب میں مسائل منطقیہ کو بیان کیا ہے۔ ترتیب بیان میں دوسرے اس فن کے مصنفین سے کسی قدر اختلاف رکھا گیا ہے۔ فن منطق میں مفید کتاب ہے۔ ابتدا رکتاب میں حضرت مصنف کا ترجمہ بسط وتفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ کتاب کے صفحات کے پچھلے حصہ مین اصل کتاب کا تحشیہ ہے۔ محشی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۰۔ وَصَلے اللہ علے سَیّد نا محمّد وآلہ وسلم تسلیمًا اللّٰھم ارنا الحق حقًّا وفقنا علے اتباعہ..... اعلم وتحقق بہا المقصود خاتمہ صفحہ ۱۹۵۔ واللہ ولی التایید والتسدید۔ (امام غزالی علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۲۷ پر لکھا گیا۔)
۲۰۵۶	۲۷۸	۵۶	المنطق الجدید	ابی الحسن مولوی محمد حسن سنبھلی المتوفی ۱۳۰۵ھ		مطبوعہ لکھنؤ مطبع انوار محمدی	۳۷۶	
								کتاب مختصر المیزان کی مبسوط شرح ہے۔ شارح علام نے اس کتاب کے صرف مباحث تصورات کی شرح لکھی ہے۔ تصور مسائل میں اس قدر تفصیل وتشریح کی ہے کہ اس فن کی دوسری کتاب میں یکجائی ایسی تحقیق شرح وبسط کے ساتھ دیکھی نہیں گئی۔ اس شرح پر نظر غور کرنے سے فاضل شارح کی دقت فہم اور وسعت نظر کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن احصٰی ثناءً علیہ والصلوٰۃ علے من یترجع الصلوات الیہ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۷۰۔ فی البدایۃ والنہایۃ۔ (شارح علام کا ترجمہ مجلد دوم فن فرائض عربی نمبر ۳۵ پر تحریر رہی۔)
	۳۰۰	۵۷	منطق المشرقیین مع ارجوزہ ومع ترجمہ مصنف	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر با بن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مصر	صفحہ ۳۹ صفحہ ۱۸ صفحہ ۸۳	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی منطق المشرقین۔ دوسری ارجوزہ فی المنطق۔ دونوں کتابیں شیخ کی مصنفہ ہیں۔ اور دونوں کا تعلق مسائل منطقیہ سے ہے۔ ارجوزہ کا ایک قلمی نسخہ مجلد اول فن منطق عربی نمبر ۶ کے مجموعہ میں مجلد ہے ابتدا میں ۹ صفحات پر شیخ کا حال اور اس کے مصنفات وغیرہ کا بیان مذکور ہے۔ آغاز ارجوزہ صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی لعبدہ + نیل السنا الا لہ فی حمدہ۔ خاتمہ ارجوزہ صفحہ ۱۸۔ فقد نظمنا العلم فیہ نظماً شروع کتاب منطق المشرقین صفحہ ۲۔ الحمد للہ اھل ان یحمد لعز تہ وجبروتہ ونسألہ التوفیق لنیل مرضاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۸۳۔ والواھب العقل الحمد بلانھایتہ۔
(شیخ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۷ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td>۲۶۰۵</td><td>۲۸۹</td><td>۵۸</td><td>منہاج المعراج شرح معارج العلوم</td><td>مولانا محمد احسن بن محمد ابی الحسن صدر الصدور بریلوی</td><td></td><td>مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ</td><td>۹۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">رسالہ معارج العلوم مولفہ ملا حسن لکھنوی ثم الرامفوری متوفے ۱۱۹۸ھ ہجری کی شرح ہے۔ اس شرح میں تحقیق وتنقیح سے کام لیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمد بدیع سرمدی بلا امد۔ خاتمہ صفحہ ۹۶۔ ان اشتہیت فارجع الیہا۔
حضرت شارح بڑے ذکی اور ذہین مولوی سلطان حسن خان صاحب مرحوم بریلوی کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان کا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۳۵۰۰</td><td>۳۰۷</td><td>۵۹</td><td>میزان العلوم</td><td>الفاضل الشیخ عبد السلام التونیسی</td><td>سنہ ۱۳۲۱ھ</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۲ ہجری</td><td>۵۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مسائل منطقیہ میں یہ بہت مختصر کتاب ہے۔ اس میں جملہ مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں نہایت اختصار و انضباط کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الشکر لمن صور الانسان فی احسن تقویم وابدی الدلائل للعقل السلیم..... وبعد فاقول انی لما رایت۔ خاتمہ صفحہ ۵۵۔ کانک قد خلقت کما تشاء۔ (مصنف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ نمبر ۲۶ فہرست اوّل فن طب

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۰۳	۳۳۱	۱	الاربطة الجراحية	ابراھیم الافندی النبراوی		مطبع سنہ ۱۲۵۴ھ مصر	۱۷۹	

فرانسیسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جراحت کے متعلق ڈاکٹری طور پر تحقیقات جدیدہ کے ساتھ بحث کی ہے۔ اعضار کی مختصر تشریح لکھنے کے بعد آپریشن و بندشس وقطع وغیرہ کا طریقہ بتایا ہے۔ ابتدا کتاب میں مقدمہ کے انداز پر محمد الہراوی نے کچھ لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے۔ یامن حمد ہ للمنکسر بن جابر۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ کتاب الاجہزة الجراحية مرتب علی بابین۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۹۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب۔ کتاب کے اول میں فہرست مضامین موجود ہے۔ مترجم تیرھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۵۳	۳۴۶	۲	اصول الفیسیولوجیا	الدکتور یوحنا ورتبات		مطبوعہ سنہ ۱۸۷۷ء بیروت	۵۶۳	

یہ کتاب علم فیسیولوجیا میں ہے جس میں حیات اجسام اور اُن کے احکام ظاہریہ سے بحث کیجاتی ہے۔ اس کا موضوع حیات انسان ابتدا تکوین سے موت کے وقت تک ہے۔ یہ علم بھی طب ہی کی ایک شاخ ہے۔ اصل کتاب مولفہ علامہ کرکس وعلامہ باکر انگریزی زبان میں ہے۔ یہ عربی ترجمہ اُسی سے منقول ہے۔ اس کتاب میں اصول قدیمہ کے ساتھ تحقیقات جدیدہ سے بھی کام لیا ہے۔ اعضاء کی اصلی حالت۔ اُن کی ساخت۔ اُن کے وظائف۔ اُن کے باہمی اتصال وانفصال کی تصویر۔ اُن کے بقار حیات کی تدبیر بڑی وضاحت کے ساتھ دکھائی ہے۔ اعضار کی تشریح کے متعلق دو سو سینتالیس شکلیں بہت واضح طور پر رکھی ہیں مفید و کار آمد کتاب ہے۔ اول میں فہرست مضامین اور آخر میں غلطنامہ منضم ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۵۔ الفصل الاول فی صفات الاجسام الحیة العامة والخاصة۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۵۰۔ افرازالغدة البروستتا وغدتی کوپر۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
(مترجم کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔)								
۳۰۶۲	۳۰۹	۳	اقوم الدلائل علےٰ خمسۃ مسائل	الطبیب الفاضل حکیم محمد ایوب الاسرائیلی العلیگڈھی		مطبوعہ دہلی	۸۱	
یہ کتاب "رسالہ ابانۃ الحجۃ" مولفہ حکیم عبدالجید صاحب لکھنوی کے رد میں لکھی گئی ہے۔ مولف کتاب نے پہلے مسائل خمسہ خلافیہ حکیم اجمل خاں صاحب کی تصویر کھینچی ہے۔ اس کے بعد صاحب ابانۃ الحجۃ کے اعتراضات کو نقل کرکے ان کا قلع قمع کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول نسألك یامعید عیش الاجسام بالتدبیر الحمید۔ خاتمہ صفحہ ۸۱۔ انہ مفیض الجود والانعام۔ (فاضل مؤلف اسی دور کے اطبا میں ہیں۔)								
۱۲۷۴	۲۶۷	۴	اکمل الصناعۃ کامل	حاذق الملک الحکیم محمد کاظم بن ملا حیدر علی التستری النجفی الدہلوی۔ المتوفیٰ سنہ ۱۱۴۹ھ		قلمی سنہ ۱۱۴۸ھ	۸۵۴	
تقطیع کتابت ۱۱½×۷۔ انچہ۔ سطور کسر ۲۱ اکیس۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب یوسف بن ہدایت اللہ متوطن بستان سلیمان پوری۔ کتاب کے حواشی پر پیوندکاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے پہلے ورق کے ابتدائی صفحہ پر علی مظفر خان فدوی بادشاہ غازی محمد شاہ کی بڑی مُہر اور اسی ورق کے								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								دوسرے صفحہ پر دو چھوٹی مہریں اور آخر کتاب میں صفحہ ۲۵۸ پر ایک چھوٹی مہر اس سجع کی (بر اعدائے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہیں۔ یہ کتاب کامل الصناعۃ مولفہ علی بن عباس المجوسی۔ کے انداز پر لکھی گئی ہے۔ کامل الصناعۃ کی نسبت کسی قدر تفصیل و وضاحت زیادہ رکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے اکمل الصناعۃ کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس کتاب میں طب کے دونوں جز علمی و عملی بڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں مجلد ہذا دونوں جزوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ کامل دو جلدوں میں مجلد اول نمبر ۱۴ و نمبر ۱۵ فن طب عربی پر تحریر ہے۔ عبارت آغاز جزء اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلیم الحکیم المصول۔ خاتمہ جزء اول صفحہ ۲۹۹۔ فی التاریخ سبع و عشرین من شہر ربیع الاول فی یوم الخمیس سنہ ثمان واربعین و مائتین بعد الالف۔ ابتدا جزء دوم صفحہ ۳۰۲۔ الحمد للہ القدیر الشافی الخبیر الکافی۔ خاتمہ جزء دوم صفحہ ۴۵۸۔ مائتہ و عشر و ست وفیہ تم الجزء الثانی من کتاب اکمل الصناعۃ۔ مؤلف کتاب اصلاً تستری نجفی اور مولداً دہلوی تھے۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے فضلاء ہند سے اکتساب علم کیا۔ جملہ علوم رسمیہ میں عموماً اور فن طب میں خصوصاً مہارت تام رکھتے تھے معلومات طبیہ میں اقران و امثال سے فائق شمار کئے جاتے۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی کے ملازم خاص اور مور د مناصب جلیلہ تھے۔ حاذق الملک کا خطاب بھی اسی بارگاہ سے مرحمت ہوا تھا۔ ایک مدت تک دار الشفاء خاص کا اہتمام بھی ان کے متعلق رہا۔ سلطانی اجازت سے حرمین محترمین (زاد اللہ عظمتہما) کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد جب ہندوستان واپس آئے تو لاہور میں سال گیارہ سو انچاس (۱۱۴۹) ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کا ترجمہ کسی تاریخ وغیرہ میں دیکھا نہیں گیا۔ اس کتاب کا ایک دوسرا نسخہ جو مجلد اول فن طب نمبر ۱۷ پر ہے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کے ابتدائی صفحہ پر مولوی غلام علی آزاد بلگرامی کے دست خاص سے مولف کے متعلق تھوڑی سی عربی عبارت تحریر ہے جس میں وہ مولف کا مختصر حال لکھکر تحریر کرتے ہیں کہ حکیم قدرت اللہ اپنے والد سے جو مولف کے ہمصحبت رہے ہیں۔ میں نے یہ حال سنا ہے۔ آزاد بلگرامی کی عبارت بلفظہ یہ ہے۔ الحکیم محمد کاظم اصلہ من تستر ثم من نجف الاشرف ومولدہ و منشاءہ دار الخلافۃ دھلی من الھند تلمذ علی والدہ الحکیم حیدر علی وغیرہ من علماء الھند۔ وفاق اقرانہ فی الطب والف فیہ کتابا زاد فیہ علی کامل الصناعۃ لعلی بن عباس المجوسی للطبیب فوائد کثیرۃ ولھذا اسماہ اکمل الصناعۃ ولازم السلطان محمد شاہ والی الھند فاعطاہ منصبا ولقبہ بحاذق الملک وفوض الیہ دار الشفاء السلطانیۃ وکان مدۃ مدیدۃ علی ھذا العمل ثم رخص من السلطان وذھب الی الحرمین الشریفین وتشرف بزیارتھما وعاد الی الھند۔ فلما وصل الا دھلی سنۃ توفی بھا تسع واربعین ومائۃ والف۔ سمعت ما کتبتہ من ترجمتہ عن الحکیم قدرۃ اللہ البدا اؤنی وھو ابن صاحب الترجمۃ وادرک صحبتہ مرارا انتھی۔ فہرست پٹنہ میں مولف کی نسبت لکھا ہے کہ دسویں صدی کے اطبا میں ہیں۔ جو آزاد بلگرامی کی تصریح کے خلاف ہے۔ فہرست مذکور کی عبارت۔ اکمل الصناعۃ کے تحت میں اس طرح تحریر ہے۔ "براحوالش وقوف نیافتم وے از اطبا قرن عاشر است"۔</td></tr>
<tr><td></td><td>۳۳۴</td><td>۵</td><td>الف وصفہ و وصفہ</td><td>نجیب یوسف بک</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء مصر</td><td>۲۰۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">ادویات عربیہ وافرنجیہ کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور ان کے استعمال کا طریقہ بتایا ہے۔ ابتدائے کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ الازلی وجودہ۔ الوافر کرمہ وجودہ۔۔۔۔۔ اما بعد</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فہذا ایہا السادۃ القراء۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۳۔ من زبدۃ الطر طیر وندھن بہ الأیدی۔ (اس کتاب کے مؤلف اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں۔)					
۲۹۸۱	۳۱۰	۶	امراض الاطفال	الفاضل محمود فہمی	سنہ ۱۳۲۴ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۴ھ مصر مطابق سنہ ۱۹۰۶ء	۱۱۰	
			یہ کتاب طب جدید میں تالیف ہوئی ہے۔ بچوں کی تربیت و پرورش کے انتظام اور اُن کے امراض لاحقہ کے معالجات میں حکمار فرنج کے اصول کی پابندی رکھی ہے۔ ایک مقدمہ پانچ ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۴۔ یا من قرنت الداء بالدواء والعلۃ بالشفاء..... وبعد فہذا الکتاب جمعت فیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۶۔ فی منتصف الساعۃ الحادیۃ عشرۃ۔ (مؤلف علام زمانہ حال کے اطبا میں ہیں۔)					
۴۵۴۵	۳۴۷	۷	امراض النساء	الدکتور نجیب محفوظ		مطبوعہ مصر	۱۷۶	
			یہ کتاب امراض رحم میں لکھی گئی ہے۔ رحم کے امراض کے ساتھ اجزاء رحم کی تشریح بھی دکھائی ہے۔ اس مبحث میں مؤلف نے بڑی تفصیل سے کام کیا ہے۔ اصول قدیمہ اور تحقیقات جدیدہ کو جمع کرکے اپنے مشاہدہ اور تجربہ کے موافق اس موضوع خاص کی تکمیل کی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ قد وضعت ہذا الکتاب بناءً علی طلب کثیر من اصدقائی۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶۔ بحسب ظہور الاعراض الثلاثیۃ۔ ابتدا میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ اس کتاب کا سال طبع تحریر نہیں ہے۔					
۴۵۵۴	۳۵۱	۸	امراض النساء معرب الجزء الاول المحتوی علی قسمین	معرب الدکتور احمد عیسیٰ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۶ھ قاہرہ سنہ ۱۹۰۸ء	۶۹۱	
			فرانسیسی زبان کی کتاب کی تعریب کی گئی ہے جس کا مصنف صموئیل پوتسی مدرس مدرسہ طبیہ					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">باریں وعلم فن امراض النساء ہے۔ اصل کتاب کی تعریب میں معرب نے حسب موقع ترمیم بھی کی ہے۔ یہ کتاب عورتوں کے رحمی امراض کی تفصیل میں ہے۔ رحم کی ساخت اس کی تشریح اس کے امراض ومعالجات وغیرہ کو حسب تحقیق قدیم وجدید بڑے بسط وشرح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ عمل جراحی کو بھی ضرورت کے موافق بتایا ہے۔ مفید اور نافع کتاب ہے۔ پوری کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے۔ جس میں دو قسمیں رکھی گئی ہیں پہلی قسم شروع کتاب سے صفحہ ۳۰۳ پر ختم ہوگئی۔ دوسری قسم کی ابتدا صفحہ ۳۰۵ سے اور ختم صفحہ ۶۹۰ پر ہے۔ خطبۂ کتاب کی عبارت سے اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ پوری کتاب کے کتنے حصے رکھے گئے ہیں۔ ظاہراً مکمل کتاب دو حصوں پر منقسم ہوگی۔ کتاب کے آخر میں مضامین کی فہرست اور ابتدا میں مقدمۃ المعرب بھی موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ - امراض النساء۔ الفصل الاول فی الطہر والتطہیر فی امراض النساء - خاتمہ صفحہ ۶۹۱ اطلب سقوط الرحم صحیفہ ۶۴۔ (مؤلف ومترجم کے حال کی تفصیل دریافت نہیں ہوئی۔)</td></tr>
<tr><td>۱۴۸۲</td><td>۲۸۳</td><td>۹</td><td>انوار آیات البینات ناتمام</td><td>حکیم علی نقی المخاطب بحکیم الممالک</td><td></td><td>قلمی</td><td>۹۴۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷½×۴ انچ۔ سطور ۱۷۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی وپیوند کاری زیادہ ہے۔ ابتدائی وانتہائی صفحہ پر چند مہریں سرخی سے کتبخانۂ سلیمان جاہ وغیرہ کی ثبت ہیں۔
یہ مجلد فن طب کے کلیات میں ہے۔ آخر سے ناتمام ہے۔ اس وجہ سے تمام مباحث کا استیعاب نہیں ہے۔ چار مقالوں پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں مسائل طبیہ کو تفصیل اور شرح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ تشریح اعضاء کا بیان بھی بڑی تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ - حمداً لمن جعل العناصر ارکاناً للتصویر ابداننا۔ عبارت ورق اخیر صفحہ ۹۴۲ - او حرق</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
مسنخنۃ ۱۶ وغیرہا۔ (مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)								
۱۹۲۳	۲۹۴	۱۰	برءالساعۃ مع رسالہ سقنقور	افضل الحکما و اکمل الاطبا، ابوبکر محمد بن زکریا الرازی المتوفی سنہ ۳۲۰ھ وقیل سنہ ۳۱۱ ہجری وسنہ ۳۰۰ ہجری		قلمی	۲۰	

تقطیع کتابت مع جدول رنگین ۶ ۱/۹ × ۳ ۱/۹ - ۳ - انچہ۔ سطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر موجود۔ پیوندکاری سے محفوظ۔

اس مجلد میں دو رسالے ہیں۔ (۱) برءالساعۃ (۲) رسالہ سقنقور۔ اول الذکر رسالہ زکریا رازی کا ہے۔ اس رسالہ میں اکثر امراض کے متعلق ایسے تدابیر و معالجے ذکر کئے ہیں جس سے ایک ہی ساعت میں مرض کا ازالہ ہوسکتا ہے۔ اس رسالہ کے تالیف کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وزیر ابی القاسم عبداللہ کے دربار میں اطبا کی ایک جماعت مکالمۂ علمی میں مشغول تھی۔ ہر شخص اپنے فہم و استعداد کے لایق طبی مسائل میں گفتگو کر رہا تھا۔ دوران گفتگو میں اطبا کے ایک گروہ نے ان امراض کے متعلق جو دفعۃً نہیں بلکہ تدریجا پیدا ہوتے ہیں۔ اظہار رائے کیا کہ ان کا ازالہ بھی تدریجا ہی ہوتا ہے۔ یہ تدریجی امراض دفعۃً زوال پذیر نہیں ہوسکتے۔ دوسرے گروہ اطبا نے اس سے انکار کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ایسے امراض کا ازالہ ایک ساعت میں بھی ممکن ہے۔ وزیر کو اس بات کے سننے سے استعجاب ہوا۔ اور زکریا رازی کو فہمائش کی کہ جو امراض ایک ساعت میں صحت پذیر ہیں اُن کو مدون کرکے کتاب کی صورت میں لایا جاوے۔ اس رسالہ کے دو قلمی نسخے مجلد اول نمبر ۲ و نمبر ۸ فن طب پر اور بھی موجود ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

عبارت شروع کتاب صفحہ ۲- بعد عبارت الحاقی- الحمد للہ کما ھو اھلہ و مستحقہ..... اما بعد فانی کنت عبارت خاتمہ صفحہ ۰- ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم-

رازی کی کنیت ابو بکر محمد نام- باپ کا اسم زکریا- شہر رے کا رہنے والا- دوسو چالیس (۲۴۰) ہجری مطابق ۸۵۴ مسیحی میں پیدا ہوا- ابتدا عمر سے تقریباً تیس برس تک وطن ہی میں رہا- آغاز جوانی میں گانے بجانے کا بڑا شایق تھا- عود وغیرہ کو خوب بجاتا تھا- پھر دفعۃً ان تمام لہو ولعب کو چھوڑ کر فلسفہ وغیرہ کی طرف متوجہ ہوا- اس کا سن تیس سال کچھ زیادہ تھا کہ "رے" سے بغداد آیا- اور وہاں علوم حکمیہ وطبیہ کی تکمیل کی بعض کا یہ بھی قول ہے کہ اس کو ابتدا ہی سے علوم عقلیہ کی تحصیل کا شوق تھا- ابھی وہ جوانی کی حد کو نہیں پہونچا تھا کہ ادب منطق فلسفہ میں بڑی مہارت پیدا کر لی- طبیعت موزوں واقع ہوئی تھی- شعر گوئی میں بھی ملکہ حاصل کر لیا- اس زمانہ تک علم طب کی طرف اس کو بالکل توجہ نہیں تھی- جب وہ بغداد پہونچا اور وہاں کے مشہور شفاخانہ میں گیا اور دوا سازوں سے ادویات کے متعلق کچھ سوال وجواب کی نوبت پہونچی تو اس کو طب کے فن کے ساتھ بھی دلچسپی پیدا ہو گئی- رفتہ رفتہ اس کا شوق یہانتک ترقی کر گیا کہ اس فن کی تحصیل پر کمر بستہ ہو گیا- اور علی بن ربن طبری سے صناعت طب کی تکمیل کی- اس فن میں اس کو وہ مرتبہ حاصل ہوا جو یونانی اطبا میں جالینوس کو تھا- یہی وجہ ہے جو اس کو جالینوس العرب کہا جاتا ہے- بغداد میں ایک زمانہ تک اس کا قیام رہا- مگر اس حیثیت سے کہ اس کو موطن ومسکن قرار دیا ہو- اس کی عادت تھی کہ ہمیشہ مشہور آباد شہروں کی سیاحت کرتا پھرتا- اور طب کے متعلق عجیب وغریب نمونے لوگوں کے سامنے پیش کر کے دنیا کو حیران بناتا- تشخیص امراض کے متعلق

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بہت سی نادر اور حیرت خیز حکایتیں اس کی مشہور ہیں۔ اس کی طبیعت جدت پسند اور نکات آفریں واقع ہوئی تھی۔ زیادہ تر اس کا قیام بلادِ عجم میں رہتا۔ اس لئے کہ یہی مقامات اس کے اور اس کے اعزا کی اصلی موطن تھے۔ حکماء اور اطباء کی کتب قدیمہ کے اہم اور مشکل مسائل کا حل بڑی تحقیق کے ساتھ کرتا۔ امراض کی تشخیص قبل از وقوع صرف انسان کی صورت دیکھکر کرلیتا اور اس پر حکم لگا دیتا۔ بیشتر اس کا حکم صحیح نکلتا۔ انہیں خصوصیات کی بنا پر تمام اطباء میں اسکو امتیاز حاصل تھا۔ اور ایک عالم اس کے فضل وکمال کا معترف بنگیا تھا۔ بےنظیر طبیب۔ جالینوس وقت اوحدِ زمانہ۔ فریدِ عصر مانا جاتا تھا۔ ہمیشہ کتب بینی اور تالیف میں مستغرق رہتا۔ خلوت وجلوت میں کبھی اس کا قلم لکھنے سے نہیں رکتا۔ یہ فیلسوف زمانہ حکمت وطب کے علاوہ اور بہت سے علوم وفنون میں ماہر تھا۔ فن کیمیاء میں بھی خاص ملکہ رکھتا تھا۔ علمی کمالات سے قطع نظر بڑا سخی۔ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا۔ بیماروں پر بیحد مہربان۔ غرباء کا ہمدرد۔ مساکین ومحتاجین کا دوست واقع ہوا تھا۔ عمر کے آخری حصہ میں نابینا ہوگیا۔ اس کے عقائد سوفسطائی اور حکماء طبعی کے ساتھ بہت مشابہ تھے۔ اس کے مصنفات کثرت سے ہیں۔ عیون الانباء وغیرہ میں مولفات کے اسماء ڈیڑھ سو سے زیادہ مفصلا لکھے ہیں۔ یہاں چند مشہور مصنفات مفصلہ ذیل لکھے جاتے ہیں۔ اس کی وفات کی تاریخ میں کئی قول ہیں ۲۹۹ھ ۔ ۳۰۰ھ ۔ ۳۲۰ھ ۔ ۳۶۴ھ ۔ زیادہ تر اتفاق تین سو بیس (۳۲۰) ہجری مطابق ۹۳۲ مسیحی پر دیکھا گیا ہے۔

اسماء مؤلفات

الحاوی فی الطب۔ یہ کتاب فن طب میں رازی کی تصانیف میں جلیل القدر اور مفید ہے۔ اسمیں متقدمین اطباء کے مستند اقوال معالجات امراض کے متعلق لکھے ہیں۔ اس کتاب پر وہ اپنی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حیات میں نظر ثانی نہ کرسکا۔ اس لئے اس میں تہذیب و ترتیب کے اعتبار سے نقصان رہگیا۔ علم المعانی یہ کتاب اخلاق و تہذیب نفس کے متعلق ہے۔ اس کتاب میں بیس فصول ہیں۔ سمع الکیان۔ علم طبعی کا رسالہ ہے۔ کتاب فی کیفیۃ الابصار۔ اس کتاب میں اُن لوگوں کا رد ہے جو ابصار میں خروج شعاع کے قائل ہیں۔ کتاب فی علل المفاصل والنقرس وعرق النسا۔ اس کتاب میں بائیس فصلیں ہیں۔ کتاب الحیل۔ اس کتاب میں طبی چٹکلے اور نسخے مذکور ہیں۔ کتاب فی ان الصناعۃ الکیمیا صناعۃ اقرب الی الوجود۔ اس کتاب میں کیمیا کو ممکن الحصول بتایا ہے۔ کتاب فی ان الحمیۃ المفرطۃ لا یحفظ الصحۃ۔ اس کتاب میں اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ زیادہ پرہیز اور دوا کے استعمال میں عجلت۔ غذا کا کم کھانا حفظ صحت کا سبب نہیں ہوتا۔ مقالہ۔ اس بیان میں کہ کم درجہ کا طبیب مریض پر اُس کے خواہشات کے روکنے میں سختی کرتا ہے۔ مقالہ فی الجدری والحصبۃ اس میں چودہ ابواب ہیں چیچک او خسرہ کے بیان میں ہیں۔ کتاب من لایحضرہ الطبیب۔ اس کتاب میں علاج کے طریقے ایسے سہل لکھے ہیں کہ طبیب کے نہ ملنے کی صورت میں ہوشیار آدمی خود کرسکتا ہے۔ کتاب الادویۃ الموجودۃ بکل مکان اُن دواؤں کے بیان میں جو ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ کتاب فی الرد علی الجاحظ۔ مذمت فن طب کا رد ہے۔ (عیون الانباء۔ اخبار العلماء باخبار الحکماء وغیرہما۔)					
			رسالہ ستفقور	الشیخ الموفق شمس الریاستہ ابو العشائر ہبۃ اللہ بن زین بن حسن بن افرائیم بن یعقوب بن اسماعیل بن جمیع الاسرائیلی۔				
			مجلد مذکورہ بالا کا موخر الذکر رسالہ ہے۔ صفحہ دس سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ستفقور کی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ماہیت۔ مقام پیدائش شناخت۔ افعال و خواص کو تفصیل و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۔ قال هبة الله المستنقو حیوان ..... یکون بنیل مصر۔ عبارت ختم صفحہ ۲۰۔ اورد تاه فیہا منہا کفایۃ فلیکن هذا آخرها۔

ابن جمیع مصر کے نامور اطبا میں تھا۔ مصر میں دو ہی شخص اِس فن میں یگانہ روزگار ہوئے ہیں۔ علی بن رضوان۔ ابن جمیع یوں تو تمام علوم و فنون میں اِس کو پوری پوری مہارت حاصل تھی۔ مگر فن طب میں اِس کا پایہ بہت بلند تھا۔ اِس فن کے معالجات و تدابیر میں قوت اجتہادی رکھتا تھا۔ تشخیص امراض کو نادر اور تعجب انگیز قصص اس کے مشہور ہیں۔ فسطاط مصر میں اس کا تولد ہوا۔ فن طب میں اس کا شیخ ابی نصر عدنان بن العین زربی ہے۔ ایک مدت تک ابی نصر کی خدمت میں رہکر دقائق طبیہ میں واقفیت حاصل کی۔ تدریس علوم کا بڑا شائق تھا۔ بڑے بڑے ذی استعداد طلبا اسکے حلقۂ درس میں جمع رہتے۔ اِسکے ممتاز شاگردوں میں شیخ سدید بن ابی البیان بڑا فاضل طبیب گزرا ہے۔ ملک الناصر سلطان صلاح الدین بن ایوب کا درباری طبیب تھا۔ صلاح الدین اِس کی بیحد قدر و منزلت کرتا۔ علاج و معالجہ میں اسی کے مشورہ پر پورا بھروسہ رکھتا۔ صلاح الدین کے واسطے تریاق فاروق کبیر کا بھی نسخہ اس نے تیار کیا تھا۔ ابن جمیع کے کتب مصنفہ مشہورہ کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد۔ کتاب التصریح بالمکنون فی تنقیح القانون۔ رسالہ فی طبع الاسکندریہ۔ اِس رسالہ میں اسکندریہ کے آب وہوا کا ذکر کیا ہے۔ رسالہ الی القاضی المکین ابی القاسم علی بن الحسین فیما یعتمدہ حیث لا یجد طبیبا۔ اس رسالہ میں معالجات کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ جو طبیب نہ ملنے کے وقت میں کارآمد ہوسکیں۔ مقالہ فی اللیمون وشرابہ ومنافعہ۔ مقالہ فی الراوند ومنافعہ۔ مقالہ فی الحدبۃ۔ الرسالۃ السیفیۃ فی الادویۃ الملوکیۃ۔ یہ رسالہ معالجۂ قولنج میں ہے۔ ابن جمیع کا سال وفات

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>سنہ کتابت قلمی یا طبع</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">معلوم نہیں ہوا۔
(عیون الانبا فی طبقات الاطبا ۔)</td></tr>
<tr><td>۱۲۶۴</td><td>۲۷۰</td><td>۱۱</td><td>بصائر الطب</td><td>الحکیم ابو علی حافظ محمد محسن رضا الدہلوی المتوفی سنہ ۱۲۴۰ھ</td><td>سنہ ۱۲۱۹ھ</td><td>قلمی سنہ ۱۲۳۳ھ</td><td>۲۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۱۱×۷۔ انچہ سطور انتیس ۲۹۔ کاغذ دہلی خط نسخ معمولی۔ جدول و باریکا سرخ وسبز کاتب حافظ شیخ محمد احسن قادری۔ اثر کرم و پیوند کاری قلیل۔
فن طب کی مختصر کتاب ہے۔ کلیات و معالجات ضروری قدر لکھی ہیں۔ بعض اوراق کے حواشی پر نسخجات متفرقہ اور دیگر فوائد لکھے ہوئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ سُبحان من صوّر بالماء الانسان۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۳۔ وعافنی من بلیاتک یا ارحم الراحمین۔
مؤلف کتاب نے خطبہ میں اپنا نام ابو علی لکھا ہے۔ حیث قال فیقول اَلْاَذُّ عباد اللہ الصمد ابو علی بن مظفر خان بن غوث محمد خان بن شجاع الولی الدھلوی۔ خاتمہ میں کاتب نے مؤلف کا نام حافظ محمد محسن رضا تحریر کیا ہے۔ کتاب کے ابتدائی صفحہ پر بھی کاتب نے حافظ محمد محسن کی تاریخ وفات وغیرہ نظم میں لکھی ہے۔ اس سے بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مؤلف محسن رضا ہیں۔ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کی کنیت ابو علی اور نام محسن رضا ہو خطبہ میں صرف کنیت پر ہی اکتفا کیا ہو۔ (اس مؤلف کا تفصیلی ترجمہ نہیں ملا۔)</td></tr>
<tr><td>۴۱۹۸</td><td>۳۴۰</td><td>۱۲</td><td>البیان فی اصل تکوین الانسان</td><td>الفاضل حضرۃ السید احمد دام ظلہم بن احمد بن یوسف الحسینی</td><td>سنہ ۱۳۲۸ھ</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۹ھ مصر</td><td>۲۰۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابقات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								مؤلف نے کتاب الام کی شرح لکھی ہے۔ جو فصل فصل الجمعۃ تک۔ رسالہ ہذا کی تالیف کے وقت تک ہو چکی ہے۔ اس شرح میں کتاب الطہارۃ کے بیان میں غسل عن الجنابۃ کے موقع پر منی حیض وغیرہ کی بحث مطول ہو گئی۔ اس لئے کہ اس تذکرہ میں منی وحیض کے تمامی حالات جن کا تعلق رحم وخصیین وتناسل واعضاء تناسل سے ہے بیان کرنا پڑا۔ بہت بڑا کام یہ کیا گیا کہ اس مبحث کے ذکر میں اقوال اطباء ومسائل شرعیہ کے توافق کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ اس بحث کے پورے کرنے کے بعد مؤلف نے محسوس کیا کہ یہ طولانی تحریر بر موقع کتاب سے متجاوز ہو گئی۔ اس لئے اس مفصل بیان کو رسالہ کی صورت میں کتب طبیہ کے عنوان سے مستقل رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس رسالہ کے بعض بیانات میں مسائل شرعیہ کی بھی تصویر کھینچی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ اوجد من العدم الخلائق..... وبعد فیقول افقر العبید الی ربہ الغنی۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۹۔ وھو حسبی ونعم الوکیل الی قول۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ من شہر صفر الخیر ۱۳۲۵ھ۔ رسالہ کے ختم کے بعد چند تقاریظ علماء عصر کی اور فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ (فاضل مؤلف اسی دور جدید کے فضلاء میں ہیں۔)
	۲۸۵	۱۳	التحفۃ الحامدیہ فی الصناعۃ التکلیسیہ	مسیح الملک الحکیم محمد اجمل خان بن حکیم محمود خاں دہلوی المتوفی ۱۳۴۶ھ		مطبوعہ ۱۸۹۹ء مجتبائی دہلی	۳۲	استعمال کشتہ جات کے بارہ میں جو کلیۃً ممانعت کی جاتی ہے۔ اس رسالہ میں اس کلیہ کو توڑا ہے۔ اور کشتہ جات کے منافع کو بڑی خوبی کے ساتھ بتایا ہے۔ ان کے بنانے اور استعمال کے طریقے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ لکھے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق المعادن متفننۃ الاقسام۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								مؤلف علام غفرہ اللہ المنعام دہلی کے مشہور و مستند خاندان اور حکیم محمد شریف خاں متوفی ۱۲۳۲؁ ہجری کی اولاد میں ہیں۔ آپ کی حذاقت اور طبابت کی شہرت شرقاً و غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی ولادت بارہ سو چوراسی (۱۲۸۴) ہجری دہلی میں ہوئی۔ رشد و ہدایت اور ذکاوت و فطانت کے آثار بچپن ہی سے آپ میں نمودار تھے۔ سب سے پہلے ابجد خوانی کے بعد حفظ قرآن شریف کی طرف توجہ فرمائی۔ خدا کے فضل سے حافظہ قوی پایا تھا۔ تھوڑی مدت میں پورا قرآن پاک حفظ کر کے مجمع کثیر میں دہلی کی مسجد شریف خاں میں محراب سنائی۔ پھر ضروری قدر فارسی پڑھنے کے بعد علوم عربیہ درسیہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ صرف۔ نحو۔ معانی و بیان۔ ادب منطق۔ فلسفہ۔ حدیث۔ تمام علوم متعارفہ کی چند سال میں تکمیل کر لی۔ ان علوم میں آپ کے اساتذہ پیر جی صدیق احمد دہلوی۔ مولوی عبد الحق مؤلف تفسیر حقانی۔ مرزا عبد اللہ بیگ وغیرہم ہیں۔ درسیہ علوم سے فارغ ہو جانے کے بعد خاندانی فن شریف طب کی طرف توجہ کی۔ اس فن کی ابتدائی کتابیں اپنے والد ماجد حکیم محمود خاں صاحب سے پڑھیں اور انتہائی تعلیم کو برادر معظم حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب مرحوم سے پورا کیا مطب کا شغل بھی انہیں حضرات کی صحبت بابرکت میں رہا۔ جب اس فن میں علماً و عملاً پوری پوری مہارت پیدا ہو گئی تو آپ کو پرانی پرانی کتب متقدمین کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ التزاماً ایک معتدبہ وقت اس کام کے واسطے مقرر کیا۔ طبیعت موزون اور مناسب واقع ہوئی تھی۔ بہت جلد اس فن کے بڑے بڑے مشکلات حل ہو گئے۔ اور اس فن میں ایسے خصوصیات آپ کے ساتھ مختص ہوئے جس کا نظیر متقدمین و متاخرین میں دیکھا نہیں جاتا۔ طب کے علاوہ فن ادب سے بھی آپ کو بیحد دلچسپی و مناسبت تھی۔ ادب عربی۔ فارسی۔ اُردو میں نظماً و نثراً پوری پوری قوت رکھتے تھے۔ تینوں زبانوں میں آپ کا کلام منظوم و منثور کثرت سے ہے۔ نظم میں اپنا تخلص شیدا فرماتے ہیں۔ بطریق مشتے نمونہ از خروارے ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

وموازنہ تیزی طبع کسی قدر کلام نظم عربی، فارسی، اردو نقل کیا جاتا ہے نظم عربی طب کے متعلق ہے

الویل للطب القدیم وبجمہ — ففقد اعترتہ غمامۃ سوداء
من بعد ما کانت شموس نہارہ — فیہا المزضل الہدی استہداء
اسفا علی اہل الزمان لانہم — قد اہملوا ما شانہ استقصاء

نظم فارسی
امیدم در دل و دل در برم مستانہ مے رقصد — مگرمے در خم و خم در میخانہ مے رقصد
بیا اے خام کار عشق و با چشم بصیرت بیں — کہ گرد شمع در محفل چسان پروانہ مے رقصد
حجاب از رخ چو بردای فغان از انجمن خیزد — اگر دیوانہ می رقصد اگر فرزانہ می رقصد
بدہ دور دے ز جام باوہ خواران و انگشن بنگر — کہ شیخ شہر با رندان چہ مستانہ می رقصد

نظم اردو
بالیں پہ میرے اسکے بلانیسے کیا حصول — میں جی گیا تو وقعت بیداد گر گئی
کچھ چلتی پھرتی چھاؤں نظر آئی کائنات — دیکھا جہاں کو خوب جہاں تک نظر گئی
تو ہی بتا علاج تو اے باد صبح دم — آشفتگان طرہ طرار کیا کریں

باوجود قلت فرصت اور کثرت مشاغل تالیف کا بھی آپ کو ذوق تھا متعدد کتابیں زبان عربی اور اردو میں آپ کی مولفہ موجود ہیں۔ کچھ مطبوع ہو چکی ہیں کچھ غیر مطبوع ہیں۔ الساعاتیہ۔ القول المرغوب فی الماء المشروب۔ یہ رسالہ طالب علمی کے وقت لکھا ہے۔ ازالۃ الحزن عن اسیر البدن۔ التحفۃ الحامدیۃ فی الصناعۃ الکلیتیۃ۔ الوجیزہ۔ مقدمۃ اللغات الطبیۃ۔ حاشیہ شرح اسباب تا بحث سرسام ناتمام وغیرہ یہ کتابیں عربی زبان میں ہیں۔ الطاعون۔ اردو زبان کا رسالہ ہے۔

اس فن طب میں طبیعت کی دسترس اور ذہن و ذکا کی رسائی سے قوت اجتہادی کا مرتبہ آپ کو حاصل تھا۔ اسی خاص ملکہ کی بنا پر قدما کے بعض اقوال میں محققانہ ترمیم کی ہے۔ جو اہل انصاف کی نظر میں لایق قدر اور قابل وقعت ہے۔ علمی کمالات کے علاوہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق صفحات	کیفیت

بہت سے اوصاف حمیدہ کے ساتھ آپ متصف تھے۔ ایثار خیرخواہی انام حمیت اسلام۔ خوش خلقی، غربا پروری وغیرہ وغیرہ۔ یونانی طب جو اس زمانہ میں مردہ ہوگئی ہے۔ آپ کا ذاتی منشا اور دلی خواہش تھی کہ اس کو پھر زندہ کر دکھائیں۔ اس مدعا کے پورا کرنے کیواسطے ہر ممکن کوشش کے ساتھ آپ سرگرمی رکھتے تھے۔ دہلی میں ایک طبی کالج بڑے پیمانہ پر قائم کیا جس میں علاوہ فن طب کے ویدک کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ مدرسہ دائیاں اور زنانہ شفاخانہ بھی اس میں رکھا گیا ہے طبی کاموں کو اہمیت دینے کی غرض سے آپ نے یورپ کا سفر بھی کیا۔ دمشق میں مجمع علمیہ کے آپ ممبر بھی تھے۔ آپ کی تصویر بھی وہاں موجود ہے۔

بہت زمانہ اس ریاست سے آپ کو ملازمت کا تعلق رہا۔ خاص سرکاری طبیب کے ساتھ منسلک تھے۔

۲۷ رجب شب پنجشنبہ تیرہ سو چھیالیس (۱۳۴۶) ہجری مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء عیسوی کو مرض وجع الفواد سے تقریباً تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں رام پور میں دفعۃً انتقال فرمایا۔ رامپور میں تجہیز و تکفین و جماعت کثیر کے ساتھ نماز جنازہ ہونے کے بعد بذریعہ موٹر گاڑی دہلی جنازہ گیا۔ وہاں پنجشنبہ کے روز آخر دن میں جم غفیر کے ساتھ مکرر نماز جنازہ مسجد جامع کے سامنے میدان میں پڑھی گئی اور بعد نماز مغرب اپنے آبا و اخوان کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ یہ مختصر حال کچھ اپنے مشاہدہ اور کچھ ثقات کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			روایت سے تحریر کیا گیا۔ (جامع اوراق۔)					
۴۵۰۱	۲۵۳	۱۴	التحفۃ المرضیۃ فی القواعد الصحیۃ	عبد الرحمن احمد خلف المصری الحنفی المدرس بالازہر الشریف	۱۳۲۶ھ	مطبوعہ ۱۳۲۹ھ مصر سنہ ۱۹۱۰ء	۴۰	
			اس کتاب میں اصول صحت کو بتایا گیا ہے بہتّہ ضروریہ میں تصرف کے طریقے جو قواعد طبیہ کے موافق ہیں لکھے گئے ہیں۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے بہت سے فوائد کا ذخیرہ ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الصحۃ مرکز الفضائل السامیۃ ..... امابعد فہذا المختصر فی القواعد الصحیہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ و اللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب					
۲۰۹۳	۳۰۷	۱۵	تدبیر الاطفال	الدکتور اسکندر جرجی بک		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۳ء	۲۶۵	
			اس کتاب میں جنین کی حفاظت۔ حاملہ کی تدبیر۔ وضع حمل کے بعد جن احتیاطوں کی ضرورت ہے اُن کا ذکر۔ تولد کے وقت سے چودہ پندرہ برس کی عمر تک بچوں کے رکھ رکھاؤ کا طریقہ۔ اُن کے امراض و معالجات قدیم و جدید دونوں طرح کی تحقیق کے ساتھ لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ مقدمہ الی الامہات ایتہا السیدۃ النجاشیۃ للذی سریر ..... کانہ الملائکۃ الحارس۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۴۔ تریاق جونلس ضد السم ملحق ۵۰۱۔ انتھی۔ الی قول امین۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ (مؤلف ملّت حال کے اکابرین میں ہیں۔)					
۲۹۵۴	۳۱۲	۱۶	تدبیر صحۃ الحامل والنفساء والطفل (معرب)	معرب الدکتور فرا	سنہ ۱۹۰۵ء	مطبوعہ مصر	۲۷۷	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ کتاب بھی طب جدید میں ہے۔ اصل کتاب فرانسیسی زبان میں تالیف ہوئی ہے جس کا مولف فاضل دکتور آدہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۹ء عیسوی اس کتاب کا سال تالیف ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں یہ کتاب لغۃ فرنساویہ سے عربی زبان میں معرب ہوئی۔ چار اجزاء پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ الجزء الاول تدبیر صحۃ الحامل الجزء الثانی تدبیر صحۃ النفساء۔ الجزء الثالث تدبیر صحۃ الطفل اثناء السنۃ الاولیٰ۔ الجزء الرابع تدبیر صحۃ الطفل اثناء السنۃ الثانیۃ۔ ابتداء میں دو مقدمے لکھے ہیں۔ ایک معرب کا دوسرا مولف کا کتاب کے ساتھ فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ آغاز عبارت مقدمہ معرب صفحہ ۳۔ اصل حضرۃ الزمیل الفاضل الدکتور آدہ ھذا الکتاب باللغۃ الفرنساویہ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۷۷۔ من الاطعمۃ الدھنیۃ قبل نہایۃ السنۃ الاولیٰ۔ (معرب و مولف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)					
۴۷۵۵	۳۵۴	۱۷	تذکرہ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب مع النزھۃ المبہجہ الجزء الاول	الحکیم الماہر الشیخ داؤد بن عمر الانطاکی المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ وقیل سنہ ۱۰۰۵ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ	۳۵۲	
			یہ کتاب مسائل طبیہ اور دقائق حکمیہ کی جامع۔ فن طب میں معتبر و مستند مانی جاتی ہے۔ کلیات و معالجات۔ فن ادویہ مفردہ و مرکبہ۔ نکات غریبہ اور لطائف عجیبہ کا مجموعہ ہے۔ پوری کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب و خاتمہ پر مشتمل ہے۔ المقدمۃ فی تعداد العلوم المذکورۃ فی ھذا الکتاب۔ الباب الاول فی کلیات ھذا العلم۔ الباب الثانی فی قوانین الافراد والترکیب۔ الباب الثالث فی المفردات و المرکبات۔ الباب الرابع فی الامراض وما یخصہا من العلاج۔ الخاتمۃ فی نکت وغرائب ولطائف وعجائب۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس مطبع میں پوری کتاب دو حصوں علیحدہ علیحدہ پر رکھی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ اس میں مقدمہ کتاب اور تین ابواب ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ سبحانك یا مبدع موادالکائنات بلا مثال سبق..... وبعد فتقسم انواع الانسانی بعضها بعضاً اظہر۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۱۔ او نبات مغربی اصفر الزهر یلصق الجراحات۔ اس حصہ کے مضامین کی فہرست بھی آخر میں منضم ہے۔					
۴۱۵۵	۲۵۵	۱۰	تذکرہ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب مع النزہتہ المبہجہ (الجزء الثانی)	الحکیم الماہر الشیخ داؤد بن عمر الانطاکی المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ وقیل سنہ ۱۰۰۵ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ	۲۰۴	
			یہ دوسرا حصہ ہے چوتھا باب اور خاتمہ اس میں مذکور ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الباب الرابع فی تفصیل احوال الامراض الجزئیۃ واستقصاء اسبابہا وعلاماتہا وضروب معالجاتہا الخاصۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ وکان اللہ لنا عونا علے امور الدنیا والاخرۃ امین۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے مجلد اول فن طب نمبر ۳۳ و ۳۴ پر بھی درج ہیں۔					
			النزہتہ المبہجہ فی تشحیذ الاذہان وتعدیل الامزجہ (الجزء الاول)	ایضاً				
			یہ کتاب متذکرہ بالا کتاب کے حاشیہ پر ہے، اس کے بھی دو حصے رکھے ہیں۔ پہلا حصہ کتاب مذکورہ کے پہلے حصے کے حاشیہ پر۔ دوسرا حصہ دوسرے حصہ کے حاشیہ پر۔ قواعد طبیہ اور مسائل حکمیہ الٰہیہ میں جلیل القدر کتاب ہے بہت سے فوائد علمی اور مطالب عملی کا ذخیرہ بنایا گیا ہے۔ اس کتاب میں					

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			علاوہ مسائل طبی کے۔ اس کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ علم طب کو کلیات اور فلسفیات سے ماخوذ مانا جاوے اس فن میں یہ بے نظیر کتاب ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۳۔ سبحان من سجدت له جباه الاجرام مماش و ناتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱۔ والادهان الملينة كالبنفسج					
			الزہتہ المبہجہ فی تشحیذ الاذہان تعدیل الامزجہ (الجزء الثانی)	الحکیم الماہر الشیخ داؤد بن عمر الانطاکی المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ وقیل سنہ ۱۰۰۵ ہجری				
			یہ دوسرا حصہ ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ قال الفرق بالمسودہ بالذات هي الاولى قد قه جت لمه حاشیہ صفحہ ۳۰۴۔ عدد ذکر الذاکرین وسهو الغافلين امين۔ اس کتاب کے چند قلمی نسخے مجلد اول نمبر ۲۵۶ سے نمبر ۲۶۰ تک فن طب میں اور بھی موجود ہیں۔ مؤلف کتاب شیخ داؤد" علوم حکمیہ کے ماہر اور فن طب سے پورے باخبر تھے۔ اپنے زمانہ کے راس الاطباء اور اعجوبتہ الدہر مشہور ہوئے۔ ان کا مولد و منشا شہر انطاکیہ تھا۔ مگر مصر کو جائے قیام اور وطن بنا لیا تھا۔ آپ کے باپ رئیس البلد اور باہمت بڑے سخی شخص تھے۔ ایک مسافر خانہ خاص واردین وصادرین کی آسائش کی غرض سے اپنے صرف سے بنا کر رکھا تھا۔ مسافرین کی تواضع کھانے وغیرہ سے نہایت خوشدلی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ کرتے۔ شیخ داؤد باپ کی حیات تک انطاکیہ ہی میں رہے اور انہیں سے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی۔ والد کے انتقال کے بعد مصر و قاہرہ و دمشق کا سفر کیا۔ اس سفر میں بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات وصحبت کا اتفاق رہا۔ دمشق میں ابی الفتح اور شیخ عامری اور علاء الدین العمادی سے بہت سا استفادہ کیا۔ ابو المعالی الطالوی روایت کرتے ہیں کہ شیخ داؤد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں سن شعور کو پہونچا تو ایک مدت تک ایسے سخت وجع مفاصل رہی ہیں					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مبتلا رہا کہ قیام و قعود سے بھی عاجز تھا۔ اس عرصہ میں صرف قرآن شریف میں نے حفظ کر لیا تھا اور کچھ ضروری ابتدائی کتابیں بھی پڑھ چکا تھا۔ اسی زمانہ میں عجم کے ایک بڑے فاضل جنکا نام محمد شریف تھا میرے یہاں مسافر خانہ میں مقیم ہوئے۔ میری یہ حالت دیکھ کر معالجہ شروع کیا۔ خدا کے فضل سے اُن کا علاج ایسا مفید ہوا کہ میں بہت جلد بالکل صحیح و تندرست ہو گیا۔ شیخ داؤد کا دستور تھا کہ مستفسرین مسائل طبیہ کے جواب میں رسائل تالیف کر دیتے۔ شعر گوئی کا بھی مذاق رکھتے۔ رسائل و اشعار و کتابیں مولفہ ان کی بہت ہیں۔
تذکرہ اولی الالباب اور کتاب النزہتہ کے علاوہ۔ الدرۃ المنتخبہ فیما صح من الادویۃ المجربہ۔ رسالہ فی الحمام۔ شرح قصیدۃ النفس للشیخ الرئیس مشاہیر مولفات میں ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ایک سال کر کچھ کم قیام کرنے کے بعد وہیں وفات پائی۔ حاجی خلیفہ نے ان کی سال وفات کے متعلق دو قول لکھے ہیں۔ ایک ہزار آٹھ (۱۰۰۸) اور ایک ہزار پانچ (۱۰۰۵)۔ اول الذکر تو بحوالہ کتاب خلاصۃ الاثر لکھا ہے۔ اور ثانی الذکر کے متعلق کوئی حوالہ تحریر نہیں کیا۔ انطاکی کی نسبت انطاکیہ کی طرف ہے جو شام کی آبادی میں مشہور شہر ہے۔ انساب السمعانی میں لکھتے ہیں۔ انطاکی بفتح الالف وسکون النون وفتح الطاء المھملۃ وفی آخرھا الکاف ھذہ النسبۃ الی بلدۃ یقال لھا انطاکیہ۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)</td></tr>
<tr><td>۲۰۰۱</td><td>۲۸۶</td><td>۱۹</td><td>تذکرہ قلیوبی مع کتاب الرحمۃ</td><td>الجھر الفائق والطبیب اللائق الشیخ احمد بن احمد بن سلامۃ المصری القلیوبی الشافعی المتوفی سنہ ۱۰۶۹ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ</td><td>۶۴</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) متن میں (۲) حاشیہ پر۔ یہ فن طب کی مختصر اور جامع کتاب ہے تمام مسائل طبیہ کو اختصار کے ساتھ منضبط کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل نوع الانسان اکمل الانواع۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم۔ (علامہ قسطیلی کا ترجمہ مجلد ثانی فن فقہ عربی نمبر ۹۷۰ کے تحت میں لکھا گیا۔)					
			کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ	العلامۃ الشیخ مہدی بن علی بن ابراہیم الصُّبیری الیمنی المہجمی التعزی المتوفی ۸۱۵ھ				
			یہ دوسرا نمبر ہے جو کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے مختصر کتاب ہے مفید اور جامع مسائل طبیہ نظریہ وعملیہ پانچ ابواب پر پوری کتاب منقسم ہے۔ الباب الاول فی علم الطبیعۃ۔ الباب الثانی فی طبائع الاغذیۃ والادویۃ الباب الثالث فیما یصلح للبدن فی حال الصحۃ۔ الباب الرابع فی علاج الامراض الخاصۃ الباب الخامس فی علاج الامراض العامۃ۔ آغاز کتاب حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اخترع من العدم الموجودات واظہر الی الوجود الکائنات.... وبعد فہذا المختصر وضعتہ الخ۔ خاتمہ کتاب حاشیہ صفحہ ۴۰۔ وینسی الشہادۃ عند الموت.... وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ دو نسخے قلمی کتاب کے مجلد اول میں تحت نمبر ۹۰۸ اور نمبر ۸۰۷ پر بھی درج ہیں۔ مگر وہاں مصنف کتاب کے نام میں سخت غلطی واقع ہوئی ہے کہ بجائے مہدی بن علی صبیری کے ابراہیم بن عبدالرحمن					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								الازرق کو مولف کتاب قرار دیا ہے۔ حالانکہ ابراھیم بن عبدالرحمن کی کتاب الرحمۃ دوسری ہے۔ اس کتاب مطبوعہ کے ابتدائی صفحہ میں مولف کے نام کے ساتھ الصبیری لکھا ہے۔ اکتفاء القنوع مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۲۶ پر بھی یہی لفظ (الصبیری) تحریر ہے۔ کشف الظنون جلد اول مطبوعہ مصر کے صفحہ ۴۰۹ پر بجائے (الصبیری) الصنبری نون کے ساتھ اور اس کے بعد لفظ (الیمنی بھی لکھا ہے۔ انساب السمعانی میں نہ تو لفظ (صبیری) مذکور ہے اور نہ لفظ "صنبری" بلکہ (الصُّبری) بضم الصاد المہملۃ وفتح الباء الموحدہ وفی آخر الراء لکھا ہے۔ اس نسبت کے متعلق اسی کتاب السمعانی میں لکھتے ہیں۔ ھذہ النسبۃ الی صبیر وھو اسم لجد ابی بکر محمد بن عبدالرحمن بن صبیر القاضی الصبری من اھل بغداد احد اصحاب الرای کان یتولی القضاء بعسکر المھدی وھو ممن اشتھر بالاعتزال وکان یعد من عقلاء الرجال ولد فی سنۃ عشر وثلثمائۃ ومات فی الحجۃ ثمانین وثلثمائۃ۔ انتہی مؤلف کا مفصل حال سوا تحقیق سال وفات معلوم نہیں ہوا۔ کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کے نام سے دو کتابیں اور بھی ہیں۔ ایک علامہ سیوطی کی تالیف جس کا حال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۴ پر تحریر ہے دوسری شیخ ابراہیم بن عبدالرحمن بن ابی بکر الازرق کی مولفہ ہے۔ جو کتاب تسہیل المنافع فی الطب کے مولف ہیں۔
۲۳۸۸	۲۹۵	۲۰	التصریف لمن عجز عن التالیف المشہور بالزھراوی	الطبیب الفاضل ابوالقاسم خلف ابن عباس الاندلسی الزہراوی المتوفی سنہ ھ ہجری المطابق سنہ ۱۱۶ء		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۶ھ لکھنؤ	۲۴۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								فن طب میں یہ کتاب بے مثل تالیف ہوئی ہے۔ عمل جراحی جو یونانی طب کا جزو اعلیٰ ہے۔ زمانہ دراز سے اطبا نے نظر انداز کر رکھا تھا۔ اس نسخہ میں اسی فن جراحی کی تکمیل کی گئی ہے۔ آلات جراحی کے اشکال وصور نہایت وضاحت کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ داغ لگانا فصد کھولنا سینگی و پچھنے کا طریقہ۔ زخم کی چیر پھاڑ۔ ٹوٹی ہڈی کا باندھنا۔ جوڑ و نکا ملانا۔ جنین مردہ و تیر کا نکالنا وغیرہ۔ بڑی خوبی و مفصل بیان کے ساتھ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا تین ابواب پر منقسم اور ہر ہر باب متعدد فصول پر مشتمل ہے۔ الباب الاول فی الکی بالنار والکی بالدواء الحاد وصور الآلات و حدید الکی وکل مایحتاج الیہ فی العمل بالید۔ الباب الثانی فی الشق والفصد والحجامة و الخراجات واخراج السهام ونحو ذلك۔ الباب الثالث فی الجبر و الخلع و علاج الوثی و نحو ذلك۔ تتبع سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کتاب میں فن طب کے دونوں حصے۔ نظری عملی۔ رکھے گئے ہیں۔ گو نسخہ ہذا صرف عمل بالید کے ساتھ مختص ہے۔ مگر اغلب یہ ہے کہ اس کتاب کا پورا نسخہ بھی کسی جگہ ضرور ہوگا۔ اس کتاب کا عبرانی اور لاطینی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اِس مجلد کے ابتدا میں مفصل فہرست مضامین کتاب منضم ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ قال الحکیم الفاضل خلف ابن عباس الزهراوی واضع هذا الکتاب رحمه الله لما حملت لکم یا بنی هذا الکتاب..... هی جزء العمل بالید۔ خاتمۂ کتاب صفحہ ۲۳۶۔ فذلك لبقی بجاهك و اسلم لغرضك انشاء الله عز وجل۔ علامہ زہراوی اطبا عرب میں نامور اور مشہور طبیب تھا۔ فن جراحی میں بھی اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا اس کا ہمسر نہ ہو سکا ادویہ کی شناخت میں خاص ملکہ رکھتا تھا۔ معالجہ امراض میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			پوری قوت اور کامل دسترس حاصل تھی۔ بلدۂ زہرا میں اس کا تولد ہوا۔ یہ شہر قرطبہ اندلس کے جوار میں آباد ہے جس کو بنی امیہ کے امیر ثامن عبد الرحمٰن نے اپنی محبوبہ (زہرا) کیواسطے بنایا تھا جو اُسکے نام سے مشہور ہوگیا مؤلف بھی اسی مقام کے رہنے کی وجہ سے زہراوی کے ساتھ ملقب کیا گیا۔ زہراوی بولس طبیب یونانی کا ہم مشرب تھا۔ اُس کے یہاں علاج کا طریقہ کیّ بالحدید کے ساتھ زیادہ مروج تھا۔ اس کے مصنفات میں یہی کتاب زیادہ مشہور رہے۔ اس کی وفات بقول صاحب اکتفا رالقنوع پانسو (۵۰۰) ہجری مطابق ؁ عیسوی میں قرطبہ میں ہوئی اور مدفن بھی یہی مقام ہے۔ صاحب کشف الظنون وفات کے متعلق یوں لکھتے ہیں۔ المتوفے بعد الاربعمائۃ۔ ابن ابی اصیبعہ اپنی کتاب عیون الانبار میں زہراوی کی وفات کے باب میں خاموش ہیں۔ (عیون الانبار۔ اکتفا رالقنوع۔)					
۱۲۶۵	۲۶۹	۲۱	تعلیقات القانون	الفیلسوف قاضی القضاۃ افضل الدین ابو عبداللہ محمد بن نامادر بن عبدالملک الخونجی المتوفی ؁۶۴۶ھ		قلمی [illegible]	۸۴	
			تقطیع کتابت ۸ × ۵ ½ - انچ۔ سطور ۲۳۔ خط نسخ بطرز عرب۔ کاغذ اصل کتاب ولایتی کہنہ۔ کاغذ حاشیہ جدید بادامی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب میں کرمخوردگی و پیوند کاری زیادہ ہے۔ صفحۂ اول و آخر پر دو مہریں (براعداسے دین شد مظفر حسین۔) چسپاں ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نادر کتاب ہے۔ بہت پرانی لکھی ہوئی۔ قانون شیخ الرئیس کے کلیات کے بعض مقامات کی شرح بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔ علی الخصوص نبض کے مباحث میں زیادہ علمیت و دقت نظر سے کام کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ صرف مباحث نبض پر ختم ہے۔ اس بات کا کسی طرح پتہ نہیں چلا کہ حضرت شارح نے قانون شیخ کے متعلق کس قدر خامہ فرسائی کی ہے۔ یا اس سے زیادہ بھی کسی پرانے کتب خانہ میں کوئی نسخہ موجود ہے۔ بہرکیف نسخہ موجودہ جس قدر بھی ہے نوادرات روزگار سے ہے۔ کتاب کی ابتدائی عبارت سیاہی کے اڑ جانے کے سبب ٹھیک طور پر پڑھنے میں نہیں آئی۔ خاتمہ کی عبارت اس طرح پر ہے۔ وھذا آخر شرح النبض وباللہ العصمۃ و التوفیق اے تول ثمان وسبع مائۃ۔

افضل الدین الخونجی کی ولادت ماہ جمادی الاول پانسو نوے (۵۹۰) ہجری میں ہوئی جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ میں کامل مہارت رکھتے۔ اپنے زمانہ کے بڑے فیلسوف اور یکتائے وقت تھے علوم کی تکمیل تو عجم میں پوری ہوئی۔ مگر موطن و مسکن شہر مصر رہا۔ شیخ عز الدین بن عبد السلام قاضی القضاۃ مصر کے معزول ہو جانے کے بعد دیار مصریہ کا عہدہ قضا علامہ خونجی پر تفویض ہوا۔ شیخ جلال الدین سیوطی اس واقعہ کو نہایت افسوس کے ساتھ (کتاب حسن المحاضرہ) میں اس طرح لکھتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار بعزل شیخ الاسلام والامام الائمۃ شرقا و غربا و ولی عوضہ رجل فلسفی ما زال الدھر یاتی بالعجائب۔ علامہ ابن ابی اصیبعہ کتاب عیون الانباء میں تحریر کرتے ہیں کہ سنہ ۶۳۲ ہجری میں افضل الدین الخونجی سے قاہرہ میں میری ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو تمام علوم میں اعلیٰ درجہ کا ماہر پایا۔ کلیات قانون کا کچھ حصہ بھی میں نے ان سے پڑھا۔ افضل الدین کے مصنفات میں اس کتاب کے علاوہ چند مصنفات اور بھی مذکور ہیں۔ الموجز فی المنطق۔ الجمل و کشف الاسرار۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فی الطبیعی۔ کتاب ادوار الحمیات۔ مقالہ فی الحدود والرسوم۔ پانچویں رمضان المبارک چہارشنبہ کے روز چھ سو چھیالیس (٦٤٦) ہجری میں قاھرہ میں رحلت ہوئی۔ قرافہ میں دفن کئے گئے۔ (عیون الانباء۔ شذرات الذہب۔ حسن المحاضرہ۔)					
٣٠٦٢	٣٠٨	٢٢	تقویم الادو	مولوی عبداللہ مولوی فاضل ابن محسن العرب رامپوری متوفے ١٣٣٥ھ ہجری تقریبًا	١٣٣١ھ	مطبوع حامی الاسلام دہلی ١٩١٣ء	٣٦	
			رسالہ رموز الاطباء مرتبہ حکیم فیروز الدین جو لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں ایک مضمون جناب مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلوی متوفی ١٣٤٦ھ کا ١٩١٣ء میں شائع ہوا تھا جس میں جناب موصوف نے عربی عبارت میں پانچ مسئلوں میں جمہور اطباء کی تحقیق سے خلاف کیا تھا (١) بحران کے ایام کی تخصیص بے معنی۔ (٢) حُمّٰی صفراوی کا وجود نہیں۔ (٣) اخلاط داخل عروق متعفن نہیں ہو سکتے۔ (٤) صفرا کا مزاج تلخ نہیں ہے۔ (٥) غذا مطلق کا وجود مسلّم نہیں۔ حکیم صاحب مذکور الصدر کے ان خلافیہ مسائل کے رد میں حکیم عبد المجید صاحب لکھنوی نے (ابانۃ الحجۃ) رسالہ تالیف کر کے طبع کیا۔ یہ کتاب اس رسالہ کا رد الرد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ سبحانک تحیی العظام وھی رمیم۔ ..... اما بعد فقد کتب شیخی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بحث	تحملة الحديث في الطب القديم والحديث	الدکتور لشارة زازلہ				
۲۹۷۷	۳۱۱	۲۳	تنشئة الصغير معرّب	معرب الفاضل الفس افرام الديراني		مطبوعہ ۱۹۵۹ء مطبعة الارز جونيہ	صفحہ ۲۳ صفحہ ۲۵۴	

وسیدی حاذق الملک الحکیم الحافظ محمد اجمل خان الخ۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۔ والحمد للہ رب العالمین۔ آلہ وآل واصحابہ اجمعین۔

مؤلف کتاب رامپور کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد محسن عرب جامع مسجد رامپور کے موذن تھے رامپور ہی میں نکاح کرلیا تھا۔ مؤلف کتاب رامپوری زوجہ سے متولد ہوئے۔ بڑے ذہین اور فہیدہ شخص تھے۔ کتب درسیہ عربیہ کو مولوی محمد طیب صاحب کی رامپوری سے تمام کیا۔ اور مولوی فاضل کا بھی پاس حاصل کیا تھا۔ درسیہ کتب سے فارغ ہونے کے بعد طب کی تحصیل کی غرض سے دہلی چلے گئے۔ وہاں کچھ زمانہ رہکر جناب حکیم اجمل خاں صاحب سے طبی کتابوں کی تکمیل کرکے مدرسہ طبیہ دہلی کا پاس پایا۔ افسوس کہ ان کی حیات کا پیمانہ لبریز ہوچکا تھا۔ عین عالم جوانی میں مرض طاعون سے رامپور میں وفات پائی۔ ان کے انتقال کی صحیح تاریخ معلوم نہ ہوسکی۔ مگر تقریبا تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) ہجری میں ان کی روح کی مفارقت جسد سے ہوئی (جامع ا)

یہ کتاب طب جدید میں ہے جسکی تعریب کی گئی ہے۔ اصل کتاب کا مولف علامہ خوری سیبستیان کنیب مشہور صاحب العلاج فی الماء البارد۔ مولود ۱۸۲۱ء عیسوی ہے۔ جس کا تفصیلی ترجمہ بھی اسی کتاب کے ابتداء میں معرب نے لکھا ہے۔ اس کتاب میں بچوں کے رکھ رکھاؤ اور ان کی ماؤں کی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نگہداشت کے متعلق مفصل بیان ہے۔ نئی بات اس کتاب میں یہی کہ تمام امراض کے معالجات میں بدلی کے استعمال کی تعلیم کی گئی ہے اور اس کے طریقہ استعمال کو بتایا گیا ہے۔ کتاب کے شروع ہونے سے پہلی مترجم نے ایک مقدمہ اور ایک لحمہ تینتیس ۳۳ صفحہ میں علیحدہ تحریر کیا ہے۔ مقدمہ میں اصل کتاب کی پوری کیفیت اور لحمہ میں مؤلفِ کتاب کا ترجمہ لکھا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین لکھی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر علامہ خوری کی شبیہ بھی دکھائی گئی ہے۔ عبارت آغاز مقدمہ صفحہ ۳ حمد الایفو مربہ لسان..... امابعد فیقول العبد الفقیر القس افرام الدبرانی۔ ابتدا عبارت کتاب صفحہ اوّل۔ الجزء الاول بعض نصائح صحیۃ فی واجبات الوالدین نحو اولادہم۔ الفصل الاول فی عنایۃ الوالدین بجدھا۔ عبارت ختم کتاب صفحہ ۲۴۹۔ فیدلک ضالتہ عاجلا

(مترجم کتاب کے ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۴۸	۲۹۰	۲۴	تنقیح الاسباب والعلامات	لم یصرح المحشی باسمہ	معنون بنام نظام الملک آصف جاہ	قلمی	۳۳۲	

تقطیع کتابت ۷×۴۔ انچ۔ مسطور ۲۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب محمد سلام ۔ کرم خوردگی وپیوندکاری سے محفوظ۔

شرح اسباب وعلامات کا حاشیہ ہے۔ ابتدا سے حمیات کے ختم تک۔ اورام وبثور وغیرہ جو حمیات کے بعد ہیں اُن کے متعلق تحشیہ نہیں کیا ہے جس کی وجہ محشی اس طرح لکھتے ہیں۔ ولا نتعرض لمباحث الاورام والبثور لظہورھا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ

نمبر موجودہ رجسٹر	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			علی ماعلمنا طریق معرفۃ العلل بالاسباب۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۳۔ لظهورها الی فی ل۔ محمد سید المرسلین۔ محشی نے اس حاشیہ میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ نسخہ ہذا کے ابتدائی صفحہ پر کسی نے اسقدر لکھدیا ہے۔ (تنقیح الاسباب حاشیہ شرح اسباب از حکیم احمد اللہ) حکیم احمد اللہ کا پتہ نہیں چلا۔ حاشیہ کے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ ہدیۃً یہ کتاب نظام الملک آصف جاہ کے حضور میں پیش کی گئی ہے۔					
۲۱۸۰	۳۲۲	۲۵	الجامع المفردات الادویۃ والاغذیہ المشہور بجامع ابن بیطار الجزء الاول والثانی	الحکیم ابو محمد ضیاء الدین عبداللہ بن احمد المالقی النباتی الاندلسی المشہور بابن البیطار۔ المتوفی سنہ ۶۴۶ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۸ عیسوی	معنون بنام ملک الکامل سلطان مصر	مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ھ مصر	صفحہ 179 صفحہ 179	
			مفردات کے بیان میں یہ بےنظیر کتاب ہے۔ اس موضوع خاص میں اس سے بہتر کوئی دوسری تصنیف نہیں پائی گئی۔ ادویہ کے بیان میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ پہلے دیسقوریدس حکیم کا لکھا ہوا یونانی اسم پھر اس کا مشہور و معروف نام ذکر کیا ہے۔ دیسقوریدس کا قول لکھنے کے بعد جالینوس اور اطباء متاخرین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ دیسقوریدس اور جالینوس کی کتابوں کے کس مقالہ میں اور شمار ادویہ کے لحاظ سے کونسے نمبر پر اس دوا کا ذکر ہوا ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ہر ایک دوا کی اصلی صورت۔ اسکی پیدا ہونے کی جگہ اس کے مزاج وخاصیت وغیرہ کی خوب تشریح کی ہے۔ دوا کے یونانی نام کا تلفظ بڑی صحت کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ادویہ کے بیان کے ساتھ اغذیہ کی تحقیق بھی کی گئی ہے۔ بیان ادویہ میں حروف ہجا کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب چار حصوں پر دو مجلدوں میں منقسم ہے پہلی جلد میں پہلا اور دوسرا حصہ دوسری جلد میں تیسرا اور چوتھا حصہ رکھا گیا ہے۔ مجلد ہذا پہلی جلد ہے جس میں اول اور دوسرا دو حصے ہیں پہلے حصے کو حرف جیم اور دوسرے حصے کو زا المعجمہ پر ختم کیا ہے۔ عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق بلطیف حکمتہ بنیۃ الانسان ..... وبعد فانہ لما رسم بالاوامر المطاعۃ۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۱۷۹۔ و ہذا النبات لا یصلح بغیر الاکل۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲۔ حاشا یعرفہ شجار بالاندلس۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۱۷۹ فی حرف الغین المعجمۃ ان شاء اللہ تعالیٰ۔					
۳۱۸۰	۳۲۳	۲۶	الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ المشہور بجامع ابن بیطار الجزء الثالث والرابع	الحکیم ابو محمد ضیاء الدین عبد الرحمٰن بن احمد المالقی النباتی الاندلسی المعروف بابن البیطار المتوفی سنہ ۶۴۶ھ مطابق سنہ ۱۲۴۸ء		مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ھ مصر	صہ ۱۷۳ صہ ۲۱۱	
			دوسری جلد ہے۔ اسمیں تیسرا اور چوتھا حصہ مجلد ہے۔ آغاز حصہ سوم الف آیین سا ذج دیسقوریدس					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

خاتمہ حصہ سوم صفحہ ۳ ، ۵ و سنذکرہ فی القاف ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ابتداء عبارت حصہ چہارم صفحہ ۲۔ حرف القاف قاقلۃ القافقی ھو من الافاویۃ۔ خاتمہ حصہ چہارم صفحہ ۲۱۰۔ والثانی غلط المغزل و اللہ اعلم۔

ابن بیطار جس کا لقب (عشاب) بھی ہے۔ نباتات کی شناخت اور اُن کی تحقیقات میں اوحد زمانہ اور علامہ وقت سمجھا گیا ہے۔ اس نے علم نباتات کی تحقیق میں بڑی سرگرمی اور کوشش کی تھی۔ اس کام کے حاصل کرنے میں بڑے دور دراز کے سفر اختیار کئے یونان روم۔ بلاد مغرب کی سیاحت خاص اسی کام کی تکمیل کیواسطے کی۔ اس فن کے بڑے بڑے واقف کاروں سے ملا اور اُن کی صحبت سے بہت کچھ فیض حاصل کیا۔ دیسقوریدس حکیم اور فاضل جالینوس کی بیان کردہ جڑی بوٹیوں کا پورا پورا پتہ لگایا اور خود اُن کا معائنہ کیا۔ کہ وہ کہاں کہاں اُگتی ہے۔ سبز درخت کی کیا شکل ہوتی ہے خشک ہو جانے پر کس حالت پر رہجاتی ہے۔ شہر دمشق میں اس نے اپنا خاص باغ جڑی بوٹیوں ہی کی تحقیق کی غرض سے لگا رکھا تھا ابن ابی اصیبعہ صاحب عیون الانباء سے اس کی ہمصحبتی بہت رہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن بیطار سے پہلی ملاقات میری دمشق میں ۶۳۳ھ ہجری میں ہوئی۔ علم نباتات کی واقفیت میں میں نے اس کو بڑا ماہر اور پورا باخبر پایا۔ سلطان دمشق ملک کامل محمد بن ابی بکر بن ایوب کے دربار کا شاہی طبیب تھا۔ اس کتاب کو بھی اُسی کے نام پر معنون کیا ہے۔ سلطان موصوف ادویہ مفردہ کے باب میں اسی کے قول پر اعتماد کرتا تھا۔ ملک کامل کے انتقال کے بعد ابن بیطار قاہرہ چلا آیا۔ یہاں ملک صالح نجم الدین ایوب بن الملک الکامل کا خاص طبیب مقرر ہوا۔ اور اس کے دربار میں بڑا ذی عزت رہا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ کتاب الابانہ والاعلام بما فی المنہج من الخلل والاوہام۔ شرح ادویہ کتاب دیسقوریدس

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب المغنی فی الادویۃ المفردہ۔ ملک صالح کے واسطے تالیف کی۔ کتاب الجامع لی الادویۃ المفردہ یہ کتاب ملک کامل کے لئے تالیف ہوئی تھی۔ کتاب الافعال الغریبۃ والخواص العجیبۃ۔ ماہ شعبان چھ سو چھیالیس (۶۴۶) ہجری دمشق میں وفات پائی۔ (عیون الانبا، شذرات الذہب۔)					
۴۵۴۶	۳۵۲	۲۷	الجواہر الثمین لاسعاف المسمومین	الدکتور اسماعیل افندی رشدی الحکم	۱۳۱۵ھ	مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصر	۹۴	
			اس کتاب میں اشیاء سمیہ کی تفصیل کی گئی ہے۔ اوران کے ضرر ونقصان کے نتائج دکھانے کے بعد اصلاح کی تدبیریں بتائی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الداء والدواء وجعل الاطباء فی ارضہ واسطۃ للشفاء۔ خاتمہ صفحہ ۹۴۔ مفید علی کل حال انتہی الی افضل الصلوۃ وازکے التحیۃ۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے اہل تحقیق سے ہیں۔)					
۱۵۳۴	۲۸۱	۲۸	الحاشیہ علی شرح الموجز المسمے بالمغنی والمعرف بالسدیدی	حکیم کوچک		قلمی ۱۲۷۶ھ	۹۲	
			تقطیع کتابت ۶½ × ۴ انچہ۔ سطور ۲۱ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دیسی۔ کاتب سید محمد۔ ابتدائی ورق اور آخر کے چند اوراق پر پیوند کاری ہے۔ اول وآخر دو مہریں حکیم مظفر حسین کی ثبت ہیں۔ شرح موجز القانون مولفہ سدید گازرونی کا حاشیہ ہے۔ اس حاشیہ میں خطبہ وغیرہ کی عبارت نہیں ہے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			معمولی حاشیہ ہے صرف شرح کے مطالب کی کسی قدر وضاحت کی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قد رأيناههنا بمعنے خلقنا۔ خاتمہ صفحہ ۹۲۴۔ سواء کان البلغم الى الصفر محشی نے اس حاشیہ میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ اس نسخہ کے ابتدائی صفحہ پر یہ عبارت لکھی ہے۔ (حاشیہ حکیم کوچک برسدیدی) حکیم کوچک کی تحقیق نہیں ہوئی۔					
۱۱۴۸	۲۶۵	۲۹	حل التشکیکات	الحکیم میرزا محمد المتخلص بہ کامل بن عنایت احمد خاں تلمیذ حکیم شریف خاں دھلوی		قلمی	۲۰۸	
			تقطیع کتابت ½۸×۴ انچہ۔ سطور سترہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب سراج الدین پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوند کاری کا اثر ہے۔ ابتدائی صفحہ پر ایک مہر اس سجع کی۔ (بر اعدائے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہے۔ اسی طرح آخر کتاب میں بھی دو مہریں چسپاں ہیں۔ حکیم شریف خاں دہلوی متوفی سنہ ۱۲۳۱ھ نے جو نفیسی کا حاشیہ موسوم "بمدارک الحکم" تالیف کیا ہے۔ اُس پر بعض مشککین نے کچھ شکوک وارد کئے تھے۔ نسخہ ہذا میں اُن شکوک کے جواب دیئے گئے ہیں۔ اور مولف کے کلام کی توجیہ کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ سبحانك اللهم يا من ضلت الخ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰۷۔ واصحابه الطاهرين اجمعين۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۲۸۰۷	۳۰۶	۳۰	حیاتنا التناسلیہ (یا) دلیل العازب والطبیب المتزوج	الدکتور سعید ابوجبرہ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۶ء	۲۴۰	
			اِس کتاب میں اعضا رتناسل کی تشریح مع اشکال اوران کے وظائف۔ اعضا رتناسلیہ کی منافع اوراُن کے امراض ومعالجات۔ازدواج کے فوائد اوراُس کے اوقات وغیرہ وغیرہ بڑی تحقیق وتوضیح کے ساتھ لکھے ہیں۔قدیمی تحقیقات کے ساتھ جدید ترمیمات بھی اس کتاب میں داخل کئے ہیں۔اس موضوع میں یہ کتاب نافع اور مفید ہے۔ ابتدا میں دو مقدمے ایک طبع اولے کے زمانہ کا دوسرا طبع ثانیہ کے وقت کا۔تحریر ہیں۔عبارت آغاز مقدمہ اولے صفحہ اول سئل ارسطو طالیس مرۃ..... لا یراہ الا المرضی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳۹۔ کل العلاج ساعۃ مرۃ حتے نحیف الوجع۔(مؤلف علام موجودہ زمانہ کے اطبا میں ہیں۔)					
۱۳۵۴	۲۷۹	۳۱	درالمکنون فی شرح القانون للفن الثالث والرابع من الکتاب الاول	لم اقف		قلمی	۳۹۴	
			تقطیع کتابت مع جدول ۱۱×۶ ۱/۲-۵ ۱/۲ انچ۔سطور ۲۱ ایس۔خط نستعلیق پختہ۔کاغذ کشمیری۔جدول باریک شنجرفی وآسمانی۔تمام اوراق پرکرم خوردگی وپیوند کاری زائد ہے۔بعض بعض مقام پرکرم خوردگی کے اثر سے کسی قدر عبارت کتاب میں بھی نقص ظاہر ہوگیا ہے۔ابتدائی ورق پر علی مظفر خاں صمدی					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بادشاہ غازی محمد شاہ۔ اور ورق آخر پر حکیم مظفر حسین۔ کی مہر چسپاں ہے۔
شرح قانون فی الطب کا کچھ حصہ ہے۔ اس حصہ میں منجملہ پانچ کتب قانون کے کتاب اول کے فن ثالث
و رابع کی شرح ہے۔ اس شرح میں زیادہ تفصیل و تطویل کو دخل نہیں دیا ہے۔ ضروری مباحث پر
اکتفا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الفن الثالث فی حفظ الصحۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۴ والیہ مرجع
فی ہی مراجزاء۔ اس شرح کا ابتدائی حصہ نہ ہونے کی وجہ سے شارح کا نام معلوم نہیں ہو۔
اس شرح کا ابتدائی حصہ نہ تو اس کتب خانہ میں موجود ہے۔ اور نہ اور کسی ذریعہ سے دیکھا ہے۔
پہلے صفحہ پر لفظ (شریف ثانی) اسم کتاب کے تحت میں لکھا ہوا ہے۔ جس سے بعض نے اسکا مولف
حکیم شریف خاں دہلوی کو ٹھیرایا۔</td></tr>
<tr><td>۱۵۴۳</td><td>۲۸۰</td><td>۳۲</td><td>الدر النفیس لحل قول المحقق الرئیس</td><td>حکیم مرزا مظفر حسین خان بن حکیم مسیح الدولہ اعلی طبیب دار الشفاء یونانی الکھنوی من اعیان القرن الثالث عشر</td><td>۱۲۷۵ھ</td><td>قلمی</td><td>۱۲۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ × ۴ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نسخ معمولی کاغذ دیسی کاتب کا نام اور سنہ
کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پیوند کاری و کرم خوردگی سے صاف ہیں۔ ورق ابتدائی و آخر
پر دو مہریں "مظفر حسین" نام کی چسپاں ہیں۔
شیخ الرئیس نے حمیات قانون میں یہ عبارت لکھی ہے۔ واما الهليلج الاصفر فقد يستعمل
قوم وما وجد عنه مذهب فعل فانه يقبض المسام ويخشن الاحشاء الخ۔ ظاہرا</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس عبارت کا توڑ جوڑ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ شراح قانون نے اس عبارت کی توجیہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔ حکیم الملوک میرزا علیخان لکھنوی مولف رسالہ ہذا کے دادا نے بھی اس قول کی شرح بطریق رسالہ لکھی۔ جس کی تردید میں مولوی عبدالقادر فیض آبادی نے ایک رسالہ لکھا اور میرزا علی خان کی تحقیق کو غیر محقق کر دکھایا۔ رسالہ ہذا سے درنفیس میں مولف نے مولوی عبدالقادر کی تحقیق کا رد۔ اور اپنے دادا کے کلام کی توجیہہ کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الفطنۃ الوقادۃ فارقۃ بین الحق والباطل ختم صفحہ ۱۲۲۔ صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام ما انفصل اللیالی والایام۔ ایک مطبوع رسالہ مجلد اول کے ذریعہ کتب عربی نمبر ۴، پر بھی درج ہے۔ اس مطبوعہ رسالہ کی ابتدا میں چند تقاریظ بھی تحریر ہیں۔ مولف رسالہ اطبائے لکھنؤ میں نامور طبیب ہیں۔ ان کے والد مسیح الدولہ حکیم میرزا علی حسن خان بہادر جاوید جنگ شاہی طبیب تھے۔ ان کے دادا میرزا علی خاں بہادر کو بادشاہ کی دربار سے حکیم الملوک کا خطاب ملا تھا۔ مولف نے عالم شباب میں جملہ کتب درسیہ سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ تالیفات کی طرف توجہ زیادہ بڑھی ہوئی تھی تحصیل ہی کے زمانہ میں قانون شیخ پر حاشیہ لکھا نفیسی و شرح اسباب وغیرہ پر بھی آپ کے حواشی ہیں۔ سال وفات آپ کا معلوم نہیں ہوا۔ یہ مختصر حال خود مولف ہی کی تصریح سے جو اس کتاب میں ہے معلوم ہوا ہے۔ ان کے گھر کا ذاتی کتاب خانہ بہت بڑا تھا۔ اور ان کے انتقال کے بعد ان کی اولاد نے کتابیں کوڑیوں کے مول بہا دیں۔ حالانکہ گھر میں دولت کی کمی نہ تھی۔					
۴۵۳۳	۳۵۰	۳۳	دروس الصحۃ	علی طریف الاعظمی		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۱ھ بغداد	۲۶	
			اس کتاب میں صحت موجودہ کی حفاظت کے طرق صحت زائلہ کے اعادہ کی تدبیریں۔ اسباب ستہ					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">ضروریہ کے تحفظ کے سامان بتائے گئے ہیں یہ مختصر کتاب اس موضوع پر بہت خوب لکھی ہے
عبارت آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ و سلام علیٰ رسلہ ایہا الولد العزیز ان علم الصحۃ
خاتمہ صفحہ ۲۷- وکذا الضوء والنظافۃ۔ (اس کتاب کے مؤلف زمانہ حال کے اطبا میں ہیں۔)</td></tr>
<tr><td>۴۲۰۲</td><td>۳۴۲</td><td>۳۴</td><td>دعوۃ الاطبا مع تکملۃ الحدیث فی الطب القدیم و الحدیث</td><td>الطبیب الفاضل ابو الحسن المختار بن الحسن بن عبدون بن سعدون بن بطلان النصرانی المتوفی سنہ ۴۴۴ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۰۱ء اسکندریہ</td><td>۲۵۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">نادر کتاب ہے طبع ہونے سے پہلے کمیاب تھی کسی کے خزانہ میں جواہرات کی طرح محجوب رکھی گئی تھی۔ شائقین ماہرین کی بڑی کوشش و جانکاہی سے دستیاب ہوئی۔ اِس کتاب کو امیر نصیر الدولہ ابی نصر احمد بن مروان کے واسطے تالیف کیا۔ ابن ابی اصیبعہ عیون الانباء میں لکھتے ہیں۔ الفہا للامیر نصیر الدولہ ابی نصیر احمد بن مروان و نقلت من خط ابن بطلان وهو يقول فی آخرها فرغت من نسخها آخر ابلول من سنة خمس وستين وثلثمائة والف۔ اِس کتاب میں امثال حکما کلام بلغا حکم اور نصائح۔ نوادرات فلاسفہ۔ فضل اطبا اور دوسرے فوائد طبیہ کو بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ بیان مطالب کی تصویر کلیلہ و دمنہ کے طور پر کھینچی ہے۔ نصیر الدولہ ابی نصر احمد بن مروان ملک میافارقین و دیار بکر کے واسطے اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ بارہ اقسام پر پوری کتاب منقسم ہے۔ پہلی قسم میں فاتحہ کتاب۔ بغداد کی تعریف۔ میافارقین کی مذمت لکھی ہے۔ دوسری قسم میں مجالس الطعام</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اور رنگ برنگ کے طعام کھانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ تیسری قسم میں شراب نوشی کا ذکر ہے۔ چوتھی قسم میں ایسے مسائل کا استفسار ہے جس سے طبیب کی فضیلت یا جہالت کا اظہار ہو۔ پانچویں قسم میں کحالین کے متعلق تذکرہ کیا گیا ہے۔ چھٹی قسم میں جراحت کے باب میں گفتگو رکھی ہے۔ ساتویں قسم میں جراح کے امتحان کا طریقہ واضح کیا ہے۔ آٹھویں قسم نباتات وادویہ کی شناخت میں۔ نویں قسم میں اطباء کے ظرائف وغیرہ لکھے ہیں۔ دسویں قسم اطبار کی ہدایت اور مرضا کے آداب میں۔ گیارھویں قسم میں اُن عوام لوگوں کا ذکر جو صناعۃ طبیہ کی اہانت وانکار کرتے ہیں۔ بارھویں قسم خاتمہ کتاب میں۔ شروع کتاب میں ایک مقدمہ اسی کتاب کے متعلق اور ترجمہ مصنف کو۔ دکتور بشارۃ زازل نے لکھکر کتاب کا جزو کر دیا ہے۔
آغاز کتاب صفحہ ۹۔ ھذہ رسالۃ دعوۃ الاطباء علی مذھب کلیلۃ ودمنۃ تشتمل علی مزاح ..... صنفہا ابوالحسن المختار۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ ولا یفقد محبوب انہ سمیع مجیب۔ الی قول نعمت الوکیل۔
ابن بطلان اصلاً نصرانی المذہب وطناً بغدادی تھا۔ اپنے زمانہ کے علماء سے علم کی تحصیل کی۔ کتب حکمیہ میں اس کا استاد ابی الفرج عبداللہ بن الطیب تھا۔ ابی الفرج اس کی تمجید وتعت کرتا۔ اس کی نظر میں ابن بطلان تمام تلامذہ سے ممتاز تھا۔ ایک کتاب میں وہ خود اپنے خط سے لکھتا ہے۔ قرء علی ھذا الکتاب من اولہ الی اخرہ الشیخ الجلیل ابی الحسن المختار بن الحسن ادام اللہ عزہ وفھمہ غایۃ الفھم۔ طب میں علماً وعملاً ابوالحسن ثابت بن ابراہیم حرانی کا شاگرد ہے۔ علم منطق میں کامل اور طب میں بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن رضوان رضوی جو فیلسوف وقت تھا اس کا معصر ہے۔ ہمعصری کی وجہ سے اس کے ساتھ چشمک ومنافشہ رہتا تھا۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے تالیفات پر نکتہ چینی کرتا دونوں</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

طرف سے برابر خطوط و مراسلات کا سلسلہ جاری رہتا تھا مولفات طرفین میں بھی دونوں طرف سے تردید وتعریض ہوتی رہتی ۳۹۰؁ہجری میں ابن بطلان نے بغداد سے مصر کا رخ کیا اور وہاں بھی ابن رضوان کے ساتھ کئی مرتبہ مناظرہ علمی کا اتفاق ہوا۔ اس مناظرہ کی پوری حالت ابن بطلان نے اپنے ایک رسالہ میں لکھی ہے۔ جس کی تردید میں ابن رضوان کی طرف سے بھی ایک رسالہ لکھا گیا تھا۔ ابن بطلان اگرچہ اپنی شیریں کلامی اور چرب لسانی کی وجہ سے مناظرہ میں مقابل پر غالب معلوم ہوتا تھا لیکن ابن رضوان کی علمی لیاقت اور فن دانی اس سے بہت بڑھی ہوئی تھی۔ ابن بطلان بغداد سے جب مصر کا عازم ہوا ہے تو اس کا قیام حلب وغیرہ میں بھی کچھ مدت رہا۔ حلب کے مفصل حالات اس نے اپنی ایک کتاب میں لکھے ہیں۔ ابی حسن قفطی اپنی کتاب اخبار الحکما میں لکھتے ہیں کہ ابن بطلان مصر سے نکل کر انطاکیہ پہونچا سفر کی تکان کے سبب سے اس کی طبیعت آرام ویکسوئی کی طرف متوجہ ہوگئی۔ دُنیوی تعلقات سے انقطاع کرکے راہبانہ زندگی بسر کرنے لگا۔ یہانتک کہ چارسو چوالیس (۴۴۴) ہجری میں اس جہان سے رخصت ہوا۔ ابن ابی اصیبعہ عیون الانبا میں تحریر کرتے ہیں کہ ابن بطلان مصر سے واپس ہوکر قسطنطنیہ پہونچا وہاں اس کے قیام کے زمانہ میں سخت وبا پھیلی جس کا حال وہ اپنی ایک کتاب میں یوں لکھتا ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں بڑی خوفناک وبا رو وہ تھی جو ۴۴۶؁ہجری میں قسطنطنیہ میں نازل ہوئی جس میں اسقدر اموات کی کثرت ہوئی کہ قسطنطنیہ کے سارے مقبرے مُردوں سے پُر ہوگئے۔ ایک کلیسہ لوقا میں چودہ ہزار مُردے دفن کئے گئے۔ اس وبا کا تعدیہ یہاں تک بڑھا کہ قسطنطنیہ سے مصر شام۔ عراق تک پورا پورا اثر دیکھا گیا۔ دس بارہ سال برابر اس کا دورہ رہا۔ اس وبا عظیم میں بہت سے اصحاب فضل وکمال جو سماء علوم کے آفتاب ومہتاب تھے غروب ہوگئے۔ ابن بطلان کے اشعار پاکیزہ اور لوادر ظریفہ بھی کثرت سے ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس کتاب دعوۃ الاطباء میں بھی یہ دونوں چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ مولف اخبار الحکما کی تصریح سے ابن بطلان کی وفات کا ۴۴۴ ہجری میں پتہ چلتا ہے۔ کتاب اخبار الحکما مطبوعہ مصری کے صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں فنزل بعض دیرۃ انطاکیہ وترھب وانقطع الی العبادۃ الی ان توفی بہا فی شہور سنۃ اربع واربعین واربعمائۃ۔ ابن ابی اصیبعہ نے ابن بطلان کی وفات کی کوئی تاریخ نہیں لکھی ہے۔ اس کے حالات جسقدر بھی لکھے ہیں اُن سے چار سو پچاس ہجری سے زیادہ تک اس کا زندہ رہنا مفہوم ہوتا ہے۔ ابن بطلان نے اپنی زندگی تجرد کی حالت میں گزار دی۔ بیوی بچوں کے تعلقات سے آزاد رہا۔ ایک موقع پر خود بھی کہتا ہے۔ ولا احد ان مت یبکی لمیتتی + سوا مجلسی فی الطب والکتب باکیا۔ میری میت پر سوائے میرے مطب اور کتابوں کے دوسرا کوئی نوحہ کرنیوالا نہیں۔ ابن بطلان کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ کناش الادیرہ والرہبان۔ کتاب شراء العبید وتقلیب الممالیک والجواری۔ کتاب تقویم الصحۃ۔ مقالہ فی شرب الدواء المسہل۔ مقالہ فی کیفیۃ دخول الغذاء فی البدن وہضمہ وخروج فضلاتہ۔ مقالہ الی علی بن رضوان۔ مقالہ فی علۃ نقل الاطباء من الادویۃ الحارۃ الی التدبیر المبرد۔ مقالہ فی الاعتراض علی من قال ان الفرخ احر من الفروج۔ کتاب المدخل الی الطب۔ کتاب دعوۃ الاطباء۔ کتاب دعوۃ القسوس۔ مقالہ فی مدواۃ صبی عرضت لہ حصاۃ۔ الی غیر ذلک۔

(اخبار الحکماء، عیون الانباء۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تکملۃ الحدیث فی الطب القدیم والحدیث	الدکتور بشارۃ زازل		مطبوع		

یہ کتاب مرقومہ بالا کتاب کے ساتھ منضم ہے۔ اس کتاب میں طب قدیم وجدید کی تاریخ موجود ہے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر حالات۔ جن جن امور میں ان دونوں قسموں میں مغایرت و مبائنت ہے۔ ان کا بیان مختصر طور پر دکھایا ہے۔ اس کے ساتھ بعض طبی فوائد جو منفعت سے خالی نہیں۔ ان کو بھی لکھا ہے۔ صفحہ ۱۰۲ سے یہ کتاب شروع ہو کر صفحہ ۲۵۰ پر ختم ہو گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۲۔ المقدمۃ۔ تری ایہا القاری اللبیب ان ہذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۰ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔
(مؤلف کتاب موجودہ زمانہ کے فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں۔)</td></tr>
<tr><td>۲۶۵۳</td><td>۳۱۹</td><td>۳۵</td><td>دقائق العلاج</td><td>الحکیم الروحانی الحاج محمد کریم خان بن ابراہیم الکرمانی</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۱۵ھ بمبئی</td><td>صفحے ۵۵۲
مسطر ۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب معالجات کلیہ و جزئیہ میں ہے۔ ایک مقدمہ اور پانچ مقالات پر مرتب کی گئی ہے۔ المقدمۃ فی ذکر بعض الکلیات العلمیۃ والعملیۃ التی یجب تقدیمہا۔ المقالۃ الاولی فی المعالجات الکلیۃ العامۃ۔ المقالۃ الثانیۃ فی المعالجات الجزئیۃ۔ المقالۃ الثالثۃ فی کیفیۃ صنعۃ العقاقیر۔ المقالۃ الرابعۃ فی ذکر المرکبات۔ المقالۃ الخامسۃ فی بعض النوادر۔ اس کتاب کی تالیف سے پہلے مولف نے حقائق الطب کلیات طبیہ میں تالیف کی تھی۔ کتاب ہذا معالجات میں بطریق جلد ثانی لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین۔ خاتمہ صفحہ ۵۵۲۔ والحمد للہ حتی نرضی ما یحدث اللہ بعد ذلک۔ کتاب کے اول میں فہرست مضامین اور آخر میں غلطنامہ بھی منضم ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۲۵	۳۶۳	۳۶	دقائق العلاج	الطبیب الحاج محمد کریم خان بن محمد ابراہیم خان کرمانی		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ بمبئی	صفحات ۵۵۲ صفحات ۲۸	یہ دو جز میں ہے
			(مؤلف علمائے شیعی مذہب کے فاضل اجل اور طبیب اکمل ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔)					
	۳۶۵	۳۷	زہاب الکسوف فی علم الکیمیا والطب والحشائش	ابو محمد عبداللہ بن عیسی المراکشی		قلمی	۲۶۰	

تقطیع کتابت ۵½ × ۲½ انچ۔ سطور ۱۲۔ خط مراکشی۔ کاغذ عرب۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر خفیف اور آب رسیدہ ہے۔

یہ کتاب خط مراکشی میں اس شان سے لکھی ہوئی ہے کہ بڑے خوض وفکر سے عبارت پڑھی جاتی ہے۔ اور بعض مقامات غور وتدبر سے بھی پورے طور پر مفہوم نہیں ہوتے۔ آخر سے بھی ناتمام معلوم ہوتی ہے۔ مسائل طبیہ علمیہ وعملیہ اور تراکیب کیمیاویہ وغیرہ اس میں لکھے ہیں۔ دیباچہ کتاب سے اس کتاب کا نام (زہاب الکسوف فی علم الکیمیا والحشائش) پڑھا جاتا ہے۔

آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و صلی اللہ علی سیدنا و نبینا و مولٰنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم تسلیما۔ ھذا الکتاب المسمی بکتاب ذھاب الکسوف۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۰۔ و فعل الکتابۃ۔

مؤلف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ دیباچہ کتاب میں صرف اس قدر عبارت لکھی ہے۔ تصنیف

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			المعترف بتقصیرہ وقصورہ ابا محمد عبداللہ بن عیسی۔					
۱۲۶۳	۲۷۷	۳۸	رسالہ اوتاد المجانین	حکیم میرزا حیدر		قلمی	۲۷۶	
			تقطیع کتابت ۸ × ۴ انچ۔ سطور پندرہ۔ کاغذ دہلی۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ اوراق کتاب کرم سے کسیقدر مشبک ہیں اور پیوندکاری سے مضمون۔ رسالہ جراحت المعاندین کا ردّ بطریق شرح کیا گیا ہے جس کو ارشد الطبیب شفائی خاں بن حکیم عبدالشافی خاں مسیح الملک نے اس امر کی تحقیق میں تالیف کیا تھا کہ اعضاء بعیدہ میں ادویہ بجرمہا نفوذ نہیں کرتی ہیں۔ صرف اُن کی تاثیر اور قوت پہونچتی ہے۔ شارح علام اس کے خلاف ہیں۔ اس رسالہ میں حضرت شارح نے اصل متن کی عبارت کا حرف بحرف بڑے تشدد اور نا ملایم الفاظ کے ساتھ تردید کی ہے اور فاضل ماتن کے مسلک کو مردود قرار دیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۶ ونستعیذ باللہ المتعال من شر الاقتتال۔					
۱۵۳۸	۲۸۲	۳۹	رسالہ اوتاد المجانین	ایضاً		ایضاً	۱۶۶	
			تقطیع کتابت ۶½ × ۴½ انچ۔ سطور چودہ۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوندکاری اور اثر کرم قلیل ہے۔ صفحہ ابتدائی و انتہائی میں دو مہریں حکیم مظفر حسین خاں کی ثبت ہیں۔ کتاب مذکورہ بالا کا دوسرا نسخہ ہے۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شارح نے اس کتاب میں اپنا نام کسی موقع پر نہیں لکھا۔ اس نسخہ کے صفحہ اول کے گوشہ پر شارح کا نام "حکیم مرزا حیدر" لکھا ہے۔ اس شرح کے مضمون سے استقدر ظاہر ہے کہ ماتن اور شارح میں تاثیر قوے ادویہ میں اول زبانی مناظرہ ہوا۔ اس کے بعد تحریری مکالمہ کی نوبت پہونچی۔ فاضل ماتن شفائی خاں۔ ابتدا تیرھویں صدی کے نامور اطبا میں ہیں۔ اس بنا پر حضرت شارح بھی اسی دور کے نامی طبیب ہیں۔ تفصیلی حالت ان کی دریافت نہیں ہوئی۔</td></tr>
<tr><td></td><td>تحت نمبر ۱۷۵ فن حکمت عربی</td><td></td><td>رسالۃ الطبیہ</td><td>الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی کے مجموعہ نمبری ۱۷۵ میں مجلد ہے۔
مختصر رسالہ ہے۔ ادویہ مسہلہ و مدرہ کے متعلق جو شیخ نے اپنی کسی تالیف میں کچھ لکھا تھا بعض معترضین نے بغیر امعان نظر اس پر مناقشہ کیا شیخ نے بعد اطلاع اس رسالہ میں اپنے بیان کی تصریح اور خدشہ کی تردید کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۵۔ اعترض علیّ فیما وجدہ الشیخ ابو الفرج من الاخلال۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۵۔ ان سال اللہ وحدہ تمت الرسالہ و الحمد للہ کثیرًا۔</td></tr>
<tr><td>۱۲۷۷</td><td>تحت نمبر ۱۷۷ فن حکمت عربی</td><td></td><td>رسالۃ الفصد</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ مجلد دوم مجموعہ فن حکمت عربی نمبری ۱۷۷ میں مجلد ہے۔ صفحہ ۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۰ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں فصد کے متعلق جو ضروری ہدایتیں ہیں ان کا مفصل ذکر ہے۔ اس رسالہ میں دس ابواب رکھے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۶۰۔ رسالۃ الفصد</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			للشیخ الرئیس وھی عشر ابواب۔ الباب الاول فی حد الفصد۔ خاتمہ صفحہ ۶۶ خیر البشر واله اجمعین۔ (شیخ کے متعلق مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۱۷۲ کے تحت میں لکھا گیا۔)					
۲۸۱۸	۳۰۵	۳۴۰	رسالہ فی الجدری والحصبة	افضل الحکماء واکمل الاطباء ابوبکر محمد بن زکریا الرازی المتوفی سنہ ۳۲۰ ہجری وقیل سنہ ۳۱۱ ہجری وسنہ ۳۶۴ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۸۷۲ء بیروت	۱۱۲	

چیچک اور خسرہ کے بیان میں یہ پہلی کتاب ہے جو مستقلاً تالیف ہوئی ہے۔ اس کتاب میں چیچک کے اسباب اُس کے علامات اوقات ظہور۔ اعراض۔ اقسام۔ تدبیر اغذیہ۔ تدبیر دمع داغہائے چیچک وغیرہ وغیرہ مذکور ہیں چودہ فصول پر پوری کتاب منقسم ہے۔ ابتداء کتاب میں مختصر مقدمہ اور مولف کا تذکرہ بھی لکھا ہے۔ صفحات کے تحت میں بطریق شرح مطالب کتاب کی وضاحت کی گئی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ بسم الله الرحمن الرحیم وبہ استعین کتاب الفه ابی بکر محمد بن زکریا الرازی ..... قال ابوبکر...

فذکرت من ذالك فی تلك الليلة ما حضرنی الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۲۔ فلا ضرر من اعادتہ

(محمد بن زکریا رازی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱ کے تحت میں تحریر ہو چکا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	تحت نمبر ۱ فن حکمت عربی		رسالہ فی حفظ الصحۃ	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ھ ہجری		قلمی		

یہ رسالہ مجلد دوم مجموعہ فن حکمت عربی نمبری ۱۷۷ میں مجلد ہے۔ اس مجلد کے صفحہ ۱۹ سے شروع ہوکر صفحہ ۴۴ پر ختم ہوا ہے۔ حفظ اور بقا صحت کے متعلق جو مناسب تدبیریں ہیں اس رسالہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسہال و فصد و حجامت وغیرہ کے قوانین بھی مختصر طور پر لکھے ہیں۔ اُن ایام کی تفصیل بھی بیان کی ہے جن میں استفراغ بہتر اور مناسب ہے۔ پورا رسالہ تیرہ فصول پر منقسم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ هذه رسالة فی حفظ الصحه .... الباب الاول فی ذکر الکیفیات۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ سلکوا علی معارج الحق بالفهم النهیم الی قول تبارک و تعالیٰ۔

(شیخ کے متعلق مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۱۷۱ کے تحت میں لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۱۶	۴۱۴	۴۱	رسالہ فی السل الربوی	الدکتور محمود ماہر		مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۵ء	۸۰	

اس رسالہ میں مرض سل کی حقیقت۔ حدوث مرض کے اسباب۔ اس کے معالجات۔ اس امر کا بیان کہ انسان کے علاوہ اور کون سے حیوانات ہیں جن کو یہ مہلک مرض عارض ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کتب متقدمین و متاخرین سے اس باب میں بہت سی اعانت حاصل

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ بعد حمد اللہ تعالے اقول لقد دعانی الی تالیف هذہ الرسالہ ما رایتہ۔ خاتمہ صفحہ ۵۷۔ افضل المشی علی الرکوب فی کل حالٍ۔ (اس رسالہ کے مولف زمانہ حال کے ماہرین میں ہیں)					
۳۸۵۴	۳۲۶	۴۲	رسالہ فی نسخ الادویۃ المرکبہ	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۵۸	
			تقطیع کتابت ۶ × ۲ ½ ۲۔ انچہ۔ سطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ عنوان شنجرفی کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ تمامی اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری موجود۔ ابتدائی صفحہ پر ایک بڑی مہر احمد قاسم نام کی چھپا ں ہے۔ مختصر رسالہ ہے ادویہ مرکبہ کے نسخہ جات جو مارستان عضدی کے خزانے کے معمول بہا تھے جمع کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ نسخ الادویۃ المرکبۃ التی یعمل علیہا فی خزانۃ المارستان العضدی۔ خاتمہ صفحہ ۵۸۔ فی تحلیل ما ذکرنا ان شاء اللہ تعالےٰ۔ (مؤلف رسالہ کا کوئی پتہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۳۱۲۱	۳۱۶	۴۳	رسالہ فی الھوا ء الاصفر والوقایۃ منہ وعلاجہ	الدکتور شبلی شمیل	سنہ ۱۸۹۰ء	مطبوعہ مصر سنہ ۱۸۹۰ء	۳۰	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی وقت کتابت</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">سال اٹھارہ سو نوے (۱۸۹۰) عیسوی مکہ معظمہ میں مرض ہیضہ کی کثرت ہوئی یہاں تک کہ روزانہ اموات کی تعداد تین سو تک پہونچ گئی۔ اور اس وبا ء عام کا اثر جدہ تک بھی متعدی ہوگیا۔ مصر بھی اس خوفناک مرض سے قبل از وقوع اضطرار کی حالت میں تھا۔ ایسے وقت میں یہ رسالہ انسداد مرض ہیضہ اور اُس کے علاج میں تالیف کیا گیا۔
عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ تقدمہ الرسالہ لصاحب الدولہ رياض باشا وزير مصر الافخم۔ خاتمہ صفحہ ۴۲۔ ومركبات الحديد والكينا انتهی
(مؤلف علام زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں۔)</td></tr>
<tr><td>۵۸۵۰</td><td>۳۵۸</td><td>۴۴</td><td>سر الاسرار فی علم الحشائش والاشجار</td><td>لم يصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۳۴۴ھ</td><td>۹۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۱۰ × ۶- انچہ۔ سطور اُنیس۔ کاغذ کشمیری۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاتب مولوی نجم الغنی رامپوری۔ کرم خوردگی و پیوند کاری سے محفوظ۔
یہ کتاب نسخہ نمبر ۰ ۱۱ مجلد اول فن طب عربی سے منقول ہے۔ منقول عنہ بوسیدگی اور گرد آلودگی کاغذ کی وجہ سے جا بجا سے قابل انتفاع نہیں رہا تھا۔ اِسی سبب سے ناقل نے اُن مقامات پر بیاض چھوڑ دی ہے جہاں اصل کتاب میں عبارت کا پتہ نہیں چلا۔ نقصان عبارت سے فہم مطالب میں دشواری پیدا ہوگئی ہے۔ بعض صفحات میں تو صرف سطور کے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دو دو چار چار کلمات ہی لکھے ہوئے ہیں جن کا عبارت سابق سے باوجود غور و تامل کے بھی ارتباط ممکن نہیں ہے۔

ظاہرا یہ کتاب کمیاب معلوم ہوتی ہے۔ بہت سے کتب خانوں کی فہرستیں اس کتاب سے خالی دیکھی گئیں۔ اس کتاب میں نباتات و اشجار کی ماہیت اور انکے منافع اور قدرت نے اُن کی آفرینش میں جو حکم اور مصالح رکھے ہیں اُن کا فی الجملہ اظہار کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحۂ اول۔ الحمد للہ رب العالمین مسبب الاسباب ورازق الخلق اجمعین...... وبعد فان الذی دعانی لی تالیف کتاب الم خاتمہ صفحہ ۹۰۔ وھو کریم تعالٰی الی قول عن ذنبہ الجلی والخفی۔

مؤلف نے اس کتاب میں اپنے نام کو ظاہر نہیں کیا خطبۂ کتاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کتاب ہذا اور کتاب الصناعۃ کے مؤلف ایک ہیں خطبہ کی عبارت یہ ہے۔ فمن کثرۃ خدمتہ لی والمقام عندی بعد فراغی من کتاب الصناعۃ۔ کتاب الصناعۃ کے متعلق کشف الظنون کی تصریح یہ ہے۔ کتاب الصناعۃ لابی جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفی سنۃ ۳۳۸ھ ثمان وثلثین و ثلثمائۃ۔ یہ ابی جعفر بہت بڑے صاحب فضل کمال ہیں۔ نحاۃ و اُدبا و لغویین کے طبقہ میں انکا شمار ہے۔ ان کا ترجمہ بھی مجلد دوم فن تفسیر عربی مجلد دوم نمبر ۲۶۹ کے تحت میں تحریر ہو چکا ہے۔ کشف الظنون کی عبارت سے اسکا وثوق نہیں ہوتا کہ کتاب الصناعۃ جس کو سر الاسرار کے خطبہ میں لکھا ہے بعینہ وہی کتاب الصناعۃ ہے جس کی تصریح کشف الظنون میں کی گئی ہے۔ ظاہرا یہ دونوں کتابیں علیحدہ علیحدہ اور اُن کے مولف جدا جدا معلوم ہوتے ہیں۔ و العلم الحقیقی عند اللہ۔

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۰۵	۳۲۳	۴۵	السر المکنون فی ابحاث الطاعون	الدکتور اسمٰعیل رشیدی		مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مصر	۱۴۲	

اس کتاب میں طاعون کی تعریف اور اقسام طاعون کی ابتدائی تاریخ اور اُس کا علاج تفصیل وبسط کے ساتھ بموجب تحقیقات جدید لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ باسمی الحمد اذکر اللہ واشکرہ ...... و بعد فلما طرق الطاعون خاتمہ صفحہ ۱۴۲ ینزا الی للطبیب للمعالج انتھے۔ ابتدائی ورق پر مؤلف کی شبیہ اور آخر میں فہرست مضامین بھی موجود ہے۔ (مؤلف اِسی زمانہ کے اطبا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۹۳	۳۳۹	۴۶	الشذور الذہبیۃ فی المواد الطبیۃ	الدکتور فارس بن طاہر صہیوان السوری العیسوی		مطبوعہ ۱۸۹۵ء لبنان	۷۶۳	

یہ کتاب بھی جدید تالیفات میں ہے۔ ادویہ مستعملہ طب یونانی و طب انگیریزی کی تحقیق میں تالیف ہوئی ہے۔ دوا کا پہلے یونانی یا عربی نام لکھ کر خط انگریزی میں افرنجی نام بھی لکھدیا ہے اسیطرح افرنجی ادویہ کا یونانی یا عربی میں اگر کوئی مشہور نام ہے تو اُس کی بھی تشریح کر دی ہے۔ دو حصوں پر کتاب منقسم ہے۔ پہلا حصہ تحقیق ادویہ نباتیہ وحیوانیہ میں۔ دوسرے حصہ میں ادویہ کی کیماوی ترکیب بتائی گئی ہے۔ مفید کتاب ہے۔ ابتدا ر کتاب صفحہ ۲۔ حمد المنزا لبدیع الجواہر والاعراض ..... اما بعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ فارس۔ خاتمہ صفحہ ۷۵۶۔ مسکنات عصبیان۔

(مؤلف کتاب دورجدید کے مؤلفین میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۰۶	۲۷۶	۴۷	شرح الاسباب والعلامات المجلد الثانی	الحکیم محمد عابد سمرقندی کا من اعیان القرن الثانی عشر	سنہ ۱۱۰۶ھ	قلمی	۲۰۴۴	

تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۴½ / ۱۳ انچہ سطور اٹھارہ۔ کاغذ کشمیری۔ جدول حنائی۔ باریکا نیلگوں صفحہ اول ودوم پر لوح وجدول طلائی خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام تحریر نہیں اثر کرم خفیف اور پیوند کاری قلیل۔

اسباب وعلامات مولفہ شیخ الانام نجیب الدین محمد بن علی السمرقندی متعول ۶۱۸ھ ہجری کی جلد دوم کی شرح ہے امراض القلب سے آخر کتاب تک۔ یہ شرح زیادہ مشہور ومتداول نہیں ہے۔ برہان الدین نفیس بن عوض کرمانی کی شرح جو اس متن پر غایت خوبی وتحقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے بڑی معتبر اور مشہور کتاب ہے۔ کتب درس طبیہ میں بھی کرمانی کی شرح متداول ہے نفیس کرمانی نے اس شرح کو ۸۲۷ھ ہجری سمرقند میں تالیف کرکے سلطان الوغ بیگ کے حضور میں ہدیۃً پیش کیا ہے۔ عابد سمرقندی نے بھی گو اپنی شرح میں اپنی استعداد علمی کے موافق بڑا اکام کیا ہے۔ مگر فاضل کرمانی کی شرح سے اس کو کوئی مناسبت نہیں۔ اسی وجہ سے اس شرح نے زیادہ مقبولیت وشہرت نہیں پائی مجلد اول فن طب عربی نمبر ۱۱۷۔ اور نمبر ۱۱۸ پر اس شرح کا کامل نسخہ موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الی قول۔ فی امراض القلب قد اسلفنا تشریحہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۴۔ والخسران علی اعدائہ سنہ ۱۱۰۶ھ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(حالات مصنف کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا -)					
١٣١٨	٢٧٣	۴٨	شرح قانونچہ الموسوم بفتاحی	الحکیم عبدالفتاح بن سید اسمٰعیل الحسینی		قلمی ۱۰۹۲ھ	٦٢٦	
			تقطیع کتابت ۶½ × ۳ - انچہ - سطور کیس ۲۱ س - خط نسخ معمولی - کاغذ کشمیری - کاتب حکیم مھدی - کرم خوردگی و پیوند کاری قلیل - قانونچہ جو فن طب کی مختصر و ابتدائی کتاب ہے اسکی شرح ہے - قانونچہ کے مؤلف محمد بن عمر الجغمینی الچغمینی ہیں - شارح نے نہایت مناسبت کے ساتھ شرح لکھی ہے - غایت تطویل اور نہایت ایجاز سے احتراز کیا ہے - یہ شرح گو غیر مشہور ہے مگر کمیاب ہے عبارت آغاز ۲ - اما بعد حمد اللہ مقدر الامزجة والاجزاء ختم صفحہ ۶۲۵ - واعلم انہ لما کان الی قولہ واصحابہ المجتبی - (شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا -)					
١٢٦٦	٢٧١	۴٩	شرح القانون ناتمام	الشیخ علاء الدین علی بن ابی الحزم القرشی المصری المتوفی ٦٨٧ھ ہجری المقدس		قلمی	۴۴۴	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۸ ۳/۴ × ۴ ۵/۹ انچ۔ سطور ۲۵ پچیس۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا اوراق پر پیوند کاری و کرم خوردگی کا اثر ہے۔

اس مجلد میں تشریح اعضاء مفردہ و مرکبہ کی شرح بڑی وضاحت و تفصیل کے ساتھ کیگئی ہے یہ نسخہ اوّل سے ناقص اور آخر سے ناتمام ہے۔ ایک جلد اس کی مجلد اوّل فن طب عربی نمبر ۲۲۱ پر اوپر بھی درج ہے۔ اس نسخہ کی ابتدا صفحہ اول سے اور انتہا صفحہ ۴۴۴ پر ہے۔

ابتدائی صفحہ کی عبارت یہ ہے۔ وتدی سطحہ الظاهر والباطن۔

علامہ قرشی بہت بڑا طبیب حاذق تھا۔ شیخ بوعلی سینا کے بعد یونانی طب کا ماہر کرۂ ارض پر اس سے بہتر نہیں ہوا۔ بلکہ حیثیت معالجہ سے بوعلی سینا پر بھی اس کو ترجیح ہے۔ حذاقت۔ حدت ذہن۔ فکر صائب میں فائق اور یکتاء وقت تھا۔ فن طب کے علاوہ منطق حکمت فقہ اصول وغیرہ میں بھی اعلے درجہ کی قابلیت رکھتا۔ ان فنون میں اس کے مصنفات بھی ہیں۔ فن طب کی تکمیل شیخ مہذب الدین الدخوار سے دمشق میں کی۔ فقہ شافعی کا فقیہ تھا اور اسی مذہب کا پابند تھا۔ دمشق میں نشو و نما پاکر مصر میں توطن اختیار کیا۔ اسی وجہ سے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے (حسن محاضرہ) میں اطبا مصریہ میں اس کو شمار کیا ہے۔ فن طب میں علاوہ موجز القانون اور شرح القانون کے ایک ضخیم کتاب تصنیف کی جس کا نام (شامل) رکھا۔ یہ کتاب پوری نہ ہوسکی۔ صرف اسّی مجلدات لکھے گئے۔ اگر یہ کتاب مکمل ہوجاتی تو بیان کیا گیا ہے کہ تین سو مجلدات پر ٹھہرتی۔ حسن المحاضرہ میں لکھتے ہیں کہ اسّی سال زندہ رہکر چھ سو ستاسی (۶۸۷) ہجری میں مصر میں وفات پائی۔ تاریخ یافعی میں بھی سال وفات یہی تحریر ہے علامہ سبکی نے طبقات شافعیہ میں قرشی کی وفات چھ سو نواسی (۶۸۹) اور ایام حیات صرف تیس سال قرار دیے ہیں حیث قال۔ تو فی حادی عشر ذی القعدہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وسنة تسع وثمانين وستمائة عن نحو ثلاثين۔ ومسرے اور مورخین وغیرہ بھی سال وفات میں علامہ سیوطی کے ہمزبان ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال۔ اکتفاء القنوع میں قرشی کی نسبت لکھا ہے بلدتہ فی ماوراء النہر۔					
۳۰۵	[illegible]	۵۰	شرح المحمة بفیہ سے بتا سیس الصحة	الحکیم الفاضل مظفر الدین محمود العنتابی المعروف با بن الاشاطی		قلمی	۹۵۲	
			تقطیع کتابت ۶½×۴۔ ۲ ایچ۔ سطور انیس۔ خط نسخ و نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کتاب آخر سے ناقص ہے۔ اس وجہ کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا۔ کتاب کے پہلے صفحہ پر مہر (برا عداے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہے۔ اوراق پر پیوند کاری زیادہ۔ اثر کرم خوردگی ہے۔ المحة فی الطب مؤلفہ شیخ الاطباء ابی سعد بن ابی سرور الساوی الاسرائیلی کی شرح ہے۔ یہ کتاب صرف معالجات میں لکھی گئی ہے۔ شارح نے عبارت شرح کو متن کے ساتھ ایسا چسپاں کیا ہے کہ ان دونوں عبارتوں میں امتیاز تامل وتدبر سے ہوتا ہے۔ نسخہ ہذا آخر سے ناتمام ہے۔ صرف بغیہ کے ختم تک ہے۔ ایک نسخہ مکمل اس کتاب کا مجلد اول فن طب عربی نمبر ۱۵۳ پر بھی درج ہے۔ (ماتن وشارح کا تفصیلی ترجمہ محقق نہیں ہوا۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۸۰	۳۲۷	۵۱	شرح الموجز المعروف بالمغنی	ملا سدید الدین الگازرونی من اہل القرن الثامن من الہجرۃ		قلمی	۲۰۴	

تقطیع کتابت ½۷ × ½۳ - انچہ - سطور انیس ۱۹ - کاغذ بادامی انگریزی - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - سال کتابت واسم کاتب تحریر نہیں - کرم خوردگی وپیوندکاری زیادہ ہے۔

موجز القانون مولفہ علامہ قرشی متوفے ۶۸۷ھ ہجری کے صرف فن اول کی شرح کا حصہ ہے۔ یہ شرح کلیات کی نہ تو مطول اور نہ مختصر بلکہ متوسط البیان لکھی ہے۔ شرح قانون قطب الدین شیرازی سے اس میں زیادہ مدد لی گئی ہے۔ کلکتہ میں پوری شرح کلیات ومعالجات کی طبع بھی ہوچکی ہے۔ درس میں صرف معالجات کی شرح متداول ہے جو سدیدی کے نام سے مشتہر ہے۔ اکثر مطابع میں معالجات ہی کا حصہ طبع بھی ہوا ہے۔ حاجی خلیفہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ موجز کا شارح سدید گازرونی اور ہے۔ اور مغنی شرح موجز کا مولف دوسرا شخص ہے جس کا انہیں پتہ نہیں چلا۔ حیث قال فی کتاب کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد (۲) صفحہ ۳۲۷ ومن شروحہ شرح السدیدی الکازرونی جمع فیہ من القانون۔ ثم قال بعید ھذا۔ ومن شروح الموجز المغنی اولہ الحمد للّٰہ الذی ابدع بقدرتہ جواہر عقلیہ الخ وھو شرح ممزوج ذکر فیہ من شرح القطب الشیرازی للقانون۔ حالانکہ مغنی اسی موجز کی شرح کا نام ہے۔ اور یہی شرح سدید گازرونی کی مولفہ ہے۔ جیسا کہ محققین کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے۔ کتاب اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع میں لکھتے ہیں۔ وشرحہ الطبیب الشہیر

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								سدید الدین الکازرونی من اهل القرن الثامن للهجرة فی کتاب سماه الشرح المغنی فی الکلیات الطبیة والعامیة والعملیة والادویة والاغذیة المفردة والمرکبة والامراض المختصة وغیر المختصة وعلاماتها واسبابها ومعالجاتها طبع فی الکلکتہ ۱۸۳۲ء وایضافیها ۱۲۴۸ھ انتہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی ابدع بقدرته جواهر عقلیة واخترع عنها..... اما بعد فلما کان احتیاج عموم الناس الی الاحکام الطبیعة۔ سدید گازرونی کا مفصل ترجمہ نہیں ملا۔ اکتفاء القنوع کی تصریح سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ آٹھویں صدی کے اطبار میں ہیں۔
۱۳۵۵	۲۷۸	۵۲	صادقیہ شرح رسالہ قبریہ مع کتاب تحریم الدفن	حکیم محمد یوسف بن عبد اللطیف طبیب	سنہ ۹۵۴ھ	قلمی	۴۸	
								تقطیع کتابت ۷×۳½ انچہ۔ سطور بارہ ۱۲۔ خط نسخ و نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری موجود ہے۔ درمیان و آخر میں تین مقام پر مہر حکیم مظفر حسین کی اس سجع کے ساتھ۔ (براعداے دین شد مظفر حسین) چسپاں ہے۔ اس مجلد میں دو نمبر ہیں۔ نمبر اول رسالہ قبریہ کی شرح ہے۔ رسالہ قبریہ کی تالیف کی نسبت افلاطون حکیم کی طرف کی جاتی ہے۔ شارح نے اس متن کی یہ مختصر شرح لکھی ہے۔ رسالہ قبریہ کی وجہ تسمیہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ افلاطون کی قبر میں سے نکالا گیا تھا۔ اس رسالہ میں ایسے امراض کی تفصیل ہے جو مریض کے فوت ہوجانے کی خبر دیتے ہیں۔ شارح نے اس کی شرح کو تبرکاً اپنے پیر و مرشد شیخ محمد صادق کے نام سے موسوم کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد لله

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			الذی خلق الموت والحیوٰۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ ولمن نظر فیہ بعین الصواب فقط (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
			کتاب تحریم الدفن	الفاضل الحکیم جالینوس المولود سنہ ۵۹ عیسوی				
			مجلد ماسبق کا دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۳۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۷ پر ختم ہوا ہے۔ بعض امراض میں مریض کو مردہ خیال کر لیا جاتا ہے۔ اور مرنے کے احکام اُس پر مرتب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ درحقیقت مردہ نہیں ہے۔ بلکہ شدت مرض سے حس و حرکت جاتی رہی ہے۔ اس رسالہ میں ایسے امراض کو لکھ کر ہدایت کی گئی ہے کہ اس صورت میں کم از کم چوبیس اور زیادہ سے زیادہ بہتر ساعت دفن میں تاخیر کی جاوے۔ آغاز صفحہ ۳۳۔ کتاب جالینوس الذی سماہ کتاب تحریم الدفن۔ خاتمہ صفحہ ۴۷ ھذا اٰخر کتاب تحریم الدفن الی قول بعون اللہ تعالیٰ۔ جالینوس حکیم حکمائے یونان میں اطبائے کبار کا خاتم اور موجدین طب کا آخری فرد ہے۔ تمام متاخرین میں اس کا مرتبہ اعلیٰ۔ اور فن طب میں اس کا پایہ سب سے بالاتر ہے۔ بقراط کے بعد سوفسطائیہ نے مسائل طبیہ کو ایسا بگاڑا۔ کہ وہ بالکل مسخ ہو کر رہ گئے۔ جالینوس نے ہی اُن کو صاف کیا اور بقراط کے خیالات و ایجادات کو دلائل نظریہ اور تجارب عملیہ سے مستحکم بنایا۔ علم طب کی خدمت ایسی جدوجہد کے ساتھ کی جس کو زمانہ کبھی بھلا نہیں سکتا۔ اس فن میں کثرت سے کتابیں تصنیف کیں جن میں فن طب کے مکنونات و حقائق کا نہایت وضاحت کے ساتھ انکشاف کیا۔ جالینوس کے بعد جس قدر اطباء ہوئے سب اسی کے خوشہ چین اور متبعین ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

جالینوس کا مولد ومنشا، (فرغامس) ہے جس کو (فرغاموس) (فرغمیس) بھی کہتے ہیں۔ یہ مشرقی ایشیا کا چھوٹا سا شہر قسطنطنیہ کے قریب واقع ہے۔ یہاں وہ قیدی نظر بند کئے جاتے تھے جن پر شاہی عتاب ہوتا۔ بعض نے جالینوس کا مولد ومسکن (سمرنا) کو بتایا ہے۔ اُن کا قول ہے کہ جالینوس اسی شہر کے مضافات میں ایک گاؤں میں رہتا تھا جس کا نام (قرہ) ہے۔ جو سمرنا سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جالینوس کی ولادت کی تاریخ میں مورخین کا بڑا اختلاف ہے۔ بعض حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا معاصر کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ صعود حضرت مسیح علیہ السلام سے اُنسٹھ سال کے بعد اس کا تولد ہوا۔ محققین مورخین کی یہی رائے ہے کہ جالینوس حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا ہے۔ رہی یہ بات کہ تولد اور صعود میں کس قدر بعد ہے۔ اس میں متعدد ومختلف روایات ہیں۔ بقراط کی وفات اور جالینوس کے تولد میں چھ سو پینسٹھ سال کا فاصلہ ہے۔ اور جالینوس کی وفات سے سال ہجری کے آغاز تک پانسو پچیس (۵۲۵) برس کا بُعد ہے۔ جالینوس کا باپ خوشحال اور ذی علم شخص اور صلاح وعفاف وحسن اخلاق کے ساتھ متصف تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم جالینوس کو خود ہی دی۔ اور جس قدر بھی علم رکھتا تھا وہ تمام وکمال پڑھا دیا۔ جب اس نے بیٹے کی طباعی وذہانت کا اندازہ کیا۔ تو لایق اور نامور اساتذہ کے سپرد کیا۔ پندرہ برس کی عمر میں علم ہندسہ۔ ریاضی۔ حساب وغیرہ سے جالینوس نے فراغت پا کر منطق وفلسفہ کی طرف توجہ کی۔ اسی درمیان میں اُس نے ایک خواب دیکھا جس میں تعلیم طب کی ترغیب دی گئی۔ فن طب کو بھی بڑے خوض وتدبر کے ساتھ حاصل کیا۔ سترہ سال کی عمر تھی جو سارے علوم وفنون سے واقف ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا میلان تحقیقات علمی کی طرف ہوا۔ کسی مسئلہ کو اُس وقت تک صحیح خیال نہیں کرتا جب تک کہ خوب جانچ نہ لیتا۔ میدان تحقیق میں اُس نے ایسی پیشقدمی کی کہ متقدمین کا دوش بدوش

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہوگیا۔ اس کی عمر بیس سال کی تھی کہ باپ نے قضا کی۔ باپ کی وفات کے بعد اس نے یونان کے شہروں کا دورہ کیا اور قدماء کی کتابیں خاصکر بقراط کے مصنفات کو تلاش کرکے اُن سے بیحد نفع اُٹھایا تشریح وعمل جراحی میں بھی پورا پورا ملکہ حاصل کیا۔ اس علمی شوق اور محققانہ سیاحت نے اس کو تمام دنیا میں مشہور کردیا۔ بڑے بڑے اہل کمال اور سلاطین اس کی وقعت وعزت کرتے۔ بہت سے مواقع ایسے بھی پیش آئے جہاں نامور اطباء اور مشاہیر فضلاء سے علمی مباحث کے گفتگو کی نوبت پہونچی۔ مگر اس نامور فاضل کے سامنے وہ سب کے سب مغلوب ہی رہے سیاحت ونام آوری حاصل ہونے کے بعد یہ اپنے وطن میں واپس آیا۔ اور حرمت وعزت کے ساتھ وہیں رہنے لگا۔ اس کی حذاقت کا یہ حال تھا کہ مریض کی شکل دیکھتے ہی اس کی پوری کیفیت بیان کردیتا نہایت کریم النفس۔ وسیع الاخلاق شخص تھا۔ مریضوں کے ساتھ بڑی ہمدردی کا برتاؤ رکھتا۔

اس نے مختلف علوم اور فنون میں کثرت سے کتابیں تصنیف کی ہیں جن کا ترجمہ عربی زبان میں حنین بن اسحاق وغیرہ نے بڑی خوبی و احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آج اُس کی مصنفات میں سے سوائے معدودہ چند باقی کتب کا پتہ نہیں چلتا۔ عجب نہیں کہ بغداد۔ قرطبہ غرناطہ کے کتب خانوں کی تباہی سے یہ ذخیرہ بھی تلف ہوگیا ہو۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب بنکیس۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں جالینوس نے اپنے مصنفات کی تفصیلی فہرست لکھی ہے۔ دو مقالوں پر اس کو منقسم کیا ہے۔ پہلے مقالہ میں کتب طبیہ کی تعداد۔ دوسرے مقالہ میں منطق فلسفہ۔ بلاغت۔ نحو وغیرہ کے کتب مصنفہ مذکور ہیں۔ کتاب المراتب القراۃ اس کتاب میں صرف ایک مقالہ ہے۔ اس میں اس بات کو بتایا ہے کہ اس کے مصنفات کس ترتیب سے پڑھے جائیں۔ کتاب الفرق۔ ایک مقالہ ہے صناعۃ طب کے متعلموں کے واسطے تالیف کی ہے۔ اس کتاب میں اصحاب قیاس۔ اصحاب تجربہ۔ اصحاب حیل تینوں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

فرقوں کے اقوال کو جمع کیا ہے۔ ہر ایک کے دلائل بھی ذکر کئے ہیں۔ اور ان دلائل میں جو خرابی اور سقم ہے اُس کو بیان کرنے کے بعد امر حق کو ظاہر کیا ہے۔ یہ کتاب اس نے جوانی کی عمر میں جب اس کا سن تیس سال کے قریب تھا شہر رومیہ میں تصنیف کی ہے۔ کتاب الصناعۃ الصغیرہ ایک مقالہ ہے۔ اس میں جالینوس نے اپنے تمام کتب مصنفہ فی الطب کے نتائج و تحقیقات درج کئے ہیں۔ کتاب النبض الصغیر۔ یہ بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ شناخت نبض کے ابتدائی مراتب اس میں لکھے ہیں۔ شفاء الامراض۔ یہ کتاب اغلوقن کی فرمائش سے (جو ایک فیلسوف تھا) تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں امراض اور اُن کے اسباب و معالجات کا مختصر طور پر ذکر کیا ہے۔ کتاب فی العظام۔ اس کا بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ اس کتاب میں ہڈیوں کی تشریح لکھی ہے۔ کتاب فی العضل۔ یہ بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ جسم کے عضلات کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ کتاب فی العصب۔ اس کا بھی ایک ہی مقالہ ہے۔ پٹھوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب فی العروق۔ اس کتاب میں جہندہ اور غیر جہندہ دونوں قسموں کی رگوں کا مفصل بیان ہے۔ کتاب العلل والاعراض۔ اس کتاب میں چھ (۶) مقالے ہیں۔ امراض اور اُن کے اسباب و معالجات کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان کتب کے علاوہ اس کے بہت سے مصنفات ہیں جن کا ابن ابی اصیبعہ نے اپنی کتاب (عیون الانباء) میں تفصیل و تشریح کے ساتھ ایک سو سے زیادہ شمار لکھا ہے۔ من شاء التفصیل فلیرجع الیہ۔ جالینوس کی حیات کا زمانہ ستاسی (۸۷) سال ہے۔ اس کی وفات کی تاریخ صاف طور پر کسی کتاب میں نہیں دیکھی گئی۔

قاموس الاعلام ترکی میں ولادت ۱۳۱ء اور وفات ۲۰۰ء میں لکھی ہے۔ ولادت کا مقام برغمہ اور باپ کا نام نیقون درج ہے۔ اور مؤلفات کی بڑی فہرست بھی دی ہے۔

عیون الانباء فی طبقات الاطباء

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۴۶	۳۶۴	۵۳	صحۃ العینین	الدکتور شاکر الخوری	معنون بنام سلطان عبد الحمید خان	مطبوعہ سنہ ۱۹۰۹ء بیروت	۳۲۸	

یہ کتاب طب جدید میں لکھی گئی ہے اس کتاب میں آنکھ کی ترکیب اور اس کے صحیح رہنے کے اسباب اور امراض عین کو معالجات وغیرہ ذکر کیے ہیں۔ ایک مقدمہ اور تین اقسام پر کتاب منقسم ہے۔ ابتدا میں ایک سلطان عبد الحمید خان کی تعریف میں لکھا ہے اور انہیں کے اسم گرامی پر کتاب کو معنون کیا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے آغاز صفحہ ۵۔ مقدمہ خلق اللہ الانسان بهذہ الهیأۃ والترکیب واعطاہ جمیع القوی اللازمۃ لحفظ حیاتہ خاتمہ صفحہ ۳۲۵۔ ولکن لا یعتنی میل لہ + رد لہ العینین من کحلتہ۔ مؤلف کتاب مدرسہ طبیہ مصریہ کے اعلیٰ مدرس ہیں ان کے مصنفات میں اس کتاب کے علاوہ تحفۃ الراغب فی صحۃ المتزوج وزواج العازب وغیرہ بھی ہیں۔ کتاب کے پہلے صفحہ پر شبیہ مؤلف کا فوٹو بھی لیا گیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۰۹	۳۴۳	۵۴	العقود الآداب مترجم من لسان الفرنساوی	مترجم فرید یوسف بزری		مطبوعہ مصر	۶۸	

اصل کتاب فرانسیسی زبان میں دکتور یول جو طبیب فرانسیسی کی مؤلفہ ہے۔ علامہ فرید نے اس کی تعریب کی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ یونانی۔ المانی۔ ایطالی۔ انگریزی۔ رومانی وغیرہ زبان میں بھی ہوا ہے۔ یہ کتاب طب جدید میں لکھی گئی ہے بعض طبی فوائد اور مرضی و اطبا کے متعلق آداب وغیرہ تحریر کئے ہیں۔ ابتدا میں مختصر سا مقدمہ مترجم اور تقاریظ علما تحریر ہیں۔ اصل کتاب کا ترجمہ صفحہ ۶ سے شروع ہوا ہے جس کی ابتدائی عبارت یہ ہے۔

کلمۃ ازفها للوالدین ..... وتلک الاحادیث التی کنت اسمعها فیها۔

عبارت خاتمہ صفحہ ۶۸۔ یجب علیک العمل بمقتضاہا املا۔

مؤلف و مترجم دونوں اسی زمانہ کے ماہرین میں ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۷۹۵	۳۵۷	۵۵	صحیفۃ الاسرار	حکیم سید منور حسین بن سید فضل حسین امروہوی		مطبوعہ ۱۲۸۲ھ نولکشور	۱۶	

یہ مختصر رسالہ ادویہ مفردہ کے افعال وخواص کے بیان میں ہے۔ مولف نے اس میں جدت یہ کی ہے۔ کہ دوا کے نام کی تصریح نہیں کی صرف اسقدر لکھدیا ہے کہ اس دوا کے نام میں چار یا تین یا کم وبیش حروف ہیں۔ پہلا حرف فلاں اور دوسرا حرف فلاں۔ علےٰ ہذا القیاس آخر میں وہ سب دوائیں بھی جن کو اسرار کے طور پر لکھا ہے حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ شمار کردی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نحمد اللہ العلی العظیم ونصلی علےٰ نبیہ الکریم والمالرؤف الرحیم۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ لانہ مزیل للسہو ومفیض بالصواب

(مؤلف کتاب زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۴۴	۳۰۱	۵۶	ضیاء النیرین فی مداواۃ العینین	الطبیب الفائق احمد بن حسن الرشیدی متوفیٰ ۱۲۸۲ھ ہجری		مطبوعہ مصر	۴۶۴	

یہ کتاب انگریزی دو کتابوں سے ماخوذ ہے۔ ایک مصنفہ ڈاکٹر (ورنس) دوسری مؤلفہ ڈاکٹر (ولیر الیمساوی) آخر میں بعض مرکبات کا خود مولف کتاب نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب میں آنکھوں کی تشریح اُن کے امراض ومعالجات۔ آنکھ کے زخم وغیرہ کا آپریشن بڑی تفصیل وخوش بیانی سے لکھا ہے۔ کحال کے واسطے یہ کتاب بیحد مفید ومعین ہے۔ اس موضوع خاص پر ایسی مستقل اور مفصل کتاب شاید ہی کوئی دوسری

نمبر جو فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								لکھی گئی ہو۔ آخر سے یہ کتاب کسیقدر ناقص ہے۔ ابتدا رمیں مفصل فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نسالک یامعید صحۃ الاجسام بالتدبیر الحمید..... وبعد فاقول خاضع المبدی و معیدی۔ خاتمہ صفحہ ۴۶۴ مسحوق السوس ۱ م۔ مولف کتاب تیرھویں صدی کے نامور جراح وطبا رمیں معدود ہیں۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں ان کا سال وفات بارہ سو بیاسی (۱۲۸۲) لکھا ہے۔ (اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہ ہوسکا۔)
۲۹۴۳	۳۰۳	۵۰	غمر النجاح فی اعمال الجراح (الجزء الثانی)	الحکیم محمد علی البقلی		مطبوعہ مصر ۱۲۶۳ھ	صفحہ ۱۶ / صفحہ ۴۱۹	
								یہ کتاب فن جراحی میں ہے۔ مولف نے پوری کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ پہلے حصے میں عمل بالید کے طریقے کلیۃً بیان کئے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں ہرعضو کے عملیات مختلفہ کو ذکر کیا ہے۔ چیرپھاڑ کے کام میں اس کتاب سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ اول میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ القسم الثانی فی العملیات الخاصۃ..... قد تقدم ما اوردناہ من الکلام۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۸۔ فراجعہا فیہا ان شئت واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب۔ (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے اطبا رمیں ہیں۔)
۲۲۴۳	۳۲۵	۵۸	الفصول الابقراطیہ فی اصول الطبیۃ	الحکیم الیونانی ابقراط (بقراط) بن ابراقلس (ابرقلیدس)		مطبوعہ ۱۲۳۸ھ کلکتہ	صفحہ ۶۵ / صفحہ ۳۷	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اصل کتاب یونانی زبان میں تالیف ہوئی ہے۔ یہ عربی ترجمہ ہے جس کو حنین بن اسحاق العبادی متوفی سنہ ۲۶۰ھ ہجری نے معرب کیا ہے۔ یہ کتاب تمام کتب طبیہ میں افضل الکتب شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب میں قواعد طب علمی و عملی جو بقراط کے دوسرے مصنفات میں مذکور ہیں بطور اصول و نکات متفرقہ مجملاً لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب سات مقالوں پر مشتمل ہے۔ جالینوس حکیم نے اس کتاب کی شرح بھی لکھی ہے۔ اس کتاب کے بعد دوسرے اطباءِ متقدمین نے بھی اصول و جمل کی جوامع کتابیں تالیف کیں۔ مگر یہ کتاب ان سب میں اعلےٰ و افضل ہی رہی۔ اس کتاب مطبوعہ کے آخر میں اصل کتاب کے الفاظ مفردہ کی فہرست حروف ہجا کی ترتیب پر لگا دی گئی ہے جو نفع سے خالی نہیں۔ ایک قلمی نسخہ کتاب ہذا کا مجلد اول فن طب کے نمبر ۲، اپر بھی درج ہے۔ وہاں حنین بن اسحاق مترجم کو غلطی سے مصنف کتاب لکھا ہے۔
عبارت آغاز صفحہ اول۔ المقالة الاولی ثلثة وعشرون فصلا۔ فصل۔ قال ابقراط العمر قصیر۔ خاتمہ صفحہ ۶۵۔ واما فی الضعیف فمن اسفل۔ اس کتاب کے ابتدائی ورق پر سال طبع سنہ ۱۲۴۸ھ ۱۸۳۲ء تحریر ہیں۔ اور آخر کتاب میں طبع کے متعلق یہ عبارت لکھی ہے۔ قد تم طبع هذه الرسالة المسماة بفصول ابقراط نهار التاسع من شهر الكنون سنه الف وثماني مائة وثلثين من المسيحية۔
اس کتاب کی تصحیح کی بابت لکھا ہے کہ طبع کے وقت دو مختلف نسخے موجود تھے اُن دونوں کے باہمی اختلاف کو خط عرضی کے تحت میں ظاہر کر دیا ہے۔
بقراط۔ جسے (ابقراط) بھی کہتے ہیں۔ حکماء یونانیین میں افضل اور مشاہیر اطباء میں نامور شخص ہوا ہے۔ شرافت خاندانی اور علوئے نسب کے اعتبار سے بھی شریف القوم تھا۔ اس کا باپ حکیم اسقلبیوس ثانی کی اولاد اور ماں ابرقلیس کے خاندان کی تھی۔ اس کا مسکن

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شہر فیرو ہا تھا جو بلاد شام میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسکندر رومی سے تقریبا ایک سو سال قبل اس کا ظہور ہوا ہے۔ ملک اردشیر کے زمانہ میں اس کی شہرت پھیلی تھی۔ اردشیر ملوک فارس میں دارا کا جد امجد تھا۔ بقراط اُن مشاہیر اطبا رمیں شمار کیا جاتا ہے جن کی طرف صناعت طب منتہی ہوتی ہے۔ جالینوس کا اس باب میں دوسرا نمبر ہے۔ جالینوس اور بقراط کے زمانہ میں چھ سو پینسٹھ برس کا بُعد ہے۔ جالینوس نے بقراط کی کئی کتابوں کی شرح لکھی ہے اور ان میں اس کے چیدہ چیدہ حالات بھی ذکر کیے ہیں۔ بقراط اپنے زمانہ کے حکما طبیبین میں بھی اقوم و اعلے مانا گیا ہے۔ اس نے طب کی تعلیم اپنے ہی خاندان میں پائی۔ فن طب کو اپنے باپ ابرقلس (ایرقلیدس) سے حاصل کیا۔ اس سے پہلے فن طب علوم سینہ کے طور پر وراثتا رکھا گیا تھا۔ باپ اپنے بیٹے کے سپرد کرتا اور بیٹا اپنی ہی اولاد کو سکھاتا تھا۔ اسی سبب سے یہ علم اُسی خاندان میں رہا جو اسقلیبوس حکیم کا گھرانا کہلایا جاتا تھا۔ اسوقت تک علم طب کی تعلیم صرف زبانی تھی۔ طبیہ مسائل اور اس کے اصول کتاب کی صورت میں مدون نہیں ہوئے تھے۔ بقراط نے اس کے نتیجہ پر نظر کی اور خیال کیا کہ ایک خاندان گو کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو آخر ایک دن ضرور ایسا آئیگا کہ اس فن کا چراغ گل ہو جائیگا۔ اس نے اس فن کی کتابیں تالیف کیں اور علم سینہ کو اُن میں قلمبند کیا۔ یہ مدون علم طب کا پہلا شخص ہے۔ بقراط نے ستانوے (۹۷) سال کی عمر پائی۔ سولہ سال تو بچپنے اور تحصیل علم میں گزرے۔ اکیاسی برس تدریس و تعلیم و تالیف میں زندگی بسر کی بہت سے شفاخانے قایم کیئے۔ ہمیشہ مریضوں کی نفع رسانی اور دوا دارو میں مصروف رہتا۔ مال و دولت کی پروا نہیں کرتا۔ بڑا متواضع اور نیک مزاج شخص تھا۔ دنیا کی دولت کے مقابلہ میں علم کی دولت کو ترجیح دیتا۔ اردشیر بادشاہ نے خاص اپنے معالجہ کے واسطے طلب کیا اس نے انکار کر دیا۔ اپنے مصنفات کے شروع میں اعلے درجہ کے جواہر اور نصائح جمیلہ طبیبین

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اور دوسرے لوگوں کے واسطے تحریر کئے ہیں۔ جو دینی اور دُنیوی فوائد سے لبریز ہیں اس کی تین اولادیں صُلبی تھیں۔ دو بیٹے۔ثاسلوس۔ ذراقن۔ ایک بیٹی۔ ماتاریسا۔ جو بڑی قابلہ اور اپنے بھائیوں سے فن طب میں بڑھی ہوئی تھی۔ بقراط متوسط القامت سفید رنگ کا شخص تھا اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور چمکدار تھیں۔ ہڈیاں موٹی اور مضبوط۔ سر بڑا داڑھی سفید۔ نہ زیادہ لانبی اور نہ مختصر۔ آخر عمر میں کمر میں خم آگیا تھا۔ اس کے مصنفات کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں۔ کہیں تیس۳۰ کہیں ۱۲ ہشتر کہیں اس سے کم وبیش بیان کیا گیا ہے۔ زیادہ مشہور بار۱۲ہ کتابیں ہیں۔ کتاب۱ الاجنہ۔ اس میں تین مقالے ہیں جن میں تکون منی اور جنین کی ساخت کا ذکر ہے۔ کتاب۲ طبیعۃ الانسان۔ اس کے دو مقالے ہیں۔ بدن کی ترکیب جن اشیاء سے ہوتی ہے ان کا بیان ہے۔ کتاب۳ الاہویہ والمیاہ والبلدان۔ اس میں بھی تین مقالے ہیں۔ بلدان فصول ومیاہ کے امزجہ اور اُن کے اثرات ظاہر کئے ہیں۔ کتاب۴ الفصول جس کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے۔ کتاب۵ التقدمۃ المعرفۃ یہ بھی تین ہی مقالات پر مشتمل ہے۔ اس میں ایسے علامات کا ذکر ہے جن کو طبیب ظاہر کر کے مریض کو اپنا گرویدہ بنا لیوے۔ کتاب۶ الامراض الحادہ۔ یہ بھی تین ہی مقالات کی کتاب ہے۔ اس میں علاج کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ کتاب۷ اوجاع النساء۔ اس میں دو ہی مقالے ہیں۔ خاص عورتوں کے علاج ہیں۔ کتاب۸ الامراض الوافرہ۔ یہ ابیذیمیا کے نام سے مشہور ہے۔ سات مقالے اس میں لکھے گئے ہیں۔ اس میں امراض وافرہ (وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی بیماریاں) کا ذکر۔ اور اُن کے تدبیر ومعالجات مذکور ہیں۔ اس کتاب کے متعلق جالینوس کا یہ قول ہے کہ اس کے ساتوں مقالے بقراط کے مصنفہ نہیں ہیں۔ صرف پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چھٹا۔ مقالہ اس کے یا اس کے بیٹے کی تصنیف ہے جس کو اس نے باپ سے تعلیم پا کر لکھا ہو۔ باقی مقالات دوسروں کے مدلسہ ہیں۔ کتاب۹ الاخلاط۔ اس میں تین مقالے ہیں۔ اخلاط کا حال باعتبار کیفیت وکمیت اور اُن کے تدابیر

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مذکور ہیں۔ کتاب الغذاء۔ اس میں چار مقالے ہیں۔ اغذیہ وغیرہ کے بیان میں۔ کتاب قاطیطریون (مطب کا مکان)، یہ بھی تین ہی مقالوں پر تمام کیگئی ہے۔ اس میں علاج بالید کا ذکر ہے۔ اس کتاب کے متعلق جالینوس کہتا ہے کہ بقراط نے اس غرض سے اس کو تالیف کیا تھا کہ فن طب کا متعلم پہلے اس کتاب کو پڑھے۔ اور اس کا نام حانوت الطبیب رکھا تھا یعنی وہ مکان جس میں طبیب بیٹھکر معالجہ کرتا ہے۔ گو اکثر مفسرین نے اس کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ مگر میرے نزدیک اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہئے کہ ان اشیاء کی کتاب ہے جن کا استعمال ایک طبیب کو کرنا چاہئے۔ کتاب الکسر والجبر۔ تین مقالات پر مشتمل ہے۔ فن جراحی کے متعلق لکھی گئی ہے۔ بقراط کی پیدائش و وفات کی تاریخ پرانی تواریخ کی کتابوں میں دیکھی نہیں گئی۔ اس مطبوعہ نسخہ کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔
الفصول الابقراطیه فی الاصول الطبیه من تصانیف اقدم الاطباء الیونانیین وافضل العلماء المتقدمین الابقراط النطیس القریب الطبیب الحاذق والوحید کان تولده فی جزیرة من جزائر الترام المسماة بقوس ولذلك یدعی بالشیخ القوسی بسنة (۴۶۰) قبل المسیحی ای (۱۰۸۲) قبل الهجری ای سنة (۷۵) قبل جلوس السلطان اسکندر ای (۵۹۰) قبل تولد جالینوس الفاضل و عاش ۸۵ او ۱۹۰ و ۹۵ سنة کما قیل۔ اس عبارت کے لکھنے کے بعد منقول عنہ کا کوئی پتہ اور حوالہ نہیں دیا گیا۔ اس وجہ سے یہ عبارت قابل وثوق نہیں سمجھی جاتی۔
(اخبار العلماء باخبار الحکماء۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء۔)</td></tr>
<tr><td>۴۵۸۸</td><td>۳۴۰</td><td>۵۹</td><td>فن الولادة</td><td>الدکتور نجیب محفوظ</td><td>سنہ ۱۹۰۸ء</td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۳۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں اجزاء رحم کا ذکر۔ حمل کے اسباب اس کی شناخت جنین کی کیفیت اس کی حفاظت کا طریقہ۔ مولود کی نگہداشت کے سامان کا بیان شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تمہید التعقیم فی الی لادۃ لا یسع المطالع علی احی ال الامۃ المصریۃ - خاتمہ صفحہ ۲۴۴۔ الاصنا و قفت نبضانتہ - اِس کتاب کا بھی سال طبع مرقوم نہیں ہے۔ (مولف اِسی دور کے فضلا میں ہیں۔)					
۵۶۱۰	۳۵۹	۶۰	قانون الشیخ (المجلد الاول)	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر با بن سینا المتوفی ۴۲۸ھ		قلمی ۱۲۲۶ھ	۵۱۲	
			تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ - انچہ سطور تئیس ۲۳ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ کشمیری - جدول طلائی - باریک آسمانی مجلد ہذا میں چار الواح ہیں - اول وتیسری وچوتھی لوحیں صرف لاجوردی وطلائی - اور دوسری لوح کے ساتھ اول کے دو صفحوں پر گلکاری و دندان موش طلائی بھی ہے۔ کتاب کی عبارت سیاہی اور سرخیاں شنجرف سے لکھی گئی ہیں - کاتب حافظ ظہور اللہ عرف امام بخش ہیں - اوراق پر کرم خوردگی زیادہ ہے - فن طب کی مشہور ومعروف کتاب ہے۔ پوری کتاب پانچ کتب پر منقسم ہے - الکتاب ۱ الاول فی الامور الکلیۃ من الطب الکتاب ۲ الثانی فی الادویۃ المفردۃ - الکتاب ۳ الثالث فی الامراض الجزئیۃ الواقعۃ باعضاء الانسان عضو عضو من الراس الی القدم ظاہرھا و باطنہا. الکتاب ۴ الرابع فی الامراض الجزئیۃ التی اذا وقعت لم یختص بعضو وفی الزینۃ - الکتاب ۵ الخامس فی ترکیب الادویۃ وھو اقراباذین - مجلد ہذا میں دو کتب ہیں، کتاب اول صفحہ ۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵۹ پر ختم ہو گئی ہے - کتاب دوم صفحہ ۲۶۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۱۱					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								کے نصف پرختم ہے۔ان دونوں کتابوں کو علیحدہ علیحدہ جدید عنوان سے قائم کیا ہے۔اور ہر ایک کے شروع میں فہرست مضامین منضم ہے۔قانون الشیخ کی قلمی مطبوع متعدد جلدیں مجلد اول فن طب عربی کے نمبر ۴۰ سے نمبر ۸۶ تک اور بھی تحریر ہیں۔آغاز عبارت خطبۂ کتاب صفحہ ۱۔ الحمد للہ حمداً یستحقہ بعلو شانہ وسبوغ احسانہ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۵۹۔ وتحل بینہم اجمعین۔ الی قولہ۔علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامۃ۔آغاز کتاب دوم صفحہ ۲۶۰۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ..... فان ھذا الکتاب ھو الکتاب الثانی۔خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۵۱۱۔فلنشرع الآن فی الکتاب الثالث۔ الی قولہ آمین یا رب العالمین
۵۶۱۰	۳۶۰	۶۱	قانون الشیخ (المجلد الثانی)	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ھ		قلمی	۶۷۰	
								دوسری جلد ہے۔اس مجلد میں دو لوحیں طلائی۔اول صرف طلائی ولاجوردی اور دوسری لوح کے ساتھ دو صفحوں پر گلکاری و دندان موش بھی طلائی ہے۔جلد ہذا میں کتاب ثالث مذکور ہے۔ جس میں امراض خاصہ ذکر کئے ہیں۔اس جلد کی بھی فہرست مضامین اول میں لکھی ہوئی ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ ..... اعلم انا قد فرغنا من الکتاب الاول والثانی۔خاتمہ صفحہ ۹۶۹۔ علینا ان نشرع الآن فی الرابع حامداً للہ تعالیٰ۔
۵۶۱۰	۳۶۱	۶۲	قانون الشیخ المجلد الثالث	ایضاً		ایضاً	۴۸۲	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی سنہ کتابت</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیسری جلد ہے۔ اس میں بھی جلد اول کی طرح چار الواح زیر کتاب رابع اور خامس ہیں مذکور ہیں۔ کتاب رابع میں امراض عامہ اور خامس میں تنجارت (؟) وکبر لکھے گئے ہیں۔ فہرست مضامین کتاب رابع کی رابع کے اول میں اور خامس کی خامس کے شروع میں تحریر ہے۔ ابتدا کتاب رابع صفحہ ۱۔ الکتاب الرابع من القانون الحمد للہ والسلام علی عباد ہ المومنین ختم کتاب رابع صفحہ ۳۳۹۔ والحمد للہ رب العالمین۔ شروع کتاب خامس صفحہ ۳۵۲۔ لقد فرغنا فی الکتب الاربعۃ عن ذکر الخ۔ خاتمہ صفحہ ۴۸۱۔ یتخذ بعصارۃ الورد مع عسل الی قول فقیر جناب قادر یہ عالیہ۔
(شیخ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۱۳۵ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td>۲۴۵</td><td>۵۳</td><td>القول المرغوب فی الماء المشروب مع الرسالۃ الساعاتیۃ</td><td>مسیح الملک الحکیم الاکمل الحافظ محمد اجمل خان بن الحکیم محمود خان دہلوی المولود ۱۲۸۵ھ ہجری والمتوفی ۱۳۴۶ھ</td><td>۱۳۱۸ھ</td><td>مطبوعہ ۱۹۰۲ء المطبع الاحمدی</td><td>۱۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دو رسالوں کا مجموعہ ہے پہلے رسالہ میں (پانی جو غذا کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے) اس کے تغذیہ اور عدم تغذیہ ہونے میں ناقدانہ گفتگو کی ہے۔ دوسرے رسالہ میں اشیاء (؟) کے متعلق مفید تحقیق لکھی ہے۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یغنی العوالم ویبقے۔ خاتمہ رسالہ اول صفحہ ۱۳۔ حمد اللہ تعالے ما احسن الطبیب۔ ابتداء رسالہ دوم صفحہ ۱۴۔ الحمد للہ الذی خلق الا لنسلن الخ۔ ختم رسالہ دوم صفحہ ۱۹۔ والی اللہ المآب فقط احمل الطبیب</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحے	کیفیت
	۲۰۴	۶۴	القول المرغوب فی الماء المشروب مع الرسالۃ الساعاتیۃ	مسیح الملک الحکیم محمد اجمل خان بن حکیم محمود خان دہلوی المتوفی ۱۳۴۶ ہجری	سنہ ۱۳۱۸ھ	مطبوعہ مطبع احمدی رامپور	۱۵	
کتاب مسطورہ بالا کا دوسرا نسخہ ہے۔ (مؤلف کا حال جلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۳۰ پر تحریر ہے)								
۳۵۱۳	۳۴۵	۶۵	القوی الحیوتیہ مترجم	معرب شکری بے صادق	سنہ ۱۹۰۶ء	مطبوعہ مصر	۴۴	

یہ کتاب معرب ہے اس رسالہ کی جس کو دکتور سیلار طبیب امریکانی اسباب اختلال خود فنا
میں تالیف کیا تھا۔ معرب نے اصل کتاب کی تعریب کے علاوہ مطالب کتاب میں بھی تحقیق و
تنقیح سے کام لیا ہے۔ اس کتاب میں مباشرۃ بیجل وغیرہ سے اعضاء تناسل کو جو نقصانات
پہونچتے ہیں اُن کا مفصل بیان کیا ہے۔ صفحہ اوّل و دوم پر معرب نے اس کتاب کے متعلق
مقدمہ کے طور پر کچھ تحریر کیا ہے۔ صفحہ ۴ سے مقدمہ مؤلف کی تعریب اس عبارت سے شروع
ہے۔ مقدمۃ للمؤلف لقد ارشدنی الاشتغال بصناعۃ التطبیب عدۃ سنین
خاتمہ صفحہ ۴۴۔ و اللہ لا یضیع اجر من احسن عملا و السلام
(مؤلف و مترجم موجودہ زمانہ کے منتخب لوگوں میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۲	۲۹۶	۲۶	كتاب الاغذيه والاشربه	اکمل الاطباء نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی بن عمر السمرقندی المقتول ۶۱۹ ہجری مطابق ۱۲۲۲ عیسوی		قلمی	۲۱۴	

تقطیع کتابت ۵ ½ × ۲ ⅜ انچ۔ سطور چودہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت نہیں لکھی۔ تمام اوراق پر اثر کرم و پیوند کاری ہے۔ پہلے صفحہ پر تین مہریں چسپاں تھیں جو مٹا دی گئیں ہیں۔

اس کتاب میں اُن غذاؤں کے متعلق بحث کی گئی ہے جو دن رات استعمال میں رہتی ہیں۔ غذاؤں کے ساتھ اشربہ محمودہ وغیر محمودہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس نام سے اس مصنف کی دو کتابیں ہیں۔ الاغذیہ والاشربہ للاصحاء۔ الاغذیہ والاشربہ للمرضیٰ۔ اس نسخہ میں تو مصنف کا نام مذکور نہیں۔ مگر ایک نسخہ قلمی اس کتاب کا مجلد اول میں فن طب عربی نمبر ۱۹۶ پر تحریر ہے۔ جس کے خطبۃ الحاقی میں نجیب الدین سمرقندی مصنفِ کتاب لکھا ہے خطبۃ الحاقی کی عبارت اس طرح ہے۔

كتاب الاغذيه والاشربه وما يتصل بها۔ الحمد لله رب العالمين۔ والسلام على نبينا محمد وآله اجمعين۔ قال الشيخ الامام الاجل العالم الكامل الاستاد نجيب الملة والدين صفي الاسلام والمسلمين عزيز الملوك والسلاطين فخر الاماثل الشرق وجمال العصر ذو السعادتين ابو الحامد محمد بن علي بن عمر السمرقندي رحمه الله تبارك وتعالى لما خلق نوع الانسان اعدل مزاجا من جميع الحيوانات عبارت انا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			نسخہ ہذا صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولنا المصطفٰی ..... ان اللہ تعالٰی لما خلق نوع الانسان اعدل مزاجا من جمیع الحیوانات عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۴ - سائر الروائح الطیبۃ واللہ اعلم تم الکتاب فی الاغذیۃ والاشربۃ الٰی قول - والحمد للہ رب العالمین۔ نجیب الدین سمرقندی بڑا فاضل اور ممتاز طبیب امام فخر الدین رازی کا معاصر تھا۔ اس کی مصنفہ کتابیں جلیل القدر مشہور ہیں۔ النجیبیات - یہ پانچ کتابوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) الاسباب والعلامات۔ معالجات میں مشہور ومقبول کتاب ہے۔ نفیس ابن عوض طبیب نے اعلیٰ درجہ کی اس کی شرح لکھی ہے جو درس میں ہے۔ (۲) الادویۃ المفردہ۔ (۳) اصول التراکیب۔ (۴) الاغذیۃ والاشربۃ للاصحاء۔ (۵) الاغذیۃ والاشربۃ للمرضٰی۔ (۶) الاقراباذین۔ رسالہ فی تشریح العین واصول ترکیب الادویہ۔ چھ سو اٹھارہ (۶۱۸) ہجری مطابق (۱۲۲۲) عیسوی میں جب تاتاری حملہ آوروں نے شہر ہرات کو فتح کرکے قتل عام کی دھوم مچا دی تو نجیب الدین بھی اسی ہنگامہ میں مقتول ہوا۔ (اکتفار القنوع عیون الانباء۔)					
۳۶۵	۲۰۵	۶۷	کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفٰی ۹۱۱ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۸ ہجری	۲۷۶	
			یہ کتاب زیادہ تر علامہ شیخ مہدی بن علی بن ابراہیم الصبیری متوفی ۸۱۵ھ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ سے ماخوذ ہے۔ جو اسی مجلد میں فن ہذا کے نمبر ۱۹ کے تحت میں موجود ہے۔ کشف					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مقام پر علامہ سیوطی نے اس کتاب میں ضُبیری کی کتاب کی عبارت بجنسہ لکھدی ہے۔ البتہ آخر میں سیوطی کی کتاب ضبیری کی کتاب سے بہت زیادہ ہے۔ سیوطی نے اپنی کتاب میں طرز علاج طبی اور شرعی دونوں طریقوں سے لکھا ہے۔ بعض جگہ ازالۂ امراض کے متعلق تعویذ اور نقوش وغیرہ کو بھی دخل دیا ہے۔ کتاب اپنے طرز بیان میں بہت اچھی اور مفید ہے۔ آغاز کتاب بعد عبارت الحاتی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اخترع من العدم الموجودات۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۱ واٰلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔
(علامہ سیوطی کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۲۵۶ پر لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحت نمبر ۱۹</td><td>کتاب الرحمتہ</td><td>العلامۃ الشیخ مہدی بن علی المقری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۳۹۰۹</td><td>۳۲۸</td><td>۲۸</td><td>کتاب صحۃ العین</td><td>الدکتور شاکر الخوری</td><td>معنون باسم سلطان عبدالحمید خان</td><td>مطبوعہ ۱۸۹۰ء بیروت</td><td>۳۲۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب ایک مقدمہ اور تین قسموں پر منقسم ہے۔ ابتدا میں ایک قصیدہ سلطان عبدالحمید خان کی توصیف میں لکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں تحقیق جدید کے موافق آنکھوں کی ترکیب جن جن اشیاء سے ہوتی ہے اُن کی تفصیل۔ آنکھوں کے نور کے متعلق بحث۔ اُن کی حفاظت کا طریقہ جو جو امراض آنکھوں میں پیدا ہوتے ہیں اُن کا بیان اور اُس کے ساتھ ہر مرض کا معالجہ۔ پوری کتاب خاص اسی بحث میں ہے۔ فہم مطالب کی غرض سے ہر ہر موقع پر آنکھ کے پردوں وغیرہ کے اشکال و تصاویر بھی بنا دئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ لاعتاب عین الزمان سلطاننا عبدالحمید خان الی السدۃ العلیاء قد شخصت عینی۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۵۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

وَالحمدُ للہ علے التمام ماناح مسك الختام

(مؤلف اسی زمانہ کے مؤلفین میں ہیں۔اس کتاب کے طبع کا اہتمام بھی خود ہی کیا ہے۔)

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۷۹	۳۱۷	۶۹	کتاب الطب العلی	مترجم۔محمد افندی عبدالفتاح مصحح مصطفے بن حسن کستاب		مطبوعہ ۱۲۵۹ھ مصر	۲۱۴	

یہ کتاب طب جدید میں جراحی کے فن میں لکھی گئی ہے۔اصل کتاب فرانسیسی زبان میں معلم وائیل خیو نے مدرسۂ بیطریہ کے طلبا کے واسطے تالیف کی تھی جبیب حاذق محمد افندی عبدالفتاح نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ۱۲۵۹ھ ہجری میں مصطفے بن حسن کستاب نے بہ تصحیح و تبییض کر کے اس کو طبع کیا۔مفید کتاب ہے۔معالجہ بالید کے طرق کے علاوہ سینگی کھینچنا۔جونک لگانا۔داغ دینا وغیرہ کو شایستہ بیان سے واضح کیا ہے۔کتاب کا خطبہ و خاتمہ مصحح نے لکھا ہے جسکی ابتدائی عبارت یہ ہے۔نحمدك یامن جبرت المنکسر بن بجبائر الافضال۔عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۴۔افضل الصلاۃ واتم التسلیم۔

(حضرت مترجم و مصحح اسی آخری دور کے اہل علم میں ہیں۔)

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۰۵۴	۲۹۷	۷۰	کتاب فی الطب	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۱۰۲	

تقطیع کتابت ۱/۲ ۵ × ۱/۲ ۳۔انچہ سطور ۹ خط نسخ اوسط درجہ کا۔کاغذ تاب سیب۔کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔پیوند کاری قلیل۔کرم خوردگی سے محفوظ۔

اس کتاب میں نہ خطبہ ہے نہ دیباچہ کتاب کے نام اور مصنف کے اسم کی کوئی تصریح نہیں کچھ متفرق مسائل طبیہ نظریہ کو عنوان فصول کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔فصل فی

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			معرفة النفس و النبض خلق القلب و ماينشعب منه من العروق الضوارب وعاء للروح - خاتمہ صفحہ ۱۰۲ - و السداب الجبلی تمت بالخیر و العافیۃ -					
۲۰۹۴	۲۸۹	۷۱	کشف المکنون عن معالجات القانون	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفیٰ ۴۲۸ ہجری		مطبوعہ شاہجہانی سنہ ۱۳۰۲ھ بھوپال	۲۴۸	
			معالجاتِ قانون کا ایک حصہ ہے۔ امراض راس سے امراض الف کے ختم تک۔ اس حصہ کو حکیم محمد معز الدین خاں خالص پوری ثم اللکنوی نے تحشیہ جدید کے ساتھ نواب شاہجہاں بیگم والیہ بھوپال کے عہد میں مرتب و طبع کیا ہے۔ مصر میں پورا قانون طبع ہو چکا ہے۔ مگر وہ بالکل معرا ہے۔ اس حصہ میں فاضل محشی نے تحشیہ کا بڑا کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ بین السطور بھی الفاظ معنی وغیرہ لکھدیے ہیں۔ جو بجید نافع ہیں۔ ابتدا میں حضرت محشی نے ایک مختصر سا خطبہ بھی لکھا ہے۔ آغاز عبارت کتاب صفحہ ۲۔ الکتاب الثالث فی الامراض الجزئیۃ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۴۴ - بما عرف من الاصول السہل۔ (شیخ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۱ کے تحت میں لکھا گیا)					
۳۱۹۷	۳۲۴	۷۲	کشف النقاب عن الزاع الشراب	مولنا رشید غازی بن ابی عبید احمد بن سلیمان الصیفی من ابناء السوریۃ	سنہ ۱۳۰۶ ہجری عہد سلطان عبد الحمید خان	مطبوعہ ۱۳۰۶ھ بیروت	۱۷۴	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ کتاب مسکرات کے بیان میں لکھی گئی ہے۔سب سے پہلے شراب کی ماہیت اُس کے اقسام اور منافع ومفاسد۔اُس کے پینے کا طریقہ۔اس کا حکم طبی اور شرعی۔پھر نبیذ کا ذکر اور اُس کا حکم اس کے بعد (کحول) جو روح شراب ہے۔اس کی حقیقت اور اثر وغیرہ مذکور ہے پھر بھنگ اور دیگر مسکرات کی خرابیاں باعتبار حکم شرع اور ضوابط طبیہ قلمبند کی ہیں۔بہت مفید کتاب ہے۔مؤلف نے اس کتاب کو سلطان عبدالحمید خاں والی قسطنطنیہ کے نام نامی پر معنون کیا ہے۔عبارت آغاز صفحہ ۲۔حمد المن اسکر احبائہ بشہی خمرۃ ذکرہ..... امابعد فیقول تعقیر لطف مولاہ الخفی۔خاتمہ صفحہ ۱۷۴۔یقول جامع ھذا الکتاب الحمد اللہ الملعقول وثلاث ثمانمئۃ والف۔کتاب کے شروع میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔					
۵۷۵۷	۳۶۲	۷۳	کشف النقاب عن انواع الشراب	مولنا رشید غازی بن ابی عبید احمد بن سلیمان العینی من ابناء السوریہ	۱۳۰۶ ہجری معنون باسم سلطان عبدالحمید خان	مطبوعہ ۱۳۰۶ھ بیروت	۱۷۴	
			مذکورۂ بالا کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ (مؤلف کتاب چودھویں صدی کا ماہر فن ہے ابھی انکا تفصیلی حال کسی نے ضبط نہیں کیا)					
۱۹۲۳	۲۹۱	۷۴	کنز الطبیب وبغیتہ اللبیب	الطبیب الفاضل کمال الدین محمود بن المحسن الموصلی		قلمی	۳۷۴	
			تقطیع کتابت مع جدول ۷×۴½-۳۔انچہ سطور ۱۹ انیس خط نسخ اوسط درجہ کا۔کاغذ کشمیری جدول					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								ہرتالی وسیاہ۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر اور پیوندکاری قلیل۔ اس کتاب میں چند امراض مخصوصہ مع علامات ومعالجات مذکور ہیں۔ ابتدا میں غلبۂ اخلاط اربعہ کے علامات اور ہر خلط کی مخصوصہ مسہل دوائیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ بعد سطر الحاقی۔ الحمد للہ الذی خلق الداء والدواء وامر بحکمتہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۷۔ بشبہ والدی یسقی الاکثر واللہ اعلم۔ مؤلف نے اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب سلطان مجد الدین عمر بن السلطان شمس الدین یوسف بن عمر علی بن رسول یمنی کے حکم سے تالیف کی گئی ہے۔ باقی مؤلف کتاب کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔
۲۰۵۸	۲۸۸	۷۵	کنوز الصحۃ ویواقیت المنحۃ	کلوت بک المتوفی ۱۲۸۵ھ	سنہ ۱۲۶۰ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۴ھ	۲۶۱	یہ کتاب طب جدید میں ہے۔ مؤلف نے پہلے فرانسیسی زبان میں دکتور محمد افندی حکیم معروف بشافعی کے واسطے یہ کتاب لکھی تھی پھر عربی میں اسکا ترجمہ کیا۔ محمد التونسی بن سلیمان نے اس کتاب کی تصحیح وتہذیب کی ہے۔ اور خطبۂ کتاب بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب جملہ مسائل طبیہ نظریہ عملیہ پر حاوی ہے۔ نسخۂ ہذا تیسری مرتبہ طبع ہوا ہے۔ اس سے پیشتر سنہ ۱۲۶۰ھ اور سنہ ۱۲۷۱ ہجری میں بھی یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ یا من صحۃ الابدان من اجل انعاماتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۹۔ فانہ لا نجیب آمالی۔ مؤلف کی وفات کا سال فہرست خدیویہ مصریہ میں ۱۲۸۵ھ ہجری لکھا ہے۔ اس سے زیادہ حال معلوم نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۰۴	۳۳۲	۷۶	لمحاۃ السعادۃ فی فن الولادۃ	صاحب السعادۃ الدکتور عیسی باشا حمدی رئیس المدارس الطبیۃ المصریۃ		مطبوع سنہ ۱۳۲۰ھ مصر	۲۷۶	

اس کتاب میں جنین کا حال۔ رحم کی ساخت۔ مولود کے پرورش کا طریقہ بموجب فن ڈاکٹری اس کے مناسب تدبیریں وغیرہ وغیرہ لکھی ہیں۔ اور جس عضو کے متعلق بیان شروع کیا ہے اس کی شکل بھی دکھا دی ہے۔ اس مبحث میں کارآمد کتاب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لمن صلی وخلق خلق الانسان من علق..... وبعد فیقول الراجی عفوا لمعید المبدی۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۴۔ وفاح مسک الختام۔

(مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۴۳	۳۰۲	۷۷	مبلغ البراح فی علم الجراح	ڈاکٹر کلوت بک متوفی سنہ ۱۲۸۵ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۵۱ھ	صفحہ ۵۵۲ صفحہ ۱۷ صفحہ ۱۷	

یہ کتاب حکیم ہیجن کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ حکیم مذکور نے جو فن جراحی میں کتاب لکھی وہ نہایت مختصر اور مجمل تھی۔ فہم مطالب میں سخت دشواری تھی۔ اس خرابی کی وجہ سے مؤلف نے اس حکیم کی کتاب میں جہاں جہاں وضاحت وتفصیل کی ضرورت تھی عبارات ومضامین کا اضافہ کیا۔ مضامین اضافہ شدہ اصل کتاب سے ایک ثلث کے قدر زائد ہیں۔ سات کتب پر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ محمد الہرادی جو اس کتاب کے مصحح ہیں انہوں نے نسخہ ہذا کی ترتیب اس طریقہ کے ساتھ رکھی ہے کہ اول پوری کتاب کے مضامین کی فہرست جس کے سترہ صفحے ہیں علٰحدہ قایم کی خطبۂ کتاب جو جملہ سترہ ہی صفحے پر ہے جدا رکھا۔ مقدمۂ کتاب سے صفحات

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد اوراق صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">کی ابتدا شروع کی ہے۔ فن جراحی میں یہ کتاب بڑے پائے کی ہے۔ اس فن کے تمام ضروریات کو نہایت خوبی اور سلیقہ سے لکھا ہے۔ جراحی کے متعلق بہت سی باتیں جو اس زمانہ میں جدید خیال کی جاتی ہیں بڑے بسط کے ساتھ لکھی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمدلک یامن تعالیٰ عن لواحق المعلومات والعلل..... امابعد فیقول رھین المساوی محمد الهراوی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۵۔ بتاملهم فیها واتتباههم لها والله اعلم مؤلف کتاب کا سال وفات بارہ سو پچاسی (۱۲۸۵) ہجری۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں لکھا ہے اس سے زیادہ اور حال معلوم نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۲۷۷۵</td><td>۳۰۴</td><td>۷۸</td><td>مجموعہ رسالۃ الفصد وغیرہ</td><td>الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۱۲ھ لکھنؤ</td><td>۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="7">اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں۔ پہلا نمبر رسالۃ الفصد کے نام سے موسوم ہے۔ یہ رسالہ شیخ بوعلی سینا کی تصنیف ہے۔ فصد کی تعریف۔ فصد کی ضرورت۔ فصد کے منافع۔ فصد کے مواضع۔ فاصد کے واسطے ضروری ہدایتیں وغیرہ مختصر طور پر مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ رسالۃ الفصد وهی عشرة ابواب..... ففی لنا فی حده۔ ختم صفحہ ۱۴۔ او فی سائر ما رعینا فیه الی قول۔ آمین یا رب العالمین۔
(شیخ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۱۳۱ پر تحریر ہوچکا۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دقائق الحکمۃ ۲	المعلم الاول ارسطاطالیس بن نیقوماجس المولود ۳۸۴ قبل مسیح علیہ السلام				
			دوسرا نمبر ہے تین ورق کا رسالہ ہے صفحہ ۱۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ بعض مسائل طبیہ کو سوال وجواب کے انداز پر لکھا ہے۔ ابتداء ہذہ رسالۃ الفہا ارسطالیس..... لم صار من نالتہ خلقۃ۔ ختم۔ ومشاکلتہ لمزاج الانسان ولانہ اسخن وارطب۔ (ارسطاطالیس کا ترجمہ مجلد دوم فن حکمت عربی نمبر ۱۰۲ کے تحت میں لکھا گیا)					
			برء الساعۃ ۳	افضل الحکماء واکمل الاطباء ابو بکر محمد بن زکریا الرازی المتوفی ۳۲۰ ہجری و قیل ۳۱۱ھ و ۳۱۰ ہجری				
			تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴ پر ختم ہوا ہے۔ مجلد ہذا میں اس سے پیشتر اسی فن کے نمبر ۲ پر ایک نسخہ اور بھی مع کیفیت کتاب تحریر ہو چکا ہے۔					
۱۲۷۷	۳۲۱	۷۹	مجموعہ رسائل ثمانیہ	الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ		قلمی	۱۲۲	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر سابق فہرست</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½×۴-انچہ سطور پندرہ-خط نستعلیق اوسط درجہ کا-کاغذ دہلی-کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا-کرم خوردگی کا اثر قلیل پیوند کاری زیادہ-آٹھ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے-</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالۃ الشیخ ۱</td><td>الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا-المتوفی ۴۲۸ھ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعہ مذکورۃ الصدر کا یہ پہلا نمبر ہے-اس رسالہ کا کوئی نام نہیں لکھا ہے-پندرہ مقالات پر منقسم کیا گیا ہے مختلف مسائل طبیّہ کے سوال وجواب کے پیرایہ میں تحقیق لکھی ہے-نادر الوجود کمیاب رسالہ ہے-یہ رسالہ صفحہ اول سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲ کے نصف پر ختم ہوگیا ہے-عبارت آغاز صفحہ اوّل ھذہٖ مسائل معدودۃ من املاء الشیخ ابی علی سینا قدس اللہ روحہ المقالۃ الاولی اذا احدث فی عضو من الاعضاء وجع-خاتمہ صفحہ ۱۲-ومصلین علی نبیہ وآلہٖ-</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی شطر الغب ۲</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا نمبر ہے-صفحہ ۱۲ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷ کے اول حصہ پر ختم ہوگیا ہے-مختصر رسالہ ہے-شطر الغب کے متعلق ضروری تدابیریں بتائی گئی ہیں-ایک نسخہ اس کا مجلد اوّل فن متفرق عربی کے مجموعہ نمبری ۷۶ میں بھی مجلد ہے-عبارت آغاز بعد حمد اللہ والثناء علیہ کما ھو اھلہ ومستحقہ فاول ما یجب علی الطبیب-عبارت خاتمہ وان خالفتہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			انزل الی التدبیر الاصوب تم الرسالۃ بعون اللہ تعالیٰ۔					
			رسالۃ الشیخ	الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ				
			تیسرا نمبر ہے صفحہ ۱۷ سے شروع اور صفحہ ۲۰ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ بھی اسم خاص سے معرا ہے حرارت غریزی اور حرارت غریبہ کا فرق بتایا گیا ہے۔ اور ان دونوں حرارتوں کے جو مختلف آثار ہیں اُن کو دکھایا ہے۔ آغاز۔ نرے اصناف الحیوان والنبات یتم افعالہا الغذائیۃ خاتمہ۔ و منہ یہتدی الیہ والحمد للہ رب العالمین۔ تمت الرسالۃ بعون الملک الوہاب۔					
			الرسالۃ فی السکنجبین	ایضاً				
			چوتھا نمبر ہے صفحہ ۲۱ سے شروع اور صفحہ ۳۰ کے تقریباً دو ثلث پر ختم ہوگیا ہے۔ سکنجبین کی ماہیت اُس کے منافع۔ تیاری کا طریقہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت ابتدائی۔ سالت یا باسعید اسعدک اللہ فی جمیع امورک۔ خاتمہ۔ ما فیہ کفایۃ و بلاغ۔ دو نسخے اِس رسالہ کے مجلد اوّل فن طب عربی نمبر ۲۱۸ و نمبر ۲۲۱ پر بھی موجود ہیں۔					
			رسالۃ فی القولنج	ایضاً				
			پانچواں نمبر ہے صفحہ ۳۰ کے آخر حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۳ کے ختم پر تمام ہوگیا ہے۔ اس رسالہ میں امعاء کی تشریح اُن کے اسماء، پھر جملہ امعاء کے خاص خاص وظائف۔ درد قولنج کی تحقیق اُسکے اسباب۔ اُس کا علاج کلیۃً اور جزئیۃً بڑی تحقیق اور تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ ایک نسخہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس رسالہ کا مجلد اوّل میں اسی فن کے مجموعہ نمبری ۲۱۶ پر اور دوسرا نسخہ مجلد اوّل میں فن متفرق عربی کے مجموعہ نمبری ۶۷ پر بھی درج ہے عبارت آغاز۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد و آلہ اجمعین۔ و بعد فقد خاطبنی۔ خاتمہ۔ فلنختم المقالۃ حامدا للہ تعالیٰ تمت الرسالۃ فی القولنج بعون اللہ تعالیٰ۔					
			رسالہ فی بیان علۃ قیام الارض	الشیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ ہجری				
			چھٹا نمبر ہے صفحہ ۱۰۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۷ کے نصف حصہ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں نمبر ۲۲۴ کے بعد لکھا گیا۔					
			رسالہ فی استضاءۃ الجو	ایضاً				
			ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۱۷ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۰ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ مجلد دوم فن حکمت عربی میں بعد نمبر ۲۲۴ لکھا گیا۔					
			رسالہ فی تفسیر آیۃ الدخان	ایضاً				
			آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۱۲۰ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲۲ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے۔ مجلد دوم فن حکمت عربی میں بعد نمبر ۲۲۴ لکھا گیا۔ یہ تینوں رسائل مجلد اول					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فن متفرق عربی نمبری ۱۶۷ کے مجموعہ میں بھی موجود ہیں۔ (شیخ الرئیس کا ترجمہ مجلد دوم میں فن تفسیر عربی نمبر ۳۱۷ پر لکھا گیا۔)					
۱۳ ۱۷	۲۷۴	۸۰	مجموعہ سبع رسائل	الفاضل الحکیم جالینوس۔ المولود ۵۹ سنہ عیسوی ابوزید حنین بن اسحاق العبادی۔ المتوفے ۲۶۴ سنہ ہجری وقیل ۲۶۰ سنہ ہجری		قلمی	۱۱۲	
			تقطیع کتابت $6\frac{1}{2} \times 9\frac{1}{2}$ - ۲- انچہ۔ سطور نثم (۲۹) ہیں۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوندکاری کا اثر ہے۔ اوراق پر آب ریزی کے دھبے بھی موجود ہیں۔ سات رسائل مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے۔ پانچ رسائل تو جالینوس کے مولفہ ہیں۔ آخر میں دو رسالے اور ہیں۔ ایک رسالہ حنین بن اسحاق کا۔ اور دوسرا رسالہ فی البول مولفہ جالینوس مکرر ہے۔					
			تحریم الدفن	ایضاً				
			اس مجموعہ کا یہ پہلا نمبر ہے جو صفحہ ۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۰ پر ختم ہوا ہے۔ ابن ابی اصیبعہ نے کتاب عیون الانباء میں اس رسالہ کو مقالہ فی تحریم الدفن سے موسوم کیا ہے۔ بعض امراض ہیں جو دفعۃً موت واقع ہو جاتی ہے۔ ایسے مواضع کے متعلق اس رسالہ میں تاخیر دفن کی ہدایت کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کم سے کم چوبیس ۲۴ اور زیادہ سے زیادہ بہتر ۷۲ گھنٹے دفن میں تاخیر کی جاوے۔ تاکہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اِس درمیان میں دلائل حیات وممات قطعی طور پر واضح ہو جاویں۔ آغاز عبارت صفحہ ۲۔ کتاب جالینوس الذی سماہ تحریم الدفن قبل اربعۃ و عشرین ساعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ وسلم تسلیما کثیرا۔					
			۲ رسالہ فی معرفۃ الطب واقسامہ	الفاضل الحکیم جالینوس۔ المولود ۵۹ سنہ ع				
			دوسرا نمبر ہے۔ اِس کا آغاز صفحہ ۱۲ سے اور ختم صفحہ ۲۰ پر ہوا ہے۔ اس رسالہ میں طب کی مختصر تعریف اور اُس کی تقسیم وغیرہ لکھی ہے۔ عبارت شروع صفحہ ۱۲۔ الحمد للہ کما یستحقہ۔ ختم صفحہ ۲۰۔ وصلوا تہ علی محمد و آلہ۔					
			۳ رسالہ فی اساس الطب	ایضاً				
			تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۲ سے شروع اور صفحہ ۲۹ پر ختم۔ اس رسالہ میں اصول طبیّہ کو لکھا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۲۔ الحمد للہ کما یستحقہ وصلی اللہ علی محمد و آلہ کما ھو اھلہ ختم صفحہ ۲۹۔ دائما سرمدا الی یوم القیمۃ۔					
			۴ کتاب الطبائع صفۃ خلق الانسان	ایضاً				
			چوتھا نمبر ہے صفحہ ۳۰ سے صفحہ ۴۰ تک۔ اِس رسالہ میں ترکیب اجسام اور خلق انسان کا بیان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۔ الحمد للہ کما یستحقہ وصلی اللہ علی محمد و آلہ کما ھو اھلہ۔ ختم صفحہ ۴۰۔ یخشی منہ خراج عظیم الی فی ل و آلہ وسلم۔					
			۵ رسالہ فی البول	ایضاً				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پانچوان نمبر ہے۔ اس کی ابتدا صفحہ ۸۴ سے اور انتہا صفحہ ۱۰۵ پر ہوئی ہے۔ اس رسالہ میں بول کی حقیقت اور اُس کے الوان کی معرفت جن سے امراض پر استدلال کیا جاتا ہے مذکور ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۸۴۔ الحمد للہ کما یستحقہ ختم صفحہ ۱۰۵۔ و اللہ احکم و اعلم الی قول الطیبین الطاہرین۔
(جالینوس حکیم کا حال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۲ کے تحت میں لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>المدخل فی الطب[۶]</td><td>ابو زید حنین بن اسحاق العبادی المتوفی سنہ ۲۶۴ھ وقیل سنہ ۲۶۰ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۵۲ سے شروع اور صفحہ ۱۰۷ پر ختم۔ یہ جالینوس کی کسی کتاب کا اختصار ہے۔ جالینوس کے مصنفات میں بھی ایک کتاب "مدخل" کے نام سے ہے۔ جو علم برہان مین لکھی گئی ہے۔ یہ مختصر حنین جالینوس کی اُس کتاب کا اختصار ہے جو امراض مین تالیف ہوئی ہے۔ اس مختصر میں تمام امراض خاصّہ و عامّہ کو نہایت ضبط و ربط کے ساتھ مع اُن کے معالجات وغیرہ کے لکھا ہے۔ مفید اور معتبر کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۵۲۔ مختصر حنین ترجمہ کلام جالینوس فی علاجات الامراض المسمی بالمدخل۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۷۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
حُنین۔ کی کنیت ابو زید۔ اور عبادی کی طرف نسبت ہے۔ عباد نصارا کی قبائل مختلفہ سے ایک قوم ہے جنہوں نے مقام "حیرہ" میں اپنی سکونت رکھی تھی اور دین عیسوی کے پابند تھے۔ اس قوم کا اولاً ارادہ ہوا کہ اپنا نام "عبید اللہ" رکھیں۔ پھر خیال ہوا کہ یہ نام خالق و مخلوق</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دونوں میں مشترک ہے۔ اس لئے کہ جس طرح عبید اللہ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح عبید زید بھی بولتے ہیں۔ لفظ عباد کی اضافت اللہ ہی کے ساتھ مختص ہے۔ عباد کو اپنے لئے مختص کیا جس کی وجہ سے عبادی مشہور رہوے حنین بھی اسی قوم کا ایک فرد اور مذہبًا عیسائی تھا۔ ایک سَو چورانوے (۱۹۴) ہجری سرزمین عراق میں پیدا ہوا۔ عربی۔ یونانی دونوں زبانوں میں بڑا فصیح۔ خوشبیان بے مثل شاعر۔ یونانی۔ سُریانی۔ فارسی کا اعلے درجہ کا مترجم تھا۔ ادب میں اس کا شیخ خلیل بن احمد ہے۔ جو بصرہ میں عربیت کا مسلم امام تھا۔ حنین نے بصرہ میں ایک عرصہ تک رہ کر علوم عربیہ میں کمال حاصل کیا۔ پھر بغداد آ کر صناعت طب کی اس جدوجہد کے ساتھ تکمیل کی جس سے عالم میں نام آوری پیدا ہوئی۔ علم طب اور دیگر فنون عقلیہ میں "یوحنا بن ماسویہ" متوفی ۲۴۳ھ ہجری سے اس کو تلمذ ہے حنین اپنی ذہانت سے علمی مسائل میں یوحنا کے حلقۂ درس میں ایسے اعتراض کر بیٹھتا جس سے وہ لاجواب رہ جاتا۔ سوء اتفاق سے ایک روز حنین نے اپنی عادت کے موافق یوحنا سے ایسا ہی مشکل سوال کیا۔ جس کے جواب دینے سے وہ ساکت ہو کر خفا ہو گیا۔ اور حنین کو یہ کہکر "تو صراف بچہ ہے تجھکو علمی مذاق سے کیا تعلق۔ جا۔ پیسے بیچ" اپنی مجلس سے نکال دیا۔ حنین سخت ملول اور رنجیدہ ہو کر ایک عرصہ تک روپوش رہا۔ اس کو یونانی زبان کے ترجمہ کرنے میں بڑا ملکہ تھا۔ ایک یونانی رسالہ کا ترجمہ کر کے یوحنا کے پاس بھجوا دیا جس کو وہ دیکھکر حیران ہو گیا۔ اور بیساختہ کہنے لگا کیا "کوئی مؤید من اللہ اس کا مترجم ہے"۔ جب اس کو ظاہر ہوا کہ حنین اس کا مترجم ہے۔ تو اُس نے حنین سے صفائی کر کے اُس کی تکمیل فن میں بڑی توجہ کی حنین نے یوحنا کے واسطے کئی طبی کتابوں کا ترجمہ یونانی و سُریانی سے عربی میں کیا۔ فن طب میں اس کی اس درجہ شہرت بڑھی کہ مامون خلیفہ کے درباری اطبا میں داخل ہو گیا۔ اور ایک مدت تک احترام و اعزاز کے ساتھ خلیفہ کا منظور نظر رہا۔ ہمعصر اطباء نے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حسد کی بنا پر خلیفہ کو اس کی طرف سے ایسا برہم کیا جس سے سارا مال اور اسباب اس کا ضبط ہو کر یہ قید خانہ بھجدیا گیا۔ حاسدین نے صرف اس کی محبوسی ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خلیفہ کو اُس کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ آخر کار خلیفہ نے اپنی بیماری کی حالت میں جبکہ دوسرے اطبار اس کے علاج سے عاجز آگئے اُسکو قید سے رہائی دے کر اپنا علاج شروع کیا جس سے وہ صحت یاب ہوا۔ اور حنین پھر قدر و منزلت کی کُرسی پر جا بیٹھا۔ اور خلیفہ متوکل علے اللہ عباسی کے عہد تک بڑی خوشحالی اور وقعت کے ساتھ زندگانی بسر کرتا رہا۔ متوکل علے اللہ کی یہاں سے "رئیس الاطبار" کا خطاب بھی مرحمت ہوا تھا۔ ستّر برس زندہ رہکر ۶ صفر سہ شنبہ کے روز بقول صاحب اخبار العلما، باخبار الحکما، دوسو ساٹھ (۲۶۰) ہجری میں وفات پائی۔ اور عیون الانبار میں ابن ابی اصیبعہ نے دوسو چونسٹھ میں اس کی رحلت لکھی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حنین نے متوکل علے اللہ خلیفہ عباسی کے عہد میں ۲۶۴ھ ہجری میں انتقال کیا۔ اس کی مترجمہ اور مصنفہ کتابیں کثرت سے ہیں۔ جن کی تعداد عیون الانبار میں نوّے (۹۰) تک شمار کی گئی ہے۔ قدرے مصنفات کے اسمار یہ ہیں۔ کتاب[۱] المسائل۔ اس کتاب میں طب کے مبادی اوائل جمع کے گئے ہیں۔ اس کتاب کی تصنیف متوکل علے اللہ کے عہد میں شروع کی تھی جس کو وہ پورا نہ کرسکا۔ اس کے شاگرد اور ہمشیرہ زادہ حبیش الاعسم نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرکے اس کو تمام کیا۔ اسی وجہ سے یہ کتاب (کتاب المسائل حنین بزیادات حبیش الاعسم) کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب[۲] عشر مقالات۔ اس کتاب میں دماغ کا تفصیلی بیان اور امراض چشم مذکور ہیں۔ کتاب[۳] العین۔ اس میں جالینوس کی کتابوں سے (۲۰۹) مسائل اخذ کرکے سوال و جواب کے پیرایہ میں۔ اپنے بیٹوں "داؤد، اسحاق" کے لئے جمع کئے ہیں۔ مقالہ[۴]۔ اس میں جالینوس کی اُن کتابوں کا ذکر ہے جن کا حنین نے ترجمہ کیا ہے۔ کتاب[۵] الاہویۃ والبلدان۔ کتاب[۶] قوے الاغذیۃ					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب النبض۔ کتاب الحمیات۔ کتاب البول۔ کتاب امراض المعدہ۔ کتاب حالات الاعضاء۔ کتاب تحفظ دندان ولثہ۔ کتاب امتحان الاطباء۔ کتاب ترکیب العین۔ کتاب الفوائد وغیرہ۔ قاموس الاعلام ترکی میں سنہ ولادت ایک سو انچاس عیسوی لکھا ہے۔
(عیون الانباء اخبار الحکماء)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی البول</td><td>الفاضل الحکیم جالینوس۔ المولود ۱۵۹ سنہ عیسوی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۰۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۲ پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے۔ نمبر ۵ کا یہ مکرر رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں صرف خطبہ کی عبارت نہیں ہے۔ باقی تمام عبارت وبیان نمبر ۵ کے مطابق ہے۔</td></tr>
<tr><td>۱۹۲۳</td><td>۲۹۳</td><td>۸۱</td><td>مسائل حنین مع رسالہ فی فوائد اللیمون</td><td>ابو زید حنین بن اسحاق العبادی المتوفی سنہ ۲۶۴ھ وقبل سنہ ۲۶۰ ہجری</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۳۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۶½ × ۳¼ انچ۔ مسطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ جدول طلائی۔ کاغذ کشمیری۔ پیوند کاری سے محفوظ۔ کرم خوردگی قلیل۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔
یہ کتاب فن طب کی ابتدائی تعلیم کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ ضروری مسائل طبیہ مختصر طور پر جمع کر دیے ہیں۔ اس کتاب کی شرح میں ابن ابی صادق لکھتے ہیں کہ حنین نے اپنی زندگی میں اس کتاب کا کچھ حصہ لکھا تھا کہ وہ فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے بھانجے اور شاگرد</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			حبیش الاعسم نے بطور تکملہ بہت کچھ اضافہ کیا۔ اسی وجہ اس کتاب کا نام (کتاب المسائل حنین بزیادات حبیش الاعسم) مشہور ہے۔ رہی یہ بات کہ حبیش الاعسم نے اس کتاب میں کہاں سے اضافہ کیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ حنین نے اوقات اربعہ امراض تک لکھا تھا۔ اُس کے بعد اُس کے شاگرد کی تالیف ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حبیش الاعسم نے صرف تریاق کے بیان کو کتاب میں زیادہ کیا ہے۔ حنین نے اس کتاب کی تالیف خلیفہ متوکل علی اللہ عباسی کے عہد میں شروع کی تھی۔ اس کتاب میں مسائل کو سوال وجواب کے طرز پر لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ مسائل حنین بن اسحاق فی الطب للمتعلمین رضی اللہ عنہ۔ الے کم جزء۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۲۔ او فی الفرج من المرءۃ۔ (حنین بن اسحاق کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے مرقومہ بالا نمبر کے تحت میں لکھا گیا)					
			رسالہ فی خواص الیمون	الشیخ الموفق شمس الریاسۃ ابو العشائر ہبۃ اللہ بن زین بن حسن بن افرائیم بن یعقوب بن اسمٰعیل بن جمیع الاسرائیلی المصری				
			یہ رسالہ مجلد بالا کے آخر میں صفحہ ۱۱۳ سے صفحہ ۱۲۷ تک ہے۔ اس مختصر رسالہ میں لیمون کے منافع اور اُس کے استعمال کے طریقے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۱۴۔ اقول ان القدماء وان کانوا قد افادونا الاصول خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ و بیترک ویستعمل۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
(ابن جمیع کا سال مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱ کے تحت میں لکھا گیا۔)								
۳۱۵۶	۳۲۰	۸۲	المصباح الوضاح فی صناعۃ الجراح	الدکتور جورج پوست استاذ الجراحۃ فی المدرسۃ الکلیۃ فی بیروت		مطبع سنہ ۱۸۶۳ء بیروت	۷۰۱	
فن جراحی میں بڑی شاندار کتاب ہے۔ کچھ حصہ مستر د روت انگلیزی کی کتاب سے ترجمہ کیا گیا ہے اور کچھ حصہ دوسرے مؤلفات سے اخذ کیا ہے۔ پوری کتاب میں ساٹھ اجزاء رکھے گئے ہیں ہر ہر جزو متعدد فصول پر مشتمل ہے۔ آلات جراحی کے نقشے اور عصابہ وغیرہ باندھنے کے طریقے چھوٹے چھوٹے کے ساتھ لکھے ہیں۔ یونانی طبیبوں اور ڈاکٹروں دونوں قسم کے لوگوں کیواسطے مفید اور کارآمد کتاب ہے۔ کتاب کے اول و آخر میں فہرست عام و خاص منضم ہے۔ ابتداء صفحہ ۳۔ فاتحہ امابعد فانی لماقصدت تالیف کتاب فی اصول علم الجراح۔ خاتمہ صفحہ ۷۸۹۔ اذا استعمل استعمالا متتابعاً۔ (مؤلف کتاب اسی دور کے مؤلفین میں ہیں۔)								
۴۴۲۰	۳۳۶	۸۳	المطالب الطبیۃ (الجزء الاول)	الدکتور ابراہیم منصور		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء مصر	صفحہ ۴ / صفحہ ۵۴۴	
یہ کتاب بھی مصنفات جدیدہ میں سے ہے مصنف نے طبیہ مسائل میں تحقیقات قدیمہ اور جدیدہ یونانی و ڈاکٹری دونوں سے کام لیا ہے عمل جراحی کے متعلق بھی ضروری قدر لکھا ہے۔ کتاب زمانہ حال کے مناسب اور کارآمد ہے۔ تین اجزاء پر کتاب منقسم ہے۔ پہلے جزو میں قواعد صحت								

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وتشریح اعضاء، اور وظائف اعضاء۔ اُنکے امراض وغیرہ کو منضبط کیا ہے۔ دوسرے جزء میں امراض جلد، امراض عین وامراض اذن وغیرہ لکھے ہیں۔ تیسرا جزء عورتوں اور بچوں کے امراض کے واسطے مخصوص رکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل فن الطب واسطۃ لشفاء الاجسام..... امابعد فان الداعی الی انشاء ھذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۵۔ کلما کان للمصاب اصغر سنا من ذلک۔					
۴۲۲۰	۳۳۷	۸۴	المطالب الطبیہ (الجزء الثانی)	الدکتور ابراھیم منصور		مطبوع سنہ ۱۹۰ء مصر	صفحہ ۴ صفحہ ۴۲۰	
			یہ دوسرا حصہ ہے۔ باقی حالات بشرح سابق۔					
ایضاً	۳۳۸	۸۵	المطالب الطبیہ (الجزء الثالث)	ایضاً		ایضاً	۲۴۶	
			تیسرا حصہ ہے۔ باقی بشرح سابق۔ (مؤلف اسی زمانہ کے مؤلفین میں ہیں۔)					
۳۹۰۸	۳۳۰	۸۶	المعاینہ والعلامات التشخیصیہ للامراض الباطنیہ	صاحب السعادۃ الدکتور عیسی باشا حمدی معلم الامراض الباطنیۃ ورئیس المدارس الطبیۃ المصریہ		مطبوعہ سنہ ۱۹۰ء مصر	۳۷۰	
			یہ کتاب طبی تحقیقات جدیدہ میں تالیف ہوئی ہے۔ اس میں تشخیص وشناخت واعراض امراض کے طریقے تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ اعضاء کے بیان کے موقع پر اشکال اعضاء بھی بنا دیئے گئے ہیں۔ پوری کتاب کے اندر چھ مقالے اور ایک سو سینتالیس (۱۴۷) اشکال ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ اوّل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

الحمد والشکر لمن علم الانسان مالم یعلم۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۸۔ واتم علی الاعضاء المذکورۃ۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔
(مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کو اپنے ہی اہتمام سے طبع کیا ہے)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۱۱	۳۱۵	۸۷	المعتمد فی الادویۃ المفردہ	السلطان الملک المظفر الاشرف یوسف بن عمر بن علی بن رسول الغسانی صاحب الیمن المتوفی سنہ ۶۹۵ ہجری (کشف الظنون)		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۷ھ مصر	۳۹۹	

یہ کتاب ادویۂ مفردہ کی تحقیق اور اُن کے افعال وخواص میں حروف ہجا کی ترتیب پر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے چند پُرانی کتابوں سے جمع کیا ہے۔ اور ہر کتاب منقول عنہ کے واسطے ایک ایک حرف علامت کا مقرر کیا ہے۔ کتاب جامع ابن بیطار کے واسطے حرف (ع) کتاب منہاج کے لئے حرف (ج) کتاب تفلیسی کی علامت حرف (ف) کتاب زہراوی کے واسطے حرف (ز) آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوجد الاشیاء بحکمتہ ..... وبعد فانی اختصرت ھذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۷۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ۔
(مؤلف کتاب کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا سال وفات کشف الظنون سے معلوم ہوا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۱۱	۲۷۲	۸۸	مقاصد الاطبار	الطبیب الفاضل مسعود بن حسین الملقب برکن الدین		قلمی	۴۱۲	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷ × ۴½ انچ۔ سطور کیارہ ۱۱۔ خط نستعلیق۔ کاغذ رقیق مرادآبادی۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوندکاری موجود ہے۔ اثر کرم کا جملہ اوراق میں بہت کمی کے ساتھ ہے۔
یہ کتاب معالجات میں لکھی گئی ہے جملہ امراض خاصہ وعامہ کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ آخر میں ادویات مفردہ ومرکبہ کے متعلق بھی بحث کی ہے۔ ایک نسخہ قلمی اِس کتاب کا مجلد اوّل فن طب عربی نمبر ۲۲۲ پر بھی (مقاصد الطب) کے نام سے درج ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان و اعطاہ العلو من الحکم۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۴۔ وکذلك ثلث مرات۔ (مؤلف کتاب کا مفصل حال دریافت نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۲۳۶۹</td><td>۳۴۴</td><td>۸۹</td><td>مقدمۃ اللغات الطبیۃ</td><td>مسیح الملک الحافظ والحکیم محمد اجمل خاں دہلوی المولود ۱۲۸۴ھ والمتوفی ۱۳۴۶ھ</td><td>۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء</td><td>مطبوعہ ۱۳۳۴ھ مطبع مجتبائی دہلی</td><td>۷۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">حضرت مولف غفر اللہ لہ نے طبیہ لغات کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا قصد کیا تھا۔ قبل اس کے کہ پوری کتاب تالیف ہوجاوے۔ لغات طبیہ کی تحقیق کے لئے چند ضروری امور بطریق مقدمہ کتاب قلمبند کیے۔ اور ان کو مستقل رسالہ کی صورت میں لکھکر شائع کر دیا۔ اس رسالہ میں چھبیس ۲۶ ابواب رکھے گئے ہیں جن کا جاننا محقق لغات کے واسطے ضروری ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی اجری الکلم علی السن الامم و الاجیال۔ خاتمہ صفحہ ۷۲۔ ھذا اخر ما اردنا بیانہ فی ھذہ المقدمۃ۔
(حضرت مولف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱۳ پر تحریر ہوچکا۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۳	۳۴۱	۹۰	منتخبات کتاب خلق الانسان	العالم الفیلسوف ابو الحسن سعید بن ہبة اللہ بن الحسن الطبیب المتوفی سنہ ۴۹۵ھ		مطبوع سنہ ۱۳۲۳ھ بیروت		

اِس کتاب میں خلقت انسان کے اصلی مبادی جن کا تعلق آلات تناسل سے ہے ذکر کیے گئے ہیں۔ مذکر و مؤنث ہونے کے اسباب۔ آلات تناسل کے صفات۔ اس کے ساتھ اور بھی فوائد ضرورتہ اختصار و اجمال کے ساتھ لکھے ہیں۔ مفید و نافع کتاب ہے۔ پوری کتاب پچاس فصول پر منقسم ہے۔

عبارت آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی لنا فی کل ما تاملته العیون..... و لما کانت العوائق العالمیة۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۔ وھو حسبی و نعم الوکیل۔ الی قولہ و علی آلہ وصحبہ و سلم۔ (ابتدائی صفحہ پر مؤلف کا مختصر ترجمہ بھی مذکور ہے۔)

فیلسوف سعید مؤلف کتاب ہذا اطباء ماہرین اور فضلا متبحرین سے تھا۔ فن طب کے علاوہ علوم حکمیہ میں بھی بہت بڑا شخص خیال کیا گیا ہے۔ تیئیس جمادی الثانی شب شنبہ چار سو چھتیس (۴۳۶) ہجری میں اس کا تولد ہوا۔ خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے زمانہ خلافت میں درباری طبیب تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اُس کے بیٹے مستظہر باللہ کے دربار میں بھی اسی خدمت پر ممتاز رہا۔ کتاب شمائل فی الطب میں ابو الخطاب نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں ابو الحسن سعید فن طب کا فرد کامل تھا۔ طب فلسفہ منطق وغیرہ میں ابن التلمیذ ابی الفضل بن کتیفات۔ عیدان کاتب۔ اس کے اساتذہ میں ہیں۔ فنون عقلیہ میں بڑی ناموری اور شہرت اس کو حاصل ہوئی۔ تدریس کے مشغلہ سے بھی فارغ نہیں رہتا تھا۔ بڑے بڑے نامور اور لایق اس کے شاگرد ہوئے ہیں۔ تالیف و تصنیف کی طرف بھی توجہ بڑی ہوئی تھی۔ فلسفی، طبی، منطقی، بہت سی کتابیں اس کی مولفہ ہیں۔ ابن ابی اصیبعہ نے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عیون الانبار میں چند مصنفات کے اسمار یوں لکھے ہیں۔ کتاب المغنی فی الطب۔ یہ کتاب خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے واسطے تالیف کی تھی۔ مقالہ فی صفات تراکیب الادویہ۔ اُن دواؤں کی ترکیب جو مغنی میں لکھی گئی ہیں۔ کتاب الاقناع۔ کتاب التلخیص النظامی۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب فی البرقان۔ مقالہ فی ذکر الحدود۔ مقالہ فی تحدید مبادی الاقاویل۔ جوابات عن مسائل طبیہ سئل عنہا۔ ابن ابی اصیبعہ لکھتے ہیں کہ "چار سو نواسی (۴۸۹) ہجری میں ابوالحسن زندہ تھا میں نے اس کی کتاب التلخیص نظامی جس کو ابوالبرکات نے اُس سے پڑھا تھا۔ اسی کے ہاتھ کی یہی تاریخ لکھی دیکھی ہے چھپن برس دنیا میں رہا۔ چار سو پچانوے (۴۹۵) ہجری میں اُسکی رحلت ہوئی۔ (عیون الانبار)					
۱۹۸۵	۲۸۷	۹۱	منہاج الطب	افضل الحکمار واکمل الاطبار ابوبکر محمد بن زکریا الرازی۔ المتوفی سنہ ۳۲۰ ہجری		قلمی	۷۹	
			تقطیع کتابت ۹ × ۴½ انچہ۔ سطور اٹھائیس ۲۸۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوند کاری کا اثر قلیل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر پانچ مہریں حکیم محمد حسین۔ غلام جیلانی وغیرہما کی ثبت ہیں۔ فن طب کی نئی انداز کی کتاب ہے۔ ابن زکریا رازی کے مطب میں مریضوں نے جس طرح اپنے امراض کے متعلق اظہار کیا۔ اور رازی نے موافق بیان مریضے کے معالجات وتدبیر تجویز کیں شاگردنے بجنسہ اِس کتاب میں جمع کر دی ہیں۔ اور ترتیب بیان میں وہی طریقہ رکھا ہے جو طب کا					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
								عام کتابوں کے معالجات میں ہوتا ہے یعنی امراض راس سے امراض قدم تک۔ مجلد ہذا کے ابتدائی ورق پر کتاب کا نام "منہاج الطب" لکھا ہے۔ اہل تواریخ نے رازی کے مولفات کی فہرست میں جہاں اُس کے کتب مولفہ کے اسماء لکھے ہیں۔ منہاج الطب کے نام سے کوئی کتاب نہیں لکھی ہے۔ اِس کتاب کے خطبہ کی عبارت سے اس قدر تو پتہ چلتا ہے کہ کتاب ہذا کے مضامین رازی کے طبع زاد ہیں۔ مگر یہ امر کہ اس کتاب کا نام بھی "منہاج الطب" ہے مفہوم نہیں ہوا۔ آغاز صفحہ ۲۔ هذا كتاب نظمنا فيه ملسعان علقه الحكيم الفاضل محمد بن زكريا الرازي عند السماع من لفظه۔ خاتمہ صفحہ ۹۰۔ والسلام على من لا نبي بعده و آله۔ کتاب کے تمام ہونے کے بعد رازی کا ایک ناتمام قول اور بھی تحریر ہے۔ جس کا آخری کلمہ یہ ہے۔ و تربيته۔ (رازی کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱ پر لکھا گیا۔)
۲۱۱۰	۲۹۲	۹۲	موجز القانون	الشیخ علاء الدین علی بن ابی الحزم القرشی المصری المتوفی سنہ ۶۸۷ھ		مطبوعہ لکھنؤ مطبع نامی سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۳۶	
								فن طب کی مشہور و مقبول و متداول کتاب ہے۔ پانچ قلمی نسخے ناقص و ناتمام اس کتاب کی مجلد اول فن طب عربی کے نمبر ۱۵۱ سے نمبر ۱۵۵ تک اور بھی درج ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله رب العالمين والصلوة و السلام على نبيه محمد و آله اجمعين۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۶۔ و آله الطيبين الطاهرين۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۰۵	۳۲۹	۹۳	موجز القانون	الشیخ علاء الدین علی بن ابی الحزم القرشی المعروف بابن النفیس۔ المتوفی سنہ ۶۸۷ ہجری		قلمی	۶۶۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۹ × ۵½ انچہ۔ سطور نو۔ کاغذ کشمیری۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح بیل، جدول، دندان موش طلائی۔ پوری کتاب پر بھی جدول اور دندان موش موجود ہیں۔ کیس طلائی کیس حنائی۔ کاتب حافظ ابراہیم خلف حافظ نور اللہ۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب خط نستعلیق میں جلی قلم سے نہایت خوشخط لکھی ہوئی ہے۔ کتاب کے حواشی پر کرم خوردگی کا اثر اور پیوند کاری ہے۔ منتظم الدولہ ناظم الملک وزیر اعظم مہدی علیخاں بہادر سپہدار جنگ کے حکم سے کتابت ہوئی ہے۔

مرقومہ بالا کتاب کا دوسرا قلمی نادر نسخہ ہے۔ اس قلمی نسخہ میں خاتمہ کی عبارت مطبوعہ نسخہ سے تقریباً چار سطور کے قدر کم ہے۔

مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۹۴ پر مولف کتاب کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ علےٰ خیر خلقہ الخ

خاتمہ ورق ۳۳۳ صفحہ ۲۔ ففقد امن الفزع من الماء۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۷۹	۳۱۸	۹۴	النجوم المشرقات فی تدبیر المسکونات	الطبیب اللائق مولانا رشید غازی بن احمد بن سلیمان الصیرفی السوری	۱۳۰۲ھ در زمانہ سلطنت سلطان عبدالحمید خان	مطبوعہ ۱۳۰۵ھ بیروت	۱۷۵	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								طب کی جدید کتاب ہے۔ مکانات و مسکونات مفیدہ وغیر مفیدہ کی کیفیت بتائی گئی ہے۔ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اماکن کا کسقدر مرتفع ہونا مناسب ہے۔ جو بلاد کہ دریاؤں کے قریب آباد ہیں۔ اُن کا حال۔ عمارت کے وہ طریقے جو صحت کے واسطے نافع ہیں مفصل بیان کے ساتھ مذکور ہیں اِس کے علاوہ فصول کی حالت میاہ واہویہ وغیرہ کا تفصیلی ذکر واضح طور پر لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شفی امراض القلوب من داء الجہل ..... اما بعد فیقول الفقیر لباری البریۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰۔ فی خمسۃ عشر شعبان المعظم ۱۳۰۲ من ہجرۃ سیدنا محمد علیہ افضل الصلوۃ والسلام۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ (مؤلف علام آخر زمانہ کے مطببین میں ہیں۔)
۳۹۰۷	۳۳۵	۹۵	واجبات الطبیب	الدکتور عبد العزیز نظمی بک حکیمباشی بستشفیات الاوقاف		مطبوع ۱۳۲۶ھ	۱۹۷	اِس کتاب میں اُن اُمورات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو طبیب حاذق ہونے کے واسطے ضروری اور مناسب ہیں۔ مصری اور فرانسیسی اور المانی قوانین جو اِس کے متعلق ہیں وہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ فاتحۃ الکتاب الحمد للہ العزیز الحکیم..... وبعد فان مہنۃ الطب۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۲۔ انہ غفور الرحیم۔ الدکتور عبد العزیز نظمی۔ (یہ کتاب مؤلفات جدیدہ۔ اور مؤلف زمانہ حال کے چیدہ لوگوں میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۹۹	۳۵۶	۹۶	الوجیزہ	الحکیم الاکمل مسیح الملک الحافظ محمد اجمل خان ابن الحکیم محمود خان دہلوی المولود ۱۲۸۴ھ والمتوفی ۱۳۴۶ھ	سنہ ۱۳۳۵ھ	مطبوعہ ۱۳۳۵ھ مطبع الفاروقی دہلی	۳۰	

مختصر رسالہ ہے۔ حضرت مولف نے بر وقت تدریس قانون شیخ مبحث نبض مستوی و مختلف کے متعلق اصل کتاب کے معضلات کی تفصیل کی ہے۔ اور اس بحث خاص میں محققانہ اور آزادانہ اپنی رائے بھی ظاہر کی ہے۔ کتاب باوجود مختصر و موجز ہونے کے بہت سے فوائد کا مجموعہ ہے۔
عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ وبعد فانی لما اختفت بی الاشغال۔ خاتمہ ۳۰۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(حضرت مولف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۱۳ کے تحت میں تحریر ہوچکا)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۸	۲۹۸	۹۷	وسائل الابتہاج فی الطب الباطنی والعلاج (الجزء الاول)	الطبیب الحاذق الرئیس الدکتور حضرۃ غزتلو سالم سالم بک معلم علم الامراض الباطنیۃ بالمدرسۃ الطبیۃ المصریہ	تقریباً ۱۳۱۵ھ	مطبوعہ مصر	۵۳۵	

یہ طول کتاب ہے جسکی غالباً چار جلدیں کلاں رکھی گئی ہیں۔ اس کتب خانہ میں تین جلدیں آئی ہیں۔ اس کتاب میں امراض اور اُن کے معالجات جدید تحقیق کے ساتھ لکھے ہیں۔ ترتیب بیان میں بھی

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">جدت کی گئی ہے۔ یہ پہلی جلد ہے جس میں مقالہ اولے رکھا گیا ہے۔ امراض اعضائے تنفس سے شروع ہوکر امراض قلبی کے ختم تک ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ حمد المن منح الاذھان۔ منحۃ الفکر فی تدابیر حکمتہ الخ۔ خاتمہ صفحہ ۵۳۵۔ الے الوریدالاجوف والورید الکبدی۔ الے قول فی امراض الجہاز الھضمی۔ ابتدا میں فہرست مضامین بھی منضم ہے</td></tr>
<tr><td>۲۹۰۸</td><td>۲۹۹</td><td>۹۸</td><td>وسائل الابتہاج فی الطب الباطنی والعلاج (الجزء الثانی)</td><td>الطبیب الحاذق الرئیس الدکتور حضرۃ غزلو سالم سالم معلم علم الامراض الباطنیۃ بالمدرسۃ الطبیۃ المصریہ</td><td>تقریباً ۱۲۶۵ھ</td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۴۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسری جلد ہے۔ اس میں مقالہ ثانیہ رکھا گیا ہے۔ امراض الجہاز الہضمی سے شروع ہو کر امراض الاعضاء البولیہ کے ختم تک ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ المقالۃ الثانیۃ فی امراض الجہاز الھضمی..... المبحث الاول فی النزلۃ الفمیۃ۔ خاتمہ ۴۲۶۔ علامات واضحۃ من المیلانیمیا الی قول۔ ویلیہ المقالۃ الثالثۃ۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۳۰۰</td><td>۹۹</td><td>وسائل الابتہاج فی الطب الباطنی والعلاج (الجزء الثالث)</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>۷۰۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تیسری جلد ہے۔ اس میں مقالہ ثالثہ رکھا گیا ہے۔ امراض اعضاء بولیہ سے شروع اور الاعراض والسیر کی تمامی پر ختم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ المقالۃ الثالثۃ فی الامراض الاعضاء البولیۃ .....</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">البحث الاول فی احتقان الکلیہ - ختم صفحہ ۵۰۰ وتجمل علی اکتساب ثمرۃ النصیحۃ الی قول - و یلیہ الجزء الرابع واولہ المقالۃ الرابعۃ -
(مؤلف علام اسی زمانہ کے نامور اطباء مصریہ میں ہیں -)</td></tr>
<tr><td>۲۹۶۴</td><td>۳۱۴</td><td>۱۰۰</td><td>وقایۃ الشبان من المرض الافرنجی والسیلان</td><td>الدکتور سعید ابو جمرہ</td><td>سنہ ۱۹۰۲ء</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء مصر</td><td>۲۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مرض آتشک کی تحقیق - اس کی تاریخ - اس مرض کو افرنجی کہنے کی وجہ اس کا معالجہ وغیرہ بڑی تفصیل وبسط کے ساتھ لکھا ہے - مفید کتاب ہے - اس کتاب کے ابتدائی صفحہ پر سال طبع سنہ ۱۹۰۲ء لکھا ہے - اور آخر میں فہرست مضامین کے بعد یہ عبارت تحریر ہے - وکان الفراغ من تبییضہ بقلم مؤلفہ فی ۱۹ یاد (مایو) سنہ ۱۹۰۱ م - اس صورت میں یا اول کی تحریر غلط ہے یا آخر کی - آغاز کتاب صفحہ ۳ - المقدمہ فی العالم الاولی والامریکی خصوصاً وفی سائر المدن - عبارت خاتمہ صفحہ ۱۹۵ - واللہ الموفق الی کل ما یخبر وفلاح - یہ کتاب بھی اسی زمانہ کے مولفات میں ہے -</td></tr>
<tr><td>۸۹۴۴</td><td>۳۴۹</td><td>۱۰۱</td><td>الوقایۃ من السل الرئوی وطرق علاجہ</td><td>الدکتور خلیل بک سعادۃ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۲۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مرض سل کی تعریف اور اسکے اسباب علامات معالجات جدید تحقیقات کے ساتھ مذکور ہیں - یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ مرض امراض متعدیہ سے ہے - مسلول ومسلولہ کے واسطے ازدواج میں جو اختلاف ہے اس کی بھی تشریح کی ہے - عبارت آغاز صفحہ ۵ - مقدمہ یفتک السل الرئوی کل عام - خاتمہ ۲۲۴ - یصابون بالعلۃ اکثر من سواهم
(مؤلف کتاب زمانہ حال کے مولفین میں ہیں -)</td></tr>
</table>

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ ابجد نمبر (۳) فہرست اوّل فن تشریح

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۵۲	۸	۱	ارشاد الخواص فی التشریح الخاص	فاضلان ماہران الدکتور محمود بک صدقی وکیل الصحۃ والدکتور محمد بک امین نوبتہ التشریح الخاص بالمدرسۃ الطبیۃ المصریۃ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۰۰ھ و سنہ ۱۳۰۵ھ	۳۶۰	

یہ کتاب۔ قواعد طبیہ تشریحیہ جدیدہ میں ہے۔ اِس میں اعضا کی ابتدائی ساخت۔ اُن کے اجزا کی تفصیل۔ نمو وغیرہ کی حالت کو شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے مجموعی حیثیت سے کتاب مفید وکارآمد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نحمدك اللّٰھم علی ما شرحت به الصدور من العلوم..... اما بعد فمن المبین ان علم الطب من اشرف العلوم خاتمہ صفحہ ۳۱ ۷۔ و یظہر الی عالم الشہادۃ فی احسن التقویم۔ تم بعون اللّٰہ وفی تم علی احسن الحال۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ اِس کتاب کے مؤلف دو فاضل مذکور الصدر ہیں۔ جو زمانہ حال کے اطبا اور مدرسہ طبیہ مصریہ کے مدرس ہیں۔ فہرست خدیویہ مصریہ سے دریافت چلتا ہے کہ سنہ ۱۳۰۸ھ تک یہ دونوں فاضل اپنے اپنے ادائے فرائض میں سرگرم اور موجود تھے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۷۰	۷	۲	التنویر فی قواعد التحضیر	الطبیب الماہر محمد افندی الشباسی معلم التشریح والتحضیر فی المدرسۃ الطبیۃ فی الدیار المصریۃ من علماء القرن الثالث عشر	سنہ ۱۲۶۴ھ	مطبوع سنہ ۱۲۶۶ھ مصر	۴۴۴	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بڑی تفصیل وتشریح کے ساتھ تحقیقات قدیمہ وجدیدہ کے موافق تشریح اعضا میں لکھی گئی ہے۔ بہت سے فوائد وعوائد کا ذخیرہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ یا من اعد لعبادہ المؤمنین فی حضرات القدس ما لا عین رأت ولا اذن سمعت۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۴۔ وکان الفراغ من تہذیبہ وتبویبہ وترتیبہ الیٰ قول۔ وسلم تسلیماً کثیراً۔ ابتدا کتاب میں مفصل فہرست بھی موجود ہے۔
(مؤلف کتاب تیرہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ انکا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td>۴</td><td>۳</td><td>شرح تشریح القانون للشیخ (الجزء الاول)</td><td>الطبیب الکامل عماد الدین محمود شیرازی من ابناء القرن العاشر</td><td>سنہ ۹۷۴ھ</td><td>قلمی</td><td>۶۷۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۱۰ × ۵۔ انچہ۔ سطور ۱۹ انیس۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ فلس کیپ۔ سرخی کے مقام پر بیاض چھوڑ دی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی اور رقعہ دوزی سے پوری کتاب محفوظ ہے۔
کتاب قانون مولفہ شیخ الرئیس میں جو بحث تشریح اعضا مفردہ ومرکبہ لکھا ہے۔ اس کی یہ مفصل ومشترح ہے۔ پورے قانون کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ اور اس سلسلہ تشریح میں بھی بڑے بڑے فضلا اور نامور اطبا نے خامہ فرسائی اور طبع آزمائی کی ہے مگر یہ شرح جس بسط وتطویل اور تحقیق وتفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ دوسری کوئی شرح اس کا ہم پلہ نہیں۔ شارح نے اس کے تالیف کے وقت میں بڑے بڑے اکابر فن کے شروح پیش نظر رکھکر اسکو لکھا ہے۔ اس کتاب کے خطبہ میں بہت سے شروح وشارحین کے اسما بھی بیان کیے ہیں۔</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">منجملہ شارحین کے فاضل قرشی۔ مسیحی نجندی۔ علامہ آملی وغیرہ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔
یہ پوری شرح دو جلدوں میں علیحدہ علیحدہ دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ مجلد حصۂ اول ہے۔
خطبۂ کتاب سے بحث عضلات کے ختم تک۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ الخالق الواحد
المستجمع بجمیع المحامد الذی ارانا آیاتنا فی انفسنا و فی الآفاق حتے یتبین انہ
الحق علے الاطلاق..... امابعد فلما کان علم التشریح۔ خاتمہ صفحہ ٤٧٠۔ تم القول
فی العضل الی قول۔ و آلہ العظام الکرام۔ ایک قلمی نسخہ مسطورہ ٩٨٤ھ ہجری اس شرح کا
جس میں دونوں حصے یکجا ہیں۔ مجلد اول فن طب عربی کے نمبر ١٤٣ پر بھی درج ہے بظاہر نسخہ ہذا
اُسی سے منقول ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td>٥</td><td>۴</td><td>شرح تشریح القانون للشیخ۔ (الجزء الثانی)</td><td>الطبیب الکامل عماد الدین محمود شیرازی من ابناء القرن العاشر</td><td>٩٧٤ھ</td><td>قلمی</td><td>١٠٢٧</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا حصہ ہے۔ تشریح اعصاب سے شروع ہو کر آخر کتاب تک۔ یہ حصہ بھی جدید خطبہ کے ساتھ
شروع کیا گیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ٢۔ حمداً لک یا رب کما ینبغی شمول نعمک
ویلیق بوفور کرمک..... امابعد فهذا شرح جملۃ الثالثۃ فی العصب من الکتاب
الاول من القانون۔ عبارت خاتمہ صفحہ ١٠٢٧۔ وبتمامہ تم شرح تشریح..... والسلام
علے من اتبع الهدے۔
شارح نے اس کتاب کے کسی مقام پر اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ پُرانا نسخہ جو مجلد اول
فن طب عربی نمبر ١٤٣ پر تحریر ہے اور ٩٨٤ھ ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ اُس کے ابتدائی صفحہ پر یہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عبارت تحریر ہے۔ الجزء الاول من شرح بن تشریح قانون از حکیم محمود شیرازی۔ ظاہرا یہ محمود شیرازی علامہ قطب الدین محمود بن مسعود شیرازی شارح قانون شیخ رئیس کے غیر ہیں۔ اس لئے کہ علامہ کی وفات ۷۱۰ھ ہجری میں ہوئی ہے اور اس کتاب کے شارح آخر میں سال تالیف کی اس طرح تصریح کرتے ہیں "فی محرم سنۃ اربع وسبعین وتسعمائۃ" اگرچہ یہ عبارت نسخہ ہذا کے آخر میں تحریر نہیں مگر نسخہ مذکورہ مجلد اول نمبری ۳۴۳ا میں لکھی ہوئی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شارح دسویں صدی کے اطباء میں معدود ہیں۔ اس صدی کے مشاہیر اطباء، وفضلاء کی تاریخ دیکھنے سے محمود شیرازی کا جو تشریح قانون کے شارح ہیں پتہ نہیں چلا۔ یہ احتمال بہت ہی مستبعد ہے کہ عبارت مسطورہ بالا نسخہ مرقومہ ۹۸۴ھ ہجری کو الحاقی اور اس کتاب کے شارح کو اشتراک اسمی کی وجہ سے قطب الدین شیرازی سمجھا جائے۔ اس لئے کہ دیباچہ میں لکھتے ہیں "واما العلامۃ فعلے ما یستفاد من دیباجۃ شرحہ وفی غیرھا انہ شرحہ ولکن لم یبلغنا فصار فی حکم الکیمیاء والعنقاء ولعلہ ضاع من المسودۃ الخ۔" اس عبارت میں جو علامہ کا لفظ ہے متبادر اس سے علامہ قطب شیرازی ہوتے ہیں جیسا اکثر کتب میں دیکھا گیا ہے۔ بہرحال شارح کتاب کا باوجود تلاش وجستجو حال معلوم نہیں ہوا۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔					
۳۱۰۶۵	۶	۵	مرشد الراغبین فی اسعاف المصابین	الفاضل الدکتور احمد بک فہمی محرم		مطبوعہ مصر	۲۶۹	
			اس کتاب میں اعضاء کی تشریح۔ بالخصوص ہڈیوں کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کی گئی ہے۔ ہر موقع اور محل پر اشکال بھی بنائے گئے ہیں جن سے فہم مطالب میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔ تشریح کے ساتھ جراحت کے متعلق اور علاج امراض کی نسبت بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کتاب مفید اور کارآمد لکھی گئی ہے۔ سات فصول پر کتاب کو منقسم کیا ہے مطالب سے پہلے مضامین کتاب کی فہرست بھی شامل ہے۔ ابتدا میں بطریق مقدمہ کتاب بعض امور مفیدہ لکھے ہیں جس کی عبارت ابتدائی یہ ہے۔ ان من اجل المواهب الربانية التی اودعها الباری عز وجل فی الانسان۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۸۔ على المرء ان يسعى الى الخير جهده وليس عليه ان تتم المقاصد۔ (مؤلف کتاب چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۴) فہرست اول فن بیطرہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۳۹	۷	۱	تحفۃ السامع والقاری فی بیان داء الطاعون البقری الساری	الدکتور حسن باشا محمود ناظر المدرسۃ الطبیۃ المصریۃ		مطبوعہ ۱۳۰۱ھ مصر	۲۵	

مختصر رسالہ ہے۔ اِس رسالہ میں مرض طاعون بقری جس کو تیفوس بقری بھی کہتے ہیں۔ اُسکی حقیقت اور ابتدائی تاریخ۔ اِس مرض کا اسباب و عراض و معالجہ وغیرہ لکھے گئے ہیں۔ طاعون بقری وبائی مرض ہے۔ جو مویشیوں میں موت کا سبب بن جاتا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ ۔ اما بعد طاعون البقری لما کان داء الطاعون البقری اهم امراض المواشی الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴ وتحمی بلادنا من شره بجاه سید الاولین و الآخرین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و سلم۔

مولف رسالہ اِسی زمانہ کے ماہرین میں ہیں۔ فہرست مصریہ خدیویہ سنہ ۱۳۰۸ھ تک ان کی حیات کا پتہ چلتا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۰۴	۶	۲	الخیل وفرسانها	الدکتور نجیب بک خوری بیطری متصرفیہ جبل اللبنان		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ لبنان	۲۸۸	

یہ کتاب خاص عربی و فرانسیسی و افرنجی گھوڑوں کے حالات میں لکھی ہے اُن کے اعضاؤں کے نام تناسب اعضاء۔ گھوڑوں کے اسماء۔ اُنکے اقسام و اجناس تعریف اور مقدار علعت کا ذکر اُن کے الوان کا بیان۔ حمل و ولادت کا حال۔ اسباب، علامات امراض، معالجہ کا طریقہ وغیرہ وغیرہ۔ اِن سب باتوں کے بیان کے ساتھ شعراء عرب کے قصائد جو فرس عربی کے متعلق لکھے گئے ہیں اُنکو بھی تحریر کیا ہے۔ ہر قسم کے گھوڑے کی اتصویر بھی موقع بموقع دکھائی ہے

نمبر موجودہ فہرست	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت آغاز صفحہ ۳- اھداء الکتاب الی معالی-(منارة الرکبان، وتاج العلماء) خاتمہ صفحہ ۲۸۱- المعدة ببیت الداء والحمیة راس الدواء- (مؤلف کتاب کا مجمل ومفصل ترجمہ نہیں معلوم ہوا-)						
۳۱۲۳	۵	۳	روضة الاذکیار فی علم الفیسلوجیا	مترجم الحاذق خواجہ یوسف فرعون من اھل القرن الثالث عشر	۱۲۵۷ھ	مطبوع ۱۲۵۷ھ بولاق مصر	۱۳۲	
		فرانسیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ عربی عبارت میں یوسف فرعون نے کیا ہے- اور تصحیح مسائل و تنقیح دلائل میں مصطفےٰ حسن کساب بھی شریک ہیں- اصل کتاب کا مولف معلم لاقارج ہے علم سیطرہ جدید میں یہ کتاب بڑی وقعت رکھتی ہے- اس میں حیوانات کے تمامی بیانات اور پورے پورے حالات متعلق اعضاء- حواس- تغذیہ واشربہ- ولادت- رضاعت کیفیت صوت- علامات خروج روث- دوران خون وغیرہ بڑی وضاحت کے ساتھ لکھے ہیں- اس فن میں یہ کتاب بڑی بینظیر تالیف ہوئی ہے- عبارت آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ الذی نور ابصار المؤمنین وبصائرھم بنور الایمان..... وبعد فیقول المفتقر لرحمة ربہ التواب- خاتمہ صفحہ ۱۳۲- تسلیما کثیرا الی یوم الدین- (مترجم ومصحح کتاب تیرھویں صدی کے مذاق میں ہیں-)						
۵۷۲۲	۸	۴	صدق البیان فی طب الحیوان	جرجس طنوس عون الصیدلی اللبنانی		مطبوعہ ۱۸۸۴ع بیروت	۴۲۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اِس کتاب میں علم بیطرہ کی تعریف اور دواب کے طبائع کی تحقیق اور ان کے امراض و معالجات
کا بیان بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اِس فن میں ایسی مفصل کتاب بہت کم نکلے گی۔
ابتدا میں تقدمۃ الکتاب واصہ باشا حاکم لبنان کی مدح میں نظما و نثرا تحریر ہے۔ آخر
میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ مقدمہ فی البیطرۃ ویقال
ایضا الطب البیطری او الحیوانی ہو علم یبحث فیہ عن احوال الحیوانات
الاھلیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ العصمۃ والکمال للہ وحدہٗ۔

مؤلف کتاب لبنان کے رہنے والے عیسائی المذہب ہیں۔ ان کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔
اِن کے مؤلفات میں اِس کتاب کے علاوہ "الدر المکنون فی الصنائع والفنون" بھی ہے۔ جو فن
کیمیا و عملیات معدنیہ میں لکھی ہے۔ اور ۱۸۷۳ء عیسوی میں بیروت میں طبع ہوئی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۱۰۵) فہرست اول فن لغت

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۰	۱۳۲	۱	الاضداد	الامام ابوبکر محمد بن ابی محمد القاسم بن محمد بن بشار بن الحسین بن بیان بن سماعہ بن فروہ بن قطن بن دعامۃ الانباری المتوفی ۳۲۸ھ وقیل ۳۲۷ھ		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۳۸۴	

اِس کتاب میں اُن الفاظ وحروف کو جمع کیا ہے جن کو اہل عرب معانی متضادہ پر استعمال کرتے ہیں۔ ایک ہی حرف دو یا تین یا چار معنے متضاد پر بولا جاتا ہے۔ جیسے لفظ حسب۔ شسے۔ نیتد عسعس وغیر ذالک۔ کہ کلام عرب میں معانی متضادہ پر مستعمل ہوتے ہیں۔ ہر ایک لفظ کے معنے بیان کرنے کے ساتھ آیات قرآنیہ وکلام فصحاء عرب سے شواہد بھی پیش کئے ہیں۔ ان الفاظ کے بیان کرنے میں کتاب میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی ہے۔ بیحد نافع اور مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲- بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ حق حمدہ علے ما اولی من نعمہ وفضلہ وظاہر من الائہ وطولہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۵۔ وھی کاملۃ موجودۃ مجموعۃ فی کتاب الرد علے اھل الالحاد فی القرآن۔

امام ابوبکر انباری۔ مؤلف کتاب علم ادب ونحو میں اعلم الناس اور امام وقت مانے گئے ہیں۔ علوم قرآن وحدیث نبوی سے بھی پورے باخبر تھے۔ گیارہ رجب ۲۷۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حافظہ قوی رکھتے تھے۔ تین لاکھ عربی اشعار شواہد قرآن مجید اور ایکسو بیس ۱۲۰ تفاسیر کے مع اسناد حافظ تھے۔

موجودات نمبر	سابق نمبر فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے محفوظات کسقدر ہونگے - جواب دیا کہ تیرہ صندوق بھری کتابیں مجھے حفظ ہیں - ان کے حافظہ کے متعلق عجیب عجیب حکایات مشہور ہیں - اخیار علماء امت میں انکا شمار ہے بہت بڑے فاضل، متواضع، متقی، زاہد، صدوق شخص تھے - اُن کے والد محمد قاسم بھی جنکی وفات سنہ ۳۰۴ ہجری میں بغداد میں ہوئی - بڑے ادیب، ثقہ فی الروایت، مصنف کتب کثیرہ تھے - انباری باپ کی حیات ہی میں تالیف کے کام میں مشغول رہتے تھے - مسجد کے ایک گوشہ میں انکے والد - دوسرے گوشہ میں یہ بیٹھکر کار تالیف میں مصروف رہتے - جو کچھ بھی تالیف کرتے حافظہ کی قوت سے لکھتے - کوئی کتاب پاس نہیں رکھتے - ان کے مولفات میں بہت سی کتابیں مشہور ہیں - باوجود اس فضل وکمال کے بڑے منصف مزاج اور منکسر النفس تھے - علامہ دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کے روز اُس مسجد میں پہونچا جہاں علامہ انباری اپنے مولفات املا کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ اسناد حدیث میں ایک نام میں انہوں نے تصحیف کی - حیّان یائے تحتانی والے کو حبّان بائے موحدہ کے ساتھ لکھا یا اس کا عکس حبّان بائے موحدہ کو حیّان یائے تحتانی کے ساتھ املا کیا - میں اسوقت بوجہ ان کی عظمت وفضل وکمال کے خاموش رہا - کچھ دم مار نہ سکا جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوئے تو میں اس تصحیف کا ذکر اُن سے کرکے چلا آیا - دوسرے جمعہ کو وہاں جانے کا پھر اتفاق ہوا - علامہ انباری نے مجمع عام کے سامنے تذکرہ کیا کہ مجھسے فلاں حدیث کی اسناد لکھنے میں فرو گذاشت ہوگئی تھی - اس جوان نے مجھ کو اسپر متنبہ کیا - جب میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہی صحیح ہے جیسا کہ اس جوان کا خیال تھا - اور میری طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں نے اب اُس لفظ کو صحت کے ساتھ املا کر دیا ہے - انباری اپنے والد اور قاضی اسماعیل بن اسحاق - احمد بن الہیثم محمد بن یونس الکدیمی - ابو العباس احمد بن یحییٰ نحوی - محمد بن احمد بن النصر وغیرہم سے روایت کرتے ہیں - اور اُن سے ابو الحسن الدارقطنی - ابو عمر بن حیوۃ الخراز ابو الخیر بن البواب وغیرہ نے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			روایت کی ہے۔ ان کے مصنفات مشہورہ کے اسماء یہ ہیں غریب الحدیث پینتالیس ہزار ورق کی کتاب ہے۔ شرح الکافی تقریباً اسکے ایک ہزار ورق ہونگے۔ الہاآت۔ یہ بھی ہزار ورق کی کتاب ہے الامثال۔ المشکل۔ المذکر والمؤنث۔ الزاہر۔ ادب الکاتب۔ المقصور المدود۔ الواضح فی النحو۔ الموضح فی النحو۔ البجار۔ الامالات۔ شرح شعر الاعشی۔ شرح شعر النابغہ۔ شرح شعر زہیر وغیرہ ذلک۔ بقرعید کی شب میں تین سو اٹھائیس (۳۲۸) یا ستائیس ہجری کو بغداد میں ان کی وفات ہوئی۔ انباری فتح الف اور سکون نون اس کے بعد بار موحدہ مفتوح مع الف۔ اور بعد الف را مکسور و یا ساکن انبار کی طرف نسبت ہے۔ یہ بہت قدیمی شہر فرات پر واقع ہے۔ اس کے اور بغداد کے درمیان صرف دس فرسخ کا فاصلہ ہے۔ سفاح خلیفہ اول عباسیہ کا مستقر اور مسکن یہی شہر تھا۔ اسی میں اس کا انتقال ہوا جب خلافت ابی جعفر منصور کی طرف منتقل ہوئی تو اس نے بغداد کو دار الخلافت بنایا۔ انبار کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ نوشیروان کے طعام کے انبار یہاں جمع ہوتے تھے۔ اس شہر میں بڑے بڑے علماء وکملاء پیدا ہوئے۔ مگر انباری کی نسبت کے ساتھ دو فاضل زیادہ مشہور ہیں۔ ایک ابو البرکات عبد الرحمن مصنف (الفاظ الاشباہ والنظائر) جن کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۶) پر درج ہے۔ دوسرے ابو بکر محمد بن القاسم جو اس کتاب کے مولف ہیں۔ (بغیۃ الوعاۃ۔ ابن خلکان۔ انساب السمعانی۔)					
۳۱۰۲	۱۴۶	۲	الاعلام بمثلث الکلام منظوم مع الشرح (مع) تحفۃ المودود فی المقصور والمدود بالشرح	الامام اللغوی والنحوی محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق المتوفی ۶۷۲ھ		مطبوعہ ۱۳۲۹ھ	۲۸۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اِس کتاب کا نام اکثر محققین و مورخین نے (اکمال الاعلام بثلث الکلام) لکھا ہے۔ اِس مطبع میں لفظ اکمال کو حذف کر کے صرف اعلام ہی پر اکتفا کیا ہے۔ یہ کتاب مثلثات قطرب نحوی کے ہمرنگ ہے جو مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۲۴۵ پر مع تحقیق و معنے مثلث تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ ابتاع حمد الملک الوھاب۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۴۔ ویقتضی الاخطاء بالثواب۔ صفحات کے ذیل میں الفاظ مشکلہ کے معانی مولانا احمد بن امین شنقیطی نے بطریق شرح مختصر لکھے ہیں۔ اس کتاب کے ختم ہونے کے بعد شیخ رمضان حلاوہ نے بطریق تتمہ ان الفاظ مثلثہ کو جو اس کتاب میں مذکور نہیں ہیں۔ نثر عربی میں حروف معجم کی ترتیب پر لکھے ہیں۔ یہ تتمہ صفحہ ۲۱۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۴ پر ختم ہو گیا ہے۔ جس کا آغاز یہ ہے۔ ماترکہ من حروف الھمزۃ من المثلث۔ اور خاتمہ کی عبارت یہ ہے۔ صفحہ ۲۴۴۔ ای یضر بہ لینثر ثمرہ۔
			تحفۃ المودود فی المقصور والممدود منظوم مع الشرح	الامام اللغوی النحوی محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق المتوفی ۶۷۲ ہجری				
								یہ کتاب صفحہ ۲۴۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۸۵ پر ختم ہوئی ہے۔ اس کتاب میں وہ کلمات جمع کئے ہیں۔ جن کے مقصورہ و ممدودہ ہو جانے سے معانی بدل جاتے ہیں۔ یا حالت مقصورہ و ممدودہ دونوں میں متحد المعنے ہی رہتے ہیں۔ اِس کتاب کے بھی اشعار کے ساتھ ساتھ مولانا احمد بن امین شنقیطی کی شرح ہے۔ آغاز صفحہ ۲۴۶۔ بدءت بحمد اللہ فھو سناء خاتمہ صفحہ (۲۸۵)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			غدا فاذا سارع المسعداء					
۳۹۶۲	۱۶۰	۳	الاعلام بمثلث الکلام منظوم - مع الشرح (و مع) تحفۃ المودود فی المقصور والممدود بالشرح	الامام اللغوی النحوی محمد بن عبداللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق - المتوفیٰ سنہ ۶۷۲ ہجری		مطبع ۱۳۲۹ مصر	۲۰۰	
			کتاب مسطورۂ بالا نمبر (۲) کا دوسرا نسخہ ہے۔ (ابن مالک نحوی کا ترجمہ مجلد دوم فن حدیث عربی نمبر ۵۰۰ پر تحریر ہو چکا۔)					
۱۶۲ا	۱۶۲	۴	اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد (الجزء الاول)	الادیب الفاضل سعید بن عبداللہ بن میخائیل الخوری الشرتونی اللبنانی	سنہ ۱۸۸۹ء ۱۳۰۶ ہجری	مطبع سنہ ۱۸۸۹ء بیروت	۷۲۶	
			یہ کتاب مفردات لغت عربیہ میں حروف ہجا کی ترتیب پر بڑی جامعیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مؤلف نے اِس فن کی معتبر اور مشہور کتابوں سے لغات کو اخذ کر کے شواہد و امثلہ کی سند کے ساتھ جمع کیا ہے۔ انداز بیان میں اسہل طرز کو ملحوظ رکھا ہے۔ کلمہ کے مادّہ کے لکھنے کے بعد اُس کے ساتھ ہی اُس کی فروعات کو بھی لکھدیا ہے۔ ابواب کلمات کے اشارہ کے واسطے - ن - ض - ع - ل - م - س - چھ حروف مقرر کئے ہیں - ن - سے باب نصر - ض - سے ضرب - ع - سے قطع - ل - سے علم - م - سے کرم - س - سے حسب مراد رکھا ہے۔ یہ کتاب محیط المحیط بطرس بستانی سے جس کا ذکر					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۳۷) پر آئیگا۔ اصح اور اکمل ہے۔ پوری کتاب کو دو حصوں اور ایک تذییل پر جو بمنزلہ تیسرے حصے کے ہے تمام کیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے طاء مہملہ کی ختم تک۔ آغاز صفحہ ۵۔ مقدمہ و سبع مقاصد۔ الحمد للہ الذی خلق اللسان۔ و فلق بہ صبح البیان..... امابعد فان اللغۃ ھی اوضح۔ خاتمہ صفحہ ۷۲۶۔ و اذا لم یکن و طیئا سہلا۔					
۵۱۶۲	۱۶۳	۵	اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد (الجزء الثانی)	الادیب الفاضل سعید بن عبداللہ بن میخائیل الخوری الشرتونی اللبنانی	۱۸۸۹ء ۱۳۰۶ھ	مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	از صفحہ ۷۲۷ تا صفحہ ۱۵۰۴	
			دوسرا جزء ہے۔ ظاء معجمہ سے یاء تحتانیہ کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۷۲۷ باب الظاء۔ الظاء ھو الحرف السابع عشر۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۰۴۔ و للہ الحمد اولا و آخرا۔ مؤلف علام ہی دو ذراد بائیں میں					
			ذیل اقرب الموارد۔ الجزء الثالث مع التنبیہ	ایضاً	اس کا ذکر ذراد معجمہ میں مفصلا مذکور ہے۔			
۱۳۷۰	۱۱۰	۶	الفاظ الاشباہ والنظائر	ابو البرکات کمال الدین عبدالرحمن بن ابی الوفا محمد بن عبیداللہ بن مصعب بن ابی سعید الانباری النحوی المتوفی ۵۷۷ھ		مطبوعہ ۱۳۰۲ھ قسطنطنیہ	۱۳۲	
			یہ کتاب گو قلیل الحجم ہے مگر مؤلف نے بڑا کام کیا ہے۔ لسان عرب میں ایک معنے کیواسطے جسقدر الفاظ موضوع و مستعمل ہیں ان کو جمع کیا ہے اور ان کا موقع استعمال بتایا ہے۔ علم ادب کی تحصیل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کے واسطے بڑی کار آمد کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل لی فیقنا الحمد ہ نعمۃ.....
قال عبد الرحمٰن بن علیے حماد۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۲۔ وسوی ابنھا بلو اخیھا و بادیھا بتا لبھا۔

علامۃ ابو البرکات انباری۔ کی کنیت ابو البرکات اور لقب رکن الدین ہے۔ علم نحو کے امام اور علم لغت میں اُستاد فن تھے۔ ربیع الآخر پانسو تیرہ(۵۱۳) ہجری میں پیدا ہوئے۔ اصلاً انباری ہیں۔ انبار نہر فرات کے کنارے پر قدیمی شہر ہے جس کو کسریٰ نے آباد کیا تھا۔ بغداد اور انبار میں صرف دس فرسخ کا فاصلہ ہے۔ اور اب ویران ہے۔ لڑکپن کے زمانہ سے وفات کے وقت تک بغداد ہی میں رہے۔ اور یہیں مدرسہ نظامیہ میں جملہ علوم پڑھے۔ علم فقہ کی تحصیل ابی المنصور الرزاز سے پوری کی۔ اس فن میں ان کو بڑا تفقہ حاصل تھا۔ شافعی المذہب تھے۔ خلافیات پر پوری پوری نظر رکھتے۔ علم نحو کو جس میں ان کی زیادہ شہرت ہے۔ ابی السعادات ابن الشجری سے حاصل کیا۔ لغت اور ادب میں ابی المنصور الجوالیقی کے شاگرد ہیں۔ علم حدیث کی سماعت بھی بڑے بڑے اکابر فن سے کی۔ شعر گوئی میں پوری مہارت رکھتے۔ تمام علوم وفنون میں عموماً اور علم ادب میں فرد کامل تھے۔ اپنے زمانہ کے مشاہیر فضلاء و کملاء میں شمار کئے جاتے تھے۔ بہت بڑے فقیہ، مناظر، صدوق، عابد، زاہد، متورع، متقی، عفیف، علم دوست شخص تھے۔ رات دن تدریس تالیف۔ عبادت میں گزارتے۔ توکل وقناعت آپ کا بہت بڑھا ہوا تھا۔ بغداد میں آبائی کچھ مکانات دوکانیں تھیں اُن کے کرایہ سے بسر اوقات کرتے۔ خانہ نشین رہتے۔ صرف نماز جمعہ کے واسطے گھر سے نکلتے۔ ہدایا وعطایا سے محترز رہتے۔ ان کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں الانصاف فی مسائل الخلاف بین البصریین والکوفیین۔ الاغراب فی جدل الاعراب۔ میزان العربیہ حواشی الایضاح مسئلہ دخول الشرط علے الشرط۔ نزہۃ الالباء فی طبقات الادباء۔ الاضداد النوادر تاریخ الانبار۔ ہدایت الذاہب فی معرفۃ المذاہب۔ بدایۃ الہدایہ۔ الداعی الے الاسلام فی

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			علم الکلام۔ النور اللائح فی اعتقاد السلف الصالح۔ اللباب۔ المختصر۔ منثور العقود فی تجرید الحدود التنقیح فی مسلک الترجیح۔ الجمل فی علم البدل۔ الاختصار فی الکلام علی الفاظ تدور بین النظار۔ نجدۃ السوال فی عمدۃ السوال۔ عقود الاعراب۔ منثور الفوائد۔ مفتاح المذاکرہ۔ کتاب کلا وکلتا۔ کتاب کیف۔ کتاب الالف واللام۔ شفاء السائل فی بیان رتبۃ الفاعل۔ الوجیز فی التصریف البیان فی جمع افعل اخف الاوزان۔ المسترجل فی ابطال تعریف الجمل۔ غریب اعراب القرآن کتاب حیص بیص۔ حلیۃ العقود فی الفرق بین المقصور والممدود۔ دیوان اللغۃ۔ زینۃ الفضلاء فی الفرق بین الضاد والظاء۔ تفسیر غریب المقامات الحریریہ۔ شرح دیوان المتنبی۔ شرح الحماسۃ شرح السبع الطوال۔ الجوہرہ فی نسب النبی صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ العشرۃ۔ اصول الفصول فی التصوف۔ التفرید فی کلمۃ التوحید وغیر ذلک۔ پچاس کتابوں تک مؤلفات کی تعداد بیان کی گئی ہے۔ نویں شعبان شب جمعہ پانسو ستتر (۵۷۷) ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ اور شیخ ابی اسحاق شیرازی کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔ (بغیۃ الوعاۃ۔ الطبقات الشافعیہ اس نسخہ کے ٹائیٹل پیج اور ابتدائی ورق پر مؤلف کا نام عبدالرحمن بن محمد انباری مع تاریخ ولادت ووفات لکھا ہے۔ خطبۂ کتاب میں مؤلف نے اپنا نام عبدالرحمن بن عیسی حماد تحریر کیا ہے حیث قال عبدالرحمن بن عیسی حماد۔ کتب تواریخ میں علامہ انباری کی ولدیت لفظ محمد کیساتھ لکھی ہے۔ بعض کتب تاریخیہ میں محمد کے ساتھ ابوالوفا کا لفظ بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ مگر ولدیت میں عیسی کا لفظ نہیں دیکھا گیا۔ ممکن ہے کہ اصل نام ابوالوفا محمد ہو۔ اور عیسی کے ساتھ مشتہر ہو گئے ہوں۔ والعلم الواقعی عند اللہ۔					
۲۵۵	۱۲۴	۷	الالفاظ الفارسیۃ المعربۃ	السیداوی شیر الکلدانی	۱۸۹۷ء	مطبوعہ ۱۹۰۸ء بیروت	۱۹۴	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="9">اِس کتاب میں لغات معربہ کو حروف ہجا کی ترتیب سے جمع کیا ہے۔عربی زبان میں جو الفاظ عجمیہ مخلوط ہوے ہیں۔منجملہ ترکی۔عبرانی۔یونانی وغیرہ کے فارسی الفاظ زیادہ ہیں۔بیشتر تعریب الفاظ فارسیہ سے کی گئی ہے۔لغات معربہ کے لکھنے کے بعد اصل لفظ فارسی یا ترکی وغیرہ کی بھی تصریح کر دی ہے۔ آخر میں تمام الفاظ صلبیہ کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے شامل کی گئی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۳۔ فاتحۃ الکتاب ان اللغۃ العربیہ مشحونۃ بالالفاظ اعجمیہ کثیرۃ ولاغرو من ذلک۔خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔یقال لہ بالترکیۃ اقچۃ اوت وقلیج اولی۔
(مؤلف اسی دور کے فضلا میں ہیں۔)</td></tr>
<tr><td>۲۶۶۰</td><td>۱۳۹</td><td>۸</td><td>الامالی۔الجزء الاول والثانی مع الذیل الامالی والنوادر</td><td>الشیخ ابو علی اسماعیل بن القاسم بن عبدون العیذون بن عیسے بن محمد بن سلیمان المعروف بالقالی المتوفی ۳۵۶ھ</td><td></td><td>مطبوع ۱۳۲۴ھ مصر</td><td>صفحہ ۲۸۷
صفحہ ۲۳
صفحہ ۲۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="9">بڑے مرتبہ کی کتاب ہے۔اِس کتاب میں لغات عربیہ کی تحقیق وتشریح کے علاوہ بہت سے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور دقائق ادبیہ۔اور امثال واشعار عربیہ کی تنقیح وتفصیل بھی بڑی خوبی کے ساتھ کی ہے۔پوری کتاب کے تین حصے علحدہ علحدہ رکھے ہیں۔پہلا اور دوسرا حصہ جزء اول وجزء ثانی سے موسوم ہے۔تیسرا حصہ (الذیل الامالی والنوادر) کے نام سے تعبیر کیا ہے۔مجلد ہذا میں یہ تینوں حصے موجود ہیں۔پہلے اور دوسرے حصہ کے ساتھ فہرست مضامین بھی شامل ہے۔آغاز حصہ اول صفحہ ۲۔ وصلے اللہ علے سیدنا محمد و علے آلہ وصحبہ وسلم</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

قال الشيخ ابوعلی..... الحمد لله الذی جلّ عن شبهة الخليقة۔
خاتمہ حصہ اوّل صفحہ ۲۰۷-ای رویت ابلهم۔ الی قول وعبد الرحمن عن الاصمعی۔
ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲-وحدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو حاتم وعبد الرحمن-خاتمہ
حصہ دوم صفحہ ۳۳۰-وانجاد جمع نجد۔ الی قول۔ اخبرنا ابو بکر الخ-آغاز ذیل الامالی
صفحہ ۲-قال ابو علی اسماعیل بن القاسم القالی-خاتمہ ذیل الامالی صفحہ ۲۳۱- وعزّد
فی الاملاك اعمام المغرد۔

ابو علی قالی مصنف کتاب لغت اور اشعار جاہلیہ میں اہل عصر سے احفظ الناس مشہور ہیں۔ نحو بصریین میں بھی ماہرین میں ان کا شمار ہے ماہ جمادی الآخر دو سو اٹھاسی (۲۸۸) ہجری میں منازجرد میں پیدا ہوئے (دیار بکر میں ایک مقام کا نام ہے۔) ۳۰۳ھ ہجری میں بغداد آگئے۔ یہاں علم نحو و ادب وغیرہ علی بن درستویہ۔ زجاج۔ اخفش صغیر ابن نفطویہ۔ ابن درید۔ ابن السراج۔ ابن الانباری وغیرہ سے حاصل کیا۔ علم حدیث کو ابی یعلی الموصلی سے موصل میں پورا کیا۔ عربیت و لغات دانی میں بڑے مرتبہ کے شخص تھے۔ ۳۲۸ھ ہجری تک بغداد میں متوطن رہے۔ پھر یہاں سے سفر کیا ۳۳۰ھ ہجری میں قرطبہ پہونچے۔ وہاں کے حاکم نے بڑی قدر و منزلت کی۔ اسی قدر دانی کے سبب قرطبہ کو وطن بنالیا۔ کتاب امالی اور اس کے علاوہ نوادر وغیرہ بہت سی کتابیں یہیں تصنیف کیں۔ قرطبہ میں لغت و اخبار و عربیت وغیرہ میں بہت کر ان کے شاگرد ہوے۔ ابو بکر زبیدی اندلسی صاحب مختصر العین بھی انہیں کے شاگرد ہیں۔ ساتویں ربیع الآخر یا جمادی الاولے شب شنبہ تین سو چھپن (۳۵۶) ہجری میں قرطبہ میں ان کی وفات ہوئی اور یہیں مدفون ہوے۔ ان کے بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ البارع فی اللغۃ۔ المقصور والممدود۔ الابل۔ الخیل۔ مقاتل العرب۔ فعلت و افعلت۔ حلی الانسان۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			شرح المعلقات وغیر ذلک۔ (ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ۔)					
۲۸۸۷	۱۳۳	۹	البلغۃ فی شذور اللغۃ	ائمہ کتب اللغۃ العربیۃ		مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء بیروت	۱۷۶	
			نو کتب لغویہ وغیرہ مفصلۂ ذیل کا مجموعہ ہے جن کے مصنفین مختلفین ہیں۔ یہ نو کتابیں طبع ہونے سے پہلے کمیاب اور نادر تھیں۔ اب لویس شیخو الیسوعی اور دکتور اوغست ہفنر کے غایت اہتمام اور کوشش سے اس مجموعہ کی اشاعت و تکمیل ہوئی۔ ان نو رسائل کی تشریح تفصیل تحت میں واضح ہوتی ہے۔					
			کتاب الدارات	امام ابو سعید عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف بالاصمعی البصری اللغوی المتوفی سنہ ۲۱۶ھ وقیل سنہ ۲۱۴ھ وقیل سنہ ۲۱۰ ہجری				
			مجموعہ متذکرہ بالا کا یہ پہلا نمبر ہے۔ جو صفحہ ۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴ پر ختم ہوا ہے۔ علامہ اصمعی کی یہ کتاب ان کے شاگرد ابو حاتم سہل بن محمد السجستانی متوفی سنہ ۲۵۵ہ ہجری کی روایت سے مروی ہے۔ اس کتاب میں صرف لفظ (دارہ۔ دارات) کی تحقیق اور اہل عرب کے استعمال کو بتایا ہے۔ سند میں بلغاء عرب کا منظوم کلام بھی پیش کیا ہے۔ شروع صفحہ ۴۔ قال ابو حاتم سہل بن محمد السجستانی.....قال دارات العرب المعروفۃ فی بلدانہم واشعارہم					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ست عشرۃ دارۃ۔ خاتمہ ۱۴۔ وفی التکملۃ بمعون او معونتہ تم بحولہ تعالیٰ آخر میں کتاب کی فہرست بھی منضم ہے جس میں لفظ دارہ کو مضاف الیہ کے اعتبار سے حرف تہجی کی ترتیب ملحوظ ہے۔					
			کتاب النبات والشجر	امام ابو سعید عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف بالاصمعی البصری اللغوی المتوفی سنہ ۲۱۶ھ وق سنہ ۲۱۴ھ وق سنہ ۲۱۷ ہجری				
			مجموعہ مذکورہ کا یہ دوسرا نمبر ہے جو صفحہ ۸۱ سے شروع اور صفحہ ۹۵ پر ختم ہے۔ یہ کتاب بھی ابو حاتم السجستانی کی روایت سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں لفظ نبات اور شجر کے اسماء و معانی مع اُن کے مضاف الیہ کے اور جو جو اشیاء اُن سے متفرع ہوتے ہیں۔ جیسے اثمار و اوراق وحبوب وغیرہ۔ اُن کے بھی اسماء و معانی موافق محاورات و مواقع استعمال اہل عرب کے مع اسناد و شواہد لکھے ہیں۔ کتاب کے اندر نباتات و اشجار کے متعلق مع مالہا وعلیہا کے جو جو اسماء و لغات لکھے گئی ہیں۔ آخر میں اُن تمام اسماء و لغات کی فہرست مرتب شامل ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۱۔ اخبرنی الشیخ المہذب ابو الحسین۔ خاتمہ صفحہ ۹۵۔ غم علے اغصانہ لم تعقد والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب النخل والکرم	امام ابو سعید عبدالملک بن قریب بن عبدالملک بن علی بن اصمع المعروف بالاصمعی البصری اللغوی المتوفی ۲۱۶ھ ہجری وقیل ۲۱۴ھ وقیل ۲۱۷ھ ہجری				

مجموعۂ مذکورہ کا تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۸۶ سے شروع اور صفحہ ۹۴ پر ختم ہوا ہے۔ اس میں نخل (کھجور) اور کرم (انگور) کے متعلق جسقدر اصناف و فروعات ہیں ان سب کے اسماء و معانی مستعملۂ اہل عرب مذکور ہیں۔ اِس کتاب کے آخر میں بھی مفردات مندرجۂ کتاب کی فہرست موجود ہے۔ آغاز صفحہ ۸۶۔ کتاب النخل۔ من صغار النخل الجثیث الخ۔ خاتمہ صفحہ ۹۴۔
یوخذ منه ولم یصف تم الکتاب النخل والکرم ونعوتهما۔

اصمعی۔ بصری الاصل ہیں۔ ایکسو بائیس (۱۲۲) یا تئیس (۱۲۳) ہجری میں پیدا ہوئے۔ لغات میں امام فن اور اخبار و غرائب و نوادر دانی و کلام ملیح میں اعلم الناس مانے گئے ہیں۔ محاورات و لغات عرب سے پوری واقفیت رکھتے۔ اُن کے معانی و مواقع کو اس خوبی سے بیان کرتے کہ فصحاء و بلغاء حیران رہ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ ان کی نسبت فرماتے ہیں۔ "ما عبّر احد عن العرب بمثل عبارة الاصمعی"۔ سولہ ہزار اُرجوزے مختلف مضامین کے اُن کو حفظ تھے۔ اصمعی خود روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو عبیدہ کی ہمراہی میں فضل بن ربیع کے پاس حاضر ہوا۔ فضل نے مجھسے دریافت کیا کہ گھوڑوں کے اعضاء وغیرہ کی تشریح کے متعلق تم نے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کس قدر کتابیں لکھی ہیں۔ میں نے کہا صرف ایک کتاب۔ پھر ابو عبیدہ سے بھی یہی سوال کیا۔ اُنھوں نے پچاس اپنے مصنفات بیان کئے۔ فضل نے اُن سے کہا کہ اچھا میرے گھوڑے کے ایک ایک عضو کو ہاتھ سے بتاؤ کہ اہل عرب کے یہاں ان کے کیا کیا نام ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ میں کوئی بیطار نہیں ہوں۔ عرب سے جیسا سُنا گیا ویسا لکھدیا۔ پھر مجھ سے کہا کہ تم بتاؤ۔ میں نے کھڑے ہو کر گھوڑے کی پیشانی سے اُس کے پاؤں تک تمام اعضاء کے نام محاورات عرب کے موافق شمار کرکے دکھا دیئے جس پر وہ بہت خوش ہوے اور اپنا گھوڑا مجھی کو عطا کر دیا۔ مجھے جب یہ خیال ہوتا کہ ابو عبیدہ کو رنج اور غصہ میں لاؤں تو اُسی گھوڑے پر سوار ہو کر اُن کے پاس پہونچتا۔ قرآن شریف کی تفسیر اور حدیث کے معانی بیان کرنے میں بڑی احتیاط رکھتے آیات قرآنیہ اور حدیث نبویہ کے تفاسیر و معانی کے سوال پر جواب دیتے کہ عرب اس کلام کے معنی اس طرح بیان کرتے ہیں۔ باقی میں کما حقہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن و حدیث کی مراد یہی ہے یا کیا؟ مسائل علمیہ میں سیبویہ اور اِن سے مناظرہ رہا کرتا۔ یونس نحوی کہتے ہیں کہ اس مناظرہ میں حق سیبویہ کی جانب ہوتا۔ خلیفہ ہارون رشید کی خلافت میں بصرہ سے بغداد پہونچے۔ خلیفہ نے بیحد ان کی تعظیم و تکریم کی۔ مامون کی خلافت کے زمانہ میں بھی بغداد طلب کئے گئے۔ مگر آئے نہیں۔ کبرسنی اور ضعفِ اعضاء کا عذر کر دیا۔ مامون مسائل مشکلہ کے استفسار میں آپ سے مدد لیتا۔ اصمعی۔ ابی عمرو بن العلا قرۃ بن خالد۔ نافع بن نعیم۔ شعبہ و حماد وابن سلمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ غریب القرآن۔ خلق الانسان۔ خلق الفرس۔ کتاب الانواء۔ کتاب الہمزہ۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الصفات۔ کتاب الفرق کتاب المیسر والقداح۔ الاشتقاق۔ کتاب فعل وافعل۔ الاضداد۔ الالفاظ۔ کتاب السلام۔ کتاب اللغات۔ کتاب میاہ العرب۔ النوادر۔ اصول الکلام۔ کتاب القلب والابدال۔ جزیرۃ العرب</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			کتاب المصادر۔ کتاب الاراجیز۔ کتاب النخلہ۔ کتاب الاشتقاق کتاب معانی الشعر۔ کتاب نوادر الاعراب۔ وغیر ذالک۔ اصمعی اٹھاسی سال زندہ رہے۔ ساٹھ برس کے بعد بالوں میں سفیدی نمودار ہوئی تھی۔ ان کے سالِ وفات میں اختلاف ہے۔ ماہ صفر دوسو سولہ (۲۱۶) یا چودہ (۱۴) یا سترہ (۱۷) ہجری میں بصرہ یا مرو میں انتقال فرمایا۔ (بغیۃ الوعاہ۔ ابن خلکان۔)					
			کتاب المطر	امام ابو زید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری۔ المتوفی سنہ ۲۱۵ھ وقیل سنہ ۲۱۶ھ وقیل سنہ ۲۱۴ ہجری				
			مجموعہ بالا کا چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۰۰ سے شروع اور صفحہ ۱۱۶ پر ختم ہوا ہے۔ مطر کے جملہ احوال کے متعلق تحقیق کی ہے۔ اور اس کے متعلقات و اصناف کے جس قدر اسماء کلام عرب میں مستعمل ہیں انکی تفصیلی حالت دکھائی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۰۔ قال ابو زید الانصاری قال القیسیون اول المطر الوسمی وانواؤہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۶۔ علی وجہ الارض رطبا کان او یابسا تم الکتاب والحمد للہ علی نعمہ۔ اس کتاب کے آخر میں فہرست مفردات منضم ہے۔ **ابو زید انصاری** مؤلف کتاب اگرچہ علم نحو، ادب، لغت کے امام تھے۔ مگر لغت اور نوادر وغرائب میں زیادہ ملکہ رکھتے۔ دیگر فنون کی نسبت لغت سے زیادہ مناسبت اور دلچسپی تھی۔ ثقہ فی الروایت مانے گئے ہیں۔ اصمعی ان کا بیحد احترام کرتے تھے۔ ابو عثمان مازنی کہتے ہیں کہ ہم نے					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دیکھا اصمعی کو کہ ابوزید کے پاس حاضر ہو کر اُن کے سر پر بوسہ دیا اور سامنے مودب بیٹھ کر کہنے لگے۔ کہ آپ تو پچاس برس سے ہمارے رئیس اور سردار ہیں۔ ثوری کہتے ہیں کہ ابن مناذر نے مجھ سے کہا کہ اپنے اصحاب کے اوصاف بیان کیجئے۔ میں نے جواب دیا کہ اصمعی احفظ الناس اور ابوعبیدہ اجمع الناس۔ اور ابوزید اوثق الناس ہیں۔ ابوزید کے دادا اُن چھ شخصوں میں ہیں جو قرآن شریف کے جمع کرنے میں شریک تھے۔ ابوزید اپنے اصحاب سے کہا کرتے کہ سیبویہ جس مقام پر کہتا ہے اخبرنی الثقة۔ اس خبر کا دینے والا میں ہی ہوں۔ ادب لغت وغیرہ میں ان کے مصنفات یہ ہیں۔ کتاب[1] القوس و الترس۔ کتاب[2] الابل کتاب[3] خلق الانسان۔ کتاب[4] المطر کتاب[5] المیاہ۔ کتاب[6] اللغات۔ کتاب[7] النوادر۔ کتاب[8] الجمع والتثنیہ۔ کتاب[9] اللبن۔ کتاب[10] بیوتات العرب۔ کتاب[11] تخفیف الھمزہ۔ کتاب[12] المقتضب۔ کتاب[13] الوحوش کتاب[14] الفرق۔ کتاب[15] فعلت وافعلت۔ کتاب[16] غریب الاسماء۔ کتاب[17] الھمزہ۔ کتاب[18] المصادر۔ وغیر ذلک۔ ابوزید سو (۱۰۰) سال کے قریب زندہ رہے۔ ترانوے (۹۳) یا پچانوے (۹۵) یا چھیانوے (۹۶) برس کی عمر میں دوسو پندرہ (۲۱۵) یا سولہ (۲۱۶) یا چودہ (۲۱۴) ہجری میں بصرہ میں وفات ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>کتاب الرحل والمنزل</td><td>امام ابوعبیدہ المتوفی سنہ ۲۲۴ھ مطابق سنہ ۸۳۹ عیسوی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعۂ مذکورہ کا پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۲ سے صفحہ ۱۳۶ تک۔ اخیر میں الفاظ مفردہ مذکورہ کتاب کی فہرست بھی منضم ہے۔ اس کتاب میں اُن الفاظ کی صراحت ہے جن کو اہل عرب اسفار و منازل کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۲۲۔ باب الرحل والآلاتہ والاداۃ</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">فی السفر و الحضر و الدور و البیوت و الاخبیة و الابنیة۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۱ والمرأة زوج الرجل۔
مؤلف کتاب کی پوری تحقیق نہیں ہوئی۔ موافق تصریح اب لویس شیخو الیسوعی ناشر مجموعہ ہذا اسکے مؤلف ابی عبیدہ ہیں جن کی وفات ۲۴۲ھ ہجری میں ہوئی ہے۔ ان کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>کتاب اللبا و اللبن مع الملحق</td><td>امام ابوزید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری۔ المتوفی ۲۱۵ھ و فی ۲۱۶ھ و فی ۲۱۴ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعۂ بالا کا چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۴۲ سے شروع اور صفحہ ۱۵۰ پر ختم ہے۔ مختصر رسالہ ہے صفات لبا اور لبن میں۔ لبا بر وزن عنب اُس دودھ کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد حیوان سے نکالا جاتا ہے لبن بفتحتین۔ شیر۔ اِس رسالہ کے اخیر میں اسی مضمون کی ایک فصل ابن قتیبہ کی کتاب سے بطریق تتمہ الحاق کی گئی ہے۔ اس کتاب کے آخر میں بھی مفردات کتاب کی فہرست شامل ہے۔ آغاز صفحہ ۱۴۲۔ اخبرنی الشیخ المہذب ابوالحسن علی بن عبد الرحیم۔ خاتمہ ملحق صفحہ ۱۵۰ فی فیہ مثل عصیر السکر۔ (ابوزید کا ترجمہ تحت کتاب المطر تحریر ہو چکا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ فی المؤنثات السماعیہ</td><td>فاضل نور الدین بن نعمة اللہ الحسینی الجزائری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مجموعۂ مذکورۂ بالا کا ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۴ سے شروع اور صفحہ ۱۵۰ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں تفحص اور تلاش سے مونثات سماعیہ مستعملۂ اہل عرب جس قدر مل سکیں ہیں جمع کی گئیں ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۵۴۔ قال ان معرفة المونث السماعی متعسرة۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۰۔ ثوب الفناء وکل شیٔ فان۔ اس رسالہ کے مؤلف کی نسبت لویس ناشر مجموعہ ہٰذا کی رائے یہ ہے کہ نور الدین جزاری ہیں جن کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔					
			رسالہ فی الحروف العربیة	لم یصرح المؤلف باسمہ				
			مجموعۂ بالا کا آٹھواں نمبر ہے۔ اسی مجلد کے فن نحو عربی تحت نمبر ۳۰ لکھا گیا۔					
			شرح مثلثات قطرب المعروف بالارجوزة القطربیة	لم یصرح الشارح باسمہ				
			مجموعۂ بالا کا نواں نمبر ہے صفحہ ۱۶۹ سے ابتدا اور صفحہ ۱۷۴ پر انتہا ہے۔ مثلثات قطرب کی جس کو ارجوزہ قطربیہ کہتے ہیں شرح ہے۔ اس ارجوزہ کو ابو علی محمد بن مستنیر معروف بقطرب نحوی متوفے سنہ ۲۰۶ھ نے منظوم کیا ہے۔ حاجی خلیفہ کی تصریح کے موافق قطرب پہلا شخص ہے جس نے اس طرز میں کلمات لغویہ کے معانی بیان کیے ہیں۔ مثلث سے وہ الفاظ مراد ہیں جو اختلاف حرکات ثلثہ سے متغیر المعنے بن جاتے ہیں جیسے لفظ (غَمر) کہ فتح غین کے ساتھ ماء کثیر پر بولا جاتا ہے اور غین کے کسرہ (غِمر) اور ضمہ کے ساتھ (غُمر) دوسرے معانی پر دلالت کرتا ہے۔ شارح نے اس کی شرح بھی نظم میں لکھی ہے۔ اگرچہ متن منظوم اور شرح منظوم میں باعتبار اختلاف قافیہ وغیرہ کے فرق ہے۔ مگر مزید امتیاز کی غرض سے اشعار متن پر لفظ (ق) اور اشعار شرح پر لفظ (ش)					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								لکھدیا ہے۔ آغاز شرح صفحہ ۱۶۹۔ الحمد للہ العظیم الباری * الرازق للمهین الغفار ابتدا متن بعد خطبہ شرح۔ یا مولعا بالغضب والهجر والتجنب۔ خاتمہ شرح صفحہ ۱۷۳۔ کذا الفری عند ذوی الاحرار۔ خاتمہ متن صفحہ ۱۷۴۔ نظمت فی وصفی لہ مثلثا فی قطرب شارح نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ یہ مطبوعہ کتاب جس اصلی نسخے قلمی سے منقول ہوئی ہے۔ اسکے کاتب عبدالرحمن سنہوری شافعی ہیں۔ ۳۔ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ میں انہوں نے کتابت کی ہے۔
۳۲۷۰	۱۵۴	۱۰	تاریخ اللغۃ العربیۃ	جرجی افندی زیدان منشی جریدۃ الہلال المصری اللبنانی اصلاً والبیروتی مولداً المتوفی ۱۹۱۴ء		مطبوعہ ۱۹۰۴ء مصر	۶۵	
								کتاب فلسفۃ اللغت میں مؤلف نے کیفیت تکون لغات عربیہ اور تولید الفاظ وطریقہ وتراکیب وغیرہ کو بیان کیا ہے جس کا ذکر مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۳۵ پر موجود ہے۔ اس کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ تکوین لغات عربیہ کے بعد اُن میں کیا تغیرات پیدا ہوئے اور کون کونسی زبانیں کس کس دَور میں اس میں مخلوط ہوئیں۔ زمانہ جاہلیت میں عربی لغات کس انداز پر تھے۔ اسلامی دَور میں ان میں کیا شان پیدا ہوئی۔ پھر قرناً بعد قرن جن جن زبانوں کا خلط ہوا ہے مفصلاً اُس کا ذکر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ تمہید (نوامیس الحیاۃ) من اہم نوامیس الحیاۃ النمو۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۰۔ خدمۃ لہذہ النہضۃ وحسبنا اللہ مؤلف کتاب اِسی زمانہ کے بیروتی ماہرین میں بڑی شخصیت اور سنی کے شخص ہیں۔ ان کو ادب تاریخ۔ لغت وغیرہ میں پوری پوری واقفیت حاصل ہے۔ مجلہ الہلال مصری کے اڈیٹر بھی ہیں یہ ماہواری علمی رسالہ قاہرہ سے شائع ہوتا ہے۔ اس وقت تک بہت سی کتابیں ۱۱ دن کر آپ نے

نمبر موجودات	نمبر شمار سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بعض مؤلفات طبع بھی ہو چکے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں۔ تاریخ مصر الحدیث مع فذلکۃ مصر القدیم مطبوعہ مصر سنہ ۱۸۸۹ء۔ التاریخ العام طبع فی مصر سنہ ۱۳۱۷ھ۔ جغرافیہ مصر طبعت فی مصر مرتین۔ الفلسفۃ اللغویہ والالفاظ العربیہ مطبوعہ مصر سنہ ۱۹۰۴ء۔ تاریخ الماسونیۃ العام مطبوعہ مصر سنہ ۱۸۸۹ء عیسوی تراجم مشاہیر الشرق مطبوعہ مصر۔ استبداد المالیک مطبوعہ مصر۔ فتاۃ غسان مطبوعہ مصر۔ عذراء قریش مطبوعہ مصر۔ تاریخ اللغۃ العربیۃ مطبوعہ مصر وغیر ذلک۔
سال ۱۸۶۱ء میں بیروت میں انکا تولد ہوا۔ گو ہلا لبنانی ہیں۔ ادیب، لغوی، مورخ ہونیکے ساتھ بہت بڑے فلسفی اور ریاضی داں بھی ہیں ان تمام علوم کی خدمت بڑی جدوجہد اور محنت و تعب کے ساتھ کی ہے۔ آمدن تالیف و تدریس کے شغل میں مستغرق رہتے۔ سلامتی ذوق اور خوش اخلاقی انکی مشہور ہے۔ سال ۱۹۱۴ء میں ناگہانی موت سے قاہرہ میں فوت ہوے۔
اکتفاء القنوع۔ مرآۃ العصر جزء ۳ صفحہ ۷۵۔ معجم للمطبوعات العربیۂ المعربہ جزء ۶ صفحہ ۶۹۵

نمبر موجودات	نمبر شمار سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۶۶	۱۴۸	۱۱	تجہیز الموشین فی التعبیر بالسین والشین	علامہ مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی المتوفی سنہ ۸۱۶ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ھ الثعالبیہ	۳۲	

فن لغت میں گو مختصر مگر عجیب و غریب کتاب ہے۔ ادباء و شعراء اس سے بڑا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں اُن کلمات کا انضباط کیا ہے جن میں اہل عرب بجائے شین معجمہ کے سین مہملہ کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا مجلد اوّل فن لغت عربی نمبر ۲ پر بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین حمداً یستوجب قائلہ الاحسان والتحسین۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۔ ینطق فیہما بالسین والشین واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مصنف علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول حدیث میں نمبر ۵۴ پر تحریر ہو چکا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر (۲)	تحفۃ المودود فی المقصور والممدود منظوم مع الشرح	الامام اللغوی النحوی محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک الجیانی الاندلسی نزیل دمشق۔ المتوفی ۶۷۲ سنہ ہجری				
۱۱۹۷	۱۰۷	۱۲	التعریفات مع الرسالۃ فی اصطلاحات الصوفیۃ	العلامۃ السید الشریف علی بن محمد الجرجانی۔ المتوفی ۸۱۶ سنہ ہجری		مطبوعہ ۱۳۰۶ھ مصر	۱۲۰	
			جو الفاظ کہ فنون عربیہ میں متداول اور مروج ہیں۔ اُن کی اصطلاحی تعریف حروف معجم کی ترتیب بتائی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ حق حمدہ..... وبعد فھذہ تعریفات جمعتہا خاتمہ صفحہ ۱۱۴۔ تحملہ الملائکہ۔					
			رسالۃ فی اصطلاحات الصوفیۃ الواردۃ فی الفتوحات المکیۃ	ایضاً				
			مختصر رسالہ ہے جو کتاب ماسبق کے آخر میں منضم ہے۔ اِس میں اُن الفاظ وکلمات کے معنے ظاہر کیے ہیں جو صوفیہ کرام کی اصطلاح میں مستعمل ہوتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۱۵۔ الحمد للہ وسلامہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ خاتمہ صفحہ ۱۲۰۔ وسر الستر) ماانفرد بہ الحق عن العبد					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(سید شریف کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی نمبر ۳۲۳ پر لکھا گیا)					
۲۱۲	۱۱۳	۱۳	دائرۃ المعارف (المجلد الاوّل)	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۴ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ھ وق سنہ ۱۸۸۳ء		مطبوعہ ۱۸۷۶ء بیروت	۸۰۰	

فن لغت میں یہ کتاب بنظیر اور بڑے مرتبہ کی تالیف ہوئی ہے۔ جملہ معلومات بشریہ کو حاوی ہے آج تک اس فن میں اس روش وجامعیت کی کوئی کتاب دیکھی نہیں گئی۔ مؤلف نے لغات کی تحقیق کے ضمن میں بہت سے فنون اس میں داخل کر دیے ہیں۔ بالخصوص تاریخی انداز کو زیادہ دخل دیا ہے تحقیق لغات کے ساتھ علاوہ تاریخی حالات کے جغرافیہ، کلام، فلسفہ، ہیئت، حساب ہندسہ، بلاغت، بیان، انشاء، شعر وغیرہ سے بھی کہیں اجمالاً کہیں تفصیلاً کام لیا ہے۔ اکثر مجلدات میں بلاد واماکن مذکورہ کتاب کی فہرست جغرافیہ مع صور واشکال بھی منضم ہے۔ اکتفاء القنوع میں لکھا ہے کہ مؤلف کی حیات میں ہی اس کتاب کی طباعت کا کام شروع ہوگیا تھا۔ چار پانچ جلدیں بیروت میں طبع ہوچکی تھیں۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بڑے بیٹے سلیم کے اہتمام و کوشش سے ساتویں یا آٹھویں جلد تک طبع کی نوبت پہونچ گئی۔ سلیم کے انتقال کے بعد اس کے دونوں بیٹے "نجیب اور امین" کی سعی ومحنت سے نویں جلد حرف سین تک طبع ہوئی۔ اس کے بعد طبع کا کام بالکل بند ہوگیا۔ اکتفاء القنوع میں دسویں جلد کے طبع کا حال تحریر نہیں۔ اس کی وجہ ظاہراً یہ معلوم ہوتی ہے کہ بیروت میں صرف نو ہی جلدیں طبع ہوئی ہیں۔ دسویں جلد "اس گیارہ" سال کے بعد مصر والوں نے چھاپی ہے جس کا علم مؤلف اکتفاء القنوع کو نہ ہوگا۔ اس وقت تک اس کتاب کے دس ہی اجزاء دیکھے گئے ہیں۔ اس کتب خانہ میں بھی یہی دس اجزاء ہیں بجلد ہا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			پہلا جزء ہے جس میں حرف الف کا بیان ہے۔ اور یہ بیان اِس جلد میں پورا نہیں ہوا ہے بلکہ حرف الف کو چار جلدوں میں تمام کیا ہے۔ اِس پہلی جلد کا آخری لُغت ابو الاملاک ابن العباس ہے۔ تمام مجلدات میں یہ التزام کیا ہے کہ پہلے لُغت کو عربی زبان میں لکھکر اُس کے نیچے انگریزی میں بھی اُس لفظ کو تحریر کر دیا ہے۔ جلد ہذا کے آخر میں مواد انگریزی کی فہرست بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المحیط علما امابعد فیقول مولفہ ان احتیاجات الامم واحوالہا مختلف باختلاف الزمان۔ خاتمہ صفحہ ۹۲۰۔ فی بابہا ان شاء اللہ تعالےٰ۔ الی قول۔ لم تکن لکتاب غیرہ فی ہذہ البلاد۔					
۱۲۱۲	۱۱۴	۱۴	دائرۃ المعارف (المجلد الثانی)	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۳ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ھ		مطبوعہ سنہ ۱۸۷۷ء بیروت	۸۰۰	
			دوسری جلد ہے۔ بقیہ حرف الف کے بیان میں۔ آخری لُغت اِس میں لفظ (ارجوان) ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الی امیہ بن منہ۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۰۔ حتے یالی بالمقصود لاقوال۔ الموافقۃ سنہ ۱۲۹۴ھ۔ یہ مجلد فہرست انگریزی سے معرا ہے۔					
ایضاً	۱۱۵	۱۵	دائرۃ المعارف (المجلد الثالث)	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۸۷۸ء	۸۰۰	
			تیسری جلد ہے۔ اِس جلد میں بھی بقیہ حرف الف مذکور ہے۔ آخری لفظ اس میں (اغمنت) ہے۔ فہرست انگریزی اس کے آخر میں بھی نہیں ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ ارجوب ماکورۃ دو تجہا الے شرقی الاردن۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۰۔ ولم یعقب وارثا الے قول الموافقۃ سنہ ۱۲۹۵ ہجریہ۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۱۲۱۳</td><td>۱۱۶</td><td>۱۶</td><td>دائرۃ المعارف (المجلد الرابع)</td><td>المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۴ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ھ</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۸۸۰ء بیروت</td><td>۸۰۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھی جلد ہے بقیہ حرف الف کے بیان میں۔ آخری لغت اس میں (ایونا) ہے۔ اسی لغت پر حرف الف ختم کر دیا گیا ہے۔ آخر میں اس جلد کے لغات کی فہرست عربی اور بعض مواد مذکورہ فہرست ہذا کے صور و اشکال کا نقشہ بھی منضم ہے۔ آغاز بعد عبارت خطبہ صفحہ اول (اغمید) قرية فی ناحية العرقوب۔ خاتمہ صفحہ ۸۰۰ ھو کبیث المشهور الى قول فهو حسبی ونعم الوكيل</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۱۱۷</td><td>۱۷</td><td>دائرۃ المعارف (المجلد الخامس)</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً سنہ ۱۸۸۱ء</td><td>۷۸۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پانچویں جلد ہے۔ اس جلد میں لغات حرف الباء کا استیعاب ہے۔ آخری لغت لفظ (بیوس) ہے۔ اس جلد کے آخر میں صور و اشکال کا نقشہ اور اول میں انہیں اشکال وغیرہ کی فہرست لکھی ہے۔ آغاز صفحہ اول (ب) الباء هی ثانی حروف المبانی فی اللغة العربية۔ خاتمہ صفحہ ۷۸۰ وما كان يرغب فيه مجد العالم۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۱۱۸</td><td>۱۸</td><td>دائرۃ المعارف (المجلد السادس)</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً سنہ ۱۸۸۲ء</td><td>۷۸۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹی جلد ہے۔ اس جلد میں حرف التاء کے لغات سے حاء حطی کے لفظ (حرب) تک مذکور ہیں۔ آخری لغت لفظ (حرب) ہے۔ مجلد ہذا میں بھی موافق مجلد خامس مذکورہ صدر کے نقشہ صور و اشکال و فہرست منضم ہیں۔ آغاز صفحہ اول (ت) التاء المفردة هی الحرف الثالث من حروف المبانی۔ خاتمہ صفحہ ۷۸۰ فی ايام فيليب الى قول فيطلب هنالك۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۱۲	۱۱۹	۱۹	دائرۃ المعارف (المجلد السابع)	المعلم بطرس البستانی المتوفی ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۰ ہجری		مطبوعہ ۱۸۸۳ء بیروت	۷۷۲	
			ساتویں جلد ہے۔ بقیہ حرف حا حطی سے دال مہملہ کے لغت (دمستق) تک۔ اس مجلد کا آخری لغت یہی ہے۔ نقشہ صور و اشکال مع فہرست آخر میں منضم ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ حراب بن امیۃ ھو الذی تزعم العرب ان الجن قتلتہ۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۰۔ فردھم سیف اللہ ولا مھن ومبین الی قول۔ ویلیہ المجلد الثامن ان شاء اللہ۔					
ایضاً	۱۲۰	۲۰	دائرۃ المعارف (المجلد الثامن)	ایضاً		ایضاً ۱۸۸۴ء	۷۷۸	
			آٹھویں جلد ہے۔ بقیہ حرف دال مہملہ سے را مہملہ کے لغت (روسیتق) تک۔ باقی حالت میں جلد ماسبق کے موافق ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ (دسیس) قریۃ من قری مصر بینھا وبین منوق اربعۃ فراسخ۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۵۔ دوفاء بالشناء علی من لفد ان شاء اللہ تعالیٰ۔					
ایضاً	۱۲۱	۲۱	دائرۃ المعارف (المجلد التاسع)	ایضاً		ایضاً ۱۸۸۵ء	۷۹۲	
			نویں جلد ہے۔ بقیہ حرف را مہملہ سے سین مہملہ کے لفظ (سلیک) تک۔ باقی کیفیت موافق جلد ماسبق۔ آغاز صفحہ اول (روسو) اسم جان بانست شاعر فرنسوی ولد فی باریس سنہ ۱۶۷۰ء خاتمہ صفحہ ۷۹۰۔ نحو سنۃ اقبل الھجرۃ الی قول فسیاتی ذکرہ فی منامر ان شاء اللہ۔					
ایضاً	۱۲۲	۲۲	دائرۃ المعارف (المجلد العاشر)	ایضاً		مطبوعہ ۱۸۹۸ء مصر	۷۶۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

دسویں جلد ب بقیہ حرف بین موملہ سے صاد غیر منقوطہ لفظ (صلاح الدین بیہ) تک مجلدات موجودہ کی یہ آخری جلد ہے۔ صرف یہ جلد مصر میں طبع ہوئی ہے باقی نو جلدیں مسطورہ سابق مطبوعہ بیروت ہیں۔ اس جلد کے آخر میں بھی نقشہ صور و اشکال مع فہرست شامل ہے۔
بطرس بستانی مؤلف کتاب جبل لبنان کے قرب وجوار کے رہنے والے ہیں۔ قریہ مربیہ میں ان کا تولد ہوا۔ اور مدرسہ ما ونیہ بنان میں تعلم کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر بیروت چلے آئے۔ یہاں کرنیلیوس فندیک امریکانی کے ساتھ مدت تک حالت تجرد وطالب علمی میں یکجائی رہی۔ جب دونوں صاحب متاہل ہوگئے تو علیحدگی کا اتفاق ہوا۔ بطرس نے بیروت میں ایک مدرسہ کھولا اور تالیفات کی طرف پوری توجہ کی۔ دائرۃ المعارف کے علاوہ محیط المحیط فن لغت میں ایک ضخیم کتاب لکھی جو بیروت میں سنہ ۱۸۷۰ء میں طبع ہوئی۔ پھر اس کتاب کا اختصار کرکے قطر المحیط نام رکھا۔ یہ بھی بیروت میں سنہ مذکورہ میں طبع ہو چکی ہے۔ علم حساب میں کشف الحجاب فی علم الحساب تالیف کی۔ ان کتابوں کے علاوہ اور بھی متعدد مصنفات ہیں جو سب کے سب بیروت میں طبع ہو چکی ہیں۔ اٹھارہ سو چوراسی (۱۸۸۴) مسیحی مطابق سنہ ۱۳۰۱ ہجری بیروت میں انتقال ہوا۔
(اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۰۴	۱۴۵	۲۲	الدرر السنیہ فی الالفاظ العامیۃ وما یقابلہا من العربیۃ	حسین بن فتوح محمد علی عبد الرحمن		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۹ھ مصر سنہ ۱۹۰۰ء	۶۴	

اس کتاب میں الفاظ محرفہ اور الفاظ صحیحہ عربیہ میں امتیاز دکھایا ہے۔ کتاب دو قسموں پر منقسم ہے۔ پہلی قسم میں حروف ہجا کی ترتیب سے الحرف لکھکر اس کے تحت میں تحریفی لفظ لکھا ہے اور جانب مقابل میں الصحیح تحریر کرکے اس کے نیچے لفظ صحیح بتایا ہے۔ دوسری قسم میں الفاظ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عربیہ کو جو عامیہ الفاظ غیر صحیحہ کے مرادف ہیں۔ ترتیب مذکور کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ رب العالمین..... و بعد فخیبرو سبیلہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۷- وفقنا اللہ الی ما فیہ الخیر والرشاد آمین۔ (اس کتاب کے مشترکا دو مؤلف ہیں جن کا زمانہ حال کے ممتاز اشخاص میں شمار ہے)					
۵۲۵۰	۱۱۱	۲۴	الدلیل علی المولد والدخیل ولغات جدیدہ	مولنا سید سلیمان رضوی زیدی پروفیسر دارالعلوم ندوہ مؤلف دار المصنفین اعظم گڑھ المولود ۱۳۰۲ ہجری	۱۲ ۱۹ء ۱۳۳۰ھ	مطبوعہ ۱۹۱۲ء لکھنؤ ۱۳۳۰ ہجری	۱۶۱	
			عربی زبان کے ان الفاظ و لغات کی اردو میں تشریح کی ہے جو اس زمانہ میں ملک عرب میں مستعمل ہیں۔ اور عربی رسائل و اخبارات میں لکھے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی کچھ دخیل و مولد الفاظ بھی لے ہیں جو زمانہ حال میں عربی میں مخلوط کر دیے گئے ہیں اور قدیمی کتب لغات میں مدون نہیں ہوے ہیں۔ اس کتاب میں لغات حروف معجم کی ترتیب سے جمع کیے گئے ہیں۔ اول حرف باب اور ثانی حرف فصل۔ مصادر کے لکھنے میں دو طرح پر التزام کیا ہے۔ یا تو حروف زائدہ کو اصلی مانکر حرف اول کے اعتبار سے ذکر کیا ہے یا اس کی ماضی کے حرف اول کا لحاظ کر کے وہاں اس کا بیان کر دیا ہے جیسے لفظ تخریج، اسکا دو جگہ پتہ چل سکیگا۔ باب التاء فصل الخاء میں اور باب الخاء فصل الراء میں آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ مبدع الالسن واللغی والصلوٰۃ علی رسولہ افصح الفصحاء۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱ ۔ ق - ث - و ثیقہ۔					
۶۲۹۲	۱۷۰	۲۵	الدلیل علی المولد والدخیل لغات جدیدہ	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ ۱۳۴۴ھ اعظم گڑھ ۱۹۲۶ء	۱۶۰	دوسرا نسخہ جس پر یہ بیان ہے کہ ... کا نام صرف (لغات جدیدہ) لکھا ہے
			مؤلف علام نسباً سید، رضوی، زیدی ہیں۔ آپ کے اسلاف قصبہ بارہ سے صوبہ بہار میں آکر سکن					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			متوطن ہوئے۔ بہار کے قریب سادات عظام کا ایک گاؤں (دسینہ) ہے حضرت مؤلف سلمہ اللہ کا تولد اسی مقام پر ۱۳۰۳ھ ہجری میں ہوا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی سے پائی۔ اُس کے بعد دار العلوم ندوہ میں بغرض تکمیل علوم داخل ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں جملہ علوم سے فارغ ہو کر تدریس و تالیف کو نصب العین رکھا۔ تالیفات و تصنیفات سے آپ کو زیادہ شغف ہے۔ تاریخ و ادب سے مناسبت و دلچسپی بڑھی ہوئی ہے۔ ذکاوت و فطانت میں اقران و امثال سے سبقت ہیں۔ آپ نے یورپ، مصر، عرب کا بھی سفر کیا۔ اور اس سفر میں بڑے بڑے عقلاء و فضلاء کے صحبت رہے۔ ان مقامات کے اکثر کتب خانوں کی تفصیلی حالت دیکھی۔ ان کتب خانوں کے علاوہ ہندوستان کے بھی مشہور و معروف کتب خانوں کا معائنہ کیا۔ اور اُن کے کتب موجودہ کو نظر غائر سے دیکھا ہے۔ علاوہ عربی زبان کے آپ کو اور بھی کئی زبانوں میں پوری مہارت ہے۔ آپ کے مصنفات کی تلاش سے جسقدر کتابیں معلوم ہو سکیں اُن کے اسماء یہ ہیں۔ ارض القرآن حصہ اول و دوم۔ لغات جدیدہ۔ دروس الادب۔ رسالہ اہل سنت والجماعۃ۔ جہاد مالک خلافت اور ہندوستان۔ دنیائے اسلام اور خلافت۔ خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام۔ بنات و خواتین اسلام۔ سیرۃ نبوی حصہ معجزات۔ سیرۃ عائشہؓ۔ بشری۔ المعارف۔ (یہ ترجمہ خود حضرت مؤلف و دیگر معتمدین سے معلوم ہوا۔)					
۳۰۵۱	۱۵۹	۲۶	ڈکشنری فرانسیسی و عربی	لم اقف		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء بیروت	۱۶۰۹	
			یہ کتاب "لغت الاسلام" مولفہ آرڈوزی کی ہمرنگ ہے جو مجلد ہٰذا میں اسی صفحہ کے نمبر ۲۱۴ پر مذکور ہے لغات فرانسیسی کو عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے					

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۶۲	۱۶۴	۲۰	ذیل اقرب الموارد الجزء الثالث مع التنبیہ	الادیب الفاضل سعید بن عبداللہ بن میخائیل الخوری الشرتونی اللبنانی		مطبوعہ ۱۸۹۳ء بیروت	صفحات ۴۵۲ تنبیہ ۹۳	

یہ کتاب تتمہ اور تکملہ کتاب اقرب الموارد نمبری ۵ مجلد ہذا فن لغت کا ہے جس کو جزء ثالث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس جزء میں لغات باقی ماندہ جن میں اقرب الموارد کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا ہے۔ اس جزء میں یہ جدت بھی کی ہے کہ لغات کے معانی لکھنے کے بعد کتاب ماخوذ عنہ کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ کتب معتبرۂ لغات جو اس کتاب کے ماخوذ عنہا ہیں۔ جیسے قاموس، تاج العروس، اساس البلاغۃ، لسان العرب، محیط المحیط وغیرہ۔ ان میں بعض مقام پر تحقیقات لغات میں جو اختلاف واقع ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کے ختم کرنے کے بعد اُن اختلافی لغات کو مع تصریح خطا وصواب جمع کیا ہے اور اس کام کو تنبیہ وتکملہ واصلاح سے موسوم کیا ہے۔ آغاز ذیل اقرب صفحہ ۴۔ بسم اللہ خیر الاسماء۔ الحمد للہ الذی تعالے ان ینتقد کلامہ خاتمہ صفحہ ۴۵۲۔ وزنا و معنے (للصباح)۔ ابتداء تنبیہ صفحہ اول۔ ابزق۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ من کتب اللغۃ تاذنی بساتہ (مؤلف کتاب کے متعلق مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۵ کے تحت میں لکھا ہوا ہے)

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۱۶	ذیل الفصیح	موفق الدین النحوی				
		ایضاً ۵	ذیل المغرب	امام ابوالفتح الخوارزمی				
		ایضاً ۱۲	رسالہ فی اصطلاحات الصوفیہ الواردۃ فی الفتوحات المکیۃ	العلامۃ السید الشریف علی بن محمد الجرجانی۔				

نمبر فہرست موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر	رسالہ فی الحروف العربیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		ایضاً	رسالہ فی المونثات السماعیہ	فاضل نورالدین الجزائری				
۲۲۱۷	۱۲۳	۲۸	رفیق العثمانی	فاضل امین خوری		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء بیروت	۳۳۶	

یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ فارسی اور ترکی لغات کا ترجمہ حروف ہجا کی ترتیب سے عربی زبان میں کیا ہے۔ بلاد سوریہ کے ترکی طلباء کے نفع کی غرض سے یہ کتاب تصنیف کیگئی ہے۔ مؤلف دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ اس رنگ کی کتاب اسوقت تک صرف ایک ہی دیکھی گئی ہے۔ جس کو شیخ فارسی افندی خوری نے تالیف کیا ہے۔ اور کنز اللغات کے ساتھ موسوم کیا ہے۔ ابتداء مقدمہ کتاب قبل شروع مقاصد۔ للتقدمة لما رایت افتقار طلبة اللغة التركية الی کتاب یعول لدی۔ شروع عبارت کتاب صفحہ اول۔ آ (حرف ندا) آب۔ (ماء) عبارت خاتمہ صفحہ ۳۳۶۔ بیہ جك۔ ماکولات۔ میرہ۔ زاد۔ قوت۔ طعام۔

(مؤلف کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

		تحت نمبر	شرح مثلثات قطرب المعروف بالأجوزة القطربیہ	لم یصرح الشارح باسمہ				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۵۰	۱۴۹	۲۹	الصاحبی	الشیخ ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب الزہراوی الرازی اللغوی المتوفی علی الاصح سنہ ۳۹۵ھ		مطبوع ۱۳۲۸ھ القاہرہ	۲۴۵	

اس کتاب میں حقیقت افضلیت واوسعیت لغت عرب لغات مذمومہ کا بیان۔ لغات عربیہ کی احتیاج۔ اس امر کی تحقیق کہ قرآن شریف کا نزول لغت عرب ہی پر ہوا ہے۔ لغات عربیہ کا طریقہ استعمال۔ عربی خط کی تاریخ وغیرہ وغیرہ۔ بڑی تحقیق وجامعیت کے ساتھ مذکور ہیں۔
آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ وبہ نستعین..... قال الشیخ ابو الحسین احمد بن فارس دام اللّٰہ تائیدہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۲۔ وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل۔ اس نسخہ مطبوعہ کے آخر میں یہ عبارت تحریر ہے۔ وکتب نوح بن احمد اللوباسانی فی شعبان سنۃ اثنتین وثمانین وثلاثمائۃ کذا باصلہ المقروء علی المولف وعلیہ خطہ۔ نسخہ ہٰذا کے اول میں ترجمہ مؤلف اور آخر میں فہرست مضامین کتاب تحریر ہے۔
ابن فارس۔ بہت سے علوم کے ماہر۔ بالخصوص فن نحو کوفیین اور لغت کے امام تھے۔ "کرسف" میں پیدا ہوئے (رستاق الزہرا میں ایک قریہ کا نام ہے) ان کی تاریخ ولادت محقق نہیں ہوئی۔ اپنے والد اور علی بن ابراہیم بن سلمۃ القطان سے علوم کی سماعت وقرأت کی۔ ان دونوں فاضلوں کے علاوہ اور بھی اساتذہ سے کسب علوم کا اتفاق ہوا۔ بغداد و ہمدان وغیرہ میں بھی کچھ زمانہ تک مقیم رہے۔ ہمدان میں علامہ بدیع الزمان ہمدانی متوفی سنہ ۳۹۸ھ صاحب کتاب "مقامات البدیع" ان کے فیض تربیت سے مستفیض ہوئے۔ بدیع الزمان کے علاوہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کثیر التعداد لوگ ان کے تلامذہ میں ہیں۔ ہمدان سے مجد الدولہ ابو طالب بن فخر الدولہ ابی الحسین بن بویہ دیلمی حاکم رے، کی تعلیم کی غرض سے [illegible] سس کی سکونت اختیار کرلی پہلے شافعی المذہب تھے۔ رے پہونچکر مالکی ہوگئے۔ اس تبدیل مذہب کی وجہ یہ بیان کی کہ مجھ کی حمیت نے یہ نہ چاہا کہ اتنا بڑا شہر مالکی مذہب سے خالی رہے۔ (رے) میں الصاحب بن عباد وزیر فخر الدولہ بھی ابن فارس کے تلامذہ میں داخل ہوگئے۔ الصاحب کے ساتھ ابن فارس کو بیحد خصوصیت پیدا ہوگئی تھی۔ اسی خصوصیت کی بنا پر یہ کتاب بھی انہیں کے نام پر معنون کی ہے ان کے مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ المجمل۔ فقہ اللغۃ۔ الصاحبی مقدمہ فی النحو ذم الخطائی الشعراء۔ فتاوے فقیہ العرب۔ اختلاف النحویین۔ اللیل والنہار۔ خلق الانسان تفسیر اسماء النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حلیۃ الفقہاء۔ ذخائر الکلمات۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جامع التاویل فی تفسیر القرآن اربع مجلدات وغیرہ۔ ان کتابوں کے علاوہ اشعار کثیرہ عربیہ بھی ابن فارس کے منقول ہیں۔ وفات سے دو روز قبل بطریق استغفار یہ دو شعر کہے تھے۔ یارب ان ذنوبی قد احطت بہا + علما۔ وبی وباعلانی واسراری انا الموحد۔ لکنی المقر بہا + فہب ذنوبی لتوحیدی واقراری۔ ابن فارس کی تاریخ وفات میں دو قول ہیں ۳۹۰ھ و ۳۹۵ھ۔ اصح یہ ہے کہ ماہ صفر تین سو پچانوے (۳۹۵) ہجری میں رے میں انتقال ہوا۔ اور قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مشہد کے مقابل میں مدفون ہوئے (رازی) یہ نسبت رے کی طرف ہے۔ بلاد دیلم میں مشہور شہر کا نام ہے۔ اس نسبت میں حرف زا۔ زائد ہے۔ جس طرح مروزی میں جو مرو کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ حرف زا زائد رکھا گیا ہے۔

(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ۔ ترجمۃ المصنف من کتاب ہذا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۲۰	۱۲۳	۳۰	ضیاء الحلوم المختصر من شمس العلوم	الفاضل اللغوی محمد بن نشوان بن سعید الیمنی الحمیری من ابناء القرن السادس		قلمی ۹۰۶ھ	۹۲۴	

تقطیع کتابت [illegible] ۵×۸ انچ۔ سطور ۲۳۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب عبد السلام بن عبد الثنا در البوفی الشافعی۔ تمام اوراق پر اثر کرم خوردگی و پیوند کاری موجود ہے۔ ابتدائی صفحہ پر چند مہریں کتب خانہ شاہ عالم بادشاہ وغیرہ کی ثبت ہیں جو عبارات پڑھنے میں نہیں آئیں۔ اسی صفحہ پر متعدد عبارتیں مختلف اشخاص کی لکھی تحریر ہیں جن سے اس بات کا پتہ ملتا ہے کہ یہ نسخہ علما و فضلا کا مطرح انظار رہا ہے۔ پرانا اور نایاب نسخہ ہے۔ کتب خانہ خدیویہ مصریہ اور رامپور وغیرہ کی فہرستوں میں بھی اس کا وجود نہیں ہے۔

فن لغت میں کتاب شمس العلوم و دواء کلام العرب من الکلوم جس کا دوسرا نام (تصحیح الکتابات والامان من التصحیف) ہے۔ بڑے اعتبار اور مرتبہ کی کتاب ہے۔ اس کا طرز بیان غریب اور نئے انداز کا ہے۔ قاضی ابی الحسن نشوان بن سعید الیمنی الحمیری متوفی ۵۷۳ھ ہجری اس کے مؤلف ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب حروف معجمہ پر رکھی گئی ہے۔ ہر حرف کے واسطے ایک ایک باب منعقد کیا ہے۔ کلمات کے مواد بیان کرنے کے ساتھ ان کے جملہ ابواب بھی مذکور ہیں۔ تحقیق لفظ اور توضیح معانی میں اشعار عرب و آیات قرآنیہ شاہداً پیش کیے ہیں۔ ابتدا کتاب میں مقدمہ لکھا ہے۔ اس میں قواعد تصریفیہ کو ضروری قدر بیان کر دیا ہے۔ ضیاء الحلوم مذکورۃ الصدر اسی کتاب کا اختصار ہے جس کو ابن المصنف نے مختصر کیا ہے۔ یہ کتاب حرف الالف سے حرف الیا تک ایک جلد میں مجلد ہے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
عبارت آغاز صفحہ اول - اما بعد حمد الله مستحق الحمد بنعمائہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۷ - یا انبہ عما تلومی واھجی الی قول و لوالدیہ و لجمیع المسلمین - **نشوان** مصنف کتاب شمس العلوم کی نسبت علامہ سیوطی اپنی کتاب بغیۃ الوعاۃ میں لکھتے ہیں۔ کہ بہت بڑا فقیہ، نحوی، لغوی معتزلی - اصول و فروع و انساب و تاریخ دانی و جملہ فنون ادبیہ میں اہل عصر سے اقدم و اعلم اور شعر گوئی میں افصح الفصحاء و ابلغ البلغاء زمانہ تھا۔ ۲۴ ذی الحجہ جمعہ کے روز بعد عصر پانسو تہتر (۵۷۳) ہجری میں اس کی وفات ہوئی۔ محمد بن نشوان جو ضیاء العلوم کے مولف ہیں۔ ان کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔								
۲۷۱۷	۱۳۷	۳۱	الطرف الادبیہ لطلاب العلوم العربیہ	مؤلفین مختلفین		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۱۸۸	
چار کتب عالیہ قدیمہ مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے جس کو سید محمد امین الخانجی الکتبی نے مرتب و مجمع کیا ہے۔								
			فصیح اللغۃ العربیہ مع الشرح	الامام ابو العباس احمد بن یحییٰ المعروف بثعلب الکوفی الشیبانی النحوی - المتوفی سنہ ۲۹۱ ہجری				
مجموعہ مسطورہ کا یہ پہلا اور دوسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب گو قلیل الحجم ہے۔ مگر نافع اور مفید سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب میں اُن الفاظ کی صحت و فصاحت دکھائی گئی ہے جن کو اکثر لوگ گفتگو اور کتابت میں غلط اور غیر فصیح استعمال کرتے تھے۔ اصل متن کے ساتھ ابی سہل محمد بن علی ہروی نحوی								

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">متوفی سنہ ۴۳۳ ہجری کی شرح بھی ہے۔ شارح نے متن کے اجمال کی بڑی خوبی کے ساتھ تشریح کی ہے۔ آغاز عبارت شرح صفحہ ۲۔ قال الشیخ ابو سہل محمد بن علی..... اما بعد فانہ لما کان الخ۔ ابتدا عبارت متن صفحہ ۳۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم قال ابوالعباس احمد..... ھذا الکتاب اختیار فصیح الکلام۔ خاتمہ متن صفحہ ۹۸۔ قال العباس ھذا کتاب اختصرناہ واقللناہ..... وصلی اللہ علی محمد عبدہ ورسولہ وسلامہ۔

ابو العباس ثعلب۔ ماتن کتاب علم نحو ولغت میں اہل کوفہ کے امام تھے۔ ان کے سال ولادت میں کئی قول ہیں سنہ ۲۰۰ھ، سنہ ۲۰۱ھ، سنہ ۲۰۴ھ۔ پہلا قول صحیح مانا گیا ہے صحت کی وجہ خود ثعلب کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب مامون خلیفہ خراسان سے بغداد آتا تھا تو لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے صف بصف جمع ہوئے۔ اس کی سواری قریب آنے پر میرے باپ نے مجھکو ہاتھوں پر اٹھاکر دکھایا۔ اور بتایا کہ یہ مامون ہے۔ یہ سنہ ۲۰۴ھ کا ماجرا ہے۔ اسوقت میری عمر تقریبًا چار سال کی تھی۔ وہ قصہ مجھکو اب تک یاد ہے۔ ثعلب ابتدا عمر میں عربیت کیطرف متوجہ ہوئے۔ اٹھارہ سال کا سن تھا کہ فراء کے تمام اقوال ومصنفات اُن کو حفظ اور ازبر تھے۔ اس عمر میں عربیت کا کوئی بھی ایسا مسئلہ نہ تھا جس کو یہ نہ جانتے ہوں۔ قوت حافظہ بہت قوی رکھتے معرفت عربیت۔ روایت اشعار قدیمہ۔ ثقاہت میں اقران وامثال سے اقدم سمجھے جاتے تھے۔ ان کے تمام اساتذہ بڑی وقعت ورفعت کی نظر سے ان کو دیکھتے۔ ابن الاعرابی اور سلمۃ بن عاصم اور زبیر بن بکار وغیرہم سے انکو تلمذ ہے۔ لغت میں ابن الاعرابی اور نحو میں سلمۃ بن عاصم پر زیادہ اعتماد رکھتے تھے۔ ابن الاعرابی ان کے استاد کو جب کسی مسئلہ میں شک وشبہ ہوتا تو کہتے "ماتقول لی یا ابا العباس فی ھذا" ان کے تلامذہ میں اخفش اصغر، ابوعمر وزاہد، نفطویہ وغیرہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بڑے بڑے اصحاب کبار ہیں۔ دینداری میں بھی بڑے مضبوط و مستحکم تھے۔ ابو بکر مقری کہتے ہیں کہ ایک روز ثعلب نے مجھ سے بہت تضرع کے ساتھ کہا کہ "اے ابو بکر اہل قرآن اور اہل حدیث اور اہل فقہ نے اپنی اپنی عمریں ان مبارک اشتغال میں بسر کیں جس کی وجہ سے فائز المرام ہوئے میری تمام عمر زید اور عمرو کا نام لیتے لیتے تمام ہوئی ہے۔ نہ معلوم میرا کیا انجام ہو۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں یہ بات اُن کی سُن کر اُن کے پاس سے چلا آیا۔ اُسی شب کو میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا ابو العباس ثعلب کو ہمارا سلام پہونچا کر کہدو وانت صاحب العلم المستطیل جملہ علوم تمہارے علم کے محتاج ہیں۔ ابو عمرو مطرز کہتے ہیں کہ ایک روز میں ابو العباس ثعلب کی مجلس میں حاضر تھا کسی سائل نے کوئی بات اُن سے دریافت کی جس کے جواب میں اُنھوں نے کہا لا ادری (مجھکو معلوم نہیں) اُس نے کہا کہ دور دور سے لوگ آپ کی شہرت سُن کر آتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔ آپ کو لا ادری کہنا بیموقع ہے۔ جواب دیا کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو مجھے معلوم نہیں۔ جتنی چیزیں میں نہیں جانتا ہوں اگر تیری ماں کے پاس اسقدر تعداد کی بکری کی مینگنیاں بھی ہوتیں تو وہ غنی بن جاتی۔ (یعنی بے تعداد) ان کے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ مصون[1] اختلاف النحویین[2] — معانی القرآن[3]۔ القراءات[4]۔ معانی الشعر[5]۔ التصغیر[6]۔ الوقف[7] والابتداء۔ الالفاظ[8]۔ الامالی[9]۔ غریب القرآن[10]۔ اعراب القرآن[11]۔ حد النحو[12]۔ الاوسط[13]۔ فصیح[14] فی اللغۃ وغیرہ کہتے ہیں کہ ثعلب کانوں سے اونچا سنتے تھے۔ جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھکر جامع مسجد سے نکلے۔ ہاتھ میں کتاب تھی جس کو دیکھتے جاتے تھے۔ ایک گھوڑے کی جھپٹ سے گڑھے میں گر کر بیہوش ہوگئے اور ایسی چوٹ آئی کہ جانبر نہ ہوسکے۔ اِس واقعہ کے دوسرے روز ۱۳ جمادی الاول شنبہ کے دن دوسو اکیاون (۲۵۱) ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور مقبرۂ باب الشام مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالے۔

(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			شیخ ابوسہل ۔شارح کتاب فصیح اللغۃ۔ ان کا نام محمد بن علی ہے۔ اصلاً ہروی اور سکنا مصری ہیں۔ ۷ ررمضان المبارک ۳۷۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بڑے نحوی اور لغوی تھے۔ ابوعبید احمد بن محمد ہروی لغوی کے شاگرد ہیں۔ ان کے تلامذہ میں ابوبکر محمد بن الحسن تمیمی لغوی بڑی پایہ کے شخص ہوئے ہیں صحاح جوہری کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ علم نحو میں ان کی تالیفات بھی ہیں۔ ۱۳ رمحرم یکشنبہ کے روز چار سو تینتیس (۴۳۳) ہجری میں وفات پائی۔ (بغیۃ الوعاۃ) حاجی خلیفہ نے کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۸۷ میں چارسو کے اکتالیس (۴۲۱) انکا سال وفات لکھا ہے۔					
			ذیل الفصیح	الشیخ ابومحمد موفق الدین عبداللطیف بن یوسف البغدادی النحوی اللغوی الشافعی المتوفی ۶۲۹ سنہ ہجری				
			تیسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی فصیح اللغۃ مولفہ ثعلب کے ہم رنگ لکھی گئی ہے۔ اسی وجہ سے ذیل الفصیح نام رکھا گیا۔ اس کتاب کے مولف کے زمانہ میں جو الفاظ غیر صحیحہ زبان زد ہوگئے تھے اُنکی صحت اور استعمال صحیح کو بتایا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ رب العالمین..... وبعد فانا مزمعون۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۸۔ ولا یقال فعلت فی شئ من ذلك۔ مؤلف کتاب بڑے ذکی۔ نحوی لغوی طبیب فلسفی شخص تھے پانسوستاون (۵۵۷) ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ ابن ابی البطی۔ ابوزرعۃ المقدسی کے شاگرد تھے۔ ان کے تلامذہ میں بہت بڑے ذکی شخص (منذری، برزالی) ہوئے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ ابن النجار وغیرہ نے بھی ان سے سماعت کی ہے۔ مدت تک مصر میں اقامت کا اتفاق رہا۔ وہاں مختلف علوم وفنون کے طالبین نے ان سے استفادہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			گیا مصر سے حلب اور حلب سے بلاد روم میں ایک زمانہ تک مقیم رہے سلطان علاء الدین داؤد بن بہرام بڑی قدر و منزلت کرتا تھا چند مصنفات بھی اس کے نام پر تصنیف کیے ہیں۔ لغت، نحو، طب، ادب، تاریخ وغیرہ میں ان کے تصنیفات کثیرہ ہیں بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ الموضحہ فی اعراب الفاتحہ۔ کتاب الالف واللام۔ شرح بانت سعاد۔ ذیل الفصیح خمس مسائل نحویہ۔ شرح مقدمہ ابن باشاذ۔ شرح الخطب النباتیہ۔ شرح سبعین حدیثا۔ شرح اربعین حدیثا۔ الرد علی فخر الدین الرازی۔ تفسیر سورۃ الاخلاص۔ کتاب اخبار مصر الکبیر۔ الافادہ فی اخبار مصر۔ مقالہ فی النفس۔ مقالہ فی العطش۔ مقالہ فی المنقور۔ مقالہ فی العلم الالٰہی۔ الجامع الکبیر فی المنطق والطبیعی والالٰہی۔ مقالہ فی حقیقۃ الداء والغذاء۔ مقالہ فی الراوند۔ مقالہ فی الحنظل۔ مقالہ فی البحران۔ مقالہ فی العلوم النسارہ۔ مقالہ فی الجنس والنوع۔ مقالہ فی القیاس وغیر ذلک۔ حلب وبلاد روم سے حج بیت اللہ کے قصد سے روانہ ہوئے۔ اثناء راہ میں بیمار ہو گئے۔ مرض کی حالت میں بغداد میں داخل ہوئے۔ اور یہاں آکر ۱۲ محرم چھ سو انتیس (۶۲۹) ہجری میں راہی ملک بقا ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (فوات الوفیات۔ طبقات الکبریٰ لابن السبکی)					
			کتاب فعلت افعلت	علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن الزجاج النحوی المتوفی ۳۱۱ھ				
			جو تھا نمبر ہے۔ اس کتاب میں اُن کلمات کی تشریح ہے جو فعلت وافعلت کے وزن پر آئے ہیں اور ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ اور اُن کلمات کو بھی بتایا ہے جو اسی وزن فعلت اور افعلت پر مختلف معانی پر مستعمل ہوتے ہیں اور وہ کلمات بھی ذکر کئے ہیں جہاں صرف فعلت یا افعلت ہی مستعمل ہے۔ ابواب کتاب جو ان کلمات کے بیان میں منعقد کئے گئے ہیں۔ حروف معجمہ کی ترتیب سے رکھے گئے ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			باب الیاءات ابتدا اور باب فیہ ما اولہ الھمزہ پر انتہا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۳۰۔ قال ابو اسحاق ابراھیم بن السری النحوی الزجاج ھذا کتاب نذکر فیہ۔ خاتمہ ۱۰۰۔ و یا ثرہ بالمنشار۔ زجاج۔ مؤلف کتاب بڑے صاحب فضل اور اہل علم دیندار شخص تھے۔ نحویین میں ان کا بڑا اعتبار ہے کنچ کا پیشہ کرتے تھے۔ اسی سبب سے زجاج مشہور ہیں۔ جب علم کا شوق ہوا تو نحو پڑھنے کی غرض سے مبرد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مبرد تعلیم اجرت کے ساتھ دیتا تھا۔ اس نے زجاج سے استفسار کیا کہ (ماصنعتک) تمہارا پیشہ کیا ہے۔ زجاج نے جواب دیا کہ شیشہ گری۔ جس کام میں ڈیڑھ درہم روزانہ پیدا کر لیتا ہوں۔ میری خواہش یہ ہے کہ آپ توجہ اور کوشش سے مجھے تعلیم دیجئے۔ روزانہ کی آمدنی میں سے ایک درہم آپ کی نذر کرتا رہونگا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ بعد فراغ بھی یہ ایک درہم تاحیات جاری رہے گا۔ مبرد نے اس شرط پر ان کو پڑھانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ نحو و ادب کی تکمیل کر چکے۔ بنی مادقہ میں سے کسی نے مبرد کے پاس ایک معلم کی درخواست کی۔ زجاج نے عرض کیا کہ اس خدمت پر مجھے بھیجدیا جاوے۔ مبرد نے اسکو منظور کر لیا۔ زجاج ایک مدت تک وہاں تدریس کا کام کرتے رہے۔ اسی دوران میں عبید اللہ بن وھب وزیر نے اپنے بیٹے قاسم کی تعلیم کے واسطے مبرد کو لکھا۔ مبرد نے جواب دیا کہ اس خدمت کے واسطے زجاج سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ فلاں جگہ سے اس کو طلب فرما لیا جاوے۔ وزیر نے بنی مادقہ سے زجاج کو طلب کر کے اپنے بیٹے قاسم کی تعلیم پر مامور کر دیا۔ جب تک وزیر مذکور زندہ رہے زجاج کو ہر قسم کا نفع پہونچاتے رہے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا جب وزارت پر مقرر ہوا تو اس نے اپنے استاد زجاج کی بڑی وقعت کی اور دنیوی فوائد سے مالا مال کر دیا۔ مبرد جبتک زندہ رہے۔ زجاج تیس درہم ماہانہ مع شئے زائد ان کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ مبرد کے علاوہ ثعلب بھی زجاج کے استاد ہیں۔ زجاج کے شاگردوں میں ابوالقاسم عبد الرحمن الزجاجی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			صاحب کتاب الجمل فی النحو مشہور شخص ہیں۔ ابو علی الفارسی کو بھی ان سے تلمذ ہے۔ زجاج کے مصنفات میں یہ کتابیں معدود و معروف ہیں۔ معانی القرآن۔ الاشتقاق۔ خلق الانسان۔ فعلت و افعلت مختصر النحو۔ خلق الفرس۔ شرح ابیات سیبویہ۔ القوافی۔ العروض۔ النوادر۔ تفسیر جامع النطق۔ الانواء فرق۔ ما ینصرف و ما لا ینصرف۔ آخر جمادی الآخر جمعہ کے روز بغداد میں رحلت فرمائی۔ سال وفات میں کئی قول ہیں۔ تین سو دس (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۶) تین سو گیارہ (۳۱۱) زیادہ معتبر سمجھے گئے ہیں۔ زجاج سے وفات کے وقت ان کی عمر دریافت کی گئی تو ستر سال کا اشارہ کیا۔ ان کا آخر کلام جو سنا گیا وہ یہ تھا۔ اللّٰھُمّ احشرنی علی مذہب احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما۔ (وفیات الاعیان، بغیۃ الوعاۃ)					
۳۱۰۱	۱۴۷	۴۲	طلبۃ الطلبہ	مفتی الثقلین نجم الدین الشیخ ابو الحفص عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل النسفی المتوفی سنہ ۵۳۷ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۱ھ عامرہ	۱۷۱	
			اس کتاب میں کتب حنفیہ کے الفاظ کی تحقیق اور معانی بیان کیے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بیحد مفید اور نافع ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع العلم و اھلہ ..... قال الشیخ الامام الزاھد نجم الدین زین الاسلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۱۔ و الترجمان بضمھما واللہ اعلم بالصواب۔ علامہ النسفی۔ امام زمانہ۔ اصولی۔ فقیہ۔ متکلم۔ مفسر۔ محدث۔ ادیب۔ لغوی۔ مذہباً حنفی بہت بڑے شخص تھے۔ چار سو اکسٹھ (۴۶۱) ہجری میں "نسف" میں پیدا ہوئے۔ نسف ماوراء النہر میں					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ایک شہر کا نام ہے۔ بہت سے اساتذہ سے علوم کی تحصیل کی۔ ان کے شیوخ کثیر التعداد ہیں۔ اپنے شیوخ کی تعداد میں نسفی نے خود ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے جسکا نام "تعداد الشیوخ لعمر" ہے۔ ان کے بہت سے شاگرد ہوے۔ ابو اللیث محمد نسفی ان کے بیٹے نے بھی فقہ وغیرہ ان ہی سے پڑھی۔ علامہ احمد بلخی بھی ان کے شاگرد ہیں۔ صاحب ہدایہ نے بھی ان کے بعض مصنفات کو ان سے پڑھا ہے۔ کہتے ہیں ان کے تلامذہ میں انسانوں کے علاوہ جن بھی داخل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب مفتی الثقلین تھا۔ علامہ زمخشری کے ہمعصر تھے۔ جس زمانہ میں کہ علامہ مکہ معظمہ میں قیام گزیں تھے علامہ نسفی بھی حج کے ارادے سے وہاں پہونچے۔ اور جار اللہ زمخشری کی ملاقات کی غرض سے ان کے دروازہ پر جاکر دستک دی۔ زمخشری نے کہا من انت۔ نسفی نے جواب دیا عمر۔ علامہ نے کہا انصرف۔ نسفی نے فی الفور جواب میں کہا۔ یاسیدی عمر لا ینصرف۔ زمخشری نے جواب دیا۔ اذا نکر صرف۔ نسفی کثیر التصانیف تھے۔ ایک سو کے قریب ان کے مصنفات بیان کئے گئے ہیں۔ اجل تصانیف میں۔ التیسیر فی التفسیر۔ منظومہ فی الخلاف۔ کتاب المواقیت۔ تاریخ بخارا نظم۔ الجامع الصغیر۔ کتاب المشارع۔ طلبۃ الطلبہ۔ وغیرہ مشہور کتابیں ہیں۔ پانسو سینتیس (۵۳۷) ہجری میں سمرقند میں وفات پائی۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیۃ)					
۱۱۶۱	۱۰۶	۳۳	فرائد اللغۃ فی الفروق حصہ اول	الاب ہنریکوس لامنس الیسوعی		مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	۵۳۰	
			اس کتاب میں ان الفاظ و کلمات کا فرق دکھایا ہے جو مرادف المعنے مشہور ہیں۔ جیسے اب اور والد۔ ولد اور مولود۔ آل اور ذریۃ۔ حروف معجمہ کی ترتیب پر حرف الف سے حرف یاء تک کے لغات جمع کئے ہیں۔ اس مجلد کو حصہ اول سے تعبیر کیا ہے۔ اسی قدر حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ شاید دوسرے حصہ میں الفاظ مرکبہ وغیرہ لکھے گئے ہوں جو ہنوز دیکھنے میں نہیں آیا۔ ابتدا میں تقریباً ڈیڑھ صفحہ					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مقدمہ جامع کتاب نے لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے۔ الحمد للہ کفا الو اجب و بعد فان کل لغۃ تشتمل الخ۔ خاتمہ صفحہ ۴۷۵۔ وقد یقال رومان تفرقۃ بین الروم البیطنیۃ والروم القدماء۔ صفحہ ۴۷۰ سے آخر کتاب تک الفاظ مترادفہ کی فہرست منضم ہے۔					
۱۱۶۱	۱۶۵	۳۴	فرائد اللغۃ فی الفروق (الجزء الاول)	الاب ہنریکولامنس الیسوعی		مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	۵۳۰	
			کتاب ماسبق کا دوسرا نسخہ ہے۔ (مؤلف کتاب عیسائی شخص ہیں ان کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا)					
		تحت نمبر ۱۳۱	فصیح فی اللغۃ العربیۃ مع الشرح	امام ابو العباس احمد النحوی المتوفی ۲۹۱ھ				
۳۲۶۹	۱۵۳	۳۵	الفلسفۃ اللغویۃ والالفاظ العربیۃ	جرجی افندی زیدان منشی جریدۃ الہلال المصریۃ اللبنانی اصلاً والبیروتی مولداً المتوفی ۱۹۱۴ء		مطبوعہ ۱۹۰۴ء مصر	۱۱۸	
			اس کتاب میں حقیقت و ماہیت لغات باعتبار اصل اور تکون کے اور تولید الفاظ اور طریقہ اشتقاق و تراکیب وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ایک مقدمہ۔ پانچ قضایا۔ نتیجہ پر پوری کتاب منقسم کی ہے۔ لغات عربیہ وغیرہ کی ماہیت اور اصلیت دریافت کرنے کے واسطے مفید کتاب ہے۔ کتاب شروع کرنے سے پہلے طباعت اولے و ثانیہ کے دو مقدمے اور فہرست مضامین کتاب لکھی ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ اول					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اللغة اصوات یعبر بہا کل قوم عن اغراضہم۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۸۔ وھو لاء نقلوھا عن الھنود (مؤلف کا ترجمہ مجلد ہٰذا میں اسی فن کے نمبر ۱۰ پر تحریر ہو چکا۔)					
۱۳۸۵	۱۱۲	۳۶	قاموس عربی وانگلیزی	الدکتور یوحنا ورتبات الطبیب المولود سنہ ۱۸۹۷ء عیسوی		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء مصر	۳۶۶	
			اس کتاب میں عربی لغات کا ترجمہ انگریزی میں کتب لغات عربیہ کے انداز پر لکھا ہے۔ اصل لفظ کو بطریق مصدر یا فعل مع تمامی مشتقات کے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ ترتیب بیان میں حروف معجمہ کی ترتیب رکھی ہے۔ ابتداء میں مختصر عبارت بطریق مقدمۂ کتاب تحریر ہے۔ جس کا آغاز یہ ہے۔ اما بعد فہذا قاموس مختصر وضع للطلبة وھو قسمان۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۶۔ یونانی جمع یونانیون۔ الیونانیۃ۔ مؤلف کتاب کی ولادت اٹھارہ سو ستائیس (۱۸۲۷) عیسوی میں ہوئی چند سال حاصبیا میں جو جبل الشیخ کے قریب ہے۔ اقامت کا اتفاق رہا۔ پھر حلب الشہبا میں کچھ زمانہ تک مقیم رہے۔ اس کے بعد بیروت آگئے وہاں سے تحصیل علم طب کے واسطے اڈنبرغ اور نیویارک چلے گئے۔ اس فن کی تحصیل کے بعد پھر بیروت واپس آگئے۔ تمام عمر تعلیم و تالیف وصناعۃ طب میں صرف کی سنہ ۱۸۹۶ء تک بیروت میں موجود تھے۔ سال وفات ان کا محقق نہیں ہوا۔ ان کی مؤلفات میں چند کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ اطلس فی التشریح والفیسیولوجیا۔ یہ کتاب بیروت میں طبع ہوئی ہے۔ اصول الفیسیولوجیا۔ یہ کتاب بھی سنہ ۱۸۷۰ء میں بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ التوضیح فی اصول التشریح ضخیم کتاب ہے۔ سنہ ۱۸۷۱ء میں بیروت میں طبع ہوئی ہے۔ کفایۃ العوام فی حفظ الصحۃ وتدبیر الاسقام۔ دو مرتبہ بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ قاموس عربی وانگلیزی۔ یہ بھی مصر میں					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دو مرتبہ طبع ہوئی ہے۔ وقیا یا الشیوخ لاشبان مختصر رسالہ ہے جو بیروت میں طبع ہوا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ حفظ صحت و علم لغت میں اور بھی مصنفات ہیں۔ (اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع)					
			قاموس انگلیزی وعربی	الدکتور ہارفی پورٹر الامریکانی نزیل بیروت		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء مصر	۳۶۸	
			یہ کتاب مجلد مذکورۂ بالا کے ساتھ ایک ہی جلد میں رکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں انگریزی لغات کا ترجمہ عربی میں کیا گیا ہے۔ لغات کے بیان میں انگریزی حروف کی ترتیب رکھی ہے۔ آغاز صفحہ اول A حرف نکرہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۸۔ Z علم الحیوان۔ (مؤلف کتاب یوحنا ورتبات مذکور سابق کا ہمعصر ہے۔ اسکے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہے)					
۳۲۴۵	۱۵۵	۳۷	قطر المحیط النصف الاول	المعلم بطرس البستانی المتوفے سنہ ۱۸۸۳ء وق سنہ ۱۸۸۳ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ ہجری	سنہ ۱۲۸۶ھ سنہ ۱۸۶۹ء	مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ء بیروت	۱۱۷۶	
			یہ کتاب محیط المحیط کا اختصار ہے جسکو مؤلف نے قاموس فیروزآبادی سے اخذ کرکے تالیف کیا ہے اور جس قدر لغات قاموس میں چھوٹ گئے ہیں ان کا استیعاب بھی کر دیا ہے۔ سنہ ۱۸۶۷ء میں بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ اس مختصر میں لغات عربیہ مفردہ کو حروف تہجی کی ترتیب پر لکھا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ باب الہمزہ سے باب الصاد المہملہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انطق العرب بافصح الکلمات..... اما بعد فلما کان احیاء اللغۃ العربیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۷۶۔ تم باب الصاد ویلیہ باب الضاد۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۴۵	۱۵۶	۱۰۸	قطر المحیط النصف الثانی	المعلم بطرس البستانی المتوفی سنہ ۱۸۸۳ء مطابق سنہ ۱۳۰۰ ہجری دق سنہ ۱۸۸۳ عیسوی	سنہ ۱۲۸۶ھ سنہ ۱۸۶۹ء	مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ء بیروت	از صفحہ ۱۱۷۷ تا صفحہ ۲۲۵۲	
دوسرا حصہ ہے حرف ضاد معجمہ سے یائے تحتانی کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۱۱۷۷۔ باب الضاد۔ الضاد ھی الحرف الخامس عشر من حروف المبانی و مخرجہا من اول حافۃ اللسان و ما یلیہا من الاضراس۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵۲۔ او غیرہ من کتب ھذہ الصناعۃ۔ (مؤلف کا ترجمہ مجلد ہذا ایس کالغن کے نمبر ۱۳ پر تحریر ہو چکا۔)								
		تحت نمبر ۹	کتاب الدارات	امام ابو سعید عبدالملک اللغوی				
		ایضاً	کتاب الرحل والنزل	امام ابی عبیدہ				
		تحت نمبر ۳	کتاب فعلت وفعلت	علامہ ابو اسحاق النحوی				
		تحت نمبر ۹	کتاب اللباء واللبن مع ملحق	امام ابو زید سعید بن اوس				
		ایضاً	کتاب المطر	ایضاً				
		ایضاً	کتاب النبات والشجر	امام ابو سعید عبدالملک بن قریب اللغوی				

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحت نمبر ۹</td><td>کتاب الفضل والکرم</td><td>امام ابو سعید عبدالملک اللغوی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td rowspan="2">۲۸۹۰</td><td rowspan="2">۱۴۲</td><td rowspan="2">۳۹</td><td>کتاب الہمزہ</td><td>امام ابو زید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری المتوفی سنہ ۲۱۵ھ وقیل سنہ ۲۱۶ھ وقیل سنہ ۲۱۴ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۱۱ء بیروت</td><td>۴۰</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">مختصر کتاب ہے۔ علماء بیروت کی تفتیش وکوشش سے یہ قدیمی اور نادر کتاب دستیاب ہوکر طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں (الفاظ مہموزہ) کو جن کے فاء کلمہ یا عین یا لام کلمہ میں حرف ہمزہ ہے جمع کرکے اُن کی تحقیق ومعانی ضبط کئے ہیں۔ آخر میں الفاظ لغات کی مفصل فہرست بھی منضم ہے۔ یہ کتاب نسخہ مرقومہ سنہ ۶۴۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۵۱ء سے منقول ہوکر طبع ہوئی ہے۔
عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ولی النعمۃ فز واخبرنا الشیخ ابی الفضل عمر۔۔۔۔ قال قرأت علی ابی زید الانصاری ہذا الکتاب۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۔ الحسن بن محمد بن الحسن الصغانی
(ابو زید انصاری کا ترجمہ مجلد ہذا کے اسی فن کے نمبر ۹ کے تحت میں لکھا گیا۔)</td></tr>
<tr><td rowspan="2">۲۸۹۲</td><td rowspan="2">۱۳۲</td><td rowspan="2">۴۰</td><td>کنز العلوم واللغۃ مع تتمہ</td><td>فاضل فرید وجدی</td><td>سنہ ۱۳۲۳ھ</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مصر</td><td>صفحہ ۸۵۸
صفحہ ۱۲</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">عربی لغت میں بڑی جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اگر اس کتاب کو قاموس جدید کہا جاوے تو زیبا ہے۔
افعال واسماء مجردہ کو قاموس (مشہور) کی طرح پہلے لکھ کر اُن کے تحت میں اُن کے مشتقات مزید فیہ کی</td></tr>
</table>

تفصیل کی ہے۔ جہاں نہیں الفاظ کے معنے کی تصریح کے ساتھ تاریخ وجغرافیہ کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو تاریخی واقعات اور اماکن ومساکن کی بھی تفصیل کر دی ہے۔ مزید تشریح کی غرض سے اسماء حیوانات کے معنے لکھنے کے ساتھ اُن کے تصاویر بھی دکھائے ہیں۔ کتب مصنفہ جدیدہ میں یہ کتاب بیحد مفید اور کارآمد تالیف ہوئی ہے۔ لغات کے بیان میں حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے۔ تالیف کتاب کے وقت جو الفاظ جمع کرنے سے چھوٹ گئے تھے۔ آخر کتاب میں تتمہ کے طور پر مستقل فہرست میں اُن کو لکھدیا ہے۔ ابتداء اصل کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ علی نعمائہ و امدادہ ..... اما بعد فلم تمیز خیفۃ العلم فی دوں من ادن ا ولا انسا خاتمہ صفحہ ۰۵۰۰۔ ثم بحمد اللہ ما قصدت تالیفہ الحقول وعلی الہ وصحبہ۔ آغاز تتمہ کتاب صفحہ اول۔ فاتتنا الفاظ فی اصل الکتاب فاردنا تتمیما۔ خاتمہ تتمہ صفحہ ۱۲۔ فسبحان مالک الممالک۔

مؤلف علام زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ یہ کتاب انہیں کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ تاریخ طبع وتالیف میں اہل مطبع کی بے توجہی سے غلطی ہوگئی ہے۔ سال طبع ۱۳۲۳ھ اور سال تالیف ۱۳۲۴ھ طبع ہوگئے ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۱	۱۴۳	۴۱	کنز الناظم ومصباح المتکلم (او) القلائد الدریہ فی فرائد اللغۃ العربیہ	الفاضل سلیم افندی جبّت وفائیل بن جرجس عنوری الدمشقی		مطبع ۱۹۰۶ء بیروت	صفحات ۱۰۶ صفحہ ۷	

مؤلف نے اِس کتاب کے دو نام رکھے ہیں جو سطر بالا میں مسطور ہیں۔ نئے انداز کی کتاب ہے لغات عربیہ کے بیان میں جدت کی ہے۔ کتاب ایک مقدمہ دو حجرہ پر منقسم ہے۔ مقدمہ میں

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">لفظ اللہ کی تحقیق مع بعض دیگر اسمار اللہ تعالےٰ۔ القاب بعض انبیار علیہم السلام۔ اسمار بعض ملائکہ کرام وخلفاء راشدین۔ القاب بعض حوارین۔ مجرۃ اوّل میں عالم علوی ؛ ورآثار علوی کے اسمار اور اُن کی تحقیق۔ دوسرے مجرۃ میں ارض اور ما علی الارض کے اسمار اور اُن کی توضیح
عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ماز اللغۃ العربیۃ بالضاد کماماز العین علےٰ الصاد۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶۔ حسن القبول فانہ حسبی ونعم المسئول۔
مؤلف کتاب مذہبًا عیسائی فضلار دمشق میں ممتاز شخصیت رکھتے ہیں۔ ان کے مؤلفات میں علاوہ اِس کتاب کے یہ کتابیں بھی ہیں۔ المبکیات۔ یہ کتاب بیروت میں سنہ۱۸۷۳ عیسوی میں طبع ہوچکی ہے۔ سحر ہاروت۔ یہ دیوان ہے۔ دمشق میں سنہ۱۳۰۲ھ میں طبع ہوا ہے۔
بدائع ماروت۔ یہ بھی دیوان ہے بسنہ۱۸۷۶ء میں بیروت میں چھپا ہے۔
مؤلف کے اِن مولفات کا ذکر (اڈورڈ فندیک) نے اپنی کتاب اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع میں لکھا ہے۔ مؤلف کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۳۲۴۴</td><td>۱۵۷</td><td>۴۲</td><td>لغت الاسلام
(نصف اول)</td><td>آر۔ ڈوزی</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ۱۸۸۱ء
لندن</td><td>۹۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">ڈکشنری کے طریق پر یہ کتاب ہے۔ عربی الفاظ کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے حا دمہلہ کے ختم تک۔</td></tr>
<tr><td>ایضًا</td><td>۱۵۸</td><td>۴۳</td><td>لغت الاسلام
(نصف ثانی)</td><td>ایضًا</td><td></td><td>ایضًا</td><td>۸۵۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا حصہ ہے ضاد معجمہ سے یا تحتانی کے ختم تک۔
(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴۵	۱۳۶	۴۴	مبادی اللغۃ	الشیخ الامام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب الاسکافی المتوفی سنہ ۴۲۱ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۲۰۴	

اس کتاب میں الفاظ عربیہ کے معانی اور طریقہ استعمال کو شعراء عرب کے اشعار موجبہ کی سند کے ساتھ مفصل بیان کیا ہے۔ فن لغت میں یہ کتاب مستند و معتبر مانی گئی ہے۔ اشعار عربیہ جو بطور سند اس کتاب میں لائے گئے ہیں صفحات کے نیچے حصہ میں اُن کی شرح بھی بہت صاف عربی عبارت میں لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب فی ذکر اسماء اداکوا
اسماء کل ما علاک۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ یفرج اللہ الھموما۔

(حضرت مؤلف کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر ۳۰۳ کے تحت میں تحریر ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۰۱	۱۳۸	۴۵	مثلثات فی اللغۃ منظوم مع الشرح	الشیخ ابو علی محمد بن المستنیر المعروف بقطرب النحوی المتوفی سنہ ۲۰۶ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ھ الجزائر سنہ ۱۹۰۶ء	۳۰	

فن لغت میں اس طرز خاص کی یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کے بعد اور بھی کتابیں اس انداز پر ابن مالک نحوی بطلیوسی نحوی۔ قضاعی۔ مجدالدین فیروزآبادی وغیرہم نے تصنیف کی ہیں۔ مگر موجد اس کا قطرب نحوی ہی ہے۔ اس کتاب میں ایسے الفاظ منظوماً جمع کئے ہیں جن کے معانی حرکات ثلثہ کے اختلاف سے مبدل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لفظ (غمر) فتح غین کے ساتھ ماءِ کثیر کے معنے رکھتا ہے۔ اور غین کے کسرہ (غِمر) اور ضمہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کے ساتھ (غُمر) دوسرے معانی پر دلالت کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے الفاظ کی بھی یہی شان ہے۔ اس مثلیث کو ارجوزۂ قطربیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ نسخہ کی شرح بھی ہے عبارت سے شارح کے نام کی تحقیق نہیں ہوئی۔ جلد ہذا میں اسی فن کے نمبر ۳ پر اس مثلث کی ایک شرح منظوم بھی تحریر ہو چکی ہے۔ عبارت آغاز شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ وکفی ...... اما بعد فھذا شرح۔ ابتدا مثلث صفحہ ۲۔ یا مولعا بالغضب۔ خاتمہ مثلث صفحہ ۲۶۔ مت مُتنا بقطرب۔ خاتمہ شرح صفحہ ۲۷۔ الا بعد انقدار الملک۔

قطرب نحوی۔ مصنف کتاب ہذا۔ ادب ونحو کا امام اور ان فنون میں سیبویہ کا شاگرد ہے۔ علم کا بڑا اشایق اور حریص تھا۔ سیبویہ کے تمام تلامذہ سے پہلے روزانہ علی الصباح اُس کے دروازہ پر حاضر ہو جاتا تھا۔ سیبویہ جب گھر سے برآمد ہوتا اس کو دروازہ پر کھڑا ہوا پاتا۔ یہ حالت دیکھکر ایک روز سیبویہ نے کہا "ما انت الا قطرب"۔ اُس روز سے یہی اس کا لقب ہو گیا۔ قطرب ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جو حرکت میں رہتا ہے کبھی آرام نہیں لیتا۔ علاوہ سیبویہ کے قطرب نے علماء بصریین کی بھی ایک جماعت سے علوم حاصل کئے ہیں۔ ائمہ عصر کے دوش بدوش تھا۔ اس کی مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب[1] معانی القرآن۔ کتاب[2] الاشتقاق۔ کتاب[3] القوافی۔ کتاب[4] النوادر۔ کتاب[5] الازمنہ۔ کتاب[6] الفرق۔ کتاب[7] الاصوات۔ کتاب[8] الصفات۔ کتاب[9] العلل۔ کتاب[10] الاضداد۔ کتاب[11] خلق الفرس۔ کتاب[12] خلق الانسان۔ کتاب[13] غریب الحدیث۔ کتاب[14] المثلثات۔ کتاب[15] الھمزہ۔ کتاب[16] فعل وافعل۔ کتاب[17] الرد علے الملحدین فی تشابہ القرآن وغیر ذلک۔ دوسو چھ (۲۰۶) ہجری میں وفات پائی۔

(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣١٦٢	١٥٠	٤٦	مختار الصحاح	الشیخ الامام محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی۔ من فضلاء القرن الثامن	سنہ ٦٠ھ	مطبوع سنہ ١٣٢٣ھ مصر سنہ ١٩٠٥ء	١٠٠	

صحاح الجوہری مولفہ امام ابی نصر اسماعیل بن حماد الجوہری متوفی سنہ ٣٩٣ھ کا اختصار ہے۔ اس مختصر میں مولف نے کتاب تہذیب الازہری مولفہ ابی منصور محمد بن احمد الازہری متوفی سنہ ٣٧٠ھ سے بھی اعانت لی ہے اور بہت سے فوائد کا اضافہ کیا ہے جو صحاح جوہری میں موجود نہ تھے صحاح جوہری نے جن مقامات پر صرف افعال ثلاثیہ کو ذکر کرکے اُن کے مصادر کے اوزان چھوڑ دیے ہیں۔ یا مصادر ہی کا ذکر کرکے اوزان افعال سے سکوت کیا ہے۔ اس مختصر میں اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اِس کتاب میں یہ بھی التزام رکھا ہے کہ الفاظ کثیر الاستعمال کو جن کی ضرورت محدث مفسر فقیہ۔ ادیب۔ دغیرہ کو پڑتی ہے ذکر کیا ہے۔ لغات عویصہ اور غریبہ کو نہیں بیان کیا۔ لغات مفردہ کے بیان میں حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے یہ مختصر بہت سی وجہوں کی بنا پر صحاح سے اصح سمجھی جاتی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ بجمیع المحامد علیٰ جمیع النعم..... قال العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ ومغفرتہ محمد بن ابی بکر۔ خاتمہ صفحہ ٧٧٠۔ یا ام ابن نوح الذی غرق فی الطوفان۔

مؤلف کا حال مجلد دوم فن تفسیر عربی نخست نمبر ٢٦٣ تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٣٧٥	١٠٦٠	٤٧	المخصص۔ المجلد الاول المخصص اربعة معبرة بالسفر الاول والثانی والثالث والرابع	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی سنہ ٤٥٨ھ		مطبوعہ مصر سنہ ١٣١٦-١٧ھ	صفحہ ١٦٨ صفحہ ١٧٤ صفحہ ١٦٢ صفحہ ١٤٩	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

علم لغت میں بڑی مرتبہ کی کتاب ہے جس خوبی وجامعیت کے ساتھ یہ کتاب تالیف ہوئی ہے دوسری کوئی کتاب اِس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ اس کتاب میں تمام اُن الفاظ ومعانی ومحاورات کو جو اشیاء جوہریہ وعرضیہ کے واسطے لسان عرب میں موضوع ومستعمل ہیں۔ اہل عرب کی روایت وسند کے ساتھ تفصیل وتشریح سے جمع کیا ہے۔ تذکیر وتانیث کے متعلق بھی وضاحت سے کام لیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے ضوابط عربیہ (نحویہ صرفیہ) کو بقدر ضرورت شعراء وخطباء وفصحاء واہل براعۃ کو بڑی خوبی کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ معانی والفاظ کے بیان میں حروف ہجا کی ترتیب کا لحاظ نہیں کیا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے وہ لفظ لیا ہے جو جملہ کائنات وموجودات میں اشرف المخلوقات مانا جاتا ہے۔ چنانچہ سفر اول کی ابتدا "کتاب الانسان" سے معنون کی ہے۔ اس پورے حصے میں انسان ہی کے متعلق بحث ہے۔ کہ یہ لفظ مفرد ومجموع مذکر ومؤنث سب پر مستعمل ہوتا ہے۔ اِس کے افراد وجمع وتذکیر وتانیث پر محاورات قرآنی واستعمال اہل عرب کو سنداً پیش کیا ہے۔ اس کے بعد خلقت انسان کا تعلق جن جن اشیاء کے ساتھ ہے حمل، ولادت، رضاعت، حطام، غذا، نمو، اختلاط، طفل، شباب، کبر وغیرہ کے واسطے جو جو الفاظ موضوع ومستعمل ہیں۔ ان سب کے معانی مفصلاً ومستنداً بیان کئے ہیں۔ اسی طرح سفر ثانی میں پہلے لفظ (کف) لیا گیا ہے۔ اُس کے تمام متعلقات وفروعات کے واسطے جو جو لفظ محاورۂ عرب میں مستعمل ہیں اُن سب کے معانی مفصلہ ذکر کئے ہیں۔ اِسی طرح ہر ہر حصہ کتاب میں ایک خاص لفظ بلا لحاظ ترتیب حروف معجمہ کے اور اس کے تمامی فروعات ومتعلقات کا احاطہ کیا ہے۔ یہ کتاب ندرت کی وجہ سے عزیز الوجود تھی مطبع مصری میں فضلاء مصر کی جد وجہد سے جو نسخہ بہم پہونچا اس میں بعض بعض عبارتیں اصلی کتاب کی چھوٹی ہوئی تھیں۔ اسی وجہ سے اِس پورے نسخہ مطبوعہ میں بھی اُن مقامات پر (بیاض فی الاصل) لکھکر خالی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								اس مطبع میں پوری کتاب چھ مجلد میں طبع ہوئی ہے۔ ان چھ جلدوں میں تمام کتاب سترہ حصوں پر منقسم ہے۔ اس کتاب کے پورے حصے جو چھ جلدوں میں رکھے گئے ہیں وہ صفحات آئندہ نمبر ۷ سے نمبر ۴ تک تحریر ہیں۔ نسخہ ہذا مجلد اول پر یہیں چار حصے علحدہ علحدہ عنوان سے رکھے گئے ہیں جو السفر الاول۔ السفر الثانی۔ السفر الثالث۔ السفر الرابع سے معنون کیے ہیں۔ پہلے حصہ کا آغاز بعد عبارت الحاقی یہ ہے صفحہ ۲۔ الحمد للہ الممیت ذی العزۃ والملکوت ..... اما بعد فان اللہ عز وجل لما اکرم ھذا النوع الموسوم بالانسان۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰۔ قل لحمہا۔ الی قول۔ اولہ تسمیۃ عامۃ الکف۔ دوسرے حصے کا آغاز صفحہ ۲۔ تسمیۃ عامۃ الکف غیر واحد ھی الید الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۷۔ السید الجامع لکل خیر۔ الی قول۔ واول لہ الحاء المروۃ۔ تیسرے حصے کا آغاز صفحہ ۲ الحناء والمروۃ ابو علی السخاء والکرم۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۲۔ من قبل الفرج الی قول فی التعرب والضحاک۔ چوتھے حصے کا آغاز صفحہ ۲۔ نعوت النساء فی التعرب والضحاک ابو عبید السموع الضحوک۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۹۔ بیت ذی الشرف الونی بن ا لی قول۔ والسکر والعسل۔ باستثناء حصہ اول ہر ہر حصے کے آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔
۱۳۷۵	۱۰۹	۴۸	المخصص المجلد الثانی المخصص اربعۃ معتبرۃ بالسفر الخامس والسادس والسابع والثامن	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی سنہ ۴۵۸ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۶ھ مصر	صفحہ ۱۳۸ صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۱۹۷ صفحہ ۱۸۶	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ نسخہ مجلد ثانی ہے۔ اس میں بھی چار حصے علحدہ علحدہ رکھے گئے ہیں جو السفر الخامس السفر السادس۔ السفر السابع۔ السفر الثامن سے تعبیر کئے جاتے ہیں۔ آغاز السفر الخامس صفحہ ۲۔ الطعام یعالج بالزیت والسمن والسکر والعسل۔ خاتمہ السفر الخامس صفحہ ۱۳۸۔ والجمع ثغور۔ الے قول۔ من الحیاء وشبہہ۔ آغاز السفر السادس صفحہ ۲۔ الابنیۃ من الحیاء وشبہہ ابو عبید من الابنیۃ الحیاء۔ خاتمہ السفر السادس صفحہ ۲۰۶ بنہز کایماء الرؤس الموانع۔ الے قول۔ واولہ کتاب الابل۔ آغاز السفر السابع صفحہ ۲۔ کتاب الابل الصبعۃ والضراب۔ خاتمہ السفر السابع صفحہ ۱۹۷۔ وقد تقدم ذلک فی الابل باسرہ الے قول۔ واولہ باب اصوات الغنم۔ آغاز السفر الثامن صفحہ ۲۔ باب اصوات الغنم ابو عبید العنز۔ خاتمہ السفر الثامن صفحہ ۱۸۶۔ حدب تستن فیہ الزخارف الے قول والسماء والفلک۔					
۶۶۸۹	۱۲۵	۴۹	المخصص۔ المجلد الاول المخصص ثلثۃ معتبرۃ بالسفر الاول و الثانی والثالث	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی ۴۵۸ھ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۱۶، ۱۷ھ	صفحہ ۱۶۸ صفحہ ۱۶۴ صفحہ ۱۶۲	
			نمبر ۴۷ پر اس کتاب کے متعلق تحریر ہوچکا۔ آغاز۔ قال ابو الحسن ...... الحمد للہ الممیت۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۸۹	۱۲۶	۵۰	المخصص۔ الجلد الثانی المخصص ربعة معتبرة بالسفر الرابع والخامس والسادس والسابع	الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی ۴۵۸ھ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ھ	صفحہ ۱۴۹ صفحہ ۱۳۸ صفحہ ۲۶ صفحہ ۱۹۷	
			دوسری جلد ہے۔ اس میں چار حصص ہیں۔ چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں۔ آغاز حصہ چہارم نعوت النساء فی التعرب والضحک۔ الخ۔					
ایضاً	۱۲۷	۵۱	المخصص۔ الجلد الثالث المخصص ثلثة معتبرة بالسفر الثامن التاسع والعاشر	ایضاً		ایضاً ۱۳۱۹ھ		
			تیسری جلد ہے۔ اس میں صرف تین حصے رکھے گئے ہیں۔ آٹھواں، نواں، دسواں۔ ابتداء حصہ آٹھواں باب اصوات الغنم الخ۔					
ایضاً	۱۲۸	۵۲	المخصص الجلد الرابع المخصص اثنتان معتبرة بالسفر الحادی عشر والثانی عشر	ایضاً		ایضاً ۱۳۱۹ھ	صفحہ ۲۲۲ صفحہ ۳۲۹	
			چوتھی جلد ہے۔ اس میں گیارھواں بارھواں دو حصے ہیں۔ ابتداء حصہ گیارہ ای بارض الریف الخ۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۲۶۸۹</td><td>۱۲۹</td><td>۵۳</td><td>المخصص المجلد الخامس المخصص اثنتان معبرة بالسفر الثالث عشر والرابع عشر</td><td>الحافظ ابی الحسن علی بن اسماعیل النحوی اللغوی المرسی المعروف بابن سیدہ المتوفی ۴۵۸ھ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۰ھ</td><td>صفحہ ۲۹۰
صفحہ ۲۶۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پانچویں جلد ہے۔ اس میں بھی دو حصے ہیں تیرھواں، چودھواں۔ ابتدا ۱ ر حصہ تیرہ۔ نعوت الحدیث فی الایجاز والحسن والقبح والطول۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۱۳۰</td><td>۵۴</td><td>المخصص المجلد السادس المخصص ثلثة معبرة بالسفر الخامس عشر والسادس عشر والسابع عشر</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً سنہ ۱۳۲۱ھ</td><td>صفحہ ۲۱۱
صفحہ ۱۹۱
صفحہ ۱۶۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹی جلد ہے۔ اس میں تین حصے ہیں پندرھواں، سولھواں، سترھواں۔ ابتدا حصہ پندرہ باب فعلت وافعلت باختلاف المعنی۔
ابن سیدہ۔ لغت اور عربیت کے امام اور حافظ فن مانے گئے ہیں۔ نظم کلام پر بھی پوری قدرت رکھتے تھے آنکھوں سے نابینا تھے۔ ان کے والد کو بھی فن لغت میں پوری مہارت اور ملکہ تھا وہ بھی بینائی سے معذور تھے۔ باپ بیٹے دونوں باوصف نابینا ہونے کے ادبیت ولغت میں یکتا مانے جاتے ہیں۔ ابن سیدہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ہی سے حاصل کی۔ اس کے بعد ابی العلا رصاعد بغدادی اور ابی عمر طلمنکی کے فیض تربیت سے مستفیض ہو کر مرتبہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								کمال کو پہونچے۔ لغات وادب کی پوری پوری کتابیں ان کو یاد تھیں۔ علامہ طلمنکی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھکو (مرسیہ) جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے (کتاب غریب المصنف) کی سماعت کی مجھسے خواستگاری کی۔ میں نے کہا اپنے یہاں سے کسی ایسے خواندہ شخص کو لے آؤ جو میرے روبرو اس کتاب کو پڑھ کر تم کو سنا دیوے۔ وہ لوگ ایک نابینا شخص کو لے آئے غریب المصنف کو میں نے اپنے ہاتھ میں لے کر اُس سے کہا کہ پڑھو۔ اُس نابینا نے پوری کتاب من اولہ الی آخرہ حفظ پڑھ کر سنا دی جس سے مجھکو بڑا استعجاب ہوا تحقیق سے دریافت ہوا کہ یہ نابینا ابن سیدہ تھے۔ ابن سیدہ بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اس کتاب مخصص کے علاوہ (المحکم) جو فن لغت میں مطول اور نادر وکمیاب کتاب ہے انہیں کی مؤلفہ ہے۔ کتاب الانیق جو حماسہ کی بہت بڑی شرح چھ جلدوں میں ہے اس کے مؤلف بھی یہی ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے مؤلفات اور بھی ہیں۔ ان کی وفات کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ سنہ چار سو اٹھاون (۴۵۸) ہجری میں ربیع الثانی کے چار روز باقی تھے کہ جمعہ کے روز مغرب کی نماز کے وقت وضو سے فارغ ہونے کے بعد دفعۃً اُن کی زبان بند ہوگئی کسی قسم کے کلام کرنے پر قدرت نہ رہی اتوار کے روز عصر کے وقت ساٹھ سال کی عمر میں ان کی روح نے جسد سے مفارقت کی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سنہ ۴۴۸ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ صحیح پہلا قول ہے۔ (مرسیہ) ضم میم کے ساتھ اندلس کے شرق کی جانب میں ایک شہر کا نام ہے۔ (ابن خلکان)
۲۸۶۲	۱۴۰	۵۵	معیار اللغۃ (حصۂ اوّل)	میرزا محمد علی الشیرازی	سنہ ۱۲۷۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ طہران	۶۲۲	
								یہ کتاب لغات عربیۃ کی تحقیق وتشریح میں تالیف ہوئی ہے۔ لغات کی ترتیب قاموس وصراح کے انداز پر رکھی ہے۔ دو حصوں پر کتاب منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے باب الشین

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			فصل الهاء کے ختم تک۔ مؤلف نے یہ کتاب اپنے استاد حاجی محمد کریم خاں کے ارشاد سے تالیف کی ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی اصطفی لغۃ العرب فجعلها افصح اللغی واعلاها۔ خاتمہ صفحہ ٦٢٢۔ مثل اشب بالهمزۃ وهش بالهاء۔					
٢٨٦٢	١٤١	٥٦	معیار اللغۃ حصہ دوم	میرزا محمد علی الشیرازی	سنہ ١٢٧٣ھ	مطبوعہ سنہ ١٣١١ھ طہران	٨٥٦	
			دوسرا حصہ ہے باب الصاد فصل الهمزہ سے آخر کتاب تک۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ٢۔ باب الضاد الضاد المفردۃ ص حرف هجا ولیقع بدلا من السین۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ٨٥٦۔ ما فی المغارب والمشارق حامدا او مصلیا۔ (مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
٣٣٣٤	١٥١	٥٧	المغرب فی ترتیب المعرب (النصف الاول)	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد السید المطرزی الخوارزمی المتوفی سنہ ٦١٠ ہجری		مطبوعہ سنہ ١٣٢٨ھ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن	٣١٢	
			فن لغت کی مشہور کتاب ہے مقدمہ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف علام نے اپنی کتاب معرب سے اس کا اختصار کیا ہے۔ اور اس اختصار میں دوسری معتبر کتابوں سے بھی اعانت لی ہے۔ اس کتاب میں لغات عربیہ فقہیہ حنفیہ کو حروف ہجا کی ترتیب پر بیان کیا ہے۔ اکثر لغات کے ذکر میں تفصیل وتشریح سے کام لیا ہے۔ حنفی فقہا کے واسطے یہ کتاب ایسی ہے جیسی فقہا شافعیہ کے واسطے کتاب ازہری۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ یہ پہلا حصہ شروع کتاب سے صاد مہملہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ٢۔ احمدہ علی ان خول جزیل					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								الطول..... و بعد فہذا ما سبق بہ الوعد۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۲ فصلی التو حتم او علی التو سع نسخوں میں (و احمد ؟) واو کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ حاشیہ پر اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ چار نسخے جو اس وقت موجود ہیں ان سب میں واو لکھا ہے۔ شاید یہ واو عاطفہ ہو گا متعلق بسم اللہ پر الحمد کا عطف کیا ہو گا۔ انتہی۔ کشف الظنون اور دوسری فہارس میں الحمد بغیر واو کے لکھا ہوا ہے۔
۳۳۳۴	۱۵۲	۵۸	المغرب فی ترتیب المعرب (النصف الثانی)	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد اللہ السید المطرزی الخوارزمی المتوفی سنہ ۶۱۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۸ھ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن	۳۲۴	
								دوسرا حصہ ہے۔ ضاد معجمہ سے یائے تحتانی کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الضاد مخرجہا من اول حافۃ اللسان و مایلیہا من الاضراس۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۳۔ و اللہ الموفق للصواب و الیہ المرجع و المآب۔
			زل المغرب	ایضاً				
								یہ رسالہ مغرب کے دوسرے حصہ کی تمامی پر ہی صفحہ ۲۸۵ سے صفحہ ۳۲۴ تک مطرزی فن نحو میں بعد نمبر ۳ لکھا گیا ہے۔ علامہ مطرزی پانسو اڑتیس (۵۳۸) ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے اپنے والد اور ابی المؤید الموفق خطیب خوارزم تلمیذ زمخشری کے شاگرد تھے۔ ابی عبد اللہ محمد بن علی بن ابی السعید التاجر وغیرہ سے بھی سماع حدیث کا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اتفاق ہوا۔ فقہ۔ اصول۔ عربیت۔ لغت میں امام فن تسلیم کیے گئے ہیں۔ مسائل فقہیہ حنفیہ میں ید طولےٰ حاصل تھا شعر گوئی میں بھی پوری پوری قدرت رکھتے تھے۔ بعض اہل تواریخ ان کو جار اللہ زمخشری کا شاگرد لکھتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ کے کلام سے بھی جو بغیۃ الوعاہ میں مرقوم ہے اسی کی تائید ہوتی ہے حیث قال قرء علی الزمخشری۔ اور طاش کبرے زادہ نے بھی مفتاح السعادۃ میں اسی کی تصریح کی ہے۔ قال فی الجزء الاول المطرزی من اھل خوارزم قرء علی الزمخشری۔ مگر یہ امر خلاف واقع ہے اس لئے کہ ۵۳۸ھ ہجری میں زمخشری کی وفات ہے اور یہی سال مطرزی کی ولادت کا ہے۔ اس صورت میں زمخشری سے تلمذ غیر ممکن ہے یہ غلطی کاتبین کی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہراً جہاں مطرزی کو تلمیذ زمخشری لکھا ہے وہاں ایک دو تلمیذ کا لفظ رہ گیا ہے مقصود یہ ہے کہ مطرزی خطیب خوارزمی متوفے ۵۶۸ھ ہجری کے شاگرد ہیں جنکو زمخشری سے تلمذ تھا۔ پس مطرزی تلمیذ تلمیذ زمخشری تھے۔ لغت۔ ادب۔ نحو وغیرہ میں مطرزی کے تالیفات نافعہ ہیں یہ کتابیں ہیں۔ شرح المقامات للحریری۔ المغرب فی لغت الفقہ۔ الاقناع فی اللغۃ۔ المصباح فی النحو۔ مقدمہ فی النحو المشہور بالمطرزیہ۔ مختصر الاصلاح لابن السکیت وغیر ذلک۔ مطرزی کی رحلت ۲۱ رجادی الاولی چھ سو دس ۶۱۰ ہجری میں خوارزم میں ہوئی۔ مطرزی بضم میم اور فتح راء مہملہ اور تشدید کسرہ زاء کے ساتھ نسبت اُس شخص کیطرف ہے جو کپڑوں پر نقش نگار بیل بوٹے بنائے شاید مصنف ترجمہ یا انکی آباء میں کسی نے یہ کام کیا ہوگا۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ۔ ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاہ۔ مفتاح السعادۃ)					
۴۳۵۵	۱۶۱	۵۹	مقدمۃ الادب	علامہ ابو القاسم جار اللہ محمود بن محمدؒ بن احمد زمخشری خوارزمی۔ المتوفے ۵۳۸ھ ہجری	معنون باسم بہاء الدین علاء الدولہ آتسز بن خوارزم شاہ	قلمی	۴۷۸	
			تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً پانچ چھ انچ کے درمیان۔ عرضاً تین چار انچ کے مابین۔ سطور ۹و۱۰					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت یا طبع	تعداد اوراق صفحات	کیفیت

خاور کاغذ عرب۔ نام کاتب وسال کتابت تحریر نہیں۔ بین السطور فارسی ترجمہ فقرات کا لکھا ہوا ہے۔ پہلے صفحہ پر تین مہریں ذکی علی بن محمد نام کی چسپاں ہیں۔

فن لغت کی نادر ونایاب کتاب ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کو آتسز بن خوارزم شاہ بادشاہ کے حکم سے تالیف کیا ہے اور اسی کے نام کتاب ہی معنون کی ہے۔ پوری کتاب پانچ قسموں پر منقسم ہے۔ القسم[۱] الاول فی الاسماء۔ القسم[۲] الثانی فی الافعال۔ القسم[۳] الثالث فی الحروف۔ القسم[۴] الرابع فی تصریف الاسماء۔ القسم[۵] الخامس فی تصریف الافعال۔ پورا نسخہ اس کتاب کا کمیاب ہے۔ اگرچہ اذور وخذیک مؤلف اکتفاء القنوع کی تصریح سے اس کتاب کا یورپ میں طبع ہونا ظاہر ہوتا ہے مگر اسوقت تک کوئی مطبوع نسخہ دیکھا نہیں گیا۔ اس مجلد میں پوری کتاب کی صرف دو قسمیں ہیں پہلی اور پانچویں۔ دونوں میں علیحدہ علیحدہ مستقل عنوان سے لکھی ہوئی ہیں ایک مجلد نسخہ قلمی اس کتاب کا مجلد اول فن لغت عربی کے نمبر ۱۰ پر تحریر ہے۔ اس میں صرف پانچویں قسم کتاب کی ہے۔ آغاز قسم اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضل علی جمیع الالسنۃ لسان العرب...... ولحلا لتہ ہذا اللسان خاتمہ قسم اول صفحہ ۱۴۴ ۔ علےحدۃ علی جلالہ۔ اللہم لاہم۔ ابتدا قسم پنجم صفحہ ۱۴۷۔ باب فعل یفعل فعلا اہنا الطعام یہنئہ ویہنوء ۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۸۔ لیس بزید ذا ہیاحات کذا تمت والحمد للہ رب العلمین۔

نسخہ ہذا کے ابتدائی ورق پر کتاب کا نام ایک جگہ "کتاب المصادر والافعال مع لغۃ العربیۃ المسے بعزیزی لجار اللہ زمخشری" تحریر کیا ہے۔ دوسرے مقام پر لغت عربی الاسمار لکھا ہے۔ کتاب کا نام حقیقۃ "مقدمۃ الادب" ہے محققین فن نے بھی یہی تصریح کی ہے اور خطبہ کتاب سے بھی ایسا پتہ چلتا ہے۔ جار اللہ زمخشری کا ترجمہ مجلد دوم فن غریب الحدیث عربی نمبر ۳ کے تحت میں تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت یا طبع	تعداد اوراق صفحات	کیفیت
۲۵۹۸	۱۳۱	۶۰	المنجد	الاب لویس معلوف الیسوعی البیروتی		مطبوعہ ۱۹۰۸ء بیروت	۷۳۷	

عربی لغات کے معانی بڑی تفصیل وصراحت کے ساتھ حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے ہیں۔ تشریح الفاظ میں کوشش کے ساتھ کام کیا ہے۔ اکثر جگہ اختلاف حرکات مضارع کو بھی ظاہر کر دیا ہے۔ مقدمہ کتاب میں تحقیق مصادر ومشتقات وموصوف

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">وجمع وتشنیہ وطریقہ نسبت وتصغیر وکتابت ہمزہ وغیرہ میں بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ کتاب کار آمد ومفید ہے۔ ابتدا صفحہ اول المقدمۃ الحمد لمن نطقت الکائنات بوجودہ ..... اما بعد فان ادباء اللغۃ العربیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳ ، الیٰ ما کتبہ</td></tr>
<tr><td>۹۰۰۹</td><td>۱۷۱</td><td>۶۱</td><td>المنجد</td><td>الاب لویس معلوف الیسوعی البیروتی</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۹۰۰ء بیروت</td><td>۱۰۹۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا نسخہ ہے۔ پہلے نسخہ سے کسیقدر آخر میں زیادتی ہے۔ سال طبع تحریر نہیں ہے (مؤلف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td>۱۳۵</td><td>۶۲</td><td>النوادر فی اللغۃ مع کتاب مسائیۃ</td><td>امام ابوزید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی البصری المتوفی سنہ ۲۱۵ ھ او ق سنہ ۲۱۶ھ وسنہ ۲۱۴ھ</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء بیروت</td><td>۳۰۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">فن لغت کی مستند کتاب ہے۔ نوادر الاستعمال کلمات کو جو اہل عرب سے منقول ہیں۔ رجاز وشعراء کے کلام کی استناد کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور اُن کے معانی ومواقع استعمال بتائے ہیں۔ علاوہ نوادرات جمع کرنے کے دوسرے الفاظ مفردہ کی بھی تفسیر کی ہے۔ اس کتاب کے مصحح اور محشی سعید خوری شرتونی لبنانی ہیں۔ ابتدا کتاب میں مختصر سا خطبہ اور ترجمۂ مؤلف بھی انھوں نے لکھا ہے۔ انہیں کے اہتمام سے یہ کتاب نسخہ مکتوبہ ابن منظور صاحب کتاب لسان العرب سے منقول ہو کر طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے آخر صفحہ ۲۳۲ سے کتاب مسائیۃ جو اسی مؤلف کی ہے شروع ہوئی ہے۔ مسائیہ کو بعض اہل علم تو نوادر ہی کا تتمہ خیال کرتے ہیں۔ بعض نے اسکو مستقل کتاب کی صورت میں رکھا ہے۔ یہ کتاب بھی نوادر ہی کے ہم رنگ ہے۔ کتاب کے آخر میں دو فہرستیں حروف ہجا کی ترتیب سے منضم ہیں۔ ایک فہرست اسماء شعراء ورجاز کی جن کا کلام اس کتاب میں منقول ہے۔ دوسری فہرست الفاظ مفردہ کتاب کی۔ آغاز کتاب نوادر صفحہ اول۔ اخبرنا ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن بسام۔ خاتمہ نوادر صفحہ ۲۳۰۔ اذا دنوت منہ۔ ابتدا کتاب مسائیۃ صفحہ ۲۳۲۔ ابو زید یقال سوء تہ مساءۃ۔ خاتمہ کتاب مسائیہ صفحہ ۲۴۱ وکذلک الانس والاناس۔ (ابو زید مؤلف کا ترجمہ مجلد ہذا میں اسی فن کے نمبر (۹) کے تحت میں لکھا گیا۔)</td></tr>
</table>

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۵۹) فہرست اوّل فن صرف

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۲۷	۶۴	۱	الاصول الاکبریۃ	الفاضل علی اکبر بن علی الالہ آبادی		قلمی	۴۳۲	

تقطیع کتابت ۵ × ۲½ - انچہ سطور ہا پانچ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام رفعہ دوزی کی وجہ سے معلوم نہیں ہوا۔ تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر پیوندکاری وکرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے۔

اصول تصریفیہ میں یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ تمام مسائل صرفیہ کا مختصر عبارت میں استیعاب کیا ہے۔ اس علم کی کارآمد کتاب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ العلی الولی لہ بکل برھان و بیان ...... اما بعد فہٰذا المختصر فی الصرف یسمی بالاصول۔ خاتمہ صفحہ ۴۳۲ بجلاء عراہما علی بنائہما۔ الی قول۔ وکاتبہ رامیلم فی التراب۔

(مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۱۹	الامثلۃ المختلفۃ	لم اقف علی اسم المؤلف				
۴۵۷۱	۷۱	۲	ایضاح المصباح شرح مراح الارواح	الفاضل مولنا احمد بن محمد الکوشیاری		قلمی	۲۸۴	

تقطیع کتابت ۶ × ۴ - انچہ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق طالبعلمانہ۔ کاغذ مرادآبادی۔ نام کاتب و سال کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوندکاری قلیل ہے۔

مراح الارواح کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے ضرورتی قدر تفصیل سے کام لیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتصف بالکمال والشکر للہ الکبیر المتعال۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۳ نحو طاویان وطاویات۔ الی عبارت۔ من تنسیخ ھذا الکتاب۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			(شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۳۹۰۰	۷۰	۳	التصریف الملوکی	الامام ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی النحوی المتوفی سنہ ۳۹۲ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۱ھ مصر سنہ ۱۹۱۳ء	۹۶	

قواعد تصریفیہ میں بہت قدیمی اور نادر کتاب ہے۔ حضرت مؤلف نے مسائل صرفیہ کو مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے فاضل محمد سعید بن مصطفےٰ النعسان الحموی کے اہتمام سے مطبع مصریہ میں طبع ہوئی ہے اور صفحات کے ذیل میں فاضل مذکور کی مختصر شرح بھی لکھی ہوئی ہے۔ اصل کتاب میں ادغام کی بحث مؤلف نے نہیں لکھی تھی آخر کتاب میں صرف اس قدر "و الادغام له قسم برأسه" لکھکر کتاب کو ختم کر دیا تھا۔ فاضل مسطور نے تتمیم فائدہ کی غرض سے مؤلف کی دوسری کتاب "الخصائص" سے بحث ادغام بھی مستقل بیان کی صورت میں لکھدیا ہے۔ کتاب کے آخر میں فہرست مطالب بھی شامل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ وصلی الله علی سیدنا محمد و علی آله وصحبه و سلم۔ هذه جمل من اصول التصریف۔ خاتمہ اصل کتاب صفحہ ۵۹۔ و اصحابه الاخیار المنتخبین و سلم تسلیما کثیرا۔ ابتداء بحث ادغام صفحہ ۶۱۔ باب فی الادغام الاصغر قد ثبت ان الادغام المالوف المعتاد۔ خاتمہ بحث ادغام صفحہ ۹۳۔ و هے محتذ لتزمن ق لهم ممنوع۔

ابن جنی۔ اصلا موصلی ہیں۔ ان کے والد سلیمان بن فہد ازدی موصلی کے مملوک تھے تین سو بیس ہجری سے کچھ قبل ان کا تولد ہوا۔ احذق الادباء اور اعلم علماء النحو والتصریف تسلیم کئے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			گئے ہیں علم نحو سے تصریف میں ان کا علم اقوے و اکمل ہے۔علم تصریف میں کوئی دوسرا ان کا ہم پلہ نہیں ہوا۔تصریف میں تفوق کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ابو علی الفارسی حالت سفر میں جب جامع مسجد موصل میں پہونچے تو دیکھا کہ ایک نوعمر شخص مسائل نحویہ کے درس میں مشغول ہے کچھ لوگ بھی اُس کے گرداگرد جمع ہیں۔ابو علی نے اس سے ایک تصریفی مسئلہ دریافت کیا جس کا جواب وہ نہ دے سکا۔ابو علی یہ کہکر کہ "زبیت قبل ان تحصرم" وہاں سے چلے گئے۔ ابن جنی کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ابو علی نحوی تھے تو علم تصریف کی تکمیل کی غرض سے غربت اختیار کرکے "سمریہ" میں ابو علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے ہمراہ بغداد پہونچے چالیس سال کامل اُن کی خدمت میں رہ کر علوم کی تکمیل کی۔سب سے زیادہ عربیت میں اور بالخصوص قواعد تصریفیہ میں بہت بڑا کمال پیدا کیا۔۳۷۷ھ ہجری میں جب ابو علی کی وفات ہوگئی تو ابن جنی بغداد میں اُن کی قائم مقامی پر ممتاز ہوئے۔یہاں تدریس علوم میں بڑی شہرت و نام آوری حاصل کی۔ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبد السلام بصری، ابو الحسن علی بن عبد اللہ سمسمی وغیرہم بڑے بڑے فضلا ان کے تلامذہ میں معدود ہیں۔ادب، نحو، تصریف، فقہ وغیرہ میں ان کے بہت سے مولفات ہیں۔دیوان متنبی کی بھی شرح لکھی ہے۔اور اس دیوان کو متنبی ہی سے پڑھا تھا۔کہتے ہیں کہ متنبی سے کسی نے اس کے اس قول کے متعلق سوال کیا "یا دھواك صبرت ام لم تصبرا" تصبرا میں باوجود لم ہونے کے الف کیوں باقی رکھا گیا۔متنبی نے جواب دیا کہ اگر اس وقت ابن جنی یہاں موجود ہوتا تو تم کو دنداں شکن جواب ملتا۔وجہ یہ ہے کہ یہ الف نون تاکید خفیفہ کے بدل میں ہے۔اصل میں "لم تصبرن" تھا۔حالت وقف میں نون خفیفہ الف سے بدل جاتا ہے۔ابن جنی کے مشاہیر مؤلفات کے اسمائیہ ہیں۔سر الصناعۃ[۱] شرح تصریف المازنی[۲]۔الخصائص[۳] شرح مستغلق الحماسہ[۴] تلقین[۵] فی النحو۔الکافی[۶] شرح القوافی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

للاخفش۔ المذکر والمؤنث۔ المقصور والممدود ۔ دو شرحان علے دیوان المتنبی۔ اللمع فی النحو۔ اس کتاب کو اپنے استاد شیخ علی فارسی کے کلام سے جمع کیا ہے۔ محاسن العربیۃ۔ المنتخب فی اعراب الشواذ۔ شرح الفصیح۔ مختار تذکرہ ابی علی الفارسی۔ المہذب والتنبیہ فی اللغۃ اللمع والتبصرہ فی اصول اللغۃ۔ التصریف الملوکی وغیر ذلک۔ ۱۵ صفر کے آخر تین سو بانوے (۳۹۲) ہجری میں وفات پائی۔ (وفیات الاعیان۔ نزہۃ الالباء فی طبقات الادباء)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۴۷	۷۲	۴	جامع المسائل	الفاضل عبد الجمیل بن محمود بن محمد الصافی من فضلاء القرن التاسع	سنہ ۸۹۳ھ	قلمی سنہ ۱۲۳۲ھ	۱۴۸	

تقطیع کتابت ۶ × ۳ ½ ۳۔ انچ سطور سترہ ۱۷۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب عبد الرزاق بن عبد الخالق۔ پوری کتاب پر پیوند کاری اور خفیف اثر کرم موجود ہے۔

قدیم کتاب ہے مسائل قصر یقبیہ کی جامع۔ ایک مقدمہ تین اقسام اور خاتمہ پر مرتب کی گئی ہے۔

آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین..... اما بعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ الغنی عبد الجمیل بن محمود بن محمد الصافی

خاتمہ صفحہ ۱۴۸۔ عند یوم القیمۃ یا ارحم الراحمین۔ الی عبارت۔ بخط خام با تمام رسانید۔

مولف علام آخری نویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ انکا حال معلوم نہیں ہوا۔ اس کتاب میں مؤلف کے نام کی کتابت مختلف ہے خطبہ میں تو مولف کا نام حسب تصریح بالا تحریر ہے۔ خاتمہ میں یہ نام اسطرح لکھا ہے انا الفقیر الجانی عبد الجلیل محمود بن محمد بن الصافی الجانی۔ کتب تواریخ وطبقات نحویین وغیرہ میں اس نام کا کوئی مصنف نہیں ملا۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۱۹ بلہ	رسالہ بناء الافعال	لم یصرح المؤلف				
تحت نمبر ۳۰۳ مجلد اول فن نحو			الزنجانی۔ المسمی بتصریف العزی	الامام عز الدین الزنجانی من فضلاء القرن السابع		قلمی سنہ ۱۰۹۸ھ		

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر فہرست سابق	نمبر موجودات

تقطیع کتابت ۴ × ۲½-۲-انچ۔سطور نو۔خط و کاغذ عرب۔کتابت درویش ابن صلاح الدین کرم خوردگی و پیوکاری سے محفوظ۔ یہ کتاب مجلد اول فن نحو عربی مجموعہ ناتمام تعال نمبری ۳ ۲۸ میں مجلد ہے۔ آخر سے کسی قدر ناقص ناتمام شروع سے کام آ الکی بحث تک ہے علم تصریف کی بڑی معتبر و مفید کتاب ہے۔ مسائل تصریفیہ کو بڑی خوبی کیساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۴ اعلم ان التصریف فی اللغۃ التغییر الخ۔ عبارت ختم صفحہ ۸۰ دمکسحتۃ ومفتاح -

مصنف علیہ الرحمہ کا نام حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں" ابراہیم بن عبدالوہاب بن عماد الدین بن ابراہیم الزنجانی لکھا ہے بغیۃ الوعاۃ میں علامہ سیوطی اس نام کو اسطرح تحریر کرتے ہیں عبدالوہاب بن ابراہیم بن عبدالوہاب بن المعالی الزنجانی۔ علامہ تفتازانی نے بھی اس کتاب کی شرح میں مؤلف کا نام عبدالوہاب ہی لکھا ہے۔ حیث قال لما رایت مختصر التصریف الذی صنفہ الامام الفاضل..... عز الملۃ والدین عبدالوہاب بن محمد الزنجانی۔ لیکن بیان ولدیت میں علامہ سیوطی رح سے اختلاف کیا ہے۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں اس نام کو حاجی خلیفہ کی تصریح کے موافق لکھا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں یہ کتاب موجود نہیں۔ ایسے مشہور اور امام فن کے نام اور ولدیت میں اختلاف نہ معلوم کس وجہ سے واقع ہے زنجانی بڑے فضل و کمال کے شخص تھے۔ عروض و قوافی وغیرہ میں انکے بہت سے مولفات ہیں۔" الہادی فی النحو والصرف" کے بھی یہی مؤلف ہیں اور اس کتاب کی ضخیم شرح بھی دو جلدوں میں خود ہی لکھی ہے۔ شرح کے آخر میں لکھتے ہیں۔ فرغ منہ ببغداد فی العشرین من ذی الحجۃ سنۃ اربع وخمسین وستمائۃ-(۶۵۴) علامہ جاربردی نے شافیہ کی شرح میں اسی کتاب سے بہت سے اقوال و فوائد اخذ کئے ہیں۔ الہادی اور اُس کی شرح کے علاوہ کتاب تصریف العزی جو زنجانی کے نام سے مشہور ہے۔ انہیں کی تالیف ہے۔

ضمیمہ فہرست برٹش میوزیم مرتبہ چارلس ریو صفحہ ۶۱۲ پر وفات بعد ۶۵۵ھ کے لکھا ہے۔ (بغیۃ الوعاۃ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ۱۹	شافیہ	الشیخ جمال العلامہ جمال الدین ابو عمر عثمان المعروف بابن الحاجب بن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الاسنائی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ				
۱۱۷۴	۶۰	۵	شافیہ مع الشرح	ایضاً		قلمی سنہ ۹۰۱ھ	۱۰۲	

تقطیع کتابت طولاً ۷½ سے ۹ انچہ تک۔ عرضاً ۴-۱ انچہ۔ سطور ۲۶ سے ۳۳ تک۔ خط: کاغذ عربی کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اوراق پر اثر کرم وپیوند کاری زیادہ ہے۔ کاغذ بوجہ کہنگی کے کسی قدر بوسیدہ ہوگیا ہے۔

اس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ شافیہ اور اس کی شرح جسکا حال ذیل میں تحریر ہے۔ شافیہ علم صرف کی مشہور معروف ومتداول کتاب ہے۔ جملہ مسائل تصریفیہ مختصر عبارت میں بڑی خوبی ومتانت کے ساتھ ضبط کئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ وبعد فقد سالنی من لا یسعنی مخالفتہ ان الحق الخ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۔ غیر بلے والے وعلے وحنٰا۔

ابن حاجب۔ بہت بڑی ہستی کے شخص اور اذکیاء زمانہ میں فرد کامل تھے۔ مشاہیر فضلاء اور کبار علماء میں انکا شمار رہے۔ اصلاً کردی اور مولداً اسنائی تھے۔ ان کے والد امیر عز الدین موسک الصلاحی کے یہاں حاجبی کی خدمت پر مامور رہتے۔ اسی مناسبت سے یہ ابن حاجب

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مشہور رہیں صغرسنی میں سب سے پہلے قاہرہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور علامہ شاطبی سے بعض قرأت کی تعلیم پائی کتاب التیسیر کی ساعت بھی انہیں کے یہاں کی۔ پھر فقہ مالکی کو پڑھا اور اسی مذہب کے پابند رہے۔ اس کے بعد عربیت واصول وغیرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان علوم میں بہت بڑی دستگاہ اور کمال پیدا کیا۔ قاہرہ سے دمشق چلے گئے۔ جامع دمشق میں زاویۂ مالکیہ میں اس تحقیق وتدقیق کے ساتھ تدریس میں مشغول ہوئے کہ بڑے بڑے طلبا اور علما ان کی لیاقت علمی اور کمال فضیلت کے معترف ہوئے۔ اور آوازۂ فضل وکمال اطراف واکناف میں پھیل گیا۔ بہت بڑے فقیہ، مناظر، مفتی، ثقہ، متبحر فی العلوم، متورع، متواضع شخص تھے۔ تمام علوم میں عموماً اور عربیت میں خصوصاً مرتبۂ عالی رکھتے تھے۔ فقہ، اصول، عربیت وغیرہ میں بہت سے مصنفات عالیہ ان کے یادگار ہیں۔ ابن خلکان ان کے تصنیفات کی تعریف میں لکھتے ہیں "وکان تصانیفہ فی نہایۃ الحسن والافادۃ" اور یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ جن سے چند مرتبہ میری ملاقات ہوئی۔ میں نے عربیت کے اہم اور مشکل مسائل ان سے دریافت کئے جن کے جواب انہوں نے نہایت متانت وسنجیدگی وتحقیق کے ساتھ دیے۔ دمشق کی سکونت کے بعد پھر قاہرہ میں مراجعت کی۔ یہاں کچھ زمانہ قیام کے بعد بغرض توطن اسکندریہ چلے آئے اور یہیں جمعرات کے دن صبح کے وقت ۲۶ شوال چھ سو چھیالیس (۶۴۶) ہجری میں وفات پائی باب البحر کے باہر حضرت شیخ صالح ابن ابی شامہ کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ
ان کے مشاہیر مصنفات کے اسماء یہ ہیں مختصر فی الفقہ۔ مختصر فی الاصول۔ المنتہیٰ۔ الکافیہ فی النحو۔ شرح الکافیہ۔ الوافیہ۔ شرح الوافیہ۔ الشافیہ۔ شرح الشافیہ۔ قصیدہ فی العروض۔ ایضاح شرح المفصل۔ امالی وغیرہ۔

(ابن خلکان۔ مرآۃ الجنان۔ شذرات الذہب۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			شرح الشافیہ	الشیخ ابو الفضائل رکن الدین حسن بن محمد بن شرف شاہ العلوی الاستر آبادی المتوفی سنہ ۷۱۵ھ		قلمی سنہ ۹۰۴ھ		

مجلد مذکورۂ بالا کی دوسری کتاب ہے۔ یہ شرح شافیہ کی نہایت خوبی وسنجیدگی کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ زوائد وتطویل سے اعراض کرکے ضروری امور کو بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ اور متن کے مشکلات کا حل کما ینبغی کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵۔ قال المؤلف المعظم والسید الاعظم افضل العرب والعجم ..... اما بعد حمد اللہ علی توالی نعمہ ونوالہ وتواتر کرمہ وافضالہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۰۔ علی الیاء غالبًا واللہ اعلم ... سنۃ اربع وتسعمائۃ۔

علامہ استر آبادی۔ بہت بڑے نحوی متکلم۔ ذکی فطین۔ صاحب تصانیف شخص تھے۔ تواضع اور انکساری کا یہ حال تھا کہ ہر شخص کے واسطے تعظیما قیام کرتے۔ یہاں تک کہ سقا کے لئے بھی کھڑے ہو جاتے۔ کچھ زمانہ مراغہ میں بھی قیام رہا۔ اور تحصیل علوم کا مرکز بھی یہی مقام ہے۔ مراغہ سے بغرض سکونت موصل میں چلے آئے یہاں مدرسۂ نوریہ میں تدریس وتالیف کا شغل رکھا تھا۔ بغیۃ الوعاہ میں سیوطی کے بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ علامہ استر آبادی نے شافیہ ابن حاجب کی تین شرحیں لکھی تھیں۔ منجملہ تین شرحوں کے زیادہ مشہور متوسط ہے۔ غالبًا نسخہ مذکورہ متوسط ہی ہے۔ ستر سال سے کچھ زیادہ زندہ رہکر سات سو پندرہ (۷۱۵) ہجری میں موصل میں انتقال فرمایا۔

(شذرات الذہب۔ بغیۃ الوعاہ)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۱۷	۶۵	۶	شرح الاصول الاکبریہ	لم یصرح المؤلف باسمہ		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ دہلی	۳۶۰	

اصول اکبریہ مرتومہ ملا کی شرح ہے۔ شارح نے مختصر عبارت میں متن کے اجمال کی تفصیل اور مسائل کی وضاحت کی ہے۔ اس شرح کے دو نسخے قلمی مجلد اول فن صرف عربی نمبر (۲۲) اور نمبر (۲۳) پر بھی تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ و بحمدہ المنان الکریم۔ ھذا شرح من الجامع المختصر المسمی بالاصول المعروف بالاصول الاکبریہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۰۔ بین المعجمۃ والمھملۃ لیحصل منہا۔

(شارح نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی ہے۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۷۵	۷۳	۷	شرح التصریف العزی	العلامہ ابی الحسن علی بن ہشام الگیلانی		مطبوعہ ۱۳۰۷ھ بمبئی	۵۲	

کتاب التصریف العزی جو عام طور پر زنجانی کے نام سے مشہور ہے اسکی شرح ہے حواشی پر اصل متن بھی پورا موجود ہے۔ شارح نے متن کے مسائل کو عمدہ طور پر شرح کر دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام العالم العلامہ الاستاذ ابو الحسن علی بن ھشام الگیلانی الشافعی فسح اللہ لہ فی قبرہ اعلم ایھا المتعلم الخ۔ خاتمہ صفحہ ۵۲۔ وعلی الہ وصحبہ وسلم۔ الی عبارت۔ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

(فاضل شارح کا حال کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۵	۶۸	۸	شرح الزنجانی	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی المتوفی سنہ ۷۹۱ھ و قیل سنہ ۷۹۲ھ و سنہ ۷۹۳ ہجری		قلمی سنہ ۹۸۴ھ	۱۵۲	

تقطیع کتابت ۴½ × ۲½-۱ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط و کاغذ خوب کاتب محمد بن محمد الحسینی نجف اشرف میں نو سو چوراسی (۹۸۴) ہجری میں لکھی گئی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری کے نام کی مہر چسپاں ہے۔ اور صفحہ ۳۴ پر ایک اور مہر چسپاں ہے جسمیں یہ مصرعہ کندہ ہے "شرف یافت نامم زنام حبیب" اکثر جگہ سے کرم خوردہ و پیوندکار ہے۔ زنجانی کی شرح ہے۔ زنجانی کے مؤلف کے نام اور ترجمہ متعلق مجلد ۱ میں اسی فن کی نمبر ۱۱ کی بعد تحریر ہو چکا۔ یہ شرح علامہ تفتازانی کی ابتدائی تالیف ہے جس کو انہوں نے سولہ سال کی عمر میں سنہ ۷۳۸ھ میں تالیف کیا ہے۔ اس شرح میں مطالب اصل متن کی تفصیل و تشریح کے ساتھ بہت سے فوائد و زوائد بھی لکھدیے ہیں۔ اس شرح کے گو چند نسخے قلمی و مطبوع اس کتاب خانہ میں اور بھی ہیں۔ جو مجلد اول نمبر ۲ سے نمبر ۱۳ تک فن صرف عربی میں لکھے ہیں۔ مگر یہ نسخہ باعتبار خط و قدامت تحریر اور دوسری خوبیوں کے سبب تمام نسخہائے موجودہ سے ممتاز ہے۔ اس نسخہ میں اسقدر کمی ضرور واقع ہے کہ درمیان سے اس کے اوراق گئے ہوئے ہیں۔ اوراق کم شدہ کی جگہ سادہ کاغذ کے ورق مجلد ہیں۔ جو عدداً دس ورق ہیں۔ عبارت اغاز شرح صفحہ ۲۔ ان ادق ی زهر یخرج فی ریاض الکلام من الاکمام..... اما بعد فیقول الفقیر الی اللہ الغنی مسعود بن عمر القاضی التفتازانی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۱۔ وعصمنا من الزلل

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			والاضطراب۔ الے قول۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام (علامہ تفتازانی کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول فقہ عربی نمبر ۱۳۴ پر لکھا گیا ہے۔)					
		[illegible] .	شرح الشافیہ	الشیخ ابو الفضائل رکن الدین حسن استرآبادی				
۲۵۱۹	۷۹	۹	شرح شافیہ	الشریف جمال الدین بن عبد اللہ بن محمد الحسینی المعروف بنقرہ کار المتوفی ۷۷۶ ہجری	معنون بنام الامیر الجائی المصری	قلمی ۱۲۴۷ھ	۳۸۴	
			تقطیع کتابت ۷ × ۴ انچ۔ سطور پندرہ۔ خط نستعلیق مختلف اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام پیوندکاری کی وجہ سے ظاہر نہوا۔ پوری کتاب پیوندکاری اور کرم خوردگی موجود ہے۔ شافیہ ابن حاجب کی بہت قدیمی شرح ہے۔ شارح نے مشکلات متن کے حل میں نہایت خوبی سے کام لیا ہے۔ اس شرح کو امیر جائی مصری کے واسطے تالیف کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علا بجولہ من ذما بطولہ ..... والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد نبی الرحمۃ و سراج الامۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۴ یکتب بالیاء حملا لہا الیٰ واللہ اعلم الے عبارت ہفتم شوال ۱۲۴۷ ہجری۔ حضرت مؤلف نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ عربیت و اصول میں پوری پوری مہارت حاصل تھی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			عقلیات میں بھی امام فن مانے گئے ہیں۔ طب وغیرہ میں (اسدیۃ) مولفہ ابن مالک کی تدریس ایک مدت تک امور رہے۔ دمشق اور قاہرہ میں بھی ایک زمانہ تک قیام رہا۔ ستر برس تک اس عالم میں رہکر سات سو چہتر (۷۷۴) ہجری میں راہی ملک بقا ہوئے۔ (شذرات الذہب ـــ)					
۱۱۸۲	۶۲	۱۰	شرح الشافیہ المشتہر بشرح الرضی	الشیخ نجم الائمہ رضی الدین محمد بن الحسن الاستر آبادی المتوفی سنۃ ٦٨٦ھ		مطبوعہ استانبول	۲۹۶	
			شافیہ ابن حاجب کی شرح ہے بہت قدیمی اور مشہور کتاب ہے یہ شرح بڑے بسط و تفصیل وتحقیق تدقیق کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ اکثر شروح شافیہ سے افضل و اعلے مانی گئی ہے۔ فضلاء عظام اور علماء کرام اسکو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ امابعد حمد اللہ تعالے علے نوالی نعمہ والصلوۃ علے رسولہ محمد وعترتہ المعصومین ..... فان الشراح قد اقتصروا علے شرح مقدمۃ الاعراب۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ بعون اللہ ملک الوہاب۔ دو نسخے مطبوعہ اس شرح کے مجلد اول فن صرف عربی کے نمبر ۳۲ و نمبر ۳۳ پر بھی درج ہیں۔ اس نسخہ کا سال طبع نہیں لکھا ہے۔ **علامہ رضی**۔ علوم عربیہ ولغت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اصل وطن ان کا استرآباد ہے۔ جو ارض طبرستان میں بہت بڑا مشہور شہر ہے۔ مگر قیامی مقام ان کا نجف اشرف رہا ہے۔ مفتاح السعادۃ میں طاش کبرے ان کی نسبت لکھتے ہیں۔ و یروی ان نجم الائمہ رضی الدین کان علے مذہب الرفض۔ اسی موقع پر ان کی ایک حکایت بھی نقل کی ہے۔ کہ					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کہا کرتے تھے کہ "العدل فی عمر الیس بتحقیقی" بجائے اس کے کہ العدل فی عمر تقدیری۔ شرح شافیہ کے علاوہ کافیہ کی شرح بھی ان کی ہے جس کو نجف اشرف میں تالیف کیا ہے۔ بغیۃ الوعاۃ میں علامہ سیوطی شرح کافیہ مولفہ رضی کی نسبت لکھتے ہیں کہ غالباً کتب نحو میں کوئی دوسری کتاب تحقیقاً وجمعاً اس کے مثل تالیف نہیں ہوئی ہے۔ اگلے اور پچھلے علماء اس پر بڑا اعتماد رکھتے ہیں اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ تدریساً و تالیفاً انکو اس کتاب سے بہت مدد ملتی ہے۔ رضی نے اس شرح میں ایسے دقایق و نکات لکھے ہیں۔ جس میں وہ منفرد سمجھا گیا ہے۔ سیوطی یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ "مجھے رضی کا نام اور پورا ترجمہ معلوم نہیں ہوا شرح کافیہ کی آخری عبارت سے اس کی تالیف سنہ ٦٨٣ ہجری میں معلوم ہوئی ہے مکہ معظمہ میں شمس الدین بن عزم نے مجھسے رضی کا سال وفات چھ سو چوراسی (٦٨٤) ہجری بیان کیا۔ مجھے یہ بھی شبہ ہوتا ہے کہ اس نے چوراسی کی جگہ چھیاسی کہا تھا"۔ شذرات میں ابو الفلاح کشف الحجب میں سید اعجاز حسین نیشاپوری۔ مجالس المومنین میں قاضی نور اللہ شوستری۔ اکتفاء القنوع میں اڈورڈ فنڈیک سنہ ٦٨٦ ہجری میں رضی کی وفات پر متفق اللفظ ہیں۔ پٹنہ کی فہرست مطبوعہ حیدرآباد صفحہ ۸۵ پر تحت کتاب شرح کافیہ مولوی خدا بخش خانصاحب لکھتے ہیں "علم توجہ بعالم آخرت نمودہ در سنہ ٦٨٤ھ بر افراشت و قاضی نور اللہ شوستری وفات اورا در سنہ ٦٨٦ھ یافت"۔ حالانکہ قاضی نور اللہ کی عبارت تالیف شرح کافیہ اور وفات رضی کی نسبت مجالس المومنین میں اسطرح ہے "فراغ او از تالیف آن شرح در سال ششصد و ہشتاد و سہ بود و در سال ہشتاد و شش وفات نمود"۔ فہرست پٹنہ کی یہ غلطی ظاہراً ناسخین سے ہوگئی ہوگی۔ رضی کے اشہر مصنفات میں شرح قصائد ابن ابی الحدید بھی ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۶۹	۶۱	۱۱	شرح الشافیہ المعروف بالنظام	العلامہ نظام الدین حسن بن محمد بن حسین القمی النیشاپوری المعروف بنظام الاعرج من فضلاء القرن الثامن		قلمی	۲۰۸	

تقطیع کتابت طولاً مختلف کہیں چار و پانچ اور کہیں پانچ و چھ انچ کے درمیان۔ عرضاً دو تین انچ کے مابین سطور ستّرہ سے اُنیس تک۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دیسی۔ کاتب کا نام اور سالِ کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی کا اثر قلیل اور پیوندکاری بالکل نہیں ابتدائی صفحہ پر چھوٹی سی مہر چسپاں ہے جس میں دیا نبی اللہ کندہ ہے۔
شافیہ ابن حاجب کی شرح ہے۔ بنہایت ربط وضبط اور اختصار کے ساتھ متن کے صعوبات کو حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲- احمدك الله اللھم علی ان وفقنی لصرف ریعان الشباب فی اقتناء العلوم... خاتمہ صفحہ ۲۰۷. المسمی بالنظام والحمد للہ رب العالمین۔

۲۶۲۴	۶۶	۱۲	شرح الشافیہ المعروف بالنظام	ایضاً		مطبوعہ طہران	۲۱۲	

دوسرا نسخہ مطبوعہ ہے۔ (علامہ نیشاپوری کے متعلق فن تفسیر عربی نمبر ۲۵۰ کے تحت میں لکھا گیا)

۳۲۸۸	۶۷	۱۳	الشرح الصفدری	مولانا صفدر علی خان بن محمد حسن خان بن محمد اسمٰعیل الشیرازی		قلمی سنہ ۱۲۳۴	۳۱۲	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت طولاً ۸۔ انچہ۔ عرضاً مختلف تین چار اور کہیں پانچ انچہ کے درمیان۔ سطور پچیس سے تیس تک خط نستعلیق پختہ کاغذ کشمیری۔ کاتب محمد علی عرف بابو جان۔ کتابت شہر حیدر آباد دکن میں ہوئی ہے تمام اوراق پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر موجود ہے۔

یہ کتاب شافیہ کی شرح الشرح حال عبارت شرح ہے۔ فاضل رضی الدین محمد بن محمد امین تفرشی نے شافیہ ابن حاجب کی شرح لکھی ہے یہ کتاب اسی شرح کی شرح ہے۔ حواشی پر اصل شرح کی پوری عبارت اور متن میں شرح الشرح تحریر ہے۔ عبارت ابتدائی شرح الشرح صفحہ ۲۔ نحمدک یا حبیب علی ماصرفنا عن الغی ایاالے الصراط المستقیم۔ خاتمہ عبارت شرح الشرح صفحہ ۳۱۲۔ بحق لا الٰہ الاھو العفو المنان۔ اے فی لے۔ کارمن نظام شد۔

(دونوں فاضلین شارحین کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۴۷	۶۳	۱۴	شرح مراح الارواح	الفاضل حسن باشا بن علاء الدین الاسود		قلمی سنہ ۱۰۶۹ھ	۱۹۴	

تقطیع کتابت ۷½ × ۳½ ۔ انچہ۔ سطور بیس۔ کاغذ متن دیسی و کاغذ حواشی بادامی۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاتب کا نام کسی نے مٹا دیا ہے۔ پوری کتاب کے حواشی بادامی کاغذ کے نئے جوڑے گئے ہیں۔ کتاب پر پیوند کاری و کرم خوردگی کا اثر قلیل ہے۔

مراح الارواح کی شرح ہے جو علم تصریف میں مشہور و متداول کتاب ہے مصنف مراح الارواح شیخ احمد بن علی بن مسعود ہیں۔ شارح نے اس کی شرح بڑی خوبی کے ساتھ لکھی ہے جس میں ایجاز ہے نہ زیادہ تطویل۔ دو نسخے قلمی اس شرح کے مجلد اول فن صرف نمبر ۲۴ و نمبر ۳۱۴ پر تحریر ہیں۔ یہ شرح کتب خانہ خدیویہ کی فہرست میں بھی موجود ہے مگر شارح کی نسبت لکھا ہے کہ "لم یعلم من لفہ" حالانکہ کشف الظنون میں اس شارح کے نام کی تصریح صاف لفظوں میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طباعت یا عمر قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			لکھی ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی صرف افکار قلوبنا الی صراط مستقیم ونوّرها بنور هدایته الی الدین القویم۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۳۔ ونقول فی تثنیة المؤنث الی آخر الکتاب عنی الشرح الی قول الی رحمة اللہ الہادی۔ (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
		تحت جلد	العزی المشہور بالزنجانی	الامام عز الدین عبد الوہاب الخزرجی الزنجانی				
۵۴۴	۴۷	۱۵	فصل الخطاب فی اصول لغة الاعراب	العلامة اللغوی الشاعر الشیخ ناصیف بن عبد اللہ الیازجی البیروتی۔ المتوفی ۱۸۷۱ء	۱۸۴۲ء	مطبوعہ ۱۸۶۸ء بیروت	۲۵۵	
			یہ کتاب مجموعہ مختصر قوانین صرفیہ ونحویہ کا۔ مؤلف نے اس کتاب میں اکثر مسائل صرفیہ ونحویہ کو مختصر عبارت میں عمدہ مسالک کے ساتھ بیان کیا ہے۔ صفحہ ۳ سے صفحہ ۱۳۱ تک صرفیہ مسائل لکھے ہیں اور اس کے بعد صفحہ ۱۳۲ سے قواعد نحویہ کو آخر کتاب تک ضبط کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ الذی علمه یستغرق الاسماء والافعال.....اما بعد فهذا مختصر جعلته کالبهایب۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۵۔ قال الفقیر الی اللہ تعالیٰ۔ الی قول والحمد للہ اولاً وآخراً۔ فاضل مؤلف سال اٹھارہ سو (۱۸۰۰) عیسوی میں قریہ کفرشیما میں جو جبل لبنان کے کنارے پر واقع ہے اور بیروت سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے، پیدا ہوئے علوم لغت عربیہ میں بڑی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مہارت رکھتے تھے منطق طب وغیرہ سے بھی باخبر تھے۔ ان فنون میں ان کی تالیفات بھی ہیں جن کی تعداد بائیس تک پہونچتی ہے۔ اکثر کتب مولف ان کے بیروت میں طبع ہو چکے ہیں شعرگوئی کا بھی ملکہ پورے طور پر حاصل تھا تین دیوان اعلےٰ نظم کے موجود ہیں۔ ان دواوین میں مراثی کا حصہ تمام منظوم کلام پر تفوق رکھتا ہے۔ ان کے بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ الجوہر الفرد مختصر کتاب ہے صرف ونحو میں فیصل الخطاب فی اصول لغۃ الاعراب۔ نار القریٰ فی شرح جوف الفرے۔ نحو میں ایک ارجوزہ ہے متن اور شرح دونوں کے مؤلف یہی ہیں۔ مجموع الادب فی فنون العرب علم معانی و بیان و بدیع میں ہے۔ نظر الطرز المعلم علم بیان میں مختصر ارجوزہ ہے۔ اللامعہ فی شرح الجامعہ عروض وقافیہ کے بیان میں ہے۔ قطب الصناعۃ فی اصول منطق۔ شرح دیوان المتنبی اسمے بالمعروف الطیب فی شرح دیوان ابی الطیب۔ الجمانہ فی شرح الخزانہ۔ ارجوزہ ہے علم صرف میں نفحۃ الریحان ناظم کے اشعار کا مجموعہ ہے۔ فاکہۃ الندمار فی مراسلات الادبار۔ اٹھارہ سو اکہتر (۱۸۷۱) عیسوی میں بیروت میں وفات ہوئی۔ (اکتفار القنوع بما ہو مطبوع)

۵۸۲۴	۷۶	۱۶	القواعد الجلیۃ فی علم العربیۃ القسم الاول	احد الآباء المرسلین الیسوعیین		مطبوع ۱۸۸۹ء بیروت	۱۶۸	

یہ کتاب مؤلفات جدیدہ میں ہے۔ قواعد صرفیہ ونحویہ مخلوط کرکے لکھے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے بڑی مفید معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت تک اس کتاب کا صرف پہلا ہی حصہ دیکھا گیا ہے جس کو قسم اول سے تعبیر کیا ہے۔ باقی حصص دیکھنے میں نہیں آئے۔ آغاز صفحہ ۳۔ القسم الاول فی المفردات مقدمۃ علم العربیۃ صناعۃ تعرف بہا احوال الکلمات۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۸۔ الباء کما مر۔

(مؤلف کتاب بیرونی شخص ہیں۔ ان کا ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۸۵	۷۸	۱۷	کفایہ شرح الشافیہ المعروف بمحمد طاہر	الفاضل محمد طاہر بن جلیل		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ مصطفائی	۱۶۰	
کتاب شافیہ مؤلفہ ابن الحاجب متوفی ۶۴۶ھ ہجری کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شارح نے ضروری قدر شرح لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بیدہ الجود والکرم..... وبعد فیقول العبد الملتجی الی اللہ الغنی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰۔ والہ واصحابہ اجمعین والسلام۔ (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)								
۵۷۵۶	۷۵	۱۸	مبادی العربیہ فی الصرف والنحو	المعلم رشید الشرتونی اللبنانی		مطبوعہ سنہ ۱۹۱۱ء بیروت	۲۸۳	
مسائل صرفیہ ونحویہ کا مجموعہ ہے بطریق سوال وجواب۔ اس طرز خاص پر یہ کتاب طلبا کی آسانی وتمرین کے لحاظ سے تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ موضوع الکتاب علم العربیۃ صناعۃ۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۰۔ فی محل الرفع او النصب۔ (مؤلف کتاب از زمانۂ حال کے لوگوں میں ہیں ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔)								
۵۷۸۳	۷۷	۱۹	مجموعۃ الصرف	مؤلفین مختلفین		مطبوعہ سنہ ۱۳۰۹ھ مصر	۷۱	
چھوٹی بڑی چھ کتابوں صرفیہ مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے جو مجتمعا طبع ہوئی ہیں۔								
			شافیہ	الشیخ العلامہ جمال الدین ابو عمرو عثمان المعروف بابن الحاجب بن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الاسنائی المتوفی ۶۴۶ھ				

نمبر موجودات	نمبر سابق فہرست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			یہ پہلا نمبر ہے صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ پر ختم ہوا ہے۔ ایک نسخہ مع شرح اس کتاب کا مجلد ۳ میں اسی فن کے نمبر ۵ پر مع حالت کتاب و ترجمہ مصنف تحریر ہو چکا ہے۔					
			مراح الارواح	الشیخ احمد بن علی بن مسعود				
			دوسرا نمبر ہے صفحہ ۲۱ سے شروع اور صفحہ ۳۷ پر ختم ہے۔ علم صرف کی مختصر و مشہور کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ قال المفتقر الی اللہ الودود احمد بن علی بن مسعود۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۔ والحمد للہ علی التمام۔ مؤلف کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ علامہ سیوطیؒ بغیۃ الوعاۃ میں لکھتے ہیں۔ احمد بن علی بن مسعود مصنف المراح فی التصریف لم اقف علی ترجمتہ۔					
			العزی المشہور بالزنجانی	الامام عز الدین عبد الوہاب بن ابراہیم بن عبد الوہاب بن المعالی الخزرجی الزنجانی من فضلاء العشر السابع				
			تیسرا نمبر ہے صفحہ ۳۸ سے ابتدا، اور صفحہ ۴۴ کے نصف پر اس کی انتہا ہے۔ ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا مجلد ۳ میں اسی فن کے نمبر ۱۱ کے بعد مع تفصیل کتاب و ترجمہ مصنف لکھا گیا ہے۔					
			المقصود فی التصریف	قیل الامام الاعظم				
			چوتھا نمبر ہے صفحہ ۴۴ کے نصف آخر سے اس کا آغاز ہو کر صفحہ ۵۱ کے آخری حصہ سے کچھ قبل تمام ہو گیا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اصول ضروریہ صرفیہ کو مبتدیوں کے واسطے اس میں ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۴۴۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر بستہ</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">الحمد للہ الوھاب للمومنین سبیل الصواب - خاتمہ صفحہ ١٥- وبعضھا العلۃ اخرے و الحمد للہ علی التمام-
اِس کتاب کی تالیف کی نسبت حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی طرف کی جاتی ہے- بعض علما کو اِس قول سے انکار ہے- اُن کا خیال ہے کہ یہ کسی دوسرے فاضل کی تالیف ہے- علاّ بیرکلی متوفی ٩٨١ھ ہجری نے اِس کتاب کی شرح میں قول اول کو قابل وثوق لکھا ہے- حاجی خلیفہ کشف الظنون میں اِس کتاب کے تحت میں لکھتے ہیں" قد اختلف فی مولفہ فقیل للامام الاعظم وقیل لغیرہ وجزم المولی محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی فی شرحہ المسمی بامعان الانظار بالاول-</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>رسالہ بناء الافعال مع امثلۃ المختلفہ</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">پانچواں نمبر ہے- صفحہ ١٥ کے آخری حصہ سے لکھا گیا ہے اور تقریبا نصف صفحہ ٥٥ پر پورا ہوگیا ہے۔ اِس رسالہ میں نوآموز طلباء کے افادہ کی غرض سے ابواب تصریف کی تعداد لکھی ہے- آغاز صفحہ ١٥- اعلم ان ابواب التصریف خمسۃ وثلثون ابوابا- خاتمہ صفحہ ٥٥- لفیف وناقص ومھموز واجوف-
(مؤلف رسالہ نے اپنا نام نہیں لکھا-)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>الامثلۃ المختلفہ</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹا نمبر ہے- صفحہ ٥٥ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ١٧ پر ختم ہوا ہے- اِس رسالہ کے دو حصے علیحدہ علیحدہ لکھے گئے ہیں- اول کو الامثلۃ المختلفہ سے نامزد کیا ہے- دوسرا</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب الامثلہ کے ساتھ موسوم ہے۔ پہلے حصے میں ابواب تصریفیہ کے مختلف صیغے ماضی مضارع وامر ونہی وغیرہ کے لکھے ہیں۔ دوسرے حصے میں پہلے حصے کے بیانات کی شرح وتفصیل ہے۔ آغاز صفحہ ۵۵۔ نصر فعل ماض مسند للمعلوم المفرد المذکر۔
خاتمہ صفحہ ۱۷۔ فمن حفظه یکون عالما والله المستعان۔
(اس رسالہ کے مؤلف نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحفہ نمبر ۱۹</td><td>مراح الارواح</td><td>الشیخ احمد بن علی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مشتملہ فن منطق ج ۳</td><td>المرشاد</td><td>محمد بن لاد</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر رسالہ ہے قواعد تصریفیہ میں۔ یہ رسالہ مجلد (۳) فن منطق عربی کے مجموعہ نمبری (۳۲۲) میں مجلد ہے عبارت آغاز صفحہ ۹۳۔ الحمد لله الذی یصرف الاحوال ویصحح المعتل لابنا۔
خاتمہ صفحہ ۹۷۔ ضده الالحاق والالباس۔
(مولف رسالہ غیر مشاہیر لوگوں میں ہیں ان کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحفہ نمبر ۱۹</td><td>المقصود فی التصریف</td><td>الامام الاعظم</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثالث فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۲۶۰) فہرست اول فن نحو

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۴۶	۳۲۷	۱	الابتدا شرح قطر الندی	علامہ علی بن شیخ حسین بن شیخ حیدر رضا العاملی من فضلاء القرن الثالث عشر	سنہ ۱۲۳۴ھ	قلمی سنہ ۱۲۳۴ھ	۴۳۰	

تقطیع کتابت ۶ × ۳¼ - ۳ انچہ ۔سطور ۲۱ - خط سخ - کاغذ عرب۔ غالباً مولف کے قلم سے لکھی ہوئی ہے پیوند کاری و کرم خوردگی سے بالکل محفوظ ہے۔

قطر الندی مولفہ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن ہشام النحوی متوفی سنہ ۷۶۲ہجری کا جو بطریق معتدل فی النحو مختصر متن ہے۔ شارح نے اس کی شرح تفصیل و توضیح کے ساتھ لکھی ہے خطبہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ سنہ ۱۲۳۲ ہجری میں بعض مہاجرین کے ساتھ کربلاء معلے میں میرا قیام تھا۔ وہاں چند تلامذہ نے جو عربیت کے مبتدی تھے کتاب قطر الندی کی شرح لکھنے پر اصرار کیا۔ اُن کی استدعا کے موافق یہ شرح کربلاء معلے میں سنہ ۱۲۳۴ھ میں لکھی ہے اور اس شرح میں اصل متن سے بعض فوائد و قواعد و مقدمات وغیرہ کا بھی اضافہ کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ المنفرد بالوحدانیۃ والبقاء و صغرت لعظمتہ جمیع الجبابرۃ الکبراء۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۵ - والحمد للہ اولاً و آخراً۔ اس شرح کی تمامی کے بعد طلبا کے واسطے کچھ نصائح و فوائد بھی تقریباً ایک جزء پر تحریر کئے ہیں۔

(شارح علام تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ انکا مفصل حال کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۹۱	۲۸۹	۲	الاحاجی الحامدیہ	مولوی محمد طیب عرب مکی ثم الرامفوری ۔ المتوفی سنہ ۱۳۲۴ھ	معنون باسم سرکار دولتمدار دام اقبالہم	مطبوعہ مطبع افتخار عالم رامپور	۵۱	

نئے رنگ کا مختصر رسالہ ہے۔ اس میں تراکیب مشکلہ عربیہ کو عمدہ عنوان سے حل کیا ہے اور نوادر عربیہ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ والحمد للّٰہ رب العالمین۔ وسلم النحو بنی آدم خاتمہ صفحہ ۱۵۔ وانہا لا تنفک عنہا۔ الی قول۔ رب العالمین۔ (حضرت مؤلف کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی تحت نمبر ۹ تحریر ہو چکا۔)					
۳۸۴۴	۳۱۸	۳	ارتشاف الضرب فی لسان العرب۔ (المجلد الاوّل)	الشیخ اثیر الدین ابوحیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی المتوفی ۷۴۵ھ ہجری		قلمی	۳۸۶	
			تقطیع کتابت ½۶×۴ انچ۔ سطور ۱۷۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ نگین بادامی۔ کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا۔ اوراق کی چسپیدگی کی وجہ سے تینوں جلدوں میں ہر ایک لکھے ہوئے ورق کے ساتھ سفید کاغذ کا سادہ ورق بھی چسپاں ہے۔ کم وبیش پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوندکاری موجود ہے۔ کتاب کے آخری حصہ میں بوجہ نقصان اصل نسخے کے چار پانچ ورق مولوی محمد صاحب سورتی کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ بڑی نادر ونایاب علم نحو کی جامع اور مسائل عربیہ کی حاوی کتاب ہے۔ مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تالیف سے پہلے تسہیل الفوائد مولفہ ابن مالک الطائی الجیانی النحوی متوفی ۶۷۲ھ کی مبسوط ومطول شرح لکھی تھی۔ اسی شرح سے اس کتاب کو مستنبط کیا ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ قدما نحویین نے اپنے مصنفات میں بہت سے ابواب نحویہ کو چھوڑ دیا اور بعض کارآمد بیانات کے بیان سے غفلت کی۔ میں نے اپنی کتاب التذییل والتکمیل شرح التسہیل سے جو تمام احکام					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								و استدلال و تعلیل کی جامع ہے اختصار کر کے یہ کتاب تابیف کی۔ اور اس مختصر میں زوائد و علل سے تعرض نہیں کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں میں جن کو الجملۃ الاولے والثانیہ سے تعبیر کیا ہے منقسم ہے۔ الجملۃ الاولے فی احکام الکلم قبل الترکیب۔ والثانیۃ فی احکامہا حالۃ الترکیب۔ یہ دونوں حصے تین جلدوں میں مجلد ہیں۔ ان تینوں جلدوں کے ابتدائی اوراق پر السفر الاول۔ السفر الثانی۔ السفر الثالث۔ لکھا ہوا ہے معلوم نہیں یہ عنوان کہاں سے قائم کیا یا مؤلف نے تو کتاب کے اندر اس قسم کی سرخیاں لکھی نہیں ہیں۔ البتہ دوسری کتاب اس مصنف کی (الاسفار الملخص من شرح سیبویہ للصفار) علم نحو میں ہے عجب نہیں کہ اس میں یہ عنوانات موجود ہوں اس پہلی جلد میں جملۂ اولے کو صفحہ ۲۳۰ پر پورا کر کے جملۂ ثانیہ کو شروع کر دیا ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے ناقص مجلد اول فن نحو عربی نمبر ۱ و نمبر ۲ پر بھی موجود ہیں۔ آغاز جلد اوّل صفحہ ۱۔ الحمد للہ رب العالمین وصلوٰتہ وسلامہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین والرضی عن صحابتہ اجمعین۔ خاتمہ جلد اوّل صفحہ ۲۸۲۔ و آلہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔ تمت۔ اس پہلی جلد میں اسی صفحہ ۲۸۲ کے آخر سے مؤلف کتاب کے اسناد و توالیف کا ذکر ہے جو آخر کتاب صفحہ ۲۸۶ پر ختم ہوا ہے غالباً یہ حال مؤلف کے کسی شاگرد نے لکھا ہوگا۔
۳۴۴۸	۳۱۹	۴	ارتشاف الضرب فی لسان العرب (المجلد الثانی)	الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی المتوفے ۷۴۵ھ		قلمی	۳۶۸	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			دوسری جلد ہے بحث اسم اشارہ سے اسکی ابتدا اور حروف عاطفہ کے ختم پر خاتمہ ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ باب اسم الاشارۃ ھو محصوق فلا یحتاج الے حلہ ولا رسمہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۷۔ وتقدم ذلك فی باب ان۔					
۳۸۴۴	۳۲۰	۵	ارتشاف الضرب فی لسان العرب (المجلد الثالث)	الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی۔ المتوفی ۷۴۵ھ		قلمی	۳۹۲	
			تیسری جلد ہے۔ مجرور کی بحث سے شروع ہوکر ختم کتاب تک تمام ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ اول وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم۔ باب المجرور۔ الجر یکون بحروف وباضافۃ وتبعیہ والحروف احادی وثنائی وثلاثی ورباعی۔ ختم صفحہ ۳۹۲۔ والہاء عنہ ابی علی واللہ اعلم۔ (ابوحیان کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی میں تحت نمبر ۲۸ لکھا گیا۔)					
۴۳۵	۳۳۳	۶	ارشاد جارمی (مع) ضیاء الابصار	العارف الربانی مولوی عبد الرحمن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ		قلمی	۶۲	
			تقطیع کتابت ۵ × ۶½ انچ۔ سطور آٹھ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ تاریخ کتابت اور نام کاتب تحریر نہیں ہے۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی وپیوندکاری کا اثر ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اس مجلد میں دو مختصر رسالے ہیں۔ پہلے کا نام ارشاد ہے۔ اس رسالہ میں تمام مسائل نحو یہ کو بہ اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نو آموز طلبا رکے ضبط کرنے کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل بکلمۃ علم الاعراب مرفوع البناء۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ فی اخر الفعل للتاکید و اللہ اعلم بالصواب۔ (مولوی جامی کا ترجمہ مجلد دوم فن سلوک نمبر ۱۴۴ کے تحت میں تحریر					
			ضیاء الابصار فی الالفاظ الملحقۃ بصار	الشیخ العلامہ ادریس بن احمد بن ادریس بن احمد العقدی المکی				
			مجلد بالا کا دوسرا رسالہ ہے۔ جو الفاظ کہ صار کے ہم معنے کلام عرب میں مستعمل ہیں اس رسالہ میں انکو جمع کیا ہے۔ اور اُن لغات کے متعلق ضروری تحقیق لکھی ہے۔ آخر سے یہ رسالہ ناقص ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۵ بعد سطر الثانی الحمد للہ الذی صیر انعامنا موقوفۃ علیہ و منسوبۃ فی الحقیقۃ الیہ۔ عبارت ختم صفحہ آخر ۶۲۔ ثم قال المعنی الناخصۃ۔ (مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					
۱۱۷۴	۲۸۱	۷	الاسرار الصافیہ فی کشف المقدمۃ الکافیہ	العلامہ حسام الدین اسماعیل بن ابراہیم بن عطیۃ البحرانی من علماء القرن الثامن	سنہ ۹۵۰ ہجری	قلمی سنہ ۹۰۰ھ	۱۳۴	
			تقطیع کتابت ۹×۶½ انچہ۔ سطور تینتیس (۳۳)۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب علی بن احمد۔ تمام اوراق پر بیوندکاری قلیل۔ اور اثر کرم خفیف ہے۔ کافیہ ابن حاجب کی مبسوط شرح ہے۔ عبارت شرح کو متن کے ساتھ اس خوبی سے ملایا ہے کہ شرح					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اور متن میں امتیاز مشکل سے ہوتا ہے۔ مفید اور کارآمد کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خشعت لہ الاصوات واعترفت بوحدانیتہ الفلوات۔ خاتمہ صفحہ ۳۴ الحمد ۱ معنے کلام الشیخ واللہ اعلم۔ الے عبارت تجاوز اللہ عنہ۔ شارح رحمہ اللہ آٹھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ ان کا سال وفات محقق نہیں ہوا۔ اکثر کتب تواریخیہ ان کے ترجمہ سے خالی پائی گئیں۔					
۳۳۳۲	۳۰۸	۸	الاشباہ والنظائر (الجزء الاول)	ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن کمال بن ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۷ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد	۳۹۷	
			علوم عربیہ میں بڑے مرتبہ کی کتاب ہے۔ اس کتاب کا مسلک کتب فقہیہ متاخرین کے انداز پر رکھا گیا ہے۔ علم فقہ میں اس نام کی بہت سی کتابیں بڑے بڑے علما نے تالیف کی ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب مصنف کی تصریح کی بنا پر قاضی تاج الدین سبکی کی الاشباہ والنظائر سے جو علم فقہ میں ہے زیادہ مشابہ ہے۔ پوری کتاب سات فنون پر منقسم ہے۔ جو اس مطبع میں چار حصوں میں منطبع ہوئی ہے۔ الفن الاول فی القواعد والاصول التی ترد الیہا الجزئیات۔ الفن الثانی فی الضوابط والاستثناءات والتقسیمات۔ الفن الثالث فی بناء المسائل بعضہا علے بعض۔ الفن الرابع فی الجمع والفرق۔ الفن الخامس فی الالغاز وغیرہ۔ الفن السادس فی المناظرات والمجالسات وغیرہ۔ الفن السابع فی الافراد والغرائب۔ ہر فن خطبہ مستقل اور جدا جدا نام منفرد رکھا گیا ہے۔ جملہ فنون کے مجموعہ کا نام "الاشباہ والنظائر" ہے۔ مجلد ہذا فن اول ہے۔ اس کا نام					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">الفصاعد العلیہ فی القواعد النحویہ" رکھا گیا ہے۔ اس فن کی ابتدا جدید خطبہ سے نہیں کی گئی ہے۔ ابتداء میں جو خطبہ لکھا گیا ہے اس کے واسطے بھی وہی کافی سمجھا گیا۔ اس پہلے فن میں قواعد و اصول عام نحو کو حروف ہجاء کی ترتیب سے بیان کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ سبحان اللہ المتنزہ عن الاشباہ والنظائر والحمد للہ المتفضل بغفران الکبائر والصغائر۔ خاتمہ صفحہ ۳۵ و ہو القسم فی ان شاء اللہ تعالیٰ۔</td></tr>
<tr><td>۳۳۳۲</td><td>۳۰۹</td><td>۹</td><td>الاشباہ والنظائر (الجزء الثانی)</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال بن ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی۔ المتوفیٰ ۹۱۱ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۱۱ھ حیدرآباد</td><td>۳۲۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس دوسرے حصے میں چار فن رکھے ہیں۔ فن ثانی۔ اس کا نام "التدریب" ہے۔ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۲ پر ختم ہو گیا ہے۔ فن ثالث "سلسلۃ الذہب فی البناء من کلام العرب" کے ساتھ نامزد ہے۔ صفحہ ۱۵۳ سے شروع ہو کر ۱۷۱ کے ثلث حصہ پر تمام ہوا ہے۔ فن رابع یہ فن "اللمع والبرق فی الجمع والفرق" کے ساتھ مسمّٰی ہے۔ صفحہ ۱۷۱ سے اس کی ابتدا ہے۔ اور صفحہ ۲۶۴ پر ختم۔ فن خامس۔ اس کا اسم "الطراز فی الالغاز" ہے۔ صفحہ ۲۶۵ سے شروع اور صفحہ ۳۲۳ پر ختم ہوا ہے۔ آغاز عبارت حصہ دوم صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا رسول اللہ۔ ھذا ھو الفن الثانی من الاشباہ والنظائر۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۳۔ واللہ الموفق للصواب انتہٰی۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۳۲	۳۱۰	۱۰	الاشباہ والنظائر (الجزء الثالث)	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن الکمال بن ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی۔ المتوفیٰ ۹۱۱ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۱ھ حیدرآباد	۳۱۶	

اس حصے میں دو فن رکھے گئے ہیں۔ فن سادس۔ اس کا نام خطبہ کتاب میں تو فن المناظرات والمجالسات وغیرہ قائم کیا ہے۔ مگر یہاں اس کا نام "الافراد والغرائب" تحریر ہے جو فن سابع کا نام ہے شاید یہ ناسخین کی غلطی ہے۔

یہ چھٹا فن بہت مختصر ہے۔ صفحہ ۲ سے اس کی ابتداء اور صفحہ ۴ پر انتہا ہے۔ فن سابع بھی تقریباً نصف حصہ اس جلد میں ہے۔ اس ساتویں فن کا نام "الافراد والغرائب" ہے۔ ابتداء حصہ سوم صفحہ ۲۔ الحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی کملت محاسنہ باطناً وظاہراً۔ خاتمہ حصہ سوم صفحہ ۳۱۶۔ دائماً ابداً الیٰ یوم الدین۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۳۱۱	۱۱	الاشباہ والنظائر (الجزء الرابع)	ایضاً		ایضاً	۲۶۹	

اس چوتھے حصے میں صرف بقیہ فن سابع ہے جس میں مسئلہ استفہام کی تصویر بڑے شرح و بسط کو ساتھ دکھائی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الکلام علی مسئلۃ الاستفہام للشیخ الامام جمال الدین بن ہشام خاتمہ صفحہ ۲۶۹۔ قال المؤلف عفا اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین۔ آخر الجزء علقہ مؤلفہ عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی الشافعی لطف اللہ بہ آمین۔

ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا دو جلدوں میں مجلد اول فن نحو کے نمبر ۲ مشمولہ پر درج ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
علامہ سیوطی کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر (۲۵۶) کے تحت میں تحریر ہے۔								
۳۴۲۴	۳۱۶	۱۲	افادۃ المبتدی	مولنا محبوب علی بن مولوی رستم علی رامپوری ثم المرادآبادی المتوفی سنہ ۱۲۶۴ہجری		قلمی سنہ ۱۲۵۸ھ	۴۰	

تقطیع کتابت ۷×۴۔ ایچ سطور تیرہ ۱۳ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مرادآبادی۔ بجانب سلطان حسین وسنوی بہاری۔ کرم خوردہ اور پیوند کار۔

مختصر کتاب ہے قواعد ضروریہ نحویہ کے بیان میں۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی جعل ... الخ فی القدم مرفوعًا۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ واصحابہ الطیبین و الطاہرین۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ کا تولد سال بارسو بارہ (۱۲۱۲) ہجری میں رامپور میں ہوا۔ آپ حسبًا و نسبًا عالی ... سادات صحیح النسب سے تھے حضرت مولنا سید جمال الدین صاحبؒ جو عارف باللہ ... رامپور میں ہوئے ہیں آپ کے نانا تھے۔ آپ نے سترہ ۱۷ سال کی عمر میں علاوہ حفظ قرآن شریف ... تمام علوم ظاہریہ کو اپنے والد ماجد سے پورا کرلیا۔ اور انہیں سے علم باطنی کا بھی استفادہ ... تدریس علوم اور تزکیہ انفاس خلق اللہ میں معروف رہتے۔ بہت بڑے واعظ تھے۔ آپکا وعظ ... خاص اثر رکھتا تھا جس سے سامعین پر عجیب کیفیت طاری ہوجاتی تھی۔ بیشتر ... غیر مسلم۔ دست مبارک پر بیعت اسلام سے مشرف ہوتے تصنیف کتب کی طرف ... رسالہ کے علاوہ کتاب اشاعت الجمعہ وغیرہ بھی آپ کے تالیفات میں ہیں۔ نکاح آپ ... مرادآبادی کے خاندان میں ہوا۔ اسیوجہ سے مرادآباد ہی میں سکونت قیام ہوگیا تھا۔ بارھویں ربیع الثانی سال ... مرادآباد میں باون ۵۲ سال کی عمر میں عارضہ سل سے انتقال فرمایا۔ وفات سے دوسرے روز احاطہ متصل مسجد ...

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مدلون ہوئے۔ یزادوں یت بولے۔ (تواریخ عجیبہار دو مصنف میاں نثار علی صاحب رام پوری۔)					
۲۳۸۶	۳۱۲	۱۳	الفیہ ابن مالک المسمے بالخلاصہ مع الفیۃ المختار بن بونہ	الامام العلامہ جمال الدین محمد بن عبد اللہ بن مالک النحوی المتوفے سنہ ۶۷۲ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ مصر	۴۱۶	
			الفیہ ابن مالک کے قلمی و مطبوعہ متعدد نسخے اس کتب خانہ میں موجود ہیں جو مجلد اول کے نمبر ۱ سے نمبر ۲۳ تک فن نحو عربی میں تحریر ہیں۔ مسائل نحو یہ میں یہ ارجوزہ مشہور و متداول ہے۔ نسخۂ ہذا میں یہ جدت کی گئی ہے کہ الفیہ ابن مالک کے اشعار کیساتھ مختار ابن بونہ کے اشعار جو اسی بحر میں ہیں ممزوج کر دیے ہیں۔ غرض اس امتزاج سے یہ ہے کہ جو امورات متعلقہ مسائل نحویہ ابن مالک سے چھوٹ گئے ہیں۔ مختار مذکور نے اُن کو پورا کر دیا ہے۔ اس صورت میں یہ کتاب تکمیل کے درجہ کو پہونچ گئی۔ پوری کتاب پر مختار کا تحشیہ بھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال محمد هو ابن مالك + احمد ربي الله خير مالك خاتمہ صفحہ ۴۱۴۔ و آله الغر الكرام البررة۔ و صحبه المنتخبين الخيرة۔ ابن مالک کا ترجمہ مجلد دوم فن حدیث عربی نمبر ۵ پر تحریر ہے۔ مختار بن بونہ کا حال دریافت نہیں ہوا۔					
۲۸۹۴	۳۲۲	۱۴	امتحان الاذکیاء	العلامہ محمد بن پیر علی المعروف برکلی المتوفے سنہ ۹۸۱ ہجری	سنہ ۹۶۳ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ مصر	۱۲۱	
			لب الالباب فی علم الاعراب کی شرح ہے۔ کتاب لب الالباب اختصار الکافیہ ابن الحاجب قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی متوفے علی الخلاف سنہ ۶۸۵ ہجری کی مولفہ ہے۔ شارح نے					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">لب الالباب کے تدریس کے زمانہ میں طلباء کی درخواست پر یہ شرح بڑی سنجیدگی کے ساتھ لکھی ہے۔ اور حل مطالب متن میں میانہ روی سے کام لیا ہے۔ طول و اختصار دونوں سے احتراز کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصا علی السراج المنیر المصطفی و صلوۃ علیہ و علیہم مصطفی و مستصفی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱ و علی الہ و اصحابہ الکرام کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہے۔
حضرت مؤلف کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ فہرست کتب خانہ خدیویہ مصریہ میں اس کتاب کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ اسی فہرست میں اس کتاب کا سال تالیف ۹۰۳ ہجری تحریر ہے۔ الکشفات الفائح برکتاب اظہار الاسرار، کتاب مائۃ عامل کو بھی اسی مولف کے مولفات میں لکھا ہے۔</td></tr>
<tr><td>۳۰۸۸</td><td>۳۰۵</td><td>۱۵</td><td>الانصاف فی مسائل الخلاف</td><td>الشیخ الاوحد ابو البرکات کمال الدین عبدالرحمن بن ابی الوفا محمد بن عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید الانباری النحوی المتوفی ۵۷۷ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۹۱۳ لیدن</td><td>صفحہ ۳۵۵
صفحہ ۳۵
صفحہ ۲۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں اُن اہم مسائل نحویہ کو جمع کیا ہے۔ جو علماء بصریین و کوفیین کے مابین مختلف ہیں۔ ہر ایک مسئلہ کے ساتھ وجوہ اور دلائل اختلاف بھی بڑی تفصیل و شرح کے ساتھ مذکور ہیں۔ اس طرز خاص کی علم نحو میں یہ پہلی کتاب ہے مسائل خلافیہ نحویہ کا انداز بیان اس طرح رکھا ہے جس طرح علم فقہ میں مسائل خلافیہ حنفیہ و شافعیہ کا طرز ہے۔ لیڈن میں اس کتاب کو عربی و جرمنی دونوں عبارتوں میں طبع کیا ہے۔ آغاز صفحہ اول بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الملک الحق المبین والصلوۃ علی صفوتہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			النبی العربی المبعوث بالدین المتین۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۵ جی انحذف حرف و احدا و اللہ اعلم۔ عبارت عربی کی تمامی کے بعد فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ ابن الانباری کا ترجمہ مجلد ھسہ ان لغت عربی میں تحت نسب پر لکھا گیا۔					
۳۱۲۴	۳۰۰	۱۶	بحث المطالب	جرمانوس فرحات مطران المارونی المتوفی سنہ ۱۷۲۶م		مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء بیروت	۳۶۳	

یہ کتاب قواعد عربیہ تصریفیہ و نحویہ میں لکھی گئی ہے۔ ایک مقدمہ اور تین کتب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ فی احوال الحروف الھجائیۃ والحرکات العربیۃ۔ الکتاب الاول فی تصریف الافعال۔ الکتاب الثانی فی تصریف الاسم۔ الکتاب الثالث فی قواعد النحو۔ الخاتمہ فی اعراب الکلام المرکب۔ پوری کتاب پر سعید خوری شرتونی لبنانی کا حاشیہ ہے۔ اور یہی اس کتاب کے مصحح بھی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۔ الحمد للہ الذی اصلح بکلمۃ الالسن المختلفۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۵ ولا تنسوا المؤلف من الرحمۃ والغفرات۔

اس کتاب میں مؤلف کے باب میں عجب خلط کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل پیج پر مؤلف کا نام جرمانوس فرحات مطران المارونی الحلبی لکھا ہے۔ اور کتاب کے محشی اور مصحح بھی مولف کا یہی نام لکھتے ہیں اور اس کا سال ولادت سنہ ۱۶۷۰ مسیحی تحریر کرتے ہیں۔ اس کی وفات حسب تصریح اڈورڈ فندیک مصنف اکتفاء القنوع سنہ ۱۷۳۲ مسیحی ہے۔ مگر دیباچہ میں مؤلف اپنا نام "جبرئیل بن فرحات القس الراہب الحلبی المارونی" تحریر کرتا ہے۔ اس کا سال وفات اکتفاء القنوع میں سنہ ۱۷۳۲ مسیحی لکھا ہے۔ خاتمہ کتاب پر یہ عبارت تحریر ہے۔ قال مؤلفہ جبرئیل بن فرحات القس الراہب الحلبی المارونی فرغت من بیاض ھذا التالیف فی اول یوم من شہر کانون الثانی افتتاح سنۃ الف وسبعمائۃ وثمانون مسیحیہ

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>سنہ کتابت مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب مصنفہ مطران ماروني ہے جبرئیل نام غلط تحریر ہوا ہے کیونکہ اس کتاب کا سال تالیف سنہ ۱۷۰۵ مسیحی ہے اور جبرئیل کی وفات سنہ ۱۷۳۲ مسیحی میں ہو چکی۔ ظاہرا اس اختلاف کیوجہ سوا اس کے اور نہیں مفہوم ہوتی کہ اس نام کی اس فن میں دو کتابیں ہیں۔ ایک کا مؤلف مطران ماروني ہے۔ دوسری مؤلفہ جبرئیل بن فرحات ہے۔ اکتفاء القنوع کی عبارت سے بھی یہی پتہ ملتا ہے حیث قال وقیل بل البحث هذا هو لجبرائیل فرحات الحلبی الماروني المتوفی سنہ ۱۷۳۲ فہرست خدیویہ مصریہ میں بھی اس نام کی کتاب مؤلفہ جبرئیل فرحات الحلبی الماروني المتوفی سنہ ۱۱۴۵ [illegible] الموافقۃ سنہ ۱۷۳۲ ہجریہ درج ہے۔ کاتبین اور اہل مطابع کی غفلت اور عدم غوض سے دونوں کتابوں میں امتیاز نہ ہو سکا۔ کتاب ہذا کا سال تالیف اور محشی وغیرہ کی عبارت اس کتاب کو مطران ماروني کی مؤلفہ بتاتی ہے خطبہ کی عبارت میں جو مؤلف کا نام جبرئیل تحریر ہے وہ غالبا دوسری کتاب ہوگی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔
مطران ماروني کے متعلق سعید خوری لکھتے ہیں کہ ان کی ولادت [illegible] حلب میں ہوئی۔ یا [illegible] سال زندہ رہ کر سنہ [illegible] مسیحی میں وفات پائی۔ اکتفاء القنوع میں ان کا سال [illegible] سنہ ۱۷۳۲ء تحریر ہے۔ اس سے زیادہ حال دریافت نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۲۸۱۴</td><td>۳۰۱</td><td>۱۵</td><td>تسہیل الفوائد و تکمیل المقاصد</td><td>الامام جمال الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بابن مالک الطائی الجیانی النحوی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ</td><td></td><td>مطبوعہ [illegible] سنہ ۱۳۱۹ ہجری [illegible]</td><td>[illegible] ۲۰۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">اصول نحویہ کی جامع کتاب ہے۔ تمام مسائل و مقاصد کو اختصار کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ یہ وجیز مختصر ہو [illegible]</td></tr>
</table>

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کوئی مسئلہ مسائل نحو بہت چھوٹا نہیں ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ بعد عبارت الحاقی۔ حمداً لله رب العالمین و مصلیا علی محمد خاتم النبیین وعلی اٰله وصحبه اجمعین۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۔ وهذا مما ینقاد الیه ولا یتاس علیه۔ (ابن مالک کا ترجمہ مجلد دوم فن حدیث عربی مسند شرح تبریزی)

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۰	۳۱۷	۱۸	تسہیل الکافیہ	قدوۃ الحکما شمس العلما مولوی عبد الحق خیرآبادی المتوفی سنہ ۱۳۱۶ھ	سنہ ۱۲۸۶ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۴ھ مجتبائی دہلی	۱۲۸	

یہ کتاب شرح شریفیہ شرح کافیہ فارسی کی تعریب ہے۔ سید شریف نے کافیہ کی شرح جو فارسی عبارت میں لکھی ہے مؤلف علام نے بلاکم وکاست اس کی تعریب کر دی ہے۔ کافیہ اور شرح جامی کے مابین یہ کتاب طلباء کے درس کے واسطے بے حد نافع اور برموقع تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی لیس نعمائه رنصه خافض..... اما بعد فیقول العبد المفتقر الی رحمة الله الملك الغنی عبد الحق المعروف بعبد الحق الخیرآبادی۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ علی هاجرها الف الف سلام وتحیة

(حضرت مؤلف رحمہ اللہ کا ترجمہ مجلد دوم فن اصول فقہ تحت نمبر ۱۲۶ لکھا گیا۔)

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۹۵۲	۳۲۰	۱۹	ثلاث رسائل	ابن فارس، کسائی، ابن العربی		مطبوعہ سنہ ۱۳۴۴ھ مصر	۵۰	

تین رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں تینوں رسالے نادر ہو گئے ہیں۔ مولوی عبد العزیز صاحب میمنی راجکوٹی پروفیسر مدرسہ عربیہ علی گڑھ کے اہتمام و کوشش سے یہ مجموعہ مصر میں طبع ہوا ہے۔ ان رسائل میں یا یہا صاحب موصوف نے تحشیہ بھی کیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مقالہ کلا	ابی الحسین علامہ احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب الزہراوی اللغوی المتوفی علی الاکثر ۳۹۵ سنہ ہجری				
			اس مجموعہ کا یہ پہلا نمبر ہے صفحہ ۱ سے شروع ہوکر صفحہ پر ستم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں لفظ کلا کی تحقیق اور اس کے معانی اور مواقع استعمال وغیرہ بتائے ہیں۔ اور اہل علم کا اختلاف جو اس کے موضوع کے متعلق ہے اسکا بھی اظہار کیا ہے۔ بڑا مفید رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ بعد عبارت الحاقی۔ ھذہ۔ اکرمك الله وایدك وفقك مقالة کلا۔ خاتمہ صفحہ ۱۔ حسب ملاح واتجہ والله ولی التوفیق (ابن الفارس کا ترجمہ مجلد ہذا میں فن لغت عربی نمبر ۲۹ پر لکھا گیا۔)					
			کتاب ما تلحن فیہ العوام	الامام ابو الحسن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن عثمان الکسائی المتوفی ۱۸۹ سنہ ہجری				
			مجموعہ مذکورہ بالا کا دوسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں عربی کلمات کا صحیح تلفظ اور الفاظ فصیحہ وغیر فصیحہ۔ صحیحہ وغیر صحیحہ میں امتیاز دکھایا ہے۔ اہل فصاحت کے واسطے یہ رسالہ بڑا کارآمد ہے۔ مؤلف نے یہ رسالہ خلیفہ ہارون رشید کے واسطے تالیف کیا تھا۔ آغاز صفحہ ۲۳ ھذا کتاب ما تلحن فیہ العوام مما وضعه۔ خاتمہ صفحہ ۵۸۔ یا حب لیلی لا تغیر وازدد + وانم کما ینمی الخضاب فی الید رسالہ کے آخر میں فہرست الفاظ مفردہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب سے منضم ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ کتابت یا طبع	تعداد صفحات	کیفیت

امام کسائی بن حمزہ بن فیروز موالی بنی اسد کی اولاد میں سے قراء سبعہ کے ائمہ میں ایک امام یہ بھی ہیں۔ نحو بیت ولغت دانی میں اعلم الناس تسلیم کئے گئے ہیں۔ نحویین کے دو گروہ مشہور ہیں کوفیین۔ بصریین۔ کوفیین کے شیخ کسائی اور بصریین کے شیخ سیبویہ مانے جاتے ہیں۔ اصل وطن آپ کا کوفہ تھا۔ مگر بغداد کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ حمزۃ الزیات، معاذ الہراء، ابوجعفر الرواسی، سلیمان بن ارقم، ابی بکر بن عیاش، سفیان بن عیینہ وغیرہم سے تمام علوم عربیہ کی تحصیل کی۔ فراء، ابوعبیدہ القاسم اور ان کے علاوہ علماء کی ایک جماعت کثیرہ ان کے تلامذین ہیں خلیفہ ہارون رشید ایک تو ان کے علم وفضل کے سبب دوسرے اس کے بیٹے امین کے ادیب واستاد ہونے کی وجہ سے ان کی بیحد توقیر وعزت کرتا تھا۔ کسائی اور امام محمد وامام یوسف رحمہا اللہ کے مابین خلیفہ کے دربار میں بار بار مباحثہ علمی ہوتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ خلیفہ نے امام یوسف سے استفسار کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا "انت طالق انت طالق" اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی یا تین۔ امام یوسف نے جواب دیا ایک۔ خلیفہ نے کہا اگر وہ شخص یوں کہے "انت طالق او طالق او طالق۔ یا انت طالق ثم طالق ثم طالق۔ یا انت طالق وطالق وطالق" امام موصوف نے کہا ان صورتوں میں بھی ایک ہی طلاق ہوگی کسائی بھی اسوقت دربار میں موجود تھے خلیفہ سے عرض کیا کہ امام نے پہلی دو صورتیں تو ٹھیک بیان فرمائیں مگر پچھلی دونوں صورتوں میں خطا کی۔ اس لئے کہ انت طالق کے بعد جو دو مرتبہ انت طالق کہا گیا ہے۔ وہ ماقبل کی تاکید ہے۔ اس وجہ سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ اسی طرح او طالق کی صورت شک کی ہے۔ اس میں بھی پہلی مرتبہ کا قول جو یقینی ہے وہی واقع ہوجائے گا۔ رہا یہ قول کہ انت طالق ثم طالق ثم طالق۔ اور انت طالق وطالق وطالق۔ ان دونوں صورتوں میں تین طلاقیں ہونگی۔ اور اس دعوے کو ایسے مدلل ووجیہ بیان سے ثابت کیا کہ امام موصوف کو تسلیم ہی کرنا پڑا۔ کسائی کی تالیفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ معانی القرآن

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مختصر فی النحو، القراءات، النوادر الکبیر، الاوسط، الاصغر، اختلاف العدد، کتاب العدد، الہجاء، المصادر، الحروف، کتاب مقطوع القرآن وموصولہ۔ امام محمد اور کسائی کی وفات ایک ہی روز ہوئی ہے۔ سال وفات میں کئی قول ہیں صحیح یہ ہے کہ ایک سو نواسی (۱۸۹) ہجری میں رے میں کسائی کی وفات ہوئی اور زنبویہ میں جو رے کا ایک قریہ ہے دفن ہوئے خلیفہ ہارون رشید کسائی اور امام محمد دونوں کے دفن میں شریک رہے اور بڑی حسرت کے ساتھ کہتے تھے کہ آج علم فقہ اور لغت کو میں نے زیر زمین دفن کر دیا۔ کسائی کی وجہ تسمیہ میں کئی قول ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کسائی جس وقت حمزہ بن حبیب زیات کی خدمت میں بغرض تحصیل علم پہونچے اور قرات شروع کی تو صرف ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے حمزہ نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے جواب دیا گیا صاحب الکساء، اس روز سے کسائی مشہور ہو گئے۔ (نزہتہ الالباء فی طبقات الادباء مفتاح السعادۃ۔ وفیات الاعیان)					
			رسالۃ الشیخ الاکبر	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی المعروف بابن العربی المتوفی ۶۳۸ھ				
			یہ رسالہ تصوف کے متعلق ہے جو فن سلوک عربی میں بعد نمبر (۴۲۹) لکھا گیا ہے۔					
۳۴۲۵	۳۱۳	۲۰	جامع الفوائد	ملا محمد صادق بن درویش محمد حلوائی السمرقندی من اعیان القرن العاشر		قلمی	۱۰۰	

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۶ ۱/۴ × ۳ ۳/۴ انچ۔ سطور ستره۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پر کرم خوردگی و پیوندکاری کا خفیف اثر ہے۔

مائۃ عوامل جرجانی کی شرح ہے۔ شارح نے ضروری قدر تفصیل کے ساتھ سلیس عبارت میں شرح لکھی ہے جو مبتدیین کے واسطے بہت کارآمد ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدك یا من جعلت علم النحو میزان الاعراب والبناء ونشكرك یا من رفعت رفع المنصوب بین علی سریر الفضل بالدرجات من العلماء۔ خاتمہ صفحہ ۹۹۔ لا یتعذر فی هذا المقام۔ اے عبارت۔ ملا محمد صادق حلوانی۔

شارح فاضل نے اپنا نام خطبہ میں محمد صادق بن درویش محمد لکھا ہے۔ کتاب کی تمامی پر تحریر ہے تمت تمام شد حاشیہ محمد صادق حلوانی۔ صادق حلوانی کی نسبت منتخب التواریخ میں ملا عبدالقادر بدایونی و نسیم گلشن میں سید علی حسن خاں خلف نواب صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں کہ سمرقندی الاصل ہیں۔ شمس الائمہ حلوانی کی اولاد میں اور مولنا احمد جندی کے تلامذہ میں معدود ہیں۔ عالم خوش تقریر اور خوش فہم تھے۔ اگرچہ شاعری ان کے فضل و کمال کے سامنے بے حقیقت شے ہے تاہم شعرائے عصر کے زمرہ میں بھی ان کا شمار ہے۔ اس فن میں بھی اچھا سلیقہ اور فطرت عالی رکھتے تھے فارسی کلام کا ایک ضخیم دیوان ان کا مرتب ہے۔ دو مرتبہ زیارت حرمین محترمین سے مشرف ہوئے پہلی مرتبہ وطن مالوف سے اس سعادت کا شرف پایا۔ اور اس فرض مذہبی سے فارغ ہوکر ہندوستان پہونچے۔ بیرام خاں سپہ سالار کی عنایت و عاطفت سے شہر لاہور میں مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد جاذبۂ شوق کی رہبری سے دوسری مرتبہ حجاز کا سفر کیا۔ بیت اللہ الحرام اور دیگر اماکن شریفہ کی زیارت سے فارغ ہوکر ۹۸۰ ہجری میں ہندوستان میں معاودت کی۔ میرزا محمد حکیم نے کابل میں اپنی تعلیم کی غرض سے طلب کرلیا۔ وہاں ایک زمانہ تک اعزاز و احترام کے ساتھ افادہ و افاضہ میں مشغول

رہے۔ آخر عمر میں سمرقند چلے آئے اور یہیں سفر آخرت پیش آیا۔ تاریخ وفات تحقیق نہیں ہوئی۔
(تذکرۂ صبح گلشن)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۷۲	۲۷۶	۲۱	الجمل فی النحو المعروف بالجرجانیہ	الشیخ الامام ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی النحوی المتوفی ۴۷۱ھ و قیل ۴۷۴ھ		قلمی سنہ ۱۰۰۰ھ	۱۰۳	

تقطیع کتابت ۴ × ۲½ انچہ۔ سطور ۹۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب درویش ابن صلاتی اعلی۔ پوری کتاب کرم خوردگی اور پیوندکاری سے محفوظ ہے۔ ابتدا میں دو ورق کسی دوسری کتاب کے ہیں۔
علم نحو کی گو مختصر کتاب ہے مگر بڑی مستند و معتبر مانی جاتی ہے۔ پانچ فصول پر کتاب منقسم ہے۔ الفصل الاول فی المقدمات۔ الفصل الثانی فی عوامل الافعال۔ الفصل الثالث فی عوامل من الحروف۔ الفصل الرابع فی عوامل الاسماء۔ الفصل الخامس فی اشیاء منفردہ
ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمد الشاکرین..... قال الشیخ الامام الاجل ابوبکر عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی ہذہ جمل الخ خاتمہ صفحہ ۱۰۳۔ وعلی آلہ الطیبین الطاہرین الی العباد جل من لا فیہ عیباً و علا۔

شیخ جرجانی علیہ الرحمہ اکابر ائمۂ نحویہ اور افضل فضلائے عربیہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ اصولاً اشعری فروعاً شافعی تھے۔ جرجان میں ابوالحسین الفارسی النحوی متوفی ۴۲۱ہ ہجری سے (جو ابی علی الفارسی کے حقیقی بھانجے تھے) علوم کا اکتساب کیا۔ جرجان سے باہر تحصیل علم کی غرض سے کہیں نہیں گئے۔ سوا ابوالحسین فارسی کے کوئی دوسرا ان کا شیخ نہیں تھا۔ علوم عربیہ و بیان وغیرہ کے بہت بڑے ماہر اور امام فن تھے۔ زمانۂ حیات ہی میں علماً و ادباً مشہور و معروف ہوگئے۔ بڑے دیندار دیپرہیزگار شخص تھے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			ایک مرتبہ یہ نماز میں مشغول تھے چور ان کے سامنے سے جس قدر اثاث البیت مل سکا لے گیا۔ مگر انہوں نے نماز کو قطع نہیں کیا۔ ان کے مؤلفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ المغنی فی شرح الایضاح۔ یہ شرح تقریبا تیس (۳۰) جلد کی کتاب ہے۔ المقتصد فی شرح الایضاح۔ یہ ایضاح کی مختصر شرح تین جلدوں میں ہے۔ اعجاز القرآن الکبیر۔ الصغیر۔ العوامل المائۃ۔ المفتاح۔ شرح الفاتحۃ۔ العمدۃ فی التصریف۔ الجمل فی النحو اور اس کی شرح التلخیص وغیر ذالک۔ ان کی تاریخ وفات میں دو قول ہیں۔ چار سو اکتر (۴۷۱) چار سو چوہتر (۴۷۴)۔ (نزہۃ الالبا فی طبقات الادبا۔ طبقات الشافعیہ۔ فوات الوفیات۔)					
۵۰۰	۳۲۱	۲۲	حاشیۃ السجاعی علی شرح القطر	عمدۃ الافاضل الشیخ الفائح احمد بن محمد السجاعی الشافعی الازہری۔ المتوفے سنہ ۱۱۹۷ ہجری	سنہ ۱۱۷۷ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ مصر	۱۱۷	
			قطر الندے کی شرح جو خود مؤلف ابن ہشام نحوی متوفے سنہ ۷۶۲ ہجری نے لکھی ہے اسکا حاشیہ ہے۔ فاضل محشی نے بڑی سنجیدگی و خوبی کے ساتھ مختصر عبارت میں تحشیہ کیا ہے۔ حاشیہ کتاب پر پوری شرح اور مختلف حواشی شیخ محمد الانبابی کے لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ حمدا لمن رفع فی الدارین قدر احبابہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی خفض الکفر مع اصحابہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۶۔ والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ حضرت محشی علیہ الرحمۃ دیگر علوم وفنون کے علاوہ عربیت میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔ مصر میں آپ کا تولد ہوا اور وہیں کی آب ہوا سے نشو ونما پایا۔ اپنے والد اور دوسرے علما زمانہ سے علوم مروجہ کی تکمیل کی۔ والد کی حیات ہی میں تالیف وتدریس کا کام شروع کر دیا تھا۔ آپ کے مؤلفات میں بہت سے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			رسائل و تعلیقات و شروح وغیرہ ہیں چند مؤلفات جو اس نسخہ مطبوعہ کے آخر و ابتدا کتاب میں تحریر ہیں اُن کے اسماء یہ ہیں۔ حاشیہ علے شرح ابن عقیل۔ حاشیہ علے شرح ابن ناسم۔ حاشیہ علے شرح الخطیب۔ شرح الکافی فی العروض والقوافی منظومہ فی العروض منظومہ فی البیان مع شرح مسمے بالاحراز فی انواع المجاز منظومہ فی المقولات مع الشرح منظومہ فی معانی الحروف مع الشرح۔ شرح دلائل الخیرات۔ حاشیہ علے شرح القطر۔ شرح علے اسماء اللہ الحسنٰے وغیر ذلک۔ ۱۷ صفر گیارہ سو ستانوے (۱۱۹۷) ہجری میں استسقا کے مرض سے مصر میں آپ کی رحلت ہوئی۔ جامع ازہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ قرافۂ کبرے میں اپنے والد کے پہلو میں مدفون ہوئے (عجائب الآثار فی التراجم والاخبار)					
۱۱۹۱	۲۰۹	۲۲	حاشیۃ الصبان علے شرح الاشمونی علے الالفیۃ ابن مالک الجزء الاول والثانی	العلامہ ابو العرفان الشیخ محمد بن علی الصبان المتوفے سنہ ۱۲۰۶ ہجری	سنہ ۱۱۹۳ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۲۰۵	

علامہ ابو الحسن الاشمونی متوفے فی حدود سنہ ۹۰۰ ہجری نے الفیۂ ابن مالک کی مبسوط شرح لکھی ہے۔ نسخۂ ہذا اسی شرح کا حاشیہ ہے جو تقریرات شریفہ اور تحقیقات جلیلہ سے پُر ہے۔ محشی علیہ الرحمہ نے شرح کے مضامین کو تدقیقات فائقہ کے ساتھ مشرح کیا ہے اور مسائل نحویہ کے بیان میں بڑی تنقیح و توضیح سے کام لیا ہے۔ اِس حاشیہ میں محشی علامہ نے اپنے اشیاخ و اساتذہ کے بھی اقوال نقل کئے ہیں۔ اور اس بات کی وضاحت کے واسطے کہ یہ قول فلاں شخص کا ہے کچھ الفاظ مخصوص رکھے ہیں۔ جس مقام پر (شیخنا العلامہ) لکھا ہے اُس سے شیخ مدابغی مراد ہیں۔ جہاں لکھتے ہیں (شیخنا السید) سید بلیدی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس جگہ صرف لفظ (بعض) تحریر ہے اس سے علامہ حفنی مقصود ہیں۔ پوری کتاب کا انقسام علحدہ علحدہ چار اجزاء پر ہے۔ جو دو جلدوں میں مجلد ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے اس میں جزء اول و دوم رکھا گیا ہے۔ جزء اول ابتدا کتاب سے شروع ہو کر بحث ان و اخواتہا پر ختم ہوا ہے۔ دوسرے جزء کی ابتدا لا لنفی الجنس سے۔ اور انتہا ابنیۃ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اسماء الفاعلین وغیرہ کے ختم پر ہے۔ابتدا جزء اول صفحہ ۲۔ نحمد ک۔ اللھم علی ما وہبت نحونا من سوابغ النعم..... اما بعد فیقول راجی الغفران محمد بن علی الصبان۔خاتمہ جزء اول صفحہ ۲۰۶ لدخول المخففۃ علی الجملتین۔ ے عبارت۔ لنفی الجنس۔ آغاز جزء دوم صفحہ ۲۔لا التی لنفی الجنس ای لنفی الخبر عن الجنس الواقع بعد ھا نفیا۔ خاتمہ جزء دوم صفحہ ۲۰۷۔ بمعنے فاعل لفواہمہ اے عبارت باسم الفاعل۔ پوری کتاب کے حواشی برشرح اشمونی تمام وکمال لکھی ہے۔					
۱۱۹۱	۲۸۰	۲۴	حاشیۃ الصبان علی شرح الاشمونی علی الالفیۃ ابن مالک۔ الجزء الثالث والرابع	العلامہ ابو العرفان الشیخ محمد بن علی الصبان۔ المتوفی سنہ ۱۲۰۶ ہجری	سنہ ۱۱۹۳ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۲۳۴	
			دوسری جلد ہے۔اس میں تیسرا اور چوتھا جزء ہے۔تیسرا جزء صفۃ مشبہ کے ذکر سے شروع ہو کر اعراب الفعل کے ختم پر ختم ہوا ہے۔چوتھے جزء کا آغاز عوامل الجزم سے۔اور خاتمہ فصل فی الادغام پر کیا گیا ہے۔ اور اسی پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے۔شروع جزء سوم صفحہ ۲۔ الصفۃ المشبہۃ باسم الفاعل۔ خاتمہ جزء سوم صفحہ ۲۰۶۔ مذھب الاخفش فتفطن۔آغاز جزء چہارم صفحہ ۲ عوامل الجزم۔ الجزم فی اللغۃ القطع۔خاتمہ جزء چہارم صفحہ ۲۳۴۔ بمن ید الاحسان۔ آمین۔ علامہ ابو العرفان مصر میں پیدا ہوئے۔ابتدا عمر میں کلام اللہ شریف کو حفظ کیا۔اور ضروری متون پڑھے۔ابتدائی زمانہ کے بعد علم کی تحصیل میں بڑی سرگرمی کے ساتھ مشغول ہوئے۔جملہ علوم وفنون کو فضلاء عصر سے نہایت جد وجہد کے ساتھ حاصل کیا۔مذہباً شافعی مشرباً شاذلی تھے۔ان کے شیوخ میں شیخ ملوی،شیخ حسن المدابغی،شیخ محمد العشماوی،شیخ احمد الجوہری،الشیخ السید البلیدی،شیخ عبد اللہ الشبراوی					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	قلمی یا مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت

شیخ محمد الحفناوی وغیرہ ہیں تلقین ذکر و تعلیم سلوک ... عبدالوہاب العفیفی مرزوقی اور ابی الانوار محمد السادات ابن وفا کے فیوض سے مستفیض ہوئے شیخ ابی الانوار ... کی کیفیت اور اپنے خاندانی سلسلہ کی ... آپ نے علوم کی ... فوق العادت خدمت کی ... تمام علوم عقلیہ و نقلیہ میں ... تحقیق، مناظرہ و جدل وغیرہ کی فضلائے مصر و شام میں اعلیٰ درجہ کے مشہور و ممتاز ہوگئے ہمیشہ علمی مذاکرات میں مستغرق و مشغول رہتے ... لوگ ... فیض علمی سے مستفید ہوئے۔ اس حاشیہ کے علاوہ حاشیہ علی شرح العصام علی السمرقندیہ، رسالہ فی علم البیان، رسالہ عرفیہ، فی آل البیت منظومہ فی علم العروض، اشعار اہل البدر منظوم، حاشیہ علی ... بحث منظومہ فی مصطلح الحدیث، مثلثات فی اللغۃ، رسالہ فی الہیئۃ، حاشیہ علی السعد المعانی والبیان، رسالتان علی البسملہ صغریٰ و کبریٰ، رسالہ فی ... منظومہ فی ضبط رواۃ البخاری ومسلم، آپ کے مؤلفات مشہورہ میں ہیں نظم کلام پر بھی پوری قدرت رکھتے تھے بہت سے منظومات مدحیہ وغیرہ آپ کے موجود ہیں۔ زمانہ حیات کا پہلا حصہ گو کسی قدر عسرت کے ساتھ گزرا مگر آخری زمانہ عمر بڑی ثروت و یسر کے ساتھ طے کیا۔ ماہ جمادی الاولیٰ شب سہ شنبہ بارہ سو چھ (۱۲۰۶) ہجری میں انہیں میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ تغمدہ اللہ بالرحمۃ والرضوان۔

(عجائب الآثار فی التراجم والاخبار)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	قلمی یا مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۸۷	۲۹۲	۲۵	حاشیہ علی حاشیہ عبدالغفور علی شرح الجامی	ملا عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین سیالکوٹی المتوفی سنہ ۱۰۶۷ ہجری		قلمی سنہ ۳۳ جلوس والا	۳۴۲	

تقطیع کتابت ۷½×۴ انچ۔ ۲۱ سطور کی ہیں۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتابت کی تاریخ ۳۳ سنہ جلوس والا تحریر ہیں۔ یہ ظاہر نہیں ہوا کہ جلوس والا سے کس بادشاہ کا

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			جلوس مرادر کھا گیا ہے۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوندکاری زیادہ ہے بعض اوراق پر سیاہی کے دھبے اور بعض پر آب ریزی کا اثر ہے۔ یہ نسخہ بہت غلط لکھا ہوا ہے۔ بعد کتابت تصحیح و مقابلہ کی بھی نوبت نہیں پہونچی ہے۔ حاشیہ عبدالغفور علے شرح الجامی کا مستقل حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ مجموعہ حاشیہ عبدالغفور وغیرہ کے ساتھ مطبع نظامی کانپور میں ۱۲۸۵ھ ہجری میں طبع بھی ہو چکا ہے۔ اور تین نسخے مجموعہ مذکور کے مجلد اول فن نحو عربی کے نمبر ۵۰ سے نمبر ۵۲ تک درج ہیں۔ اس حاشیہ میں حضرت محشی نے حاشیہ عبدالغفور کی پیچیدگیاں و دشواریاں کا خوب حل کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول قولہ مصدر المعلوم هو الاظهر لکونه معدوماً من حمدت حمد الله لانه علی النعم والد وامر لکثرة استعماله۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۴۔ تنزیل الفعل ایا عمس من الوابۃ۔ (فاضل سیالکوٹی کا ترجمہ مجلد دوم فن کلام عربی تحت نمبر ۳۳ پر تحریر ہے)					
۱۳۹۹	۲۸۶	۲۶	حاشیہ غلام محمد علے شرح ملا جامی	مولوی غلام محمد		مطبوعہ ۱۳۱۳ھ مطبع یوسفی دہلی	۲۰۰	
			شرح ملا جامی کا مختصر و ضروری قدر حاشیہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قولہ الحمد هو الثناء باللسان علی قصد التعظیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۰۔ قولہ الی الاختصاص۔ ای شرح۔ (محشی علام اسی زمانہ کے علما رہے ہیں)					
۲۵۶۲	۳۲۱	۲۷	حل ترکیب الامثلہ فی شرح مائۃ عامل	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۳۲	
			تقطیع کتابت ۶½ × ۳½۔ ۲۔ انچہ سطور تیرہ خط نستعلیق طالبعلمانہ۔ کاغذ بادامی انگریزی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا خفیف اثر ہے۔ مختصر رسالہ ہے شرح مائۃ عامل عربی میں عوامل کے بیان میں جو امثلہ عربیہ آیات قرآنیہ وکلام فصحا سے					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			لکھے ہیں۔ مؤلف نے ان اشعار کی ترکیب واضح طور پر اس رسالہ میں لکھی ہے کہ ... ن کے واسطے نافع ہو آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المحمود ... بصفات الجمال والجلال۔ ... صفحہ ۴۔ لتطیب نفس الاخ العلیم۔ (مؤلف نے اس رسالہ میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی)					
۱۱۷۳	۲۰۲	۲۰	الحلل فی شرح ابیات الجمل	الاستاد ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن السید البطلیوسی المتوفی سنہ ۵۲۱ھ		قلمی سنہ ہجری	۱۵۰	

تقطیع کتابت ۷ × ۱/۲ ۴-انچ۔ طور مختلف بائیس ۲۲ سے چھبیس ۲۶ تک۔ خط دکا غذ عرب۔ کاتب عبد اللہ بن زید۔ اثر کرم بہت خفیف۔ سنہ کتابت کہیں نہیں پائی گئی۔

الجمل الکبیرہ فی النحو کی دوسری شرح ہے کتاب الجمل شیخ ابی القاسم عبد الرحمن بن اسحاق زجاجی متوفی سنہ ۳۳۹ ہجری کی تالیف ہے جو بڑی مفید اور مبارک و کمیاب کتاب ہے۔ مؤلف رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ میں اس کو تالیف کیا ہے۔ ہر باب کے ختم پر سات مرتبہ طواف کرتے اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے اس کتاب کے مفید ہونے کی دعا فرماتے۔ شارح علیہ الرحمہ نے پہلے اس کتاب کی مکمل شرح لکھی جس کا نام (اصلاح الخلل الواقع فی الجمل) ہے۔ اس شرح میں متن کے اغلاط و اختلال کی طرف تنبیہ کی ہے۔ اس شرح سے فارغ ہونے کے بعد یہ دوسری شرح تالیف کی ہے جس میں ابیات جمل کے اعراب معانی و قائلین ابیات کے اسماء کی تصریح ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علمنا ما لم نکن نعلم وفضلنا علی کثیر من خلقہ وقدم ..... قال ابو محمد عبد اللہ بن السید البطلیوسی۔ ختم صفحہ ۱۵۰۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(شارح علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجلد دوم فن تفسیر عربی نمبر (۲) کے تحت میں لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۸۸	۳۲۳	۲۵	الخصائص فی النحو (الجزء الاول)	الامام ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی النحوی المتوفی سنہ ۳۹۲ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۲ھ مصر سنہ ۱۹۱۴ء	۵۶۹	

فن عربیت میں بڑے مرتبہ کی جامع کتاب ہے۔ اصول نحویہ کو اہل عرب کے منظوم و منثور کلام سے مدلل کرکے لکھا ہے۔ پوری کتاب چار اجزاء پر منقسم ہے۔ یہ نسخہ صرف جزء اول ہے۔ خطبۂ کتاب سے شروع ہوکر (باب فی مشابهة معانی الاعراب معانی الشعر۔) پر ختم ہوگیا ہے۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے مجلد اول فن نحو عربی نمبر ۳۰۱ و نمبر ۴۰۱ پر تحریر ہیں۔ ان دونوں قلمیہ نسخوں میں ایک نسخہ کامل دوسرا صرف جزء اول ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الواحد العدل القديم وصلى الله على صفوته محمد وآله المنتخبين۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۹۔ وان لم تبلغ ذالك ففيها حكومة۔ کتاب کے ابتداء میں فہرست ابواب مع ترجمہ مولف بھی تحریر ہے۔

(حضرت مؤلف کا ترجمہ مجلد ہٰذا کے فن صرف تحت نمبر ۳ میں تحریر ہے —)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۸۰۴	۳۳۹	۳۰	الدروس النحویہ لتلامذۃ المدارس الابتدائیہ	جماعت مدرسین		مطبوعہ ۱۳۲۹ھ شیراز	۴۴	

یہ کتاب چند مدرسین مدرسۂ نظارۃ المعارف کی اجتماعی حالت سے تالیف ہوئی ہے جن کے اسمائے یہ ہیں حفنی بک ناصف محمد بک دیاب شیخ مصطفےٰ طموم۔ محمود افندی عمر سلطان بک محمد۔ اس کتاب میں قواعد عربیہ جن کا تعلق صرف، نحو، لغت، بلاغت، معانی وغیرہ سے ہے مختصر طور پر لکھے ہیں۔ مدرسۂ مذکورہ کی دوسری جماعت کے طلبا کی تعلیم کی غرض سے فنون عربیہ کے چیدہ چیدہ مسائل ضبط کئے ہیں۔ اس قسم کی اور کئی کتابیں بھی ان مدرسین نے اس مدرسہ کی جماعتوں کے واسطے تالیف کی ہیں۔ تین حصوں پر پوری کتاب منقسم ہے۔ ہر حصہ کو کتاب اول و ثانی و ثالث سے معنون کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			من الحرو... الہجائیہ التی تترکب الکلمات۔ ایضاح کل واحد منہا۔ خاتمہ ۱۴۔ لکونہ معطوف فاعلیہ (اس کتاب کے مؤلفین اسی دور کے فاضلین میں ہیں سنہ ۱۳ ہجری تک اپنے اپنے منصب پر قائم رہے)					
			رسالہ فی الحروف ہجا	لم یصرح المؤلف باسمہ				
			یہ رسالہ مجلد ہذا میں فن لغت کی کتاب نمبری (۹) کے صفحہ ۱۰۰ سے صفحہ ۱۰۷ تک مجلد ہے۔ اس رسالہ کی تالیف بہت قدیمی ہے۔ حروف ہجا کی تحقیق اور ان کے معانی وغیرہ کو اس میں لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۰۰ (الالف) فی کلام العرب علی اثنین وعشرین وجہا۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۷۔ نحو مرد... باخبیث۔ مؤلف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی۔ دکتور اوغست ہفنر جو کتاب البلغہ فی اللغۃ کے ناشر ہیں وہ اس رسالہ کے مصنف کی نسبت اس طرح لکھتے ہیں "اما مؤلفہا فلم یصرح باسمہ ولعلہا الاحد قدماء النحو یین لم یمکننا ان نحققہ۔					
			رسالہ فی النحو المسمی بذیل المغرب	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر بن عبد السید المطرزی الخوارزمی المتوفی سنہ ۶۱۰ھ		مطبوعہ		
			یہ رسالہ مجلد ہذا میں فن لغت کی کتاب نمبری (۵۷) کے آخر میں صفحہ ۲۰۵ سے صفحہ ۲۳۴ تک مجلد ہے۔ کتاب المغرب جو عربی لغت کی مشہور کتاب ہے اسکو آخر میں اس رسالہ کو ذیل المغرب کے نام سے مسمی کیا ہے۔ چار ابواب پر یہ رسالہ منقسم ہے۔ الاول فی المقدمات۔ الثانی فی شیء من تصریف الاسماء۔ الثالث فیما لا یتصرف من الافعال وما یجری مجری الادوات۔ الرابع فی الحروف۔ آغاز صفحہ ۲۰۵ ذیلت بہا کتابی ہذا ضمنا ایاہا ما تشتت فی اصل المغرب من الادو...					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			خاتمہ صفحہ ۱۲۲۔ برحمتک یا رحیم وبفضلک یا کریم۔ (علامہ مطرزی کا ترجمہ مجلد ہذا فن لغت عربی میں تحت نمبر ۵ تحریر ہے۔)					
۴۷۴۳	۳۳۰	۳۱	الدہن حاشیہ ضوء المصباح	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۳۹۲	
			تقطیع کتابت ۸ × ۴½ انچ بسطور بیس ۲۲ خط نستعلیق خفی طالبعلمانہ۔ کاغذ دیسی۔ کاتب خادم علی۔ تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی وپیوندکاری کا اثر ہے۔ ضوء شرح مصباح کا مفصل ومطول حاشیہ ہے حضرت محشی نے بڑی قابلیت اور واقفیت کے ساتھ پوری شرح کا تحشیہ کیا ہے۔ جابجا منہیات بھی لکھے ہیں جو کتاب کے اکثر اوراق کے حواشی پر تحریر ہیں۔ ضوء مطبوعہ لکھنؤ وغیرہ پر اکثر اسی حاشیہ کو لکھا ہوا دیکھا ہے۔ محشی نے کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی ہے ناقلین واہل مطابع نے بھی محشی کا نام نہیں لکھا۔ فہرست مشہورہ وغیر مشہورہ میں بھی اس حاشیہ کا وجود نہیں پایا گیا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ضوء کے بعض محشیین کے اسماء لکھے ہیں۔ مگر اس حاشیہ کا محشی ان سے جدا معلوم ہوتا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ رب العالمین..... ان من الحروف المشبہۃ بالفعل الناصبۃ للاسم والرافعۃ للخبر۔ خاتمہ صفحہ ۳۹۱۔ حمدا کثیرا طیبا مبارکا۔ اے قول واللہ اعلم بالصواب۔ (اس محشی کی تحقیق میں بہت سعی جستجو وتلاش کے بعد بھی کامیابی نہیں ہوئی۔)					
		تحت نمبر ۱۹ جلد	رسالۃ الشیخ الاکبر	الشیخ ابوبکر محی الدین محمد				
		تحت نمبر ۳ جلد	رسالہ فی الحروف الہجائیہ	لم یصرح المولف باسمہ				
		ایضاً	رسالہ فی النحو المسمی بذیل المغرب	الامام ابو الفتح الشیخ ناصر				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	قلمی مطبوعہ سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
١٧٨٩	٢٨٦	٣٢	رضی شرح الکافیہ	العلامہ نجم الائمہ رضی الدین محمد بن حسن الاسترآبادی المتوفے سنہ ٦٨٦ ہجری	سنہ ٦٨٣ ہجری	قلمی سنہ ٩١٣ ہجری	٦٦٢	

تقطیع کتابت ٦×٤-انچ۔ سطور تیئس۔ خط نسخ عمدہ و پختہ۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب مولانا عبدالعلی برجندی۔ کرم خوردہ و پیوند کار۔ ابتدائی صفحہ پر متعدد مہریں چسپاں تھیں جو کسی نے مٹادی ہیں۔
کافیہ ابن الحاجب کے شروح میں مشہور و معتبر اور بے مثل شرح ہے۔ کتب نحویہ میں ایسی جامع اور محقق کتاب کم تالیف ہوئی ہے۔ فضلاء متقدمین و متاخرین اس کو نظر استحسان و اعتماد سے دیکھتے ہیں نسخہ ہذا میں بہت بڑی خوبی و ندرت یہ ہے کہ ایک مستند و معتبر فاضل کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس نسخہ میں صحت کا بھی بڑا اہتمام کیا گیا ہے۔ پوری کتاب مختلف حواشی سے محشی ہے جو ناظرین و طالبین کے واسطے بہت مفید ہیں۔ اس کتاب کے تین نسخے اور۔ دو قلمی ایک مطبوع۔ مجلد اول فن نحو عربی کے نمبر ۱۶۱ سے نمبر ۱۶۲ تک تحریر ہیں۔ اس کتاب کا سال تالیف علامہ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ میں اور قاضی نور اللہ شوشتری نے مجالس المومنین میں ٦٨٦ ہجری لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ (٢) الحمد للہ الذی جلت الاؤہ عن ان تحاط بعد وتعالی کبریاؤہ عن ان تتعقل بحد۔ خاتمہ ٦٦١۔ بجزیل انعامہ وفیض افضالہ۔ الی عبارت۔ بسنۃ ثلاث عشرۃ وتسعمائۃ ہجریۃ۔
(علامہ رضی کا ترجمہ مجلد ہذا فن صرف عربی نمبر ١ کے تحت میں لکھا گیا۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	قلمی مطبوعہ سنہ کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
		تحت نمبر ٣٢	الزنجانی۔ المسمے بتصریف العزی	الامام عزالدین عبدالوہاب بن ابراہیم الزنجانی				

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۱۹	۳۲۵	۳۳	سفینۃ النجاۃ (الجزء الاول)	الاخ بلاج	سنہ ۱۹۰۳ء	مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ء قاہرہ	۶۶	

یہ کتاب قواعد نحویہ میں اسلوب جدید پر تالیف ہوئی ہے۔ اس فن کی قدیمی توالیت کا انداز یہ ہے کہ بحث اسم کو بحث فعل وحرف پر مقدم رکھا جاتا ہے۔ اس کتاب میں بحث فعل کو اول۔ اس کے بعد بحث اسم بحث اسم ختم ہونے کے بعد بحث حروف لکھی ہے۔ اسی طرح اور بیانات میں بھی قدیمی کتابوں کے خلاف جدید طرز اختیار کیا ہے۔ مسائل نحویہ کو سوال وجواب کے طریقہ پر لکھا ہے۔ ابتدائی جماعت کے طلبا کے واسطے بڑی مفید کتاب ہے۔ پوری کتاب کے چار حصے لکھے ہیں۔ اس کتب خانے میں صرف تین حصے موجود ہیں۔ چوتھا حصہ اس وقت تک نظر سے نہیں گزرا۔ نسخہ ہذا پہلا حصہ ہے۔ اس میں فاتحۃ الکتاب، مقدمہ، الکلام علی الفعل، الکلام علی الاسم، الکلام علی الحروف، تتمہ فی التوابع، تکملہ فی الاعراب المحلی، خاتمہ فی مراجعت عمومیہ مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ فاتحۃ الکتاب۔ بسم اللہ مجریٰ سفینۃ النجاۃ و مرساھا۔ خاتمہ صفحہ ۶۵۔ مادمت حیا الی عبارت کل النعمۃ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۷۹	۳۳۶	۳۴	سفینۃ النجاۃ (الجزء الثانی)	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ سنہ ۱۹۰۵ء قاہرہ	۱۷۲	

دوسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں مباحث مقدمہ کی تتمیم وتکمیل کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ مقدمۃ وفیہا فصلان۔ الفصل الاول فی تعریف اللغۃ والنحو والکلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۹۔ ولو یوما واحدا ... [illegible] ... کل النعمۃ۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۹۱	۳۳۷	۳۵	سفینۃ النجاۃ (الجزء الثالث)	ایضاً	ایضاً	ایضاً سنہ ۱۹۰۶ء	۱۶۰	

تیسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں بھی اسم وفعل وحرف کے مباحث کو پورا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ مقدمۃ

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			وفیہا اربعۃ فصول۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۵۔ فغیدی خالک والسلام۔ الیٰ قولہ علیٰ نعمۃ (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے اہل علوم میں ہیں۔)					
۲۰۹۰۷	۳۰۴	۳۶	سوال کابلی	جمع العلوم آخوند ملا محمد عمر کابلی	سنہ ۱۳۲۵ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مطبع انصاری دہلی	۳۷۶	
			شرح ملا جامی کا حاشیہ ہے۔ محشی علام نے شرح ملا جامی کے درس کے وقت میں جو فوائد اور تقاریر سبقاً سبقاً اپنے استاد حاجی محمد نسیم چاردہی سے استفادہ کی تھیں اُن کو جمع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس شرح کے دوسرے حواشی سے بھی اس کتاب میں اعانت حاصل کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی الہمنا حقائق التراکیب العربیہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷۳۔ وھو الافعال الحسنہ۔ (فاضل محشی اسی دور کے فضلاء میں ہیں۔ ان کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔)					
۲۷۲۵	۳۴۲	۳۷	شرح شواہد المغنی	مولانا محمد علی بن نادر علی		مطبوعہ طہران	۱۲۴	
			مغنی اللبیب مؤلفہ ابن ہشام نحوی متوفی سنہ ۷۶۲ ہجری کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس کتاب میں ابن ہشام نے تصحیح و توضیح مسائل پر شعراء و اُدباء کے کلام سے جو شواہد پیش کئے ہیں۔ نسخہ ہذا میں اُن شواہد کی شرح مختصر بیان کے ساتھ لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۳۔ قد فرغ من تسوید ہذہ النسخۃ الشریفۃ۔ الیٰ قولہ۔ والسلام علیٰ من اتبع الرشد۔ یہ نسخہ اگرچہ مطبوعہ ہے۔ مگر ہمیں نہ تو سال طبع لکھا ہے نہ صفحات کی تعداد۔ شارح اسی آخری دور کے فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں یہ عبارت تحریر ہے۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">قد فرغ من تسو یدھذہ النسخة الشریفة الموجزة المفیدة لعامة الطلاب محمد علی بن نادعلی۔ ظاہراً اس شرح کے مؤلف یہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۲۸۴۸</td><td>۲۹۵</td><td>۲۸</td><td>شرح الکافیہ</td><td>الشیخ العلامة جمال الدین ابو عمر عثمان المعروف بابن الحاجب بن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الاسنائی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری دار الطباعة العامرہ</td><td>۱۳۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کافیہ کی شرح خود مصنف نے لکھی ہے طبع ہونے سے قبل یہ شرح عزیز الوجود تھی مصنف نے اس شرح میں ضروری قدر تفصیل کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام العالم الفاضل المقرئ الاصولی النحوی اللغوی ۔۔۔۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۵۔ عند حرف الحذف واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔
(ابن الحاجب کا ترجمہ جلد ہذا میں فن صرف عربی نمبر ۵ کے تحت میں لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۵۴۰۸</td><td>۳۲۴</td><td>۲۹</td><td>شرح المصباح</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۴۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۹ × ۵ ۴½ × ۲ ۔ ہر صفحہ سطور پندرہ۔ جدول سرخ و سبز مع باریک سبز۔ قدرے لوح طلائی خط نسخ و نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب عبدالحمید۔ تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوندکاری سے محفوظ ہے۔
مصباح فی النحو مؤلفہ ناصر مطرزی متوفی سنہ ۶۱۰ ہجری کی مختصر و غیر مشہور شرح ہے۔ اس شرح میں شارح نے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	قلمی یا طبعی	تعداد صفحات	کیفیت
			متن کی ضروری قدر تشریح کی ہے مصباح کے مشہور شروح یہ ہیں۔ شروری ۔ عامی ۔ بسبوا سی ابہتاب مفتاح ۔ بصرا ۔ شعور ۔ خزانۃ اللطائف ۔ یہ نحوان شروح کے علاوہ ہے شرح ۔ بشارہ ۔ نور ۔ نام کی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے طریقہ سے ۔ کی تحقیق ۔ آغاز صفحہ ۲ ۔ ۔ بعد حمد الله اما كلمة افتتاح وتنبيه فلا يليها الا الاسم لاستحقاقه الابتدا وفيها معنى الشرط۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۱ ۔ ماسبق من الكلام ۔ والله اعلم بالصواب					
۴۶۴۲	۲۲۸	۴۰	شرح مغنی فی النحو	علامہ بدرالدین محمد بن عبدالرحیم بن عمر المیدانی من علماء القرن التاسع	۸۰۰ھ	قلمی ۱۰۹۷ھ	۳۵	

تقطیع کتابت ۵ × ۲ ½ ۔ ۔ سطور ۱۱ ۔ خط و کاغذ عرب ۔ کاتب حسن بن ملا علی ۔ تمام اوراق کرم خوردگی و پیوند کاری سے صاف ہیں۔

یہ کتاب مغنی فی النحو مصنفہ فخرالدین احمد بن الحسین الجاربردی متوفی ۷۴۶ھ ہجری کی شرح ہے ۔ یہ متن ہیں جو مغنی اللبیب ابن ہشام نحوی متوفی ۷۶۲ھ ہجری کی مشہور کتاب ہے وہ اس کے علاوہ ہے ۔ کتاب مغنی مذکور کی یہ شرح سب سے پہلی شرح ہے ۔ شارح لکھتے ہیں " لما لم يكن لكتاب المسمى بالمغنى شرح قد خطر ببالي ان اشرح له شرحا كاشفا لكنوز معانيه الصحيحة " حاجی خلیفہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس متن کی ایک شرح شیخ ابی المنظر الکندی المصری کی بھی مؤلفہ ہے جو غالباً اس شرح کی بعد تالیف ہوئی ہوگی ۔ فن نحو میں یہ متن اور اس کی یہ شرح دونوں نادر اور کمیاب کتابیں ہیں ۔ اکثر کتب خانوں کی فہرستیں جو پیش نظر ہیں کتب خانہ خدیویۃ مصریۃ ، کتب خانہ آصفیہ ، کتب خانہ ۔ ۔ ۔ وغیرہ میں نہ اس متن کا وجود ہے اور نہ اس کی کسی شرح کا ۔ چونکہ متن میں تمام مسائل نحو یہ کو گو اختصاراً ذکر کیا ہے مگر جامعیت

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								کے ساتھ لکھا ہے۔ شارح نے بھی متن کے اجمال و پیچیدگی کو بڑی شائستگی اور سلیقہ کے ساتھ حل کیا ہے۔ پوری کتاب پر مختلف حواشی جابجا تحریر ہیں۔ باعتبار خط و قدامت تحریر کے بھی یہ نسخہ بے مثل ہے کتابت کی تاریخ گو صاف طور پر تحریر نہیں ہے۔ مگر غور کرنے سے سال کتابت ۹۰۰ھ ہجری مفہوم ہوتا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الفاطر الحکیم القادر العلیم..... اما بعد فیقول العبد الضعیف المحتاج الی عفو الملک اللطیف محمد بن عبد الرحیم بن محمد عمر المیلانی۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۵۔ والتنوین الغالی فی کلام الفصحاء قلیل۔ شارح علامہ فخر الدین جاربردی ماتن کتاب کے شاگرد ہیں۔ اس شرح کے خطبہ میں اپنے تلمذ کی تصریح کی ہے کشف الظنون میں کتاب مغنی کے تحت میں شارح کا نام اس طرح تحریر ہے۔ وشرحہ تلمیذہ بدر الدین محمد بن عبد الرحیم بن الحسین العمری البلالی۔ و تاریخ تالیف شرح میں لکھتے ہیں۔ وفرغ منہ رجب سنۃ احدی وثمانمائۃ (۸۰۱) نسخہ مذکورہ بالا میں شارح کے نام میں عبد الرحیم کے بعد بن محمد عمر المیدانی لکھا ہے۔ کشف الظنون میں میدانی کی جگہ بلالی ہے۔ کتب انساب و تواریخ سے کلمہ نسبتی بلالی کی تحقیق نہیں ہوئی۔ البتہ لفظ میدانی کو انساب سمعانی میں اس طرح لکھا ہے۔ المیدانی بفتح المیم و سکون الیاء المنقوطۃ باثنتین و فتح الدال المہملۃ وفی آخرہا النون۔ ہذہ النسبۃ الی موضعین احدہما الی میدان زیاد بنیسابور۔ والثانی منسوب الی المیدان وہی المحلۃ من محال اصبہان انتہی بقدر الحاجۃ۔ ظاہراً لفظ (میدانی) ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس فن کی کتب میں بجائے (بلالی) کے (بلی) بفتح باء کے ساتھ اور (بِلی) بضمہ او کسرہ باء و سکون یاء کے ساتھ (بیلی) بکسرہ باء و سکون یاء کے ساتھ تو پایا جاتا ہے۔ مگر لفظ بلالی دیکھا نہیں گیا۔ بہت سی تاریخی کتابیں الٹ پلٹ کی گئیں۔ مگر شارح علام کی تفصیلی حالت اور تاریخ ولادت و وفات معلوم نہیں ہوئی۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۱۳	۲۹۴	۱۴	شرح مفصل از زمخشری	الشیخ ابوالبقا موفق الدین یعیش بن علی بن یعیش المشہور بابن یعیش والمشہور بابن الصانع المتوفی سنہ ۶۴۳ھ		مطبوعہ سنہ ۱۸۸۲ء لیپزگ	۴۰۰	

کتاب المفصل کی شرح ہے جو فن نحو میں مشہور و معروف ہے اور جاراللہ زمخشری متوفی ۵۳۸ہ ہجری کی مؤلفہ ہے۔ کتاب المفصل چار اقسام پر منقسم ہے۔ القسم الاول فی الاسماء۔ القسم الثانی فی الافعال۔ القسم الثالث فی الحروف۔ القسم الرابع فی المشترک من احوالہا۔ نسخہ ہذا پوری شرح کا ایک جز ہے۔ صرف قسم اول میں سے موصولات کی بحث تک اس میں مذکور ہے۔ شارح علام نے بڑی بسط و تفصیل و تحقیق و توضیح کے ساتھ متن کے مشکلات کو حل کیا ہے۔ پورا نسخہ اس شرح کا دیکھا نہیں گیا۔
آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی بدء بالاحسان و [illegible] خلق الانسان۔ واختصہ بخصائص الذکاء وفضیلۃ البیان۔ ختم صفحہ ۴۰۴۔ بطریق مکۃ ذاہبا الیہا۔

ابن یعیش حلبی الاصل ہیں۔ ان کو ابن الصانع بھی کہتے ہیں۔ ابن خلکان کے قول کے موافق ۳ رمضان ۵۵۳ھ اور علامہ سیوطی کی تحقیق کی بنا پر ۵۵۶ھ ہجری میں حلب میں پیدا ہوئے۔ ابن خلکان ابن یعیش کے شاگرد ہیں ان کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ ابن یعیش بہت بڑے فاضل اور فن نحو و تصریف کے پورے ماہر تھے علم نحو کو ابی السخا فتیان حلبی اور ابی العباس مغربی نیروزی سے اخذ کیا۔ سماعت حدیث کا اتفاق حلب میں ابی الفرج الثقفی اور ابی الحسن الطرسوسی کے حلقہ درس میں ہوا موصل میں ابی الفضل الخطیب الطوسی اور ابی محمد التکریتی کے یہاں دمشق میں تاج الدین الکندی وغیرہ کی خدمت میں ہوا۔ ابتداء عمر میں علامہ ابوالبرکات ابن الانباری کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے بغداد کا سفر کیا جب موصل پہونچے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تو وہاں ابن الانباری کی وفات کی خبر سن کر موصل ہی میں رہ گئے۔ یہاں کے نامی فضلا و کبار علما سے استفادہ کرکے کچھ مدت کے بعد حلب واپس آگئے۔ حلب میں منصب تدریس و مشاغل علمیہ سے شیخ وقت فی الادب مشہور ہو گئے۔ بڑے بڑے فضلا دور و نزدیک کے ان کے فیض علمی سے مستفیض ہوئے۔ ان کے تلامذہ کی بہت بڑی جماعت مشہور ہے۔ کثرت کے ساتھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابن یعیش حسن الفہم، خوش تقریر، مبتدی و منتہی پر شفقت کرنے والے، ظریف، باوجود شوخ طبع ہونے کے صاحب وقار اور متین شخص تھے۔ شرح مفصل کے علاوہ شرح تصریف الملوکی لابن جنی بھی ان کی مشہور و اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے۔ پچیس جمادی الاولیٰ چھ سو تینتالیس (۶۴۳) ہجری صبح کے وقت حلب میں وفات پائی، اور اسی دن اس مقام پر جو ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ کی طرف منسوب ہے مدفون ہوئے۔ (ابن خلکان، بغیۃ الوعاۃ، مفتاح السعادۃ۔)</td></tr>
<tr><td>۳۴۴۶</td><td>۳۱۴</td><td>۴۲</td><td>تتمہ</td><td>مولانا عبد الغفور یوسف زئی</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۲۶۳ھ مصطفائی دہلی</td><td>۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">مائۃ عامل منظومہ فارسیہ کی شرح عربی میں لکھی ہے۔ شارح نے اشعار فارسی کو عربی عبارت میں وضاحت کے ساتھ شرح کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفیٰ ومن علی المؤمنین بنبیہ المجتبیٰ۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔
(شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ بظاہر قریب زمانہ کے فضلا میں معلوم ہوتے ہیں۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تحت نمبر</td><td>ضیاء الابصار فی الافعال الملحقۃ بصار</td><td>الشیخ العلامہ ادریس بن احمد بن ادریس بن احمد القعدی المکی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۸۶	۲۷۸	۴۳	عصام علی الجامی	ملا عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ الاسفرائنی المتوفی سنہ ۹۵۱ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۰۱ قسطنطنیہ	۲۸۶	

شرح الکافیہ جس کا نام (فوائد ضیائیہ) ہے اور شرح ملا کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کا حاشیہ ہے حضرت محشی نے بڑی تحقیقات و تدقیقات سے کام کیا ہے۔ اس شرح کے پڑھنے پڑھانے والوں میں یہ حاشیہ مرغوب و مقبول ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یا ھادیا نسالک مسالک ھدایتک ..... وبعد فیقول عبد الفقیر الی اللہ الغنی عن العالمین ابراھیم بن محمد بن عرب شاہ الاسفرائینی عصام الدین۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۵۔ ما دام عرصنک واسمائک۔ امین یا رب العالمین۔

(فاضل محشی کا ترجمہ ج ۳ فن منطق نمبر ۱۹ پر تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۵۹	۲۸۵	۴۴	عمدۃ فی النحو	لم اقف علی المصنف		قلمی	۵۲۸	

تقطیع کتابت ۴ ۱/۲ × ۶ ۳/۴ ۳۔ انچہ۔ سطور پندرہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ انگریزی۔ کاتب میر نورالدین حسینی۔ تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر موجود ہے۔ پیوند کاری کہیں نہیں ہے۔ ابتدائی ورق کے بعد کچھ اوراق گئے ہوئے ہیں۔

یہ کتاب تمام مسائل نحویہ کی جامع ہے۔ ابتدائی صفحہ کے بعد کچھ اوراق ضائع ہوگئے ہیں۔ اس وجہ سے مؤلف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی۔ اس نسخہ کے اول میں لکھا ہوا ہے "عمدۃ فی النحو لابن البطریق" صرف اس قدر تحریر قابل وثوق نہیں ہو سکتی۔ ابن البطریق کا حال بہت ہی اجمال کے ساتھ اکتفاء القنوع مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۳ ہجری صفحہ ،، پر اس طرح تحریر ہے "او تیخیوس او افتیخیوس المصری ویسمی ایضاً سعد ابن البطریق توفی سنہ ۹۳۹ م" اور اس کی مؤلفات میں ایک تاریخی کتاب بھی لکھی ہے

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								جس کا نام "نظم الجواہر" ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ تاریخ دو جلدوں میں طبع ہو گئی ہے۔ کشف الظنون میں عمدہ فی النحو کے نام سے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک مؤلفہ ابن مالک نحوی متوفی سنہ ۶۷۲ ہجری۔ دوسری مؤلفہ ابی نزار متوفی سنہ ۵۹۸ ہجری۔ ان دونوں کتابوں کی عبارت آغاز تحریر نہیں ہے۔ حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ میں ابن البطریق کو نحویین میں لکھا ہے نہ مورخین میں ظاہرا یہ کتاب ابن مالک نحوی کی مؤلفہ معلوم ہوتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اکرمنا بجلائل نعمہ و اعزنا بلطائف علمہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۵۔ بحسن العاقبۃ و خیر الخاتمۃ۔
۱۲۰۸	۲۷۵	۴۵	فرائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد المعروف بالشواہد العینی الصغریٰ	قاضی القضاۃ بدر الدین العلامہ ابی محمد محمود بن احمد بن موسیٰ العینی العنتابی المتوفی سنہ ۸۵۵ ہجری	سنہ ۸۱۷ ہجری	قلمی	۴۳۴	
								تقطیع کتابت مع جدول ۹ × ۱۲ انچ۔ سطور ۱۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ اول صفحہ جدید تحریر ہے۔ کاغذ کشمیری۔ یہ نسخہ اُس نسخہ سے منقول ہے جو مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ تمام اوراق باستثناء صفحہ اول جدول طلائی سے مجدول ہیں۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی و پیوند کاری موجود ہے۔ علم نحو میں الفیہ ابن مالک مشہور ارجوزہ ہے۔ ابن مصنف اور دیگر فضلا و کبار نے بڑی تفصیل و توضیح کے ساتھ اس کے شروح لکھے ہیں۔ شارحین نے قواعد نحویہ کے بیان میں آیات قرآنیہ و کلام شعراء عرب سے استثنائًا استشہاد کیا ہے۔ علامہ عینی نے صرف شواہد شروح الفیہ کی دو شرحیں لکھیں ہیں۔ ایک کبریٰ دوسری صغریٰ۔ کبریٰ کا نام "المقاصد النحویہ فی شرح شواہد شروح الالفیہ" رکھا ہے۔ یہ شرح مصر میں شرح شواہد الرضی کے حاشیہ پر طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب خانہ میں بھی موجود ہے۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">شرح صغریٰ کو " فرائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد " کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ نسخہ ہذا شرح صغریٰ ہے۔ اس کو الشواہد العینی الصغریٰ بھی کہتے ہیں۔ اس شرح میں شواہد شروح اربعہ۔ شرح ابن ناظم۔ شرح ام قاسم۔ شرح ابن ہشام۔ شرح ابن عقیل جمع کئے ہیں۔ اور ان کی تشریح و تفصیل لکھی ہے۔ ان چاروں شارحین کے اشارے کے واسطے ظاء، قاف، ہاء، عین، چار حرف مقرر کیے ہیں "ظقہع" اس سے اشارہ چاروں شارحین مذکورین کے اتفاق پر ہے "ظقہ، ظقع، قہع، ان رموز سے کنایہ تین کے اتفاق پر ہے۔ ظق، ظہ، ظع، قہ، قع، ہع، ان حروف سے دو مراد رکھے گئے ہیں۔ ظ، ق، ہ، ع، انفراد کی حالت میں لکھا ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی اور بھی مجلد اول فن نحو عربی نمبر ۱۳۹ و نمبر ۱۴۰ پر تحریر ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ اول حمداً لمن اصبح اصنافیا شرح جماعۃ علماء ..... فان عانی رحمۃ ربہ الغنی ابا محمد محمود۔ خاتمہ صفحہ ۴۳۴۔ و الحمد للہ اولا و آخرا ظاھرا و باطنا والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔
(علامہ عینی کا ترجمہ مجلد دوم فن فقہ عربی نمبر ۶۶۰ پر تحریر ہے۔)</td></tr>
<tr><td>۵۸۲۷</td><td>۳۳۸</td><td>۴۶</td><td>قواعد اللغۃ العربیۃ لتلامیذ المدارس الثانویۃ</td><td>جماعت مدرسین</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۳۲ھ القاہرہ سنہ ۱۹۱۴ء</td><td>۱۴۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مندرجہ کتاب (ج ۲) اسی فن کے نمبر ۱۰۳ کے ہم رنگ ہے۔ چند مدرسین مدرسہ نظارۃ المعارف کی اجتماعی حالت سے تالیف ہوئی ہے جن کے اسماء کی تفصیل نمبر مذکور پر لکھی جا چکی ہے۔ آغاز صفحہ ۴۔ حمداً لمن صرف قلوب العباد علی النحو الذی اراد۔ وصلوۃ و سلاما علی من رفع بالاعراب عن الحق بناء الھدایۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۷۔ واللہ الھادی الی طریق النجاح</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۴۲۲	۳۲۹	۴۷	کاشف الظلام عما یتعلق بالالف واللام	مولانا مفتی محمد سعد اللہ بن مولوی محمد نظام الدین مرادآبادی و رامپوری المتوفی سنہ ۱۲۹۴ ہجری		قلمی	۲۶	

تقطیع کتابت ۵ × ۳½ انچ ۔ سطور گیارہ ۔ خط نسخ و نستعلیق طالبعلمانہ ۔ کاغذ احمد آبادی ۔ کتابت زمانہ حال کی ہے ۔ مگر تاریخ تحریر نہیں ۔ کاتب مولوی عبد الحسن بزرا جکوٹی ۔ اوراق اثر کرم پیوند کاری وغیرہ سے صاف ہیں ۔

مختصر رسالہ ہے لفظ اَلْ حرفیہ کی تحقیق و تقسیم میں مؤلف علام نے بہت بڑا کام کیا ہے ۔ الف ولام حرفیہ کے متعلق جس قدر ضروری امور ہیں بیان شائستہ سے اُن کا انضباط کیا ہے ۔ یہ رسالہ پانچ فصول پر منقسم ہے ۔ اسی موضوع پر حضرت مؤلف کا فارسی عبارت میں بھی ایک رسالہ ہے ۔ اس رسالہ کے تین پار مطبوعہ نسخے مجلد اول میں فن نحو کے نمبر ۱۷۱ سے نمبر ۱۷۳ تک کتاب الفیہ ابن مالک کے ساتھ مجلد ہیں ۔ آغاز صفحہ ۲ ۔ ان اجل مایتوشح بہ صدر الکلام الخ ۔ خاتمہ صفحہ ۲۶ ۔ و الحمد للہ خالق البریہ وعلی رسولہ و آلہ الصلوات والتحیۃ ۔ تم کاشف الظلام ۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع اور ماہر فنون تھے کمالات علمیہ کے علاوہ بہت سے صفات حمیدہ آپ کی ذات میں مجتمع تھے ۔ اخلاق ، تواضع ، مروت ، تہذیب ، ضبط او قات وغیرہ ۔ وطن اصلی اور مقام ولادت آپ کا مرادآباد ہے ۔ نواب جنت آرام گاہ طاب اللہ ثراہ کی قدر افزائی سے رامپور وطن قیامی بن گیا تھا ۔ بارہ سو انیس (۱۲۱۹) ہجری میں آپکا تولد ہوا ۔ "ظہور حق ، بیدار بخت" تاریخ ولادت ہے ۔ ابتدائی عمر میں فارسی وغیرہ کی ضروری کتابوں سے فارغ ہوکر علوم عربیہ کے شوق میں

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								رامپور، نجیب آباد، دہلی، لکھنؤ وغیرہ کا سفر کیا اور ان مقامات میں ایک معتد بہ زمانہ قیام کرکے مشاہیر فضلاء کی فیض تعلیم سے تمام علوم درسیہ اور فنون رسمیہ سے فراغت حاصل کی جن اساتذہ سے استفادہ کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مولوی عبدالرحمن قہستانی رامپوری، اخوند شیر محمد ولایتی دہلوی مفتی صدرالدین خاں صدرالصدور، مولوی محمد اشرف لکھنوی، مولوی اسمٰعیل مرادآبادی، میرزا حسن علی محدث لکھنوی، مولٰنا شیخ جمال مکی، مفتی ظہوراللہ لکھنوی وغیرہم۔ علوم سے فارغ ہونے کے بعد لکھنؤ میں مدرسۂ شاہی میں عہدۂ مدرسی اور عہدۂ افتا پر ایک مدت تک مامور رہے۔ اسی دوران میں فریضۂ حج کو بھی ادا کیا۔ مکہ معظمہ میں شیخ جمال سے علم حدیث کی سند جدید حاصل کی زیارت حرمین محترمین سے مراجعت کے بعد کچھ ہی زمانہ لکھنؤ میں قیام کا گزرا تھا کہ سلطنت لکھنؤ کا انقلاب ہوگیا۔ حضرت مؤلف کو رئیس رامپور نے طلب فرماکر نہایت قدردانی فرمائی اور بڑے اعزاز واکرام کیساتھ منصب قضا افتا، حکومت مرافعہ پر ممتاز فرمایا۔ اور آخر عمر تک انہیں مناصب جلیلہ پر قایم رہے۔ اسی دارالریاست میں مستقل مسکن اور تمام اہل وعیال کیساتھ بود وباش فرمائی۔ مرادآباد سے کچھ علاقہ نہیں رکھا۔ علوم مختلفہ اور فنون متنوعہ میں مطول ومختصر آپ کے تالیفات کا بڑا ذخیرہ ہے۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ القول المانوس فی صفات القاموس۔ نور الصباح فی عثرات الصراح۔ خلاصۃ النوادر۔ نوادر البیان فی علوم القرآن۔ ہدایۃ النور فیما یتعلق بالاظفار والشعور۔ حواشی مالابدمنہ۔ رسالہ طہر متخلل۔ رسالہ قوس قزح۔ شرح ضابطہ تہذیب۔ رسالہ تناسخ۔ رسالہ تشبیہ۔ عروض قافیہ۔ میزان الافکار شرح معیار الاشعار۔ حاشیہ حمداللہ۔ حاشیہ شرح چغمنی۔ غایۃ البیان فی تحقیق السبحان۔ القول الفصل فی ہمزۃ الوصل۔ رسالہ تحقیق علم واجب۔ مفید الطلاب فی خاصیۃ الابواب۔ رسالہ لامیہ فارسی۔ کشف الظلام فیما یتعلق بالالف واللام۔ نوادر الوصول فی شرح الفصول۔ شرح خطبہ قطبی۔ بستان الخلیل۔ زاد الرحیل الی دارالخلیل۔ ترجمہ فقہ اکبر۔ عقد البصیرہ۔ حقوق الجہاد۔ نظم ونثر عربی تو آپ کی بہت زیادہ مشہور ہے۔ فارسی نظم کی طرف بھی کبھی کبھی توجہ

فرماتے تھے۔ فارسی نظم میں آپ کا تخلص آشفتہ ہے۔ ایک فارسی غزل کے کچھ اشعار جو سفر حج میں لکھے تھے یہ ہیں۔ ؎

جبذا روزیکہ جا در طیبہ و بطحا کنم　　چشم خود را فرش راہ حضرت طٰہٰ کنم
بر تلیلم بستہ احرام تو گویم تلبیہ　　سر برہنہ کردہ چشم خویشتن را پاکنم
بر درت بار معاصی بہر عفو آوردہ ام　　از تو استغفار و از خیر تو استغنا کنم
آرزوے من درین دنیا ہمیں بس تا بہم　　در مدینہ باشم و خاک درت ماوا کنم
حال من آشفتہ تر ہر روز می آید نظر　　بہ کہ خود را فدا بہ راہ در مولا کنم

چودہ ۱۴ رمضان المبارک یکشنبہ کے روز بارہ سو چورانوے (۱۲۹۴) ہجری میں رامپور میں انتقال (رحلت) فرمائی۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علما ہند فارسی۔ انتخاب یادگار اردو۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۲	۲۰۱	۴۸	کتاب سیبویہ مع شواہد العلم۔ (الجزء الاول)	الامام ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر الملقب بسیبویہ۔ المتوفی ۱۸۰ھ علی الصحیح		مطبع بولاق مصر سنہ ۱۳۱۶ھ	۴۹۲	

علم نحو کی مشہور و معتبر کتاب ہے۔ تمام اہل عربیہ نے اس کی افضل و اعلیٰ تسلیم کیا ہے۔ اس کتاب میں نہ خطبہ اور نہ خاتمہ تفصیل مطالب کی بھی کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی ہے۔ انداز بیان اس طرح قائم ہوا ہے۔ هذا باب علم ما الكلم من العربية اسی طرح هذا باب كذا و هذا باب كذا الى آخر الكتاب۔ پوری کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ ہر جلد کے آخر میں فہرست مضامین بھی منقسم ہے۔ دونوں جلدوں کے صفحات کے ذیل میں کتاب شواہد العلم ہے جسکو تحصیل عین الذہب سے مسمی کیا ہے۔ نسخہ ہذا جلد اول ہے۔ آغاز نحو: هذا باب علم ما الكلم من العربية فالكلم اسم وفعل وحرف جاء لمعنى ليس باسم ولا فعل

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			خاتمہ صفحہ ۴۹۲- قلم بذ کردھالم یتبین المعنے-					
۲۹۱۲	۲۹۷	۴۹	کتاب سیبویہ مع شواہدھا (الجزء الثانی)	الامام ابوبشر عمرو بن عثمان بن قنبر الملقب بسیبویہ المتوفے ۱۸۰ھ ہجری علے الصحیح		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۶ھ	۴۳۱	

دوسری جلد ہے- آغاز صفحہ ۲- ھذا باب ما ینصرف وما لا ینصرف- ھذا باب اضافۃ- تمام ۴۳۰- بنو فلان وھی عربیۃ-

سیبویہ- اصلاً موالی بنی الحرث یا آل ربیع سے تھے- علماء متقدمین ومتاخرین میں ایک بڑی شخصیت کا شخص اور امام بصریین تسلیم کیا گیا ہے علم نحو میں بے مثل کتاب تصنیف کی ہے- اہل العربیۃ کے نزدیک اس سے بہتر کتاب اس فن میں نہیں لکھی گئی- تمام کتب مصنفہ نحو کا ماخذ یہی کتاب ہے- جاحظ بصری کہتے ہیں کہ جب میں نے وزیر معتصم محمد بن عبدالملک الزیات کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو خیال ہوا کہ کوئی نادر چیز ہدیۃ وزیر کی خدمت میں پیش کروں- میری نظر میں سیبویہ کی کتاب سے اعلے کوئی دوسری شے نہیں معلوم ہوئی چنانچہ میں نے اسی کو پیش کیا- اور وزیر اس بے بہا تحفہ سے بیحد محظوظ ہوا- کہتے ہیں کہ سیبویہ کی ولادت قریہ بیضا میں ہوئی جو شیراز کے متعلقات سے ہے- مگر بود وباش ونشو ونما کی جگہ بصرہ ہے- سیبویہ نے علم نحو کو خلیل بن احمد- عیسے بن عمر- یونس بن حبیب وغیرہم سے- اور لغت کو اخفش اکبر سے اخذ کیا سب اساتذہ سے زیادہ خلیل بن احمد کی خدمت کا شرف پایا خلیل کی نظر بھی جملہ تلامذہ سے زیادہ سیبویہ ہی کی طرف رہی- سیبویہ جب بصرہ سے بغداد آگئے تو اس زمانہ میں کسائی "شہزادہ امین بن ہارون" کے معلم تھے- وہاں ان دونوں کے درمیان بڑے بڑے مناظرے اور علمی گفتگو ہوتی رہی- سیبویہ بغداد سے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">بلاد فارس کی طرف چلے آئے۔ ان کے مقام وفات اور سال انتقال میں کئی قول ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بیضا میں سنہ۱۷۷ یا سنہ۱۸۸ ہجری میں چالیس۴۰ سال سے کچھ زیادہ عمر میں وفات پائی۔ ابن قانع کا قول ہے کہ بصرہ میں سنہ۱۶۱ ہجری میں انتقال ہوا۔ حافظ ابو الفرج بن جوزی کہتے ہیں کہ سنہ۱۹۴ ہجری میں بتیس۳۲ سال کی عمر میں شہر ساوہ میں ان کی رحلت ہوئی۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں ابن درید کی روایت سے لکھا ہے کہ سیبویہ شیراز میں فوت ہوئے اور وہیں اُن کی قبر ہے۔ حاجی خلیفہ نے سیبویہ کا سال وفات سنہ۱۸۰ ہجری کو علی الصحیح لکھا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ سیبویہ فارسی لقب ہے عربی اس کی "رائحۃ التفاح" وجہ تسمیہ میں چند وجوہ لکھے ہیں۔ سیبویہ سیب سونگھنے کے شائق اور راغب تھے لطیف المزاج بھی تھے جس طرح فواکہ میں تفاح نظیف و لطیف ہے۔ غایۃ جمال کی وجہ سے ان کے دونوں رخسار دو سیب معلوم ہوتے تھے۔ (ابن خلکان۔ مفتاح السعادۃ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td>تحصیل عین الذہب من معدن جوہر الادب المشہور بالشواہد اعلم (الجزء الاول)</td><td>ابو الحجاج علامہ یوسف بن سلیمان بن عیسے النحوی المعروف بالاعلم المتوفی سنہ۴۷۶ ہجری</td><td>سنہ۴۵۷ ہجری</td><td>مطبوعہ</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب مسطورہ بالا کے صفحات کے ذیل میں ہے۔ سیبویہ کی کتاب میں سنداً جو شواہد لکھے گئے ہیں اُن کی شرح ہے۔ اس شرح میں اشعار عربیہ وغیرہ کی بہت بڑی تحقیق اور اُن کے متعلق ضروری تفصیل لکھا ہے۔ یہ کتاب بھی دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد مجلد اولے میں اور دوسری جلد مجلد ثانی میں۔ ابتداء جلد اول ذیل صفحہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ و لا الٰہ الا اللہ الحمد للہ حمداً ابلغ رضاہ و اوجب المزید من مواہبہ و عطایاہ۔ خاتمہ جلد اول ذیل صفحہ ۴۰۹۔ و ستغ ذلک اختلاف اللفظین۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			تحصیل عین الذہب من معدن جوہر الادب المشہور بالشواہد اعلم (الجزء الثانی)	ابو الحجاج علا یوسف بن سلیمان بن عیسے النحوی المعروف بالاعلم المتوفے ۴۷۶ھ ہجری	۴۵۷ھ	مطبوعہ		

دوسری جلد ہے۔ ابتداء ذیل صفحہ ۷۔ وانشدت فی باب ماینصرف من الافعال اذا سمیت بہ لسحیم بن وشیل الیربوعی۔ خاتمہ ذیل صفحہ ۴۲۴۔ ونجز التالیف فی سنۃ سبع وخمسین واربعمائۃ۔

ابی الحجاج الاعلم اہل شنتریۃ سے تھے۔ چارسو دس (۴۱۰) ہجری میں ان کی ولادت ہوئی۔ علوم عربیہ ولغت ومعانی اشعار کے بڑے عالم وحافظ تھے۔ ان علوم کے ساتھ ان کا مذاق بہت بڑھا ہوا تھا۔ زیادہ تر شہرت انہیں علوم کے سبب ان کو حاصل تھی۔ ۴۳۳ھ ہجری میں قرطبہ پہونچے اور ایک مدت تک وہاں کی بود و باش اختیار کی۔ ان کے مشاہیر اساتذہ میں تین شخص ہیں۔ ابی القاسم ابراہیم بن محمد بن زکریا الافلیلی۔ ابی سہل الحرانی۔ ابی بکر بن احمد الادیب۔ بہت بڑے نامور شاگرد ان کے ابو الحسن علی بن محمد بن احمد النسائی الجیانی تھے۔ کتاب الشواہد کے علاوہ شرح الجمل اور شرح ابیات الجمل بھی ان کی مشہور تصنیف ہے۔ اعلم کے لقب کے ساتھ ان کی شہرت کی وجہ یہ ہے کہ اوپر کا لب ان کا مشقوق تھا اور عرب میں مشقوق الشفۃ العلیا کو اعلم کہتے ہیں جس طرح مشقوق الشفۃ السفلے کو افلح کہا گیا ہے۔ چارسو چہتر (۴۷۶) ہجری میں اشبیلہ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ مقام اندلس کے متعلقات سے ہے۔ (شنتریہ) فتح شین وسکون نون اور تاء مثناۃ فوقانی میم دونوں مفتوحہ اور کسرہ راء اس کے بعد یاء مشددہ اندلس کے غرب کے جانب ایک شہر کا نام ہے۔

(ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۹۰	۳۳۲	۵۰	کتاب الکتاب	العلامہ ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ بن المرزبان الفارسی الفسوی النحوی المتوفی ۳۴۷ھ ہجری	در خلافت معتصم باللہ	مطبوعہ ۱۹۲۷ء بیروت	۱۱۲	

فن عربیت میں بڑے مرتبہ کی کتاب ہے بارہ ابواب پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ باب الہمزہ باب المد۔ باب القصر باب الفصل والوصول۔ باب الحذف۔ باب الزیادہ۔ باب العدل۔ باب النقط۔ باب الشکل۔ باب القوافی والفواصل۔ باب رسوم خطوط الکتب۔ باب ما الحق بالہجاء۔ اس کتاب کے نام میں جو دوسرا لفظ کتاب ہے اس کا تلفظ دو طور پر کیا جاتا ہے مخفف و مشدد۔ ابتداء کتاب سے تقریباً صفحہ ۸ کے نصف تک ناشر کتاب کی عبارت بطرز مقدمہ اور مصنف کا خطبۂ کتاب و فہرست ابواب تحریر ہے۔ اور آخر کتاب میں بھی صفحہ ۹۹ سے صفحہ ۱۱۲ تک کتاب کے متعلق کچھ تحقیقات ناشر کتاب کے منضم ہیں۔ آغاز صفحہ ۸۔ الباب الاول ھذا باب الھمزۃ وفصولہ۔ خاتمہ صفحہ ۹۸۔ تمت فصول ما الحق بالہجاء وتم الکتاب بحمد اللہ۔

ابن درستویہ۔ ان مشاہیر فضلاء و کبار علماء میں ہیں جو علوم عربیہ میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ دو سو اٹھاون ہجری میں انکا تولد ہوا۔ ابن قتیبہ و مبرد سے بغداد میں فنون ادبیہ نحویہ کی تکمیل کی۔ بڑے بڑے فضلاء کی جماعت ان کے تلامذہ میں ہے۔ علامہ دارقطنی بھی ان کے شاگرد ہیں۔ ان کے والد جعفر بن درستویہ کبار راویان محدثین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے مولفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ الارشاد فی النحو۔ شرح الفصیح۔ الرد علی المفضل فی الرد علی الخلیل۔ غریب الحدیث۔ المقصور والممدود۔ کتاب معانی الشعر۔ اخبار النحاۃ۔ تفسیر کتاب الجرمی۔ کتاب الہجاء۔ کتاب المدایۃ۔۔۔

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب الہی ولمیت۔ کتاب المتوسط بین الاخفش وثعلب فی تفسیر القرآن۔ کتاب الاعداد۔ کتاب الرد علے الفراء فی المعانی۔ ان کے علاوہ بعض کتابیں تالیفاً ناتمام بھی رہ گئی ہیں۔ ماہ صفر دوشنبہ کے روز تین سو سینتالیس (۳۴۷) ہجری میں زمانہ خلافت مطیع میں بغداد میں انتقال ہوا۔ درستویہ کے تلفظ میں دو قول ہیں۔ پہلا قول ضم دال و را مہملتین و سکون سین و ضم تا و سکون واو و فتح یا تحتانی مع ہائے ساکنہ۔ دوسرا قول دال و را و واو کے فتح کے ساتھ ہے۔ الفسوی، فسا فارس میں ایک شہر کا نام ہے جسکو بسا اور عربی میں فسا کہتے ہیں۔ اس شہر کی طرف نسبت کرنے سے زبان عرب میں فسوی تلفظ کیا جاتا ہے۔ شیخ ابو علی الفارسی جو بہت بڑے نحوی مشہور ہیں اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ (ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نحت والبر	کتاب ما تلحن فیہ العوام	ابو الحسن علی کسائی				
۱۱۷۱	۲۷۷	۵۱	کشف النحو	لم اقف علی اسم المؤلف		قلمی سنہ ۴۵ ہجری	۱۷۸	

تقطیع کتابت ۵ × ۳ انچ۔ سطور انیس۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب مصطفی بن محمود۔ کچھ کچھ اوراق کرم خوردگی کا اثر تو پایا جاتا ہے مگر رفعہ دوزی سے پوری کتاب محفوظ ہے۔

یہ کتاب ابتدا سے ناقص ہے خطبہ وغیرہ بھی نہیں ہے۔ پہلا صفحہ نصف کے قدر سادہ ہے۔ نصف ثانی سے کتاب کی عبارت اس انداز کے ساتھ شروع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبل کی عبارت ضرور ہوگی۔ کتاب کے نام کی بھی تحقیق نہیں ہوئی۔ ابتدائی صفحہ کے شروع میں صرف یہ عبارت تحریر ہے۔ ھذا الکتاب المسمے بالکشف من النحو۔ یہ کتاب کسی مختصر متن فی النحو کی شرح ہے یہ متن بھی غیر معروف اور اس کی یہ شرح بھی غیر مشہور ہے۔ بہرکیف کتاب تمام مسائل نحویہ سے پُر ہے۔ اور طرز بیان بھی اچھا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک صفحہ کسی دوسری کتاب کا ضم ہے۔ ابتدا صفحہ ۴۔ اما مسائل للانسان لصدق الکلیتین من الطرفین۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۷۔ اجیب بہ عن فی کران المصدقیۃ آخری صفحہ کے حاشیہ پر کاتب کی عبارت دو چار سطر کے قریب تحریر ہے۔ اس عبارت کے ختم پر لکھا ہے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">نفس دار بعین و ثمانمائۃ (۸۴۵) ظاہرا تو یہ سنہ کتابت معلوم ہوتے ہیں۔ کتابت کی حالت بادی النظر میں اس قدر قدیمی نہیں معلوم ہوتی۔ واللہ اعلم۔ (مؤلف کتاب کا حال نہیں معلوم ہوا۔)</td></tr>
<tr><td>۱۹۸۰</td><td>۲۸۸</td><td>۵۲</td><td>کشف الشکات شرح الفوائد الصمدیہ</td><td>محمد میرزا ابن محمد جواد</td><td>سنہ ۱۲۳۳ھ</td><td>قلمی سنہ ۱۲۳۳ھ</td><td>۳۷۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۴ ۳/۴ × ۲ ۱/۲ - انچ۔ سطور بارہ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب غالباً مولف کتاب ہیں۔ خاتمہ کی عبارت سے سال تالیف وکتابت ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ اثر کرم و پیوندکاری قلیل۔ ابتدائی صفحہ پر "محمد علی رضوی" نام کی مہر چسپاں ہے۔
رسالہ نحویہ المسمی بالفوائد الصمدیہ۔ مولفہ شیخ بہاء الدین العاملی متوفی سنہ ۱۰۳۱ ہجری کی شرح ہے۔ شارح نے اپنی استعداد وقابلیت کے موافق متن کی تفصیل وتشریح اچھی طرح بیان کردی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ المتفرد بالصمدیۃ والفردانیۃ والمتوحد بالسرمدیۃ والوحدانیۃ
خاتمہ صفحہ ۳۷۴۔ حلے هاجرها الف التحیۃ۔ (شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td>۳۰۲</td><td>۵۳</td><td>لب الالباب شرح لباب الاعراب</td><td>علامہ محمد بن عثمان بن محمد بن ابی علی الزوزنی</td><td></td><td>قلمی سنہ ۲ھ</td><td>۴۲۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷ × ۴ ۳/۴ - انچ۔ سطور پچیس ۲۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب کا نام بوجہ کرم خوردگی صاف طور پر پڑھا نہیں گیا۔ پوری کتاب پر اثر کرم خوردگی وپیوندکاری موجود ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک مہر بھی چسپاں ہے جس میں "افوض امری الی اللہ" تو صاف پڑھا جاتا ہے باقی اور کلمات پڑھنے میں نہیں آسکے۔ پہلے صفحہ کتاب پر بھی تین مہریں چسپاں ہیں۔ دو مہریں صاف طور پر ابھری نہیں۔ ایک مہر میں یہ سجع کندہ ہے "مراز لطف اکبر شاہ عادل + بحمد اللہ کہ شد مقصود حاصل۔ یہ نسخہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اکبر بادشاہ کے کتب خانہ کا ہے۔ صفحہ اول پر جو عبارت تحریر ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۳ ربیع محرم الحرام سنہ جلوس کو کتب خانہ شاہی میں یہ کتاب داخل ہوئی ہے۔ اس کتاب پر عبارت عرض دیدہ بھی تحریر ہے۔

لباب الاعراب فی النحو کی شرح ہے جس کے مصنف علامہ تاج الدین محمد بن محمد بن احمد الاسفرائینی متوفی سنہ ٦٨٤ ہجری ہیں۔ شارح علام نے لباب کے مسائل کو بڑے شرح و بسط کے ساتھ مشرح کیا ہے۔ کتاب لباب ایک مقدمہ اور چار اقسام پر منقسم ہے۔ اس کتاب میں اعراب، معرب، احوال مقتضی اعراب سے بحث کی گئی ہے۔ شارح علام نے اس کتاب کی چاروں قسموں کے متعلق قواعد نحویہ و مسائل عربیہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فن نحو میں بڑی مفید کتاب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ رب العالمین..... یقول المفتقر الی اللہ محمد بن عثمان بن محمد بن ابی علی الفرضی الزوزنی رحمہ اللہ اسلافہ۔ خاتمہ صفحہ ٣٧٤۔ وھو حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ الی عبارت علی ید الضعیف الجانی..... (شارح علام کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ ظاہراً آٹھویں یا نویں صدی کے فضلا میں ہیں۔)

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٢٩٧١	٢٠٣	٥٤	لیس فی کلام العرب	الامام ابی عبد اللہ الحسین بن احمد بن خالویہ النحوی اللغوی الحلبی المتوفی سنہ ٣٧٠ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ١٣٢٩ھ	٧٦	

بڑی ہی نادر کتاب ہے۔ اُن کلمات اور الفاظ کو اس کتاب میں جمع کیا ہے جو کلام عرب میں مطرداً مستعمل نہیں ہوتے ہیں۔ مگر بطریق شذوذ و ندرت۔ اس تلاش و جستجو سے مؤلف کی معلومات و قوت حفظ کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس شخص کو مصطلحات عرب اور عربی دانی پر کس درجہ کا عبور اور یادداشت تھی۔ اس کتاب کو فن لغت سے بھی مناسبت ہے۔ اگر لغت کے فن میں داخل کی جاوے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ عبارت آغاز

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
								صفحہ ۲- الحمد للہ موجد الخلق و مبدئہ و مبقیہ ما شاء و مفنیہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و اقربیہ خاتمہ صفحہ ۷، بجمال الشئ الذی یضرب لشرب البقر- ابن خالویہ اصلاً ہمدانی ہیں۔ عربیت و علوم ادبیہ کے امام اور لغات عرب کے حافظ تھے تحصیل علوم و فنون کی غرض سے ۳۱۴ھ ہجری میں بغداد کا سفر کیا اور وہاں کے اجلہ علماء سے جملہ علوم کی تکمیل کی۔ ان کے مشاہیر اساتذہ میں ان اکابرین کا شمار ہے۔ ابن الانباری۔ ابن مجاہد المقری۔ ابن درید۔ ابی عمر الزاہد ساحت حدیث میں محمد بن مخلد العطار ان کے شیخ ہیں تحصیل علوم سے فارغ ہونے بعد ملک شام کی طرف چلے آئے اور شہر حلب میں بود و باش اختیار کرلی۔ آخر عمر تک اسی شہر میں رہے۔ یہاں کے قیام اور مشاغل علمیہ کے سبب جملہ علوم ادبیہ میں یکتائے زمانہ و منفرد دہر مشتہر ہو گئے۔ دور دور سے مشتغلین علم کا ہجوم ہونے لگا طلباء ان کے فیض علمی سے بڑے بڑے فضلاء بن کر نکلے۔ علامہ منعم بن علبون حسن بن سلیمان وغیرہ جیسے اکابر انہیں کے تلامذہ میں ہیں۔ ابن خالویہ مذہباً شافعی تھے سیف الدولہ بن حمدان کے دربار میں ان کو امتیازی شان حاصل تھی سیف الدولہ کی بعض اولاد کے ادیب و معلم بھی تھے۔ متنبی جو بہت بڑا شاعر عربی دان اور سیف الدولہ کا مقرب تھا۔ اس سے مناظرات اور علمی مباحث رہا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی ابن العدیم مؤلف تاریخ حلب سے ناقل ہیں کہ ایک رات سیف الدولہ کے دربار میں بہت سے علماء کا مجمع تھا اور ابن خالویہ بھی موجود تھے سیف الدولہ نے تمام علماء کی طرف خطاب کیا کہ ایسا اسم ممدود جس کی جمع مقصور ہو کلام عرب میں کونسا ہے۔ سب نے ناواقفیت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ابن خالویہ سے بھی یہی سوال کیا گیا۔ ابن خالویہ نے جواب دیا۔ کہ مجھکو اس قسم کے دو اسم معلوم ہیں۔ مگر ان کو ہزار درہم کے انعام پر بیان کرسکتا ہوں سیف الدولہ نے استفسار کیا وہ دو اسم کون سے ہیں۔ ابن خالویہ نے کہا "صحراء و صحاری- عذراء و عذاری"۔ اس قسم علمی مذاکرے ان کے بہت سے مشہور ہیں۔ ابن خالویہ کے مصنفات میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ الجمل فی النحو۔ الاشتقاق۔ القراآت۔ کتاب لیس

نمبر فہرست موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اعراب ثلاثین سورۃ کتاب العزیز۔ المقصور والممدود۔ المذکر والمونث۔ الالفات۔ شرح المقصورہ لابن درید۔ کتاب الاسد۔ البدیع فی القراآت السبع وغیر ذلک ابن خالویہ کی وفات حلب میں ۳۷۰ھ میں ہوئی۔ (طبقات الشافعیہ۔ ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)					
۱۳۸۳	۲۸۴	۵۵	مائۃ عامل مع شرح وترجمہ انگریزی	الشیخ الامام ابو بکر عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی النحوی المتوفی ۴۷۱ھ وقیل ۴۷۴ھ		مطبوعہ کلکتہ	صفحہ ۳۱ / صفحہ ۲۳۵	
			اس مجلد میں متن مع شرح عربی و ترجمہ انگریزی ہے۔ آغاز صفحہ اول: العوامل فی النحو علی ماالفہ الشیخ الامام الفاضل الخ۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۔ وھی مختار ابن مالک۔					
		تحت نمبر ۵۶	مائۃ عامل ناقص	ایضاً				
۱۱۷۲	۲۸۳	۵۶	مجموعہ مائۃ عامل وغیرہ	ایضاً		قلمی ۱۰۸۳ھ	۱۱۶	
			تقطیع کتابت ۴ × ۲ ½ انچ۔ سطور نو۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب درویش بن صلاح الدین۔ کرم خوردگی وپیوندکاری سے محفوظ۔ تین کتب کامل و ناقص کا مجموعہ ہے۔ ماۃ عامل کامل۔ مائۃ عامل ناقص۔ زنجانی ناتمام۔ کتاب مائۃ عامل علم نحو کی مشہور و متداول کتاب ہے۔ اس کتاب میں عوامل لفظیہ و معنویہ کی تفصیل و تشریح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین..... اما بعد فان العوامل فی النحو علی ماالفہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ فی تقدیر زید مضارب الی عبارت۔ ثمانیۃ وثمانین بعد الالف من الہجرۃ۔					

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			اِس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ مجموعہ کتاب الاشلہ فہرست ہٰذ فن صرف عربی نمبری (۵۰) میں مجلد ہے۔ (شیخ جرجانی کا ترجمہ مجلد ہٰذا میں اسی فن کے نمبر ۱۲ کے تحت میں تحریر ہو چکا ہے۔)					
			الزنجانی۔ المسمے بتصریف نعسکر	الامام عزالدین عبدالوہاب بن ابراہیم الزنجانی من فضلاء القرن السابع				
			یہ کتاب مجلد ہٰذا میں فن صرف کے نمبر ۱۴ کے مع ترجمۂ مؤلف وغیرہ درج ہے۔					
			مائۃ عامل۔ ناقص۔	الشیخ الامام ابو بکر عبدالقاہر بن عبدالرحمن الجرجانی النحوی المتوفی سنہ ۴۷۱ ہجری دق سنہ ۴۷۴ ہجری				
			یہ کتاب آخر سے ناقص ہے۔ صرف افعال قلوب کی بحث تک ہے۔ آخر صفحہ کی آخری عبارت یہ ہے۔ وھی متی سطۃ بین۔					
۴۵۰۷	۳۲۵	۵۷	مختصر فی النحو والتصریف	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۱۸۲	
			تقطیع کتابت طولاً چھ سات انچ کے درمیان۔ عرضاً ۴½ انچ۔ سطر ۱۱۔ خط و کاغذ عرب۔ سال کتابت و نام کاتب تحریر نہیں۔ حواشی پر کسی قدر پیوند کاری ہے۔ اوراق پر آب ریزی کا زیادہ اثر ہے۔ اِس کتاب میں زیادہ مسائل نحویہ اور کسی قدر قواعد صرفیہ لکھے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ اور چار اقسام پر کتاب منقسم ہے۔ المقدمۃ فیما ینبغی تقدیمہ۔ القسم الاول فی الاسم۔ القسم الثانی فی الفعل					

القسم الثالث فی الحرف۔ القسم الرابع فی المشترک بین الحرف والفعل۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ علی محمد سید المرسلین وعلی آلہ و اصحابہ الطاھرین۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۲۔ وحملت علی الی لا انہا اجمعہا۔۔۔۔۔۔ والحمد للّٰہ رب العالمین۔

مؤلف نے کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ یہ مختصر فی النحو کے نام سے کئی کتابیں مشہور رہیں۔ مختصر فی النحو مولفہ ابی موسے سلیمان متوفے سنہ ۳۰۵ ہجری۔ مختصر فی النحو مولفہ ابن النجار الکوفی متوفے سنہ ۴۰۲۔ مختصر فی النحو مولفہ ابا عمر الجرمی البصری متوفے سنہ ۲۲۵ ہجری۔ مختصر فی النحو مولفہ ابی اسحاق الزجاج متوفے سنہ ۳۱۱ ہجری۔ مختصر فی النحو مولفہ ابی شقیر متوفے سنہ ۳۱۷۔ مختصر فی النحو مولفہ ابن ابی حبا متوفے سنہ ۳۰۹ ہجری وغیر ذالک۔ یہ امر محقق نہیں ہوا کہ یہ مختصر انہیں مؤلفین میں سے کسی کی تالیف ہے۔ یا اس کا مؤلف اُن کے علاوہ ہے۔

نمبر موجودہ	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳۱۵	۵۰	مصباح	امام ابوالفتح الشیخ ناصر بن عبد السید المطرزی الخوارزمی المتوفے سنہ ۶۱۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ھ مطبع حیدری	۷۲	

فن نحو کی قدیمی اور مستند اور مبارک کتاب ہے۔ کافیہ ابن حاجب کے شیوع سے قبل اسی کتاب کا درس وتدریس جاری تھا۔ مؤلف نے اپنے بیٹے مسعود کے واسطے یہ کتاب تالیف کی تھی۔ پانچ ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی الاصطلاحات النحویہ۔ الباب الثانی فی العوامل اللفظیۃ القیاسیۃ۔ الباب الثالث فی العوامل اللفظیۃ السماعیۃ۔ الباب الرابع فی العوامل المعنویۃ۔ الباب الخامس فی فصول من العربیۃ۔ آغاز صفحہ ۲۔ اما بعد حمد اللّٰہ ذی الانعام جعل النحو فی الکلام کالملح فی الطعام۔ خاتمہ صفحہ ۷۲۔ وآلہ الکرام واصحابہ العظام

نمبر موجودات	نمبر فہرست سابق	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
(مؤلف جمہرۃ اللغۃ کا ترجمہ مجلد دوم میں فن لغت عربی نمبر ۸ کے تحت میں لکھا گیا)								
	۲۹۰	۵۹	المفصل مع المفصل	الامام الاجل رئیس الافاضل ابی القاسم محمود بن عمر الزمخشری المتوفی سنہ ۵۳۸ ہجری	سنہ ۵۱۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۳ھ مصر	۴۰۰	
علم نحو میں بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ تمام متقدمین و متاخرین اس کی خوبی کے معترف ہیں۔ چار اقسام پر پوری کتاب کا انقسام ہے۔ الاول فی الاسماء۔ الثانی فی الافعال۔ الثالث فی الحروف الرابع فی المشترک من احوالہا۔ مصنف نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے مختصر کا نام الانموذج رکھا ہے۔ آغاز بعد عبارات الحاقی۔ اللہ احمد علی ان جعلنی من علماء العربیۃ وجبلنی علی الغضب للعرب والعصبیۃ۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۴ سوی تم فہم مع عدم امکانہ احذف۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے ایک کامل دوسرا ناقص مجلد اول فن نحو عربی کے نمبر ۵ و نمبر ۲۵ پر بھی درج ہیں۔ (علامہ زمخشری کا ترجمہ مجلد دوم فن غریب الحدیث عربی میں تحت نمبر ۱۹ لکھا گیا۔)								
			المفصل شرح ابیات المفصل	السید محمد بدر الدین ابی الفراس النعسانی الحلبی من فضلاء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۲۳ ہجری			

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر فہرست سابق</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ شرح مرقومۂ بالا کتاب کے صفحات کے ذیل میں لکھی ہوئی ہے۔ کتاب مفصل میں جو اشعار عرب بطور سند داخل کئے گئے ہیں اُن کی تشریح و تفصیل عمدہ عنوان سے کی گئی ہے۔ شعراء کے نام کی تحقیق اور لغات و معانی اشعار میں بڑی کوشش سے کام کیا ہے۔ عبارت آغاز ذیل عبارت صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمدا یلیق بجلالہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وصحبہ وآلہ۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۴۔ وکان الفراغ من تسوید ...... وعلی آلہ وصحبہ ابد الآبدین۔ (فاضل شارح زمانہ حال کی اکابرین ....)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>محشیہ ۹</td><td>مقالہ کلا</td><td>ابی الحسین علامہ احمد</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td>۲۰۱</td><td>۶۰</td><td>منتہی الادیب فی خلاصہ مغنی اللبیب مع الشرح والشواہد۔ الجزء الاول</td><td>مولوی میرزا اتھور علی منصبدار و ذاکر دارالسلطنۃ حیدرآباد (دکن)</td><td>۱۳۳۴ھ</td><td>مطبوعہ ۱۳۳۶ھ</td><td>۸۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مغنی اللبیب مؤلفہ ابن ہشام نحوی متوفی ۷۶۲ھ ہجری کا انتخاب ہے۔ مغنی اللبیب اس زمانہ میں مولوی کامل کے نصاب میں داخل کی گئی ہے۔ مؤلف نے اس کے مبسوط و مطول ہونے کی وجہ سے انتخاب کیا ہے۔ اور عبارت منتخبہ کے ذیل میں شرح مع شواہد بھی لکھی ہے۔ اصل کتاب میں آٹھ باب رکھے ہیں۔ نسخۂ منتخبہ صرف جزء اول ہے۔ اس میں دو باب کا انتخاب و اختصار ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الملک المفضال کثیر النوال رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۸۰، فاعترض بما علمت تمت بالخیر۔ اس نسخہ کے آخر میں فہرست مضامین اور تقریظ مولانا سید عبد الرحمن صاحب و سید محمد صاحب قاضی بغدادی کی بھی شامل ہے۔
مؤلف رسالہ دور موجودہ کے فضلاء میں ہیں۔ علم ادب عربی اور دیگر فنون عربیہ میں پوری دستگاہ رکھتے ہیں۔ حیدرآباد دکن کے منصبداران میں ممتاز شخص ہیں۔ نیز خط گوئی میں بھی خاص ملکہ حاصل ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر سلسلہ موجودہ	نمبر سابق فہرست مطبوعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۶۲	۲۹۳۰	۶۱	الموشح	العلامۃ الشیخ شمس الدین ابی بکر محمد بن ابی بکر بن محمد الخبیصی من علماء القرن الثامن		قلمی	۱۳۴	
تقطیع کتابت ½ ۷ × ۴ - اچ ۔ سطور مختلف ۱۴ سے ۲۳ تک خط و کاغذ معرب سطور کے مابین نسبۃً بہت کم رکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ آخر سے بقدر ایک صفحہ کم ہے۔ کرم خوردگی و پیوند کاری کا اثر بہت خفیف پایا جاتا ہے۔ آخر کتاب میں ایک ورق کسی دوسری کتاب کا منضم ہے۔ کافیہ ابن الحاجب کی مختصر شرح ہے۔ شارح نے حل مطالب میں ضروری قدر پر اکتفا کیا ہے شروح کافیہ میں یہ شرح بھی نظر اعتبار سے دیکھی جاتی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ - بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ و احمدہ کما یستحق ان یحمد ..... الکلمۃ ای التی وضعت فی اصطلاح النحاۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۴ بادخال الخفیفۃ علیہما۔ علامہ خبیصی کا ترجمہ تو ابھی تک دستیاب نہیں ہوا۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں علامہ موصوف کی نسبت صرف اس قدر لکھا ہوا ہے۔ من العلماء القرن الثامن								
[illegible]	۳۰۸	۶۲	نار القرٰی فی شرح جوف الفرا	الشیخ الادیب ناصیف بن عبد اللہ الیازجی الحمصی اللبنانی المتوفی ۱۲۸۷ ہجری	۱۲۷۷ھ	مطبوعہ ۱۸۸۹ء بیروت	۳۱۰	
ایک ارجوزہ نحویہ کی شرح ہے جس کے ناظم خود شارح ہیں۔ ناظم نے ۱۰۱ ارجوزہ کی مطول شرح تالیف کی تھی شیخ ابراہیم الیازجی ابن المصنف نے بارہسو بیاسی (۱۲۸۲) ہجری میں اس کو مختصر کرکے اپنے اہتمام سے منطبع کیا ہے۔ یہ کتاب تمام مسائل نحویہ کی جامع ہے۔ نظام جو البجملۃ ۱۰ دکھلائے گئے تھے								